بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہسوار صحابہ رضی اللہ عنہم

www.KitaboSunnat.com

تالیف

احمد خلیل جمعة

ترجمہ

ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

Dar-ul-Andlus

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

شہسوار صحابہ رضی اللہ عنہم

تالیف

احمد خلیل جمعۃ

ترجمہ

ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

www.KitaboSunnat.com

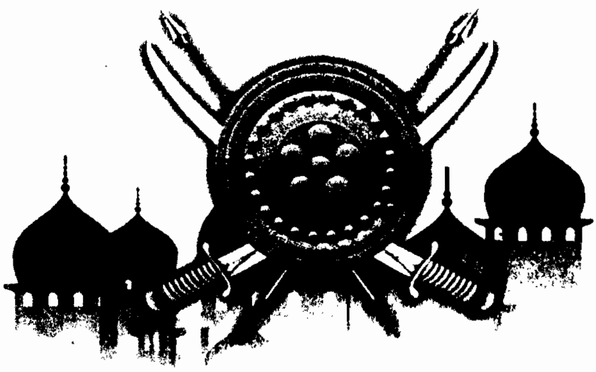

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب
شہسوار صحابہ

تالیف
أحمد خليل جمعة

ترجمہ
ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

ناشر ——— دار الاندلس

ملنے کا پتہ

مرکز القادسیہ 4۔ لیک روڈ چوبرجی، لاہور

Ph: 042-7230549 Fax: 7242639
www.dar-ul-andlus.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	شہسوار صحابہ رضی اللہ عنہم	صفحہ نمبر
1	ارقم بن ابی الارقم	11
2	براء بن عازب	23
3	برا بن مالک	41
4	بُریدبن حُصیب	57
5	بشیر بن سعد	71
6	ثابت بن اقرم	84
7	ثابت بن الدحداح	95
8	ثابت بن قیس	107
9	حارث بن ربعی	126
10	حارثہ بن نعمان	144
11	حاطب بن ابی بلتعہ	156
12	حذیفہ بن یمان	174
13	حمزہ بن عبدالمطلب	196
14	خالد بن ولید	232
15	خالد بن یزید	256
16	خزیمہ بن یزید	279
17	زبیر بن عوام	294
18	زید بن حارثہ	320
19	زید بن خطاب	346
20	زید بن سہل	362
21	سعد بن ابی وقاص	382
22	سعید بن زید	408
23	سلمہ بن اکوع	436
24	سلمہ بن ہشام	452
25	سماک بن خرشہ	463
26	شماس بن عثمان	479

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَعْدُ......! ﴿ سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرَاۃِ وَ مَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ...... ﴾ [سورۃ الفتح:۲۹]

"(کثرت) سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں۔ان کے یہی اوصاف تورات میں مذکور اور یہی اوصاف انجیل میں بھی بیان ہوئے ہیں......"

نفوس قدسیہ کی ایک ایسی جماعت، جن کو اللہ تعالیٰ نے سیّدالاولین والآخرین کی صحبت کے لیے چن لیا اور جن کے بارے میں اللہ کی یہ مشیت ہوئی کہ وہ خاتم النبیین سے براہ راست فیض حاصل کریں اور رسول اللہ ﷺ خود ان کا روحانی تزکیہ کریں اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیں۔

درس گاہ محمدیہ ﷺ کی تعلیم وتربیت نے افرادِ انسانی کی ایک ایسی مثالی جماعت تیار کی کہ انبیاء کرام کے بعد روئے زمین پر کوئی جماعت ان سے بہتر سیرت وکردار پیش نہ کر سکی۔ وہ جماعت جن کا ذکر قرآن مجید اور دیگر آسمانی کتابوں (تورات اور انجیل) میں بھی کیا گیا۔جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ)) [بخاری]

"میری امت کی سب سے بہترین جماعت میرے عہد کے لوگ ہیں۔"

دوسرے مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا:((اَبَرُّ النَّاسِ قُلُوْبًا ، اَعْمَقُھُمْ عِلْمًا ، اَقَلُّھُمْ تَکَلُّفًا))

"یہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ پاکیزہ دل، سب سے زیادہ گہرا علم رکھنے والے، سب سے کم تکلف کرنے والے ہیں۔"

جن کی سیرت وکردار کے بارے میں ان کے دشمنوں نے بھی گواہی دی۔ایک رومی قیدی رہا ہو کر جب ہرقل کے دربار میں پہنچا تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے اس نے کہا:

" یَقُوْمُوْنَ اللَّیْلَ ، وَ یَصُوْمُوْنَ النَّھَارَ ، وَ یُوْفُوْنَ بِالْعَھْدِ ، وَ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ، وَ یَتَنَاصَحُوْنَ بَیْنَھُمْ "[البدایۃ والنھایۃ، جلد۷، ص:۵۲]

"وہ راتوں کو قیام کرتے ہیں، دن کو روزہ رکھتے ہیں، عہد کی پاسداری کرتے ہیں، نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے خیر خواہ ہیں۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تاریخ عالم اور تاریخ اسلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے روشن اور شاندار تذکروں سے مزین اور آراستہ ہے۔ بہادروں اور شہسواروں کا ایک ایسا دستہ، جنہوں نے دین اسلام کے پودے کی اپنے خون سے آبیاری کی۔ شجاعت اور بہادری کی داستان رقم کرنے والی جماعت کا تذکرہ بہ عنوان "**شهسوار صحابہ** رضی اللہ عنہم" جس میں ۲۶ جانثار شہسواروں کی ولولہ انگیز معرکہ آرائیوں کا تذکرہ ہے، جو کہ "**فُرسَانُ حَوْلِ الرَّسُوْلِ**" کا ترجمہ ہے۔ جسے احمد خلیل جمعہ نے ترتیب دیا ہے۔ ان کی اس گراں قدر تصنیف کے صفحات پر بکھری ہوئی لہورنگ داستان، جسے معروف سیرت نگار، نامور مصنف، محمود احمد غضنفر نے اردو الفاظ کے قالب میں ڈھالا ہے۔ فاضل موصوف عرصہ بیس سال سے اپنی ندرتِ قلمی اور حسنِ اسلوب کی بنا پر قارئین سے دادِ تحسین حاصل کررہے ہیں۔ ان کی بہت سی تصنیفات مقبولیت کے بامِ عروج کو پہنچی اور مقبول عام ہوئیں۔ ان میں سے خاص طور پر "حیات صحابہ رضی اللہ عنہم کے درخشاں پہلو" کو بہت سراہا گیا۔ اس کے علاوہ ان کی دیگر کتب بھی قابلِ مطالعہ ہیں۔

محترم محمود احمد غضنفر نے تیس سال قبل تدریسی زندگی کا آغاز جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد سے کیا۔ اس کے بعد لاہور تشریف لے آئے۔ اور بند روڈ پر مسجد مزمل کی تعمیر اور اس میں ایک مدرسہ قائم کیا۔ اور عرصہ دراز تک وہاں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ بعد ازاں جامعہ الفیصل الاسلامیہ پیکو روڈ نزد اعوان ٹاؤن کی بنیاد رکھی۔ جس میں ملکی اور غیر ملکی طلبہ زیورِ تعلیم سے آراستہ ہوتے رہے۔ آج سے بیس سال قبل تصنیف کے میدان میں قدم رکھا۔ اور خاص طور پر سیرت نگاری پر معرکہ آراء کتابیں تصنیف کیں۔ اور اب تک بیسیوں کتابیں قارئین کی نظر کر چکے ہیں اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کے زورِ قلم میں اضافہ کرے اور برکت دے۔ (آمین)

کتاب ہذا کو عربی سے اردو زبان میں ترجمہ کرتے وقت فاضل مترجم نے اس نازک اور مشکل مرحلہ کو بڑی مہارت اور خوش اسلوبی سے عبور کیا ہے۔ جس میں اصل عربی عبارت کا ادبی حسن، الفاظ و تراکیب، استعارات اور تشبیہ کے لیے موزوں اور مناسب الفاظ و محاورات کا استعمال کیا ہے۔ جو ان کے حسنِ انتخاب، ذوقِ سلیم اور مترادفات پر دسترس کا منہ بولتا ثبوت ہے اور ان کی اس کتاب میں دریا کی سی روانی اور ہم معنی الفاظ کا ایک سیلِ رواں ہے اور اندازِ تحریر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بیانیہ (Narative) ہے۔ان کی تحریر تنہائی میں پڑھی جائے تو اکتاہٹ نہ ہو، مجلس میں پڑھی جائے تو سامعین کی دلچسپی برقرار رہے۔ایک باب کھولیں تو دوسرا کھٹکھٹانے کو دل چاہے۔

دارالاندلس سیرت کے حوالے سے ایک ایسی شاندار کتاب قارئین کرام کی نذر کر رہا ہے، جس میں ایک ایسے لشکرِ جرّار کا تذکرہ ہے، جنہوں نے باطل کے ایوانوں پر دستک دی، جن کی ہیبت سے قیصر و کسریٰ کے درباروں میں ہلچل مچ گئی، جن کے رعب و دبدبے سے بڑے بڑے جھوٹے خداؤں کی نیندیں اڑ گئیں، زیرنظر کتاب شہسوارِ صحابہ شوقِ جہاد کو بیدار کرنے اور روحِ جہاد کو اُجاگر کرنے کا باعث ہوگی۔

جلد اوّل احباب کے پیشِ خدمت ہے۔ اور عنقریب جلد دوم بھی زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کی لائبریری کی زینت کو دوبالا کر دے گی۔ ان شاء اللہ

ایسے موضوعات پر کتب شائع کرنے کا مقصد نئی نسل کو تاریخِ اسلامی کے روشن ستاروں (Muslim Heroes) کی ایمان افروز زندگیوں سے روشناس کرانا ہے۔ تاکہ وہ تاریخ اسلام کے سپوتوں اور عظیم محسنوں رضی اللہ عنہم کے بارے جان سکیں اور اپنی زندگی کے لیے ان کو مشعلِ راہ بنا سکیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبولِ عام کر دے اور نوجوانوں کی اصلاح اور ان کی زندگی میں انقلاب کا باعث بنائے۔ (آمین)

محتاج دعا

www.KitaboSunnat.com

ابو ھشام ریاض اسماعیل

دارالاندلس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حرفے چند

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَعْدُ......!

آغوش نبوت کی پروردہ ہستیاں' آسمان رسالت کے چمکتے ستارے' مدرسہ نبوی کے تربیت یافتہ عظیم المرتبت انسان اور لشکر اسلام کے شہسوار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ولولہ انگیز' معنی خیز اور ایمان افروز تذکرہ پیش خدمت ہے۔ یہ دیدہ زیب' دلفریب اور دلپذیر مرقع دو جلدوں پر مشتمل ہے یہ عربی زبان میں ''**فرسان حول الرسول**'' کے نام سے استاذ احمد خلیل جمعہ کے رشحات قلم کا شاہکار ہے۔ جسے میں نے اردو قالب میں ڈھالنے کی ادنیٰ سی کوشش کی ہے اس میں ان پچاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ قلم بند کیا گیا ہے جنہوں نے میدان جہاد میں نمایاں کارنامے سرانجام دیئے' جنہوں نے جرأت' شجاعت اور مروت کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے تاریخ کے دھارے کا رخ موڑ دیا اور جغرافیائی اعتبار سے روئے زمین پر آباد ملکوں کے نقشے بدل دیئے اور اس وقت کی دو بڑی طاقتوں قیصر و کسریٰ کی طاقت و جبروت کو خاک میں ملا دیا۔ ایسا رعب و دبدبہ' ایسا جاہ و جلال' ایسی شان و شوکت اور گلیم فقیری میں ایسا شاہانہ انداز کبھی کسی نے دیکھا تھا اور نہ سنا۔ جن کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے زمین تھر تھر کانپنے لگی' صحراء و دریا جنہیں خوش آمدید کہتے' بلند و بالا پہاڑ جن کی ہیبت کے آگے رائی کے دانوں کی مانند دکھائی دیتے۔

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحراء و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

جو اللہ کی راہ میں کٹ مرنے کو ہفت اقلیم کی دولت سے بھی زیادہ عزیز سمجھتے تھے جو سعادت کی زندگی اور شہادت کی موت کے دلدادہ تھے۔ شہادت کا حصول ان کی محبوب منزل تھی۔ جو اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا اپنے لیے بہت بڑا اعزاز سمجھتے تھے۔ نہ مال و متاع حاصل کرنا ان کے پیش نظر تھا اور نہ ملکوں اور قوموں کو قبضے میں لینا مطلوب تھا' بس ایک ہی دھن اور ایک ہی لگن تھی کہ:

''ہم تو جیتے ہیں دنیا میں کہ تیرا نام رہے''

ان کا نقطۂ نگاہ یہ تھا کہ اللہ کے نام کی سربلندی اور دین الٰہی کی سرفرازی کی خاطر ان کی جان بھی داؤ پر لگ جائے تو کوئی پرواہ نہیں۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت' نہ کشور کشائی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان کا اس دنیا میں اس انداز سے زندگی بسر کرنا جیسے ان کے نزدیک اس دنیا کی کسی چیز کی کوئی اہمیت ہی نہ ہو۔ اللہ کی محبت میں ایسے سرشار کہ دنیا ان کے نزدیک پرکاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ واقعی یہ بات درست ہے۔

عجب چیز ہے لذت آشنائی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو

یہ پراسرار بندے اور ذی وقار غازی' یہ سرفراز ہستیاں اور جاں نثار مجاہد ان کی قابل رشک زندگی کے اسرار و رموز سے آگاہی حاصل کرنا ہو تو اس **"صحابہ سیریز"** کا مطالعہ کریں۔ جو ایک عرصے سے میں قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اس سیریز میں اب تک جو کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں ان کی ترتیب کچھ یوں ہے:

- حیات صحابہ رضی اللہ عنہم کے درخشاں پہلو
- حیات تابعینؒ کے درخشاں پہلو
- جرنیل صحابہ رضی اللہ عنہم
- حکمران صحابہ رضی اللہ عنہم
- صحابیات مبشراتؓ
- عہد تابعین کی جلیل القدر خواتینؒ
- صحابیات طیباتؓ
- فقہائے مدینہ
- سلطنت مدینہ کے سفیر مجاہد۔ [از قلم تبسم محمود ایم۔اے]

اور اب اس سلسلے کی دسویں کڑی **"شہسوار صحابہ** رضی اللہ عنہم**"** کے نام سے پیش خدمت ہے۔ صحابہ کرام کی زندگیوں کے مختلف پہلو جس انداز میں قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے' یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ کائنات کی عظیم ہستیوں اور اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے دلپذیر' دل آویز' دلربا اور دلنشین تذکرے مرتب ہو کر منصۂ شہود پر آ رہے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق اور نصرت سے اچھے کام پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔

ان پاکیزہ تذکروں کی ترتیب' عربی ادب سے انتخاب اور اردو قالب میں پیش کرنے کی سعادت بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کی عنایت و نوازش ہے۔

وگرنہ من ھما خاکم کہ ہستم

امید ہے آپ مجھے میرے والدین' میرے اساتذہ اور میرے اہل خانہ کو اپنی نیک تمناؤں اور مخلصانہ دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں گے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ سَلَّمْ

ابو ضیاء محمود احمد غضنفر

24/7/2002

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ارقم بن ابی الارقم

رضی اللہ عنہ

- خاندان قریش کے ایک دانشور۔
- ابتدائی مرحلے میں ہجرت کی سعادت حاصل کرنے والے۔
- بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب کے بعد وفات پانے والے۔
- ان کے گھر کا نام دارالاسلام رکھا گیا جس میں جلوہ نشیں ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت دی۔
- غزوۂ بدر اور دیگر تمام جنگوں میں شمولیت کی۔
- احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیں۔
- ۸۳ سال زندگی پائی اور ۵۳ھ ہجری میں فوت ہوئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ

ایمان کی لہریں:

مکہ معظّمہ میں یہ لہر دوڑی کہ حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہاشمی وقریشی لوگوں کو توحید باری تعالیٰ کی دعوت دے رہے ہیں۔ تو دیکھتے ہی دیکھتے یہ گرم لہر قریش کے بیشتر گھروں تک جا پہنچی۔ اس ایمان کی لہر کے جھونکے نے بنومخزوم کے گھروں پہ دستک دی۔ یہ گھر کوہِ صفا کی چوٹی پر واقع تھے، جہاں سے حرم مکی صاف طور پر دکھائی دیتا تھا۔

مبارک لہروں کی سرسراہٹ نے بنومخزوم کے ایک نوجوان کے کانوں کو چھوا اسے محسوس ہوا کہ اس کے کان ایمان کی آواز سننے کے لیے مائل ہیں۔ اس کا دل کلمۂ توحید سے جھوم اٹھا اور اس نے بآواز بلند کلمۂ شہادت پڑھتے ہوئے یہ کہا:

«اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ»

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔''

یہ نوجوان ارقم بن ابی الارقم مخزومی وقریشی تھا جس نے اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کو دل و جاں سے قبول کیا، جو اسے دنیا و آخرت میں حیات جاودانی عطا کر دے۔ یہ نوجوان ان خوش نصیب افراد میں سے تھا، جن پر رسول اللہ ﷺ نے بھرپور اعتماد کیا۔ آپ ﷺ نے کوہ صفا پر واقع اس کے گھر کو شہسواروں، مجاہدوں کی تربیت، دلوں اور روحوں کو صیقل کرنے اور لوگوں کو محبت، امن اور آشتی کی دعوت دینے کے لیے ایک مدرسے کی حیثیت دے دی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ارقم رضی اللہ عنہ نے اس وقت اسلام قبول کیا جب بنومخزوم میں ابوجہل بن ہشام اور ولید بن مغیرہ جیسے بڑے فاسق و فاجر لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے کا حربہ استعمال کرتے تھے۔

حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے دل میں جب ایمان نے اپنا راستہ بنا لیا تو اس کی نظروں میں اللہ تعالیٰ کی حکمرانی کے سوا ہر ایک کی حکمرانی ہیچ ہوگئی، پھر ان کے دل میں نہ بنومغیرہ کا کوئی ڈر رہا اور نہ ہی بنومخزوم کا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کا بیج خاندان قریش کے ہر گھر میں بو دیا۔ مکہ معظمہ کے سرخیل نوجوانوں نے اسلام قبول کرلیا۔ لیکن اسلام ابھی اہل ایمان کے سینوں میں سربستہ راز بنا رہا۔ اب سوال پیدا ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کہاں بجا لائیں؟ وہ اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کہاں کریں؟ تاکہ وہ ان کے ہاتھ پکڑ کر انہیں نور کے راستے پر چلا دیں اور ان کو لے کر جنت کے راستے پر گامزن ہوں؟ یہ سب کچھ حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر سرانجام پایا۔

آیئے! ہم ایمان و عبادت کی زندگی گزارنے کی سعادت حاصل کریں اور دارِ ارقم میں قدم رکھیں۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

دارِ ارقم اسلام کا گہوارہ:

حضرت ارقم بن ابی الارقم کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم اس جود و سخا کے پیکر، ہونہار، شہسوار، ہر دلعزیز اور ذہین و فطین کے اوصاف و خصائل اچھی طرح جان لیں۔ امام ذہبی رحمہ اللہ ان کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''حضرت ارقم رضی اللہ عنہ خاندان قریش کے ایک دانشور سپوت تھے۔''

نیز فرماتے ہیں: ''یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابی تھے، جس نے ابتدائی مرحلے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں ہی اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کر لی تھی۔''

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''مستدرک'' میں رقمطراز ہیں :'' حضرت ارقم رضی اللہ عنہ نے چھ افراد کے بعد اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضرت ارقم رضی اللہ عنہ، حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم نے ایک ساتھ اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ حضرت ارقم رضی اللہ عنہ نے بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب کے بعد وفات پائی۔ حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ تھی اور ان کے والد ابو الارقم رضی اللہ عنہ کا نام عبد مناف تھا۔''

حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے حالات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بڑے محتاط، دانشمند اور ذہین و فطین تھے۔ عبادت اور جہاد سے بڑی دلچسپی تھی۔ ان کی ہر ممکن کوشش ہوتی کہ ہر بھلائی کا کام آگے بڑھ کر کیا جائے۔

ان عظیم اور دلکش خوبیوں کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر انتخاب حضرت ارقم رضی اللہ عنہ پر پڑی کہ اس کا گھر اسلام کا گہوارہ بنے، جہاں سے حق کی آواز چہار سو پھیلے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا نام کثرت سے لیا جائے۔

نبوت کے چوتھے سال کے آغاز میں محمدی دعوت منظر عام پر آئی تو مشرکین مکہ اسے روکنے کے لیے سرگرم عمل ہو گئے، اسلام کے دشمن بن گئے، اہل اسلام کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے، جو اسلام میں داخل ہو جاتا اسے اذیت ناک سزا دیتے اور طرح طرح کی عبرتناک و دردناک سزاؤں کے ساتھ ان کا پیچھا کرتے، بہادر مومنوں کی جانب سے صبر و استقامت کے حیرت انگیز کارنامے ظہور پذیر ہونے لگے۔ اسلام کی خاطر اذیت پانے والوں کی فہرست بڑی طویل ہے اور ان کی داستان انتہائی دردناک ہے۔ انہیں جب کسی کے اسلام قبول کرنے کا پتہ چل جاتا تو اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے، اسے سزا دیتے تاکہ وہ اسے دوبارہ اپنے آبائی دین کی طرف لوٹا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لے جائیں اور اسے آزمائش میں ڈال دیں۔

اس موقع پر رسول اللہ ﷺ اپنے پرانے ساتھی، شریف الطبع نوجوان نڈر اور بہادر حضرت ارقم رضی اللہ عنہ بن ابی الارقم کے گھر تشریف فرما ہوئے۔ یہ گھر کوہ صفا کی چوٹی پر واقع تھا، جہاں سے حرم مکی، پارلیمنٹ ہاؤس، قریش کی نقل و حرکت، شر پسندوں کی کارروائیاں اور کعبہ شریف کے اردگرد جو کچھ بھی ہوتا صاف دکھائی دیتا تھا۔ یہ گھر شر پسندوں کی نگاہوں اور ان کی گناہ آلود محفلوں سے بالکل الگ تھلگ تھا۔

ان اندوہناک حالات میں محمدی دعوت کے پرچار کے لیے حکمت و دانائی کا تقاضا یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں سے خفیہ ملاقات کریں۔ اگر آپ ﷺ ان کے ساتھ اعلانیہ ملتے تو فریقین کے درمیان تصادم کا اندیشہ تھا اور یہ بات جانی پہچانی تھی کہ اگر یہ ٹکراؤ ہو جاتا تو مسلمانوں کی پسپائی کا باعث بنتا، لہٰذا حکمت و دانائی پوشیدہ رہنے میں ہی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چھپ چھپ کر عبادت اور ملاقاتیں کیا کرتے تھے۔ البتہ رسول اللہ ﷺ دعوت اور عبادت قریش کی آنکھوں کے سامنے بجالایا کرتے تھے لیکن اہل توحید سے ملاقات خفیہ کیا کرتے تھے۔

حضرت ارقم بن ابی الارقم مخزومی رضی اللہ عنہ کے مبارک گھر کو نبوت کے پانچویں سال اسلامی دعوت کا مرکز قرار دیا گیا اور اسے مسلمانوں کے اجتماع کے لیے مختص کیا گیا۔

سیدنا ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر میں مسلمان نماز پڑھتے اور دینی مسائل سیکھتے تھے۔ جن کے دل اسلام کی طرف راغب ہوتے، وہ شرف ملاقات کے لیے اسی گھر میں حاضری دیتے۔ آپ ﷺ کے ارشادات عالیہ غور سے سنتے تو ان کے سینوں میں اسلام کے لیے انشراح پیدا ہو جاتا۔ وہ اُمّی لقب، نبی اقدس ﷺ کے پیروکار بن جاتے جسے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تھا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر دے اگرچہ مشرکوں کو یہ بات ناپسند ہی کیوں نہ ہو۔

میں اس طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں کہ دعوت محمدیہ کو صیغۂ راز میں رکھنا محض ایک منفی موقف نہ تھا کہ جس میں کوئی حس وحرکت ہی نہ پائی جاتی ہو بلکہ یہ اپنے نشیب و فراز کے اعتبار سے سراسر ایک مثبت موقف تھا۔

کیونکہ عسکری تربیت، صبر آزما مدافعت اور افراد کی ہمہ جہتی تیاری کے لیے بنیادی نوعیت کا موقف تھا۔ تاکہ مدرسہ محمدیہ سے ایسے شہسوار اور بلند مرتبہ اشخاص نکلیں جو دنیا میں نور پھیلائیں اور روئے زمین پر عدل وانصاف کا بول بالا کریں۔

اس طرح دارِ ارقم مسلمانوں کی دینی تعلیم کا پہلا ادارہ اور اس قرآن کریم کے حفظ کا پہلا مدرسہ قرار پایا، جو حبیب رب کبریا، سیدنا وحبیبنا حضرت محمد ﷺ پر گاہے گاہے نازل ہو رہا تھا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

مبارک گھر کے پاکیزہ لمحات:

ہم ابھی تک اسلام، امن اور آشتی کے گہوارے ارقم بن ابی الارقم مخزومی رضی اللہ عنہ کے گھر میں ہیں۔ ہم ابھی تک دعوت کے خفیہ مراحل کے زینے طے کر رہے ہیں۔ ہم ابھی خفیہ دعوت کی حکمت کے درست ہونے کا بڑے اہتمام کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں، جس پوشیدہ دعوت نے اپنے پہلے ہی قدم پر قریش کے دو بہادر آدمیوں کو ایمان میں کھینچ لیا۔ ان دونوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ عطا کیا، اپنے کلمے کو بلندی عنایت کی اور اپنے نبی کی تائید کرتے ہوئے ان کے پہلو کو مضبوط کر دیا۔

دعوت نے اپنے خوشبوؤں سے رچے بسے میدان میں قریش کے ہر دلعزیز نوجوان، اللہ ورسول کے شیر، شہیدوں کے سردار، اسلام اور توحید کا جھنڈا بلند کرنے والے تجربہ کار شہسوار حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو کھینچ لیا۔ یہ نبی کریم ﷺ کے چچا، آپ ﷺ کے رضاعی بھائی اور نسب میں آپ ﷺ کی خالہ کے بیٹے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھے۔اس طرح کہ اس کی والدہ ھالہ بنت وہیب بن عبد مناف بن زہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف کی چچازاد بہن تھی۔

پھر راز دارانہ انداز میں دعوت پیش کرنے کے سیاسی اسلوب نے دارِ ارقم رضی اللہ عنہ کے آنگن میں دنیا کے عبقری انسان، عظیم المرتبت شخصیت، مسلمانوں کے وقار، فاروق اعظم، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کھینچ کر لا کھڑا کیا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کی داستان روزِ روشن کی طرح عیاں اور مشہور ومعروف ہے۔ یہ دار ارقم میں داخل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا ارادہ تھا، دروازے پہ دستک دی، ہاتھ میں برہنہ تلوار تھامے ہوئے تھا، جونہی گھر کے اندر قدم رکھا تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما نے گریبان سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کھڑا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کمر سے زوردار جھٹکا دیا جس سے وہ آپ کے قدموں میں آ گرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے گرجدار آواز میں پوچھا: ''اے ابن خطاب! بتائیے کیسے آنا ہوا؟ بخدا میرا خیال ہے کہ تم اسی صورت میں باز آؤ گے، جب اللہ کی پکڑ تجھے آ لے گی۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ دھیمی آواز میں عرض گذار ہوئے: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اللہ و رسول اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل دین پر ایمان لانے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔''

یہ بات سنتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بآواز بلند اللہ اکبر کہا، جس سے دارِ ارقم میں موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جان گئے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا ہے۔

پھر سب نے بیک زباں ہو کر زور سے اللہ اکبر کہا جس کی گونج مکہ معظمہ کی گلیوں میں سنی گئی۔

علامہ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن ارقم کے حوالے سے بیان کیا۔ فرماتے ہیں کہ: ''میری عمر ابھی سات سال تھی۔ میرے والد گرامی نے چھ افراد کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بعد اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کر لی تھی۔ ان کا گھر مکہ معظمہ میں کوہ صفا پر واقع تھا۔ یہ وہ گھر ہے، جہاں رسول اللہ ﷺ اسلام کے ابتدائی دور میں جلوہ نشیں ہوئے تھے۔ یہیں آپ ﷺ نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور بہت سے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے آپ ﷺ نے سوموار کی رات یہ دعا کی:

« اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِاَحَبِّ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ »

''الٰہی ان دو آدمیوں میں سے جو تجھے زیادہ پسند ہے، اس کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا کر، وہ عمر بن خطاب ہو یا عمرو بن ہشام۔''

حضرت عمر دوسرے دن صبح ہی کو آ گئے ۔ دار ارقم میں اسلام قبول کیا۔ سب وہاں سے باہر نکلے، بآواز بلند اللہ اکبر کہا۔ علی الاعلان بیت اللہ کا طواف کیا، اس روز سے دار ارقم کو اسلام کا گہوارہ قرار دے دیا گیا۔

حضرت ارقم رضی اللہ عنہ اور اس کے گھر کے بارے میں یہ گفتگو کس قدر شیریں، رسیلی اور مٹھاس بھری ہے۔ جس گھر سے حق کی آواز کا چلن دنیا میں عام ہوا، دنیا والوں کے کانوں میں رس گھولا، اس گھر سے تربیت پا کر دین حق کے شہسوار، نئی نسلوں کے بانی، تاریخ بنانے والے اور دنیا کے سردار نکلے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

نورانی واقعات اور باعزت بہادری:

حضرت ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ نے اپنا گھر ہی نبی کریم ﷺ کے تصرف میں نہیں دیا بلکہ اپنے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول ﷺ کے لیے وقف کر دیا۔ انہوں نے مشرکین کے ہاتھوں اذیت اٹھائی اور صبر کیا۔ جب مدینے کی طرف ہجرت کا آغاز ہوا تو اس نے بھی مہاجرین کے ساتھ ہجرت کی سعادت حاصل کی۔

رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں بنو رزیق انصار کے محلے میں ان کے لیے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک گھر عنایت کیا۔ اس کا نام بھی دارِ ارقم ہی رکھا گیا۔

حضرت ارقم رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں انصار کے ہمراہ رہائش اختیار کی۔ جب مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات یعنی بھائی چارے کا نظام قائم کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اور ابوطلحہ زید رضی اللہ عنہ بن سہل انصاری کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم کیا۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

کہ ان دو معزز شہسواروں کے درمیان مواخات نے جود و سخا کے مرکز مدرسہ نبوت کو نتیجہ خیز بنا دیا۔ دونوں کی بہادری اور پیش قدمی کی شہادت میدان ہائے جہاد نے دی۔ دونوں غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور دیگر معرکوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔

نورانی واقعات میں سے ایک واقعہ یہ ہے، جس سے حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ میں بہت بلند دکھائی دیتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے دن انہیں ایک تلوار دی جس کی شان بڑی ہی نرالی تھی۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ کہتے ہیں کہ غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو تمہارے پاس سامان ہے اسے زمین پر رکھ دو۔''

ابو اسید الساعدی رضی اللہ عنہ نے ابن عائذ مخزومی کی تلوار اٹھائی اور حضرت ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ کے سامنے اس تلوار کی تعریف بیان کی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تلوار مجھے عنایت کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تلوار انہیں عطا کر دی۔

حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں مصادر و مراجع یہ بتاتے ہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کی تعمیل بجا لاتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے۔ وہ ایسا محض اللہ تعالیٰ اور رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا کرتے تھے اور اللہ کی عبادت بڑی ہی محبت، دل لگی اور بڑی ہی دلچسپی کے ساتھ مکمل صورت میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بھی مذکور ہے کہ انہوں نے بیت المقدس جانے کا ارادہ کیا، اس کے لیے مکمل تیاری کر لی، جب تیاری سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے الوداعی ملاقات کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''کہاں کا ارادہ ہے؟''

حضرت ارقم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا بیت المقدس جانا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہاں کیا لینے جانا ہے، کیا تجارت کا ارادہ ہے؟۔''

عرض کیا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بیت المقدس میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مسجد حرام کے علاوہ میری اس مسجد میں نماز پڑھنا دیگر مساجد کی نسبت ہزار درجے زیادہ بہتر ہے۔'' حضرت ارقم رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور اس سفر پہ روانہ ہونے کا ارادہ ترک کر دیا۔

حضرت ارقم رضی اللہ عنہ امانت دار اور وفادار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور کیا تو انہوں نے پوری ذمے داری سے اس فریضے کو سرانجام دیا۔ حضرت ارقم رضی اللہ عنہ زندگی بھر عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی کے آخرت لمحات تک ان پر راضی تھے۔

حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کیں اور ان کی مرویات میں سے ایک حدیث یہ بھی ہے:

«اِنَّ الَّذِیْ یَتَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ یُفَرِّقُ بَیْنَهُمْ کَالجَارِّ قَصْبَهٗ فِی النَّارِ»

''جو شخص جمعہ کے (خطبہ کے دوران) لوگوں کی گردنیں پھلانگے اور ان کے درمیان فاصلہ پیدا کرے یقیناً وہ اس شخص کی طرح ہے جو جہنم میں اپنی انتڑیاں کھینچ رہا ہوگا۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کی وفات اور وصیت:

حضرت ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ نے مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور خلفائے راشدین کے مبارک دور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ زندگی گزاری۔ خلفائے راشدین اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کا بہت ہی احترام کیا کرتے تھے۔ ہر کوئی حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کو عزت کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا اور وہ آپ کے مقام و مرتبہ کو پہچانتا تھا، ہر شخص آپ رضی اللہ عنہ کے میدان جہاد اور دیگر میدان ہائے کار میں جذبہ ایثار اور عمدہ کارناموں سے واقف تھا۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں حضرت ارقم رضی اللہ عنہ پر موت کی غشی طاری ہوئی اور انہیں محسوس ہو گیا کہ اب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا وقت قریب آ گیا ہے۔

ان کے پوتے حضرت عبداللہ بن عثمان بن ارقم رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا کی زندگی کے آخری لمحات کی روئیداد بیان کرتے ہوئے، ان کی وصیت کا تذکرہ کرتے ہیں۔

''حضرت ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو انہوں نے یہ وصیت کی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نماز جنازہ پڑھائیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مروان بن حکم رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں مدینے کا گورنر تھا اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وادیٔ عقیق میں واقع اپنے محل میں رہائش پذیر تھے۔ حضرت ارقم رضی اللہ عنہ وفات پا گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی آمد میں تاخیر ہو گئی تو مروان نے کہا: ''کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کا جنازہ ایک غیر حاضر شخص کی وجہ سے روکا جائے گا؟'' خود آگے بڑھ کر نماز جنازہ پڑھانے کا ارادہ کیا۔

عبید اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے مروان کو روک دیا۔ بنو مخزوم بھی اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے کہ ہم آپ کو نماز جنازہ نہیں پڑھانے دیں گے۔ ان کے درمیان تو تو میں میں ہونی لگی۔ اتنے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام بہت بڑی تعداد میں جمع ہوئے، مدینہ منورہ میں منادی کرنے والے نے بآواز بلند کہا: ”دارالسلام کے مالک حضرت ارقم رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں۔“ مدینے کے قبرستان جنت البقیع میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین عظام اور علماء و فقہاء کثیر تعداد میں جمع ہو گئے۔ میت کو لے کر آخری منزل کی طرف رواں دواں ہوئے تاکہ اسے اللہ علیم و خبیر کے جوار رحمت میں پہنچا دیا جائے۔

حضرت ارقم رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۵۳ھ ہجری میں وفات پائی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۸۳ سال تھی۔

یہ تھے حضرت ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم شہسوار، اسلام قبول کرنے میں سبقت لے جانے والے ایک ہردلعزیز انسان۔

اللہ اس سے راضی اور یہ اپنے اللہ سے راضی۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

حضرت ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

1.	طبقات ابن سعد	۳/۲۴۲، ۲۴۴
2.	المحبَّر	صفحہ ۷۳
3.	المستدرک للحاکم	۳/۵۷۴، ۵۷۶
4.	الإستيعاب	۱/۹۷، ۱۰۳
5.	سير أعلام النبلآء	۲/۴۷۶، ۴۸۰
6.	شفاء الغرام بأخبار البلاد الحرام	۱/۱۳، ۳۳، ۳۴، ۱۲۲، ۴۴۰
7.	الاِصابة	۱/۴۲، ۴۳
8.	شذرات الذهب	۱/۶۱
9.	حياة الصحابة	۱/۶۸، ۲۸۱، ۳۱۱ و ۳/۷۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

براء بن عازب

رضی اللہ عنہ

- قرآن کریم کی محبت میں سرشار ہو کر پروان چڑھے اور بچپن ہی سے اسے زبانی یاد کرنے کی طرف متوجہ ہوئے۔
- شہسوار، عالم اور فقیہ تھے اور انہوں نے (۳۱۵) احادیث روایت کیں۔
- نبی کریم ﷺ کے ہمراہ پندرہ غزوات میں شریک ہوئے اور پہلا غزوہ خندق تھا۔ نیز بیعت رضوان میں رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی۔
- ۲۴ھ ہجری میں رَے شہر اور دیگر بہت سے شہر فتح کیے۔
- ۷۲ھ ہجری میں وفات پائی۔ ان کی عمر ۸۰ سال سے کچھ زیادہ تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

شہسوار، عالم دین، فقیہ اور فاتح:

بچپن میں ہی ایمان کی درسگاہ میں داخل ہو گئے قرآن کریم کی محبت کے ماحول میں آنکھیں کھولیں۔ اللہ عزیز وحمید کی راہ پر گامزن ہوئے۔ ابھی آپ رضی اللہ عنہ نونہال بچے ہی تھے کہ اسلام قبول کر لیا اور حبیب کبریا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرنے سے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس کے دل میں گھر کر گئی۔ قرآن کریم کی سورتیں زبانی یاد کرنے کی طرف متوجہ ہوئے جب کہ ابھی اس نے اپنے شہر مدینہ منورہ انصار کی کچھار میں دیدار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سرمہ زیب نظر نہیں کیا تھا۔

یہ شہسوار بہادر قرآن مجید کی چند سورتوں کو زبانی یاد کرنے کے حوالے سے اپنی خوشگوار یادیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف نہیں لائے تھے کہ میں نے مفصل سورتوں میں سے ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴾ یاد کر لی تھی۔

انصار شہسواروں کے درمیان یہ نوجوان ممتاز دکھائی دیتا ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان جوانمرد شہسواروں کی صف میں شامل ہوا جنہوں نے ملک فتح کئے اور مشرق ومغرب میں اسلام کی برتری کا بچشم خود مشاہدہ کیا۔

کیا خیال ہے کیا اب ہم شہسوار بہادر عالم دین، فقیہ اور فاتح کے گھوارے میں داخل ہوں؟

یہ تھے براء بن عازب بن حارث ابو عمارۃ الحارثی الانصاری المدنی رضی اللہ عنہ۔ یہ بہت بڑے فقیہ تھے۔ یہ کوفہ میں فروکش ہوئے۔ ان کا شمار جلیل القدر، بہادر اور عالم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا تھا۔ یہ خود بھی صحابی تھے اور صحابی کے بیٹے تھے اور یہ ایک کامیاب تاجر صحابی تھے۔

غزوۂ احد کی دلچسپ باتیں:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ گلاب کی مانند نرم و نازک اور چھوٹی عمر کے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے۔ غزوہ بدر کا واقعہ رونما ہوا۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اس میں شمولیت کے لیے بھاگ دوڑ کی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی عمر کے ہونے کی وجہ سے اجازت نہ دی اور ان چھوٹے بچوں کی جماعت کے ساتھ واپس کر دیا جو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے حریص تھے۔ اس تاریخی موقع پر حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو بدر کے دن چھوٹا سمجھتے ہوئے واپس کر دیا۔

ایک سال بیت گیا غزوۂ احد آ پہنچا لیکن ابھی براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی کلائی مضبوط نہ ہوئی تھی لیکن وہ اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں لشکر اسلام کے ساتھ میدان احد کی طرف چل پڑے تاکہ وہ جنگ بہادری اور جہاد کے معرکے میں شریک ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ تک پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو بھلائیوں میں سے ایک کو حاصل کرنے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے۔

دونوں لشکر آمنے سامنے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی صفیں درست کرنا شروع کر دیں وہاں لشکر میں بہت سے ایسے نوجوان بھی آپ نے دیکھے جو ابھی جنگ لڑنے کی عمر کو نہیں پہنچے تھے وہ نہ ابھی بہادری اور جہاد کے جوہر دکھلانے کے قابل ہوئے تھے نہ ہی تلواروں کی کاٹ پر صبر کرنے اور نیزوں کی چبھن سہنے کے قابل ہوئے تھے اور نہ ہی وہ تیر پھینکنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ ہمدردی اور شفقت کا انداز اپناتے ہوئے چودہ سال کی عمر کے سترہ نوجوانوں کو واپس کر دیا جب حالات نے پلٹا کھایا تو انہیں آئندہ سال معرکہ آرائی اور دیگر اہم امور سرانجام دینے کی اجازت دے دی ان نوجوانوں کا شمار اپنے دور کی ان شخصیات میں ہوا جنہوں نے اپنی آئندہ زندگی میں علم کا جھنڈا اٹھانا تھا جنہوں نے اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے جوانمردی و بہادری کا پرچم لہرانا تھا جنہوں نے وحی الٰہی کو لکھنے کا فریضہ سرانجام دینا اور رسول اللہ ﷺ کے مکتوبات کو تحریر کرنے کی سعادت حاصل کرنا جو بادشاہوں اور اُمراء کو لکھنا تھے۔ اسی طرح انہوں نے روایت حدیث کی سعادت بھی حاصل کی اور ان کا شمار اکابر صحابہ میں سے ہوا۔

ان شیر دل بہادروں، شہسواروں اور اللہ کی راہ میں جہاد و شہادت کا شوق رکھنے والوں میں سرفہرست صحابہ کرام اور ان کے بیٹوں کی جماعت تھی جن میں عرابۃ بن اَوس، حبیب ابن حبیب، اسامۃ بن زید، عبداللہ بن عمر، رافع بن خدیج، اوس بن ثابت انصاری اور سمرہ بن جندب انصاری رضی اللہ عنہم تھے۔

ان شیر دل شہسواروں کی داستان میں سے ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رافع بن خدیج کو جنگ میں شرکت کرنے کی اجازت دے دی جبکہ اس کے ہم عمر بچوں کو واپس کر دیا اس کو اجازت ملنے کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ بتایا گیا کہ یہ بچہ رافع بہت اچھا تیر انداز ہے۔

یہ خبر شیر دل بہادر بچے اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما تک پہنچتی تو وہ اپنے سوتیلے باپ مُرّی بن سنان بن ثعلبہ کے پاس گیا جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا چچا تھا۔ جس نے سمرہ کی تربیت اپنی گود میں کی تھی۔ اس بچے نے روتے ہوئے باپ سے عرض کی۔

"ابا جان! رسول اللہ ﷺ نے رافع رضی اللہ عنہ کو جنگ میں شرکت کرنے کی اجازت دے دی ہے اور مجھے واپس کر دیا ہے جبکہ میں اسے کشتی میں پچھاڑ سکتا ہوں۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باپ نے یہ اطلاع لشکر اسلام کے قائد اعلیٰ سیدنا وحبیبنا رسول اللہ ﷺ کو
ی۔ رسول اللہ ﷺ نے رافع اور سمرہ رضی اللہ عنہما کی طرف شفقت بھری نگاہ سے دیکھا اور
سکراتے ہوئے ان دونوں کو کشتی لڑنے کا حکم دیا۔ سمرہ نے رافع کو پچھاڑ دیا۔ لہٰذا سمرہ
کو بھی جنگ میں شریک ہونے کی اجازت دے دی گئی۔ آپ ﷺ نے دونوں کو
پنے لشکر میں شامل کرلیا اور ان دونوں کو اپنے شہسواروں اور جنگی بہادروں میں
شمولیت کی اجازت دے دی۔

ان دونوں نے اپنی اپنی مجال خصوصی انداز اپناتے ہوئے ایسی عمدہ کارکردگی کا
مظاہرہ کیا جو جنگی تاریخ اور معرکہ آرائی و بہادری کے میدان میں سنہری حروف میں
لکھنے کے قابل ہے۔ جنگی وقائع نگاری ان کے تذکرے کے بغیر ادھوری رہ جاتی ہے
ان دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات سے استغناء نہیں برتا جا سکتا۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

حضرت براء رضی اللہ عنہ کے غزوات اور بہادری:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ بہت سے
غزوات اور معرکوں میں شریک ہوئے۔ علامہ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ
براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''میں نے رسول اللہ ﷺ کی قیادت میں پندرہ جنگوں میں حصہ لیا ہے۔''

اب ہم براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی پہلی جنگ کا مشاہدہ کرتے ہیں یہ غزوۂ خندق
ہے اس میں شرکت کے لیے اجازت دی گئی تاکہ ان کا نام رسول اللہ ﷺ کے ان
شہسواروں میں آ جائے جن کے لیے سعادت ابدی رکھ دی گئی۔

غزوۂ خندق میں مسلمان اللہ تعالیٰ کی علانیہ طور پر حمد و کبریائی بیان کرتے
ہوئے گھروں سے نکلے۔ علاوہ ازیں انہیں خندق کھودنے میں بڑی مشکلات کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سامنا کرنا پڑا۔ جدید تاریخی حوالوں اور سیرت کی کتابوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سردی کا موسم تھا فضا ناہموار تھی، تیز آندھی چل رہی تھی، معاشی حالت دگرگوں تھی، علاوہ ازیں چاروں طرف سے دشمن کے گروہوں کی مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لیے پیش قدمی کا اندیشہ تھا۔ مسلمان خندق کھودنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے مشقت بھری خوف و ہراس کی فضا کو خوشگوار بنانے کے لیے ہلکے پھلکے مزاح کی چاشنی کا دلفریب انداز اپنایا۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ خندق کھودنے کا اور رسول اللہ ﷺ کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ اس کام میں شرکت کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ احزاب کا موقع تھا، رسول اللہ ﷺ نے بذات خود خندق کھودی میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ خندق سے مٹی منتقل کر رہے ہیں۔ مٹی کے اڑنے کی وجہ سے آپ کا جسد اطہر نگاہوں سے اوجھل ہے۔ آپ ﷺ کے جسم پر حسین بالوں کی بہتات تھی۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ خندق میں کام کی صورت حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار پڑھتے ہوئے آپ ﷺ مٹی بھی منتقل کر رہے ہیں اور یہ اشعار بھی پڑھ رہے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ لَوْ لَا أَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا
وَ لَا تَصَدَّقْنَا وَ لَا صَلَّیْنَا

''الٰہی! اگر تیرا کرم نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ زکوٰۃ دیتے اور نہ ہی نماز پڑھتے۔''

فَأَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا
وَ ثَبِّتِ الْأَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا

''ہم پہ سکینت نازل فرما اگر ہم دشمن سے نبرد آزما ہوں تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْاُولٰی هُمْ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
وَ اِنْ اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

''ان لوگوں نے ہم پہ زیادتی کی ہے اگر انہوں نے ہمیں کسی فتنے میں مبتلا کرنے کا ارادہ کیا تو ہم انکار کر دیں گے۔''

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اشعار کے آخر میں آپ ﷺ اپنی آواز کو قدرے لمبا کرتے۔ مسلمان اور شہسوار صحابہ خندق کھودنے میں مصروف تھے کہ سخت چٹان سامنے آئی جس پہ کدال اثر انداز نہیں ہو رہے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس چٹان کو توڑ دیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اس واقعے کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خندق کھودنے کا حکم دیا۔ کھودنے کے دوران ایک پتھر ہمارے سامنے آیا جس پر کدال اثر انداز نہیں ہو رہا تھا۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں شکایت کی، آپ ﷺ نے اپنی چادر زمین پہ رکھی، کدال کو پکڑا اور بسم اللہ پڑھ کر ایک ضرب لگائی، جس سے چٹان کا ایک تہائی حصہ توڑ دیا۔ پھر فرمایا: ''اللہ اکبر'' مجھے شام کی چابیاں عطا کر دی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم اب میں اس جگہ سے ملکِ شام کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے بسم اللہ کہتے ہوئے دوسری ضرب لگائی اور چٹان کا دوسرا تہائی حصہ توڑ دیا پھر بسم اللہ پڑھتے ہوئے تیسری ضرب لگائی اور چٹان کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ اور فرمایا: ''اللہ اکبر' مجھے یمن کی چابیاں دے دی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم! میں صنعاء کا دروازہ دیکھ رہا ہوں۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ: ''قریش کے شہسوار آئے۔ گھوڑے انہیں تنگ کر رہے تھے یہاں تک وہ خندق پر آ کر رک گئے۔ جب انہوں نے خندق کا منظر دیکھا تو کہنے لگے کہ بخدا! یہ ایک ایسی چال ہے کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عرب پہلے اس چال سے واقف نہ تھے۔''

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ خندق کھودنے کا مشورہ دیا تھا۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ کو تاریخ اسلام میں پہلی مرتبہ خندق کھودنے کا اعزاز حاصل ہوا۔

پھر اللہ نے دشمن کی جماعتوں کو شکست دے دی۔ کافروں کو غیض و غضب میں مبتلا بے نیل و مرام لوٹا دیا۔ اللہ نے اس معرکے میں اہل ایمان کی مدد کی وہ اس فتح پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهَ کا ورد کرتے اور حمد و ثنا کا نغمہ الاپتے ہوئے مدینہ منورہ واپس آئے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ درخت کے نیچے:

اب حضرت براء رضی اللہ عنہ بیعت رضوان میں دکھائی دیتے ہیں، جس میں اللہ کی رضا شامل ہوئی۔ یہاں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بیعت کرنے کے لیے دعوت دی یہ بیعت رضوان درخت کے نیچے طے پائی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس بیعت کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ہم اس حدیث سے یہ دلچسپ فقرہ چراتے ہیں کہ بیعت رضوان اس وقت وقوع پذیر ہوئی۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لے گئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

''یہ عثمان کا ہاتھ ہے'' اور اسے اپنے ہاتھ پہ مارا اور فرمایا: ''یہ عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے تم اب اسے اپنے ساتھ لے کر چلو۔'' اس مبارک بیعت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ بابرکت فرمان نازل ہوا:

﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ ﴾ [الفتح: ١٨]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ تم سے بیعت کر رہے تھے درخت کے نیچے، تو اللہ نے ان کے دلوں کا حال جان لیا۔ پس اتاری ان پر طمانیت اور ان کو ایک عنقریب ظاہر ہونے والی فتح سے نوازا۔''

جب قریش کو اس عظیم الشان بیعت کی خبر پہنچی تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا جسے انہوں نے پہلے روک رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آ گئے۔''

قریش نے جب دیکھا کہ صحابہ کرام دیوانہ وار اپنے نبی قائد اعلیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جنگ کے لیے بیعت کر رہے ہیں نیز وہ تلواروں کی کاٹ پر صبر کرنے بلکہ اللہ کی راہ میں جام شہادت نوش کرنے کے جذبے کا برملا اظہار کر رہے ہیں تو ان کے دل مرعوب ہو گئے اور انہوں نے صلح کی پیش کش کر دی۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ ان افراد میں سے ہیں جو صلح حدیبیہ میں موجود تھے۔ انہوں نے طرفین کے درمیان ہنگامی صورت حال کا جائزہ ہمارے لیے پیش کیا ہے اور ہمیں اس دن ہونے والی صلح کی شان وشوکت کی داستان بیان کی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی ''صحیح'' میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں، فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل حدیبیہ سے صلح کر لی تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فریقین کے مابین تحریری معاہدہ لکھا۔ جب ''محمد رسول اللہ'' تحریر کیا تو مشرکین نے کہا ''محمد رسول اللہ'' نہ لکھیں اگر ہم نے آپ کو اللہ کا رسول تسلیم کر لیا ہوتا تو ہم آپ سے لڑائی نہ کرتے۔

آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: ''اسے مٹا دیں۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہایت ہی ادب واحترام کا انداز اپناتے ہوئے کہا: ''میں تو یہ مٹا نہ سکوں گا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹا دیا۔ اور ان سے اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بنیاد پر صلح کی کہ آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم آئندہ سال تین دن کے لیے مکہ معظّمہ میں اس صورت میں داخل ہونگے کہ وہ اپنے ہتھیاروں کو نیاموں میں چھپائے ہوئے ہونگے۔ قریش مکہ نے آپ سے پوچھا" جُلْبَانُ السِّلَاحِ" سے آپ کی کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ چمڑے کا ظرف ہوتا ہے، جس میں ہتھیار کو چھپا کر رکھا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ جب صلح نامہ کی تحریر سے فارغ ہوئے تو مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے ۔ آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی واپس آ گئے ۔ ان میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اس دوران سورۃ الفتح نازل ہوئی، صلح حدیبیہ دراصل ایک بڑی عظیم فتح تھی۔ جیسا کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ: ''تم فتح مکہ کو حقیقی فتح مانتے ہو، بلاشبہ فتح مکہ بھی ایک قابل قدر فتح تھی۔ لیکن ہم حقیقی فتح حدیبیہ کے دن بیعت رضوان کو مانتے ہیں۔''

اس سلسلے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا، فرماتے ہیں کہ:
''تاریخ اسلام میں صلح حدیبیہ سے بڑی فتح کوئی اور نہیں ہوئی۔''

لیکن لوگ حضرت محمد ﷺ اور رب تعالیٰ کے مابین راز و نیاز کو سمجھنے سے قاصر رہے۔ بندے جلد باز واقع ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی جلد بازی کی وجہ سے جلدی نہیں کرتا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی منشا کے مطابق معاملات کو اس کے انجام تک پہنچے دیتا ہے۔

ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے مغازی میں زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بیان کیا ہے:
''تاریخ اسلام میں صلح حدیبیہ سے بڑھ کر کوئی اور فتح نہ ہوئی، قتال کی وجہ سے کفر عام تھا، جب تمام لوگ حالت امن میں ہو گئے، آپس میں ایک دوسرے سے گفت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وشنید ہونے لگی، باہمی گفتگو اور مناظرے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے تو اسلام کے بارے میں تھوڑی بہت سوجھ بوجھ رکھنے والا بھی جلدی سے اسلام میں داخل ہونے لگا۔ ان دو سالوں میں لوگ اتنی کثرت سے دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگے کہ اس سے پہلے اس کی مثال نہیں ملتی۔''

ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ''صلح حدیبیہ کے فتح مبین ہونے پر یہ بات دلالت کرتی ہے کہ صلح حدیبیہ میں ایک ہزار چار صد افراد شامل ہوئے۔ اس کے دو سال بعد ہی فتح مکہ کے لیے دس ہزار افراد روانہ ہوئے۔''

اس فتح مبین کی بدولت شجری صحابہ رضی اللہ عنہم کے نصیب جاگ اٹھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف میں یہ عطر بیز کلمات ارشاد فرمائے۔

«أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ»

''تم روئے زمین پر آباد مخلوق میں سب سے بہتر ہو۔''

حضرت براء رضی اللہ عنہ انہیں بہترین افراد میں سے ایک تھے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ اور دیگر معرکے:

حضرت براء رضی اللہ عنہ بہادری کے سفر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قدم بقدم چلے، غزوہ احد کے بعد تمام جنگوں میں حصہ لیا، فتح مکہ اور غزوۂ حنین میں بھی شریک ہوئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں داعی بنا کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ یمن بھیج دیا کہ یہ لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اہل یمن کے درمیان چھ ماہ رہے اور انہیں مسلسل اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے رہے لیکن انہوں نے ایک نہ مانی۔

پھر ان کی جگہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور یہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن میں مقیم رہے اور مال غنیمت حاصل کیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت براء رضی اللہ عنہ اس شریفانہ و کریمانہ بعثت کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے حوالے سے روایت بیان کی ہے، فرماتے ہیں کہ:

''ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن بھیجا پھر اس کی جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کو حکم دینا کہ جو یمن میں رہنا چاہتا ہے، وہ وہاں رہے اور جو واپس آنا چاہتا ہے آ جائے۔'' میں وہیں رہا اور بہت سے اوقیے چاندی میرے ہاتھ لگی۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ طویل زمانہ تک یمن میں رہے، یہاں تک کہ قبیلہ ہمدان تمام تر مسلمان ہو گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے اسلام قبول کرنے کی اطلاع بذریعہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا تو آپ نے سجدہ کیا، پھر اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: ''قبیلہ ہمدان پر سلامتی ہو۔''

جب حضرت براء اور دیگر مبلغین رضی اللہ عنہم کی مہم پوری ہو گئی تو وہ سب یمن سے واپس آ گئے۔ وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت ملے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے لیے روانہ ہونے والے تھے، یہ بھی اس معزز قافلے کے ساتھ ہو لیے۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فریضۂ حج ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان بہادر شہسواروں میں سے تھے، جن پر آپ راضی تھے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ اور علمی خوشے:

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ شہسوار علماء میں سے تھے۔ جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ثمر آور پاکیزہ صحبت میں رہتے ہوئے، مبارک اور پاکیزہ علم کا وافر حصہ حاصل کیا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث روایت کیں، یہ ان خوش نصیب صحابہ کرام میں سے ہیں، جنہوں نے سینکڑوں احادیث روایت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے (۳۱۵) احادیث مروی ہیں جن میں بائیس ایسی احادیث ہیں جن پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا اتفاق ہے۔

پندرہ احادیث ایسی ہیں جنہیں نقل کرنے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں اور چھ ایسی ہیں جن کے نقل کرنے میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے اکابرین کی جماعت نے احادیث روایت کیں، جن میں عبداللہ بن یزید الخطمی رضی اللہ عنہ ابو جحیفہ السّوائی رضی اللہ عنہ (یہ دونوں صحابی ہیں) اور تابعین میں سے امام الشعبی، عدی بن ثابت، ابن ابی لیلی، ابواسحاق السبیعی اور ان کے علاوہ بھی بہت سے راوی قابل ذکر ہیں۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

حضرت براء رضی اللہ عنہ اور مبارک فتوحات کا سفر:

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے خلافت راشدہ میں زندگی بسر کی۔ یہ صحابہ کرام اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا دل و جان سے احترام کیا کرتے تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ مسلسل اپنے عزائم کو سرفرازیوں کے رجسٹر میں درج کرانے کے درپے رہتے تھے۔ ذوالنورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضرت براء رضی اللہ عنہ نے الرَّی شہر کو فتح کیا۔ یہ فتح ۲۴ھ ہجری کو صلح یا لڑائی کی صورت میں حاصل ہوئی۔

جب حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ الرّی کے گورنر تھے، وہاں سے اُبھر شہر کی طرف روانہ ہوئے اُبھر قزوین شہر کے مغربی جانب واقع تھا، پھر آپ اُبھر سے قزوین کی طرف چلے اور اسے بھی فتح کرلیا، قزوین کے باشندوں نے جب فاتحین کی خوش اخلاقی اور فیاضی دیکھی اور ان کے قائد حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے اعلیٰ اخلاق اور عمدہ فیاضی کا مشاہدہ کیا، جس نے عظیم المرتبت رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اخلاق عالیہ کو اپنا رکھا تھا تو ان سے متاثر ہو کر سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

اس کے بعد حضرت براء رضی اللہ عنہ نے دیلم شہر کو فتح کیا اور اس کے باشندے اپنا ٹیکس ادا کرنے لگے۔ پھر کیلان، ببر اور طیلسان کو فتح کیا، زنجان شہر کی طرف منتقل ہوئے، اسے جنگ کر کے فتح کیا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کی قسمت میں فتح و نصرت لکھ دی گئی تھی، آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوانمرد، شہسواروں اور فاتحین کی فہرست میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ جہاد میں مشکلات و مصائب برداشت کرنے اور ناسازگار حالات کو صبر سے گذارنے میں مشہور و معروف تھے۔

ان کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کے کلمے کو بلند کرنا تھا۔ آپ کی ہر ممکن کوشش یہ ہوتی کہ دیگر اقوام کی مختلف جماعتوں سے منسلک اللہ کے ایسے دشمنوں کی گوشمالی کی جائے، جن کے دلوں میں عداوت مستحکم ہو چکی ہے۔ اسی لیے جب بھی کوئی جہاد کا منادی میدان جہاد کی طرف دعوت دیتا تو یہ بلا تاخیر چل پڑتے، پھر یہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ یہ دشمن کو ماریں گے یا خود موت کا لقمہ بن جائیں گے۔ بہرصورت اللہ تعالیٰ کی رضا پیش نظر رہتی۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک شہسوار، بہادر، مجاہد کہتا ہے۔

قَدْ عَلِمَ الدَّيْلَمُ إِذْ تَحَارَبَ
لَمَّا أَتَى فِي جَيْشِهِ ابْنُ عَازِبِ

''جب لڑائی ہوئی، اہل دیلم نے پہچان لیا، جب ابن عازب اپنا لشکر لے کر آیا۔''

بِأَنَّ ظَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَاذِبٌ
فَكَمْ قَطَعْنَا فِيْ دُجَى غَيَاهِبِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

’’کہ مشرکوں کا گمان جھوٹا ہے۔ پس ہم نے کتنے ہی دشوار گزار۔‘‘

مِنْ جَبَلٍ وَعْرٍ وَ مِنْ سَبَاسِبِ

’’پہاڑوں کے مشکل ترین راستے طے کیے۔‘‘

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ معرکہ تُستر میں شریک ہوئےجو خورستان کا ایک شہر ہے۔ اس معرکے میں قائد لشکر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تھے۔

تاریخی واقعات اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ معرکہ جمل اور صفین میں اور معرکہ نہروان میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ان کے بھائی حضرت عبید بن عازب رضی اللہ عنہ نے بھی اس میں شرکت کی۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

جس نے نیکی کی اس کا انجام اچھا ہوا:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے طویل زندگی پائی، آپ رضی اللہ عنہ ان شہسوار صحابہ میں سے تھے جنھوں نے لمبی عمر دراز پائی۔ تاریخی مصادر و مراجع سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ۷۲ھ ہجری میں فوت ہوئے۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر اسّی سال سے کچھ زیادہ تھی۔ یہ تھے بہادر، شہسوار، عالم، عبادت گزار اور فقیہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ جس نے دنیا کی زندگی اس انداز میں گذاری کہ تمام عمر اللہ کی رضا کے طلبگار رہے، اس کی خوشنودی کی امید لگائے رکھی۔

آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں وفات پائی، اس قابل احترام، معزز محسن، شہسوار براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے جسد خاکی کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا، وہ اپنے رب کی جوار رحمت میں آرام کی نیند سو رہے ہیں۔ بلاشبہ جس نے نیکی کی اس نے اچھا ٹھکانہ پایا۔

اللہ تعالیٰ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ پر راضی ہو۔ ہمیں ان کی سیرت سے نفع

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عطا کرے۔ حشر کے دن اس کی جماعت اور ان لوگوں کے زمرے میں اٹھائے، جنہیں دنیا و آخرت میں سعادت میسر آئی۔ بلاشبہ وہ بردبار اور بخشنے والا ہے۔

۞ ...... ۞ ...... ۞

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

١. طبقات ابن سعد: ٣٦٨/٤
٢. المحبَّر: صفحہ ٢٩٨، ٤١٢
٣. المعارف: صفحہ: ٣٢٦
٤. الإستيعاب: ٤٥،٤٣/١
٥. تاريخ بغداد: ١٧٧/١
٦. تهذيب الأسماء واللغات: ١٣٢/١
٧. العِبَر: ٧٩/١
٨. سير أعلام النبلاء: ١٩٤/٣
٩. البداية والنهاية: ٣٢٨/٨
١٠. مجمع الزوائد: ٣٨١/٩
١١. تهذيب التهذيب: ٤٢٥/١
١٢. الإصابة: ١٤٧،١٤٦/١

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

براء بن مالک

رضی اللہ عنہ

- فارس کرّار، نیک دل، زاہد جس کی بہادری اور جنگی طاقت ضرب المثل تھی اور جس نے دعوت مبارزت میں سو افراد کو موت کے گھاٹ اتارا۔
- جو غزوۂ احد اور اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شریک ہوئے، جس نے میدانہائے جہاد میں حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے اور یہ چلتے ہوئے گھوڑے پر سوار ہو جاتے تھے۔
- جنگ یمامہ میں نمایاں کارنامہ سرانجام دیا، اس دن آپ رضی اللہ عنہ کو اسّی سے زیادہ زخم لگے۔
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا: ''کتنے ہی پراگندہ بال، غبار آلود جسم، دو بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس جس کو کوئی اہمیت نہ دی جاتی ہو، اگر وہ اللہ پر قسم ڈال دے تو اللہ اس کی قسم کو پورا کر دے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ

بہادری کے میدان میں:

اب ہم شہسوارانِ رسول ﷺ میں سے ایک بہادر شہسوار کے کشادہ میدانِ عمل میں زندگی کے چند لمحات گزاریں گے۔ جو چوٹی کے نیک دل اور پسندیدہ الحوار افراد میں سے تھا۔ زہد و تقویٰ کے اعتبار سے جس کا شمار کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے۔ یہ ان عظیم شہسواروں میں سے تھا، جنہوں نے دورِ نبوت میں میدان ہائے کارزار میں تاریخی کارنامے سرانجام دیئے۔

آپ رضی اللہ عنہ ان بہادر افراد میں سے تھے، جن کی بہادری اور زور بازو ضرب المثل تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ انصار کے علماء و فضلاء اور سرداروں میں سے تھے۔

اس نے مشرکین و کفار کے پورے سو افراد کو دعوت مبارزت کے دوران قتل کیا۔ یہ چلتے گھوڑے پر سوار ہو کر اس کی پیٹھ پر جم کر بیٹھ جاتا۔

یہ نڈر، بہادر، تابڑ توڑ حملہ کرنے والا، رسول اللہ ﷺ کا صحابی اور خادم رسول ﷺ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بھائی تھا۔

ہمارا آج کا موضوعِ سخن بہادر، نڈر شہسوار حضرت براء بن مالک بن النضر انصاری نجاری مدنی رضی اللہ عنہ ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بہادر و شہسوار ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے ہی پاکیزہ دل بھی تھے۔ یہ ایسے اشعار کو پسند کرتے تھے، جن میں بہادری اور خاندانی عظمت کا تذکرہ ہو۔ ایسے رزمیہ شعر اگر کوئی ترنم سے پڑھتا تو یہ سن کر خوب لطف اندوز ہوتے۔

حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ ان خوش نصیب انصار میں سے تھے، جنہوں نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہلے ابتدائی مراحل میں ہی اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کر لی تھی۔

یہ اپنے بھائی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عمر میں بڑے تھے، اس لیے کہ انہوں نے غزوہ احد میں شرکت کی تھی۔

تاریخی حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھائی تھے لیکن اس کی پرورش حضرت ام سلیم بنت ملحان کے خاوند حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی آغوش میں ہوئی۔

جب سے اس نے اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا، اسی وقت سے اپنے آپ کو مدرسہ محمدیہ کے شہسواروں میں شمار کرنا شروع کر دیا۔ کیونکہ اس نے اپنے اندر بہادری، شہسواری کے مختلف رنگوں اور عسکری صلاحیت کو خوب اچھی طرح پہچان لیا تھا۔ وہ یہ بھی پہچان چکا تھا کہ میدان ہائے جہاد میں وہ اپنے مدمقابل پر کیسے غلبہ پا سکتا ہے۔ اس کے باوجود جو بھی اسے دیکھتا وہ اپنے سامنے ایک پراگندہ حال، غبار آلود پرانا لباس پہنے ہوئے، دنیا سے بے نیاز شخص کو کھڑا دیکھتا۔ لیکن اس کے پہلو میں ایک ایسا دل دھڑکتا تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے بے پناہ طاقت اور سچی عزیمت پیدا کر دی تھی۔ اس نے اپنے دل اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی خدمت کے لیے مطیع کر دیا تھا۔

تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو اور کافروں کا کلمہ نیچا ہو۔ جب بھی وہ کسی معرکے میں جلوہ گر ہوئے تو اس میں بہادری و جوانمردی کے روشن اور انمٹ نقوش ثبت کیے۔ خاص طور پر اہل فارس کے خلاف لڑی گئی جنگوں میں ان کے عسکری کارناموں کو بھلایا نہیں جا سکتا۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے معرکے:

تاریخی حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ بڑی ممتاز شخصیت کے حامل تھے۔ جرأت وشجاعت ان میں انتہاء درجے کی پائی جاتی تھی۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کے واقعات بہادری اور فدائیت کے اردگرد گھومتے ہیں۔ یہ مشہور ومعروف بہادر و جرأت مند بڑے بڑے انصاری شہسواروں اور فدائی حملہ کرنے والوں میں سے تھے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کی پوری زندگی مسلسل دشمن کے مقابلے اور جہاد میں گذری۔ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں سب سے پہلے غزوۂ احد میں شرکت کا اعزاز حاصل کیا۔ پھر اس کے بعد یکے بعد دیگرے غزوات میں شرکت کی۔ غزوۂ خندق میں شریک ہوئے اور اس میں خوب شجاعت دکھائی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت براء رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو لئے۔ جب مسلمانوں نے درخت تلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت رضوان کرنا شروع کی۔ تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا دایاں ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دیتے ہوئے۔ شہادت کے معاہدے پر بیعت کی۔

سات آسمانوں کے اوپر سے بیعت کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رضا کا مژدۂ جان فزا فرمانِ الٰہی کی صورت میں نازل ہوا:

﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ...... ﴾

[الفتح:١٨]

''اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے، جب کہ وہ تم سے بیعت کر رہے تھے درخت کے نیچے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس مبارک بیعت کے بعد حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ جہاد کی راہ پر چل نکلے۔ غزوۂ مکہ فتح، غزوۂ حنین اور دیگر غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ شریک ہوئے، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق اعلیٰ رب تعالیٰ کی جوار رحمت میں پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری دم تک حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کی بہادری و جوانمردی کو بابرکت خیال کرتے تھے۔

کیا پیش قدمی کرنے والے شہسوار حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کی زندگی میں بہادری کی رفتار رک گئی تھی؟

ہرگز نہیں، حضرت براء رضی اللہ عنہ کے سامنے بڑا طویل راستہ تھا، وہ ابھی عنفوان شباب میں تھے، دشمن سے نبرد آزما ہونے اور میدان جنگ میں دو دو ہاتھ کرنے کے لیے شجاعت اور حوصلہ اوجِ کمال تک پہنچا ہوا تھا۔

جب لڑائی کا شعلہ بھڑک اٹھا تو حضرت براء رضی اللہ عنہ دیوانہ وار آگے بڑھے۔ تاکہ سامنے آنے والی شر پسند تمام قوتوں کو ملیا میٹ کر دیں۔ انہیں مقابلے میں آنے والے نہ جنگجو بہادروں کی پرواہ تھی اور نہ قلعوں کی، نہ نیزوں کی اور نہ ہی تلواروں کی۔ جو بھی دشمن راستے میں اس کے سامنے آتا خس وخاشاک کی طرح اسے بہا لے جاتے۔

اب ہم جنگ یمامہ میں ان کے عسکری موقف کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ واہ واہ ان کے جنگی کمالات کے کیا کہنے ہیں۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

جنگ یمامہ میں حضرت براء رضی اللہ عنہ کی بہادری:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد یمامہ میں مسیلمہ کذاب کا معاملہ ظہور پذیر ہوا۔ اس نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا۔ جزیرۃ العرب کے بعض علاقوں میں فتنہ ارتداد پھیلنے لگا، اس فتنۂ ارتداد کو سید الصحابہ، شیخ المہاجرین، خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چیلنج کیا اور اس کی سرکوبی کے لیے خم ٹھونک کر سامنے آ گئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یمامہ میں مسیلمہ بن حبیب کذاب کا فتنہ دن بدن بڑھنے لگا۔ اس کا شر اور بغاوت علاقے میں پھیلنے لگی۔ اس نازک صورت حال کو دیکھتے ہوئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مہاجرین و انصار کے ان مجاہدوں پر مشتمل لشکر روانہ کیا، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں حرب وضرب اور جہاد میں حصہ لیا تھا یہ جنگیں ان کی بہادری کی گواہ تھیں۔

ہمارے شیر دل بہادر حضرت براء بن مالک اور حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہما کو انصار کا قائد نامزد کیا اور حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ابو حذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کو مہاجرین کی قیادت سونپی اور ان سب پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو قائد مقرر کیا۔

مرتدین کے مقابلے میں لڑی جانے والی جنگوں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بڑا ٹھوس موقف اختیار کیا، جو اس کے یقین کی قوت اور منفرد نوعیت کی شجاعت پر دلالت کرتا تھا۔

اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ تجربہ بھی سامنے آیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لشکر کی قیادت سونپنے کے لیے ایسے احباب کا انتخاب کیا جنہوں نے عسکری تاریخ میں شہرت حاصل کی اور جوانمردی و بہادری میں مشہور و معروف ہوئے اور وہ میدان جنگ میں بے خطر کود پڑنے والے تھے تاکہ وہ مسیلمہ اور اس کے پیروکاروں کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہو جائیں۔

اگر آپ رضی اللہ عنہ بہترین شہسواروں اور نیک دل بہادروں کے ذریعے ان کو نشانہ نہ بناتے تو تمام مرتدین کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہ کی جنگی سیاست خرابی اور پسپائی کا پیش خیمہ ثابت ہوتی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑے ہی عالی دماغ دانشور تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ بڑے ہی بالغ نظر، پختہ ایمان و یقین کے حامل تھے، وہ نوخیز اسلام کو ہلاکت سے بچانے کے درپے ہو گئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان کے عزم راسخ ، ایمان کامل ،توکل الٰہی ،حزم و احتیاط ،شجاعت و جرأت جیسی خوبیوں نے مسیلمہ کذاب اور مرتدین کی جماعت کا کام تمام کرنے کے لیے انگیخت کیا۔

یمامہ میں دونوں لشکروں کی مڈبھیڑ ہوئی۔مسلمان عظیم جرنیل حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں میدان جنگ میں اترے۔اس کے ساتھ اللہ کے بندوں کے ایسے لشکر تھے جو اللہ کی راہ میں شہادت کی موت کو دل و جان سے عزیز رکھتے تھے۔

ان میں ہمارے شیر دل بہادر حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی تھے اور مرتدین کی قیادت جھوٹے فریبی ، اِفک پرداز مسیلمہ بن حبیب کی قیادت میں میدان جنگ میں اترا۔

مسلمان اس خونی معرکے میں داخل ہونے لگے۔ایمان نے انہیں زندگی کے اعلیٰ وارفع مراتب تک پہنچا دیا۔شہادت ان کے سامنے مسکراتی ہوئی آ کھڑی ہوئی۔

ان کے لیے جنت کے دروازے کھل گئے۔جس میں وہ ہمیشہ کے لیے شاد و آباد رہیں گے۔اللہ کی رحمت ان پہ سایۂ فگن ہوگئی۔جس کی وجہ سے انہیں زندگی بے معنیٰ ،لہو ولعب، دھوکہ و سراب محسوس ہونے لگی۔وہ مدد یا شہادت کا مطالبہ کرنے لگے۔

ثابت بن قیس نے جب مسلمانوں کو حالت اِضطراب میں دیکھا تو بآوازِ بلند کہنے لگے اے مسلمانو! یہ بہت برا ہے، جو تم نے اپنی جانوں کو عادی بنا رکھا ہے۔الٰہی! اہل یمن جس کی عبادت کرتے ہیں میں اس سے برأت کا اظہار کرتا ہوں۔

الٰہی! مسلمان یہاں جو کچھ کر رہے ہیں، میں اس سے بھی برأت کا اظہار کرتا ہوں۔پھر دیوانہ وار لڑائی میں کود پڑتے ، دشمن سے لڑتے ،انہیں قتل کرتے ، جہاد میں بھرپور حصہ لیتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے۔

ہمارے شہسوار، بطل جلیل حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ جو میدان سے راہ فرار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اختیار کرنا جانتے ہی نہ تھے، جب انہوں نے لوگوں کو بے چین دیکھا تو وہ اچھلے اور بلند آواز سے پکارا: ''اے مسلمانو! میں براء بن مالک ہوں۔ میری طرف آؤ۔''

مسلمان بہادروں نے ان کی آواز سنی۔ سب ان کی جنگی مہارت کو جانتے تھے۔ مجاہدین کی ایک جماعت ان کی طرف پلٹی، مرتدین کے خلاف قدم جما کر لڑنے لگے، یہاں تک ان کے قدم اکھڑ گئے۔

مسیلمہ کو اپنے گھیرے میں لینے والے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے نبرد آزما ہونے کے لیے مسیلمہ کے ساتھی سامنے آنے لگے، جو بھی مقابلے میں آتا ان کی تلوار سے وہ لقمۂ اجل بن جاتا۔ اس طرح بہت سے افراد تہہ تیغ ہو گئے۔ جب مسیلمہ نے ذلت و رسوائی کو محسوس کر لیا تو دم دبا کر بھاگ نکلا۔ بھاگتے ہوئے وہ کہتا جاتا تھا، لوگوں اپنے حسب ونسب کے دفاع کے لیے لڑو۔

دشمن فوج کے کمانڈر محکم بن طفیل نے، جب اپنی قوم کے افراد کو سرپٹ دوڑتے ہوئے اور مسلمانوں کو ان پر چڑھائی کرتے ہوئے دیکھا تو چیختے چلاتے ہوئے ان سے کہنے لگا:

''اے بنوحنیفہ! باغیچے میں پناہ لے لو۔'' یہ باغیچہ مسیلمہ کا تھا، اسے '' حديقة الرحمان'' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ یہ بڑا وسیع وعریض تھا، اس کی دیواریں بہت اونچی تھی اور یہ قلعے کی مانند تھا۔

مسیلمہ اور اس کی قوم نے باغیچے میں پناہ لے لی، یہاں نڈر، بہادر، جان کا نذرانہ پیش کرنے والے فدائی صحابی حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ سامنے آتے ہیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ''براء! اٹھو۔'' وہ اٹھے، اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور پھر کہا: ''اے اہل مدینہ! اب تم مدینے کو بھول جاؤ۔ اب ہمارے لیے ایک اللہ اور اس کی جنت ہی سب کچھ ہے۔''

پھر یہ دشمن پر حملہ آور ہوئے اور دوسرے مجاہدین نے بھی ان کے ساتھ مل کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زوردار حملہ کیا۔ اہل یمامہ شکست کھا گئے، دوڑ کر باغیچے میں داخل ہوئے اور اپنے آپ کو محفوظ خیال کرنے لگے۔ یہاں حضرت براء رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''اے میرے مسلمان ساتھیو! مجھے اٹھا کر اس باغیچے میں پھینک دو۔'' مسلمانوں نے اسے اوپر اٹھایا: جب وہ دیوار کی بلندی کے برابر چلے گئے تو انہوں نے باغیچے کے دروازے کے سامنے بنوحنیفہ پر چھلانگ لگا دی، زمین پر گرتے ہی کھڑے ہو گئے، دائیں بائیں مشرکین کو قتل کرتے ہوئے آگے بڑھے اور باغیچے کا دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو گئے۔ مسلمان دروازہ کھلتے ہی گروہ در گروہ باغیچے میں داخل ہونے لگے۔ دشمن سے خون ریز جنگ ہوئی۔ اللہ نے مسیلمہ کو موت کا مزا چکھا دیا۔

حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے اہل یمامہ کے کمانڈر مُحَکَّم پر تلوار کا ایک وار کیا، جس سے وہ اوندھے منہ گر گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ محکَّم کی تلوار پکڑی، اس پر چلائی، جس سے وہ کٹ گیا اور لقمہ اجل بن گیا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ میں ایک شخص سے ملا، جسے یمامہ کا گدھا کہا جاتا تھا، وہ بڑا بھاری بھرکم جسیم و لحیم شخص تھا۔ اس کے ہاتھ میں سفید تلوار تھی، میں نے اپنی تلوار کا وار کر کے اس کی ٹانگیں کاٹ دیں، وہ گردن کے بل زمین پر گر پڑا، میں نے اپنی تلوار نیام میں ڈال لی اور اس کی تلوار سے اس پر وار کیا، جس سے وہ کٹ گیا اور موت کا لقمہ بن گیا۔

اس دن حضرت براء رضی اللہ عنہ کے جسم پر اسّی سے زیادہ زخم لگے، ان میں سے کچھ تیروں کے زخم تھے اور کچھ تلواروں کے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ان کی تیمارداری کی خاطر یمامہ میں ایک ماہ تک ٹھہرے رہے ہیں، یہاں تک کہ وہ شفا یاب ہو گئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کی بہادری اور شہسواری کی خوبی کو پہچان لیا تھا اور انہیں میدان میں لا کر اپنی گواہی ثبت کرنا چاہتے تھے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں، کوئی اچنبھا نہیں، ہمیشہ اہل فضل ہی فضل والوں کی قدر و قیمت کو پہچانتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مرتدین کی وباء کا خاتمہ ہوا اور یہ کارنامہ مدرسہ محمدیہ کے ان شہسواروں کے ہاتھوں انجام پایا، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے گئے وعدے کو سچ کر دکھلایا اور وہ حضرت براء بن مالک، حضرت خالد بن ولید، حضرت زید بن خطاب، حضرت ثابت بن قیس، حضرت ابو حذیفہ ابن عتبہ اور مولی سالم جیسے جلیل القدر، نامور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ اپنے بھائی حضرت انس رضی اللہ عنہ کو چھڑاتے ہوئے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ دونوں شہسوار صحابی حضرت براء بن مالک اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما جہاد میں اعلیٰ وعمدہ مقام پر فائز ہوتے اور دونوں ہی میدان ہائے شہسواری میں سرگرم رہے، یہاں تک ان میں سے ہر ایک کو عظیم المرتبت مجاہدین کی فہرست میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

ان دونوں معزز مومن سرداروں نے اللہ کے دشمنوں کی سرکوبی کے لیے ایک ساتھ جہاد میں حصہ لیا۔ ایک جنگ میں حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حیرت انگیز، بہادری کھل کر سامنے آئی جب اس کے ہاتھ کا گوشت جاتا رہا۔ یہاں تک کہ ہڈی ظاہر ہوگئی۔ انہوں نے اپنے بھائی حضرت انس رضی اللہ عنہ کو موت کے منہ سے چھڑایا تھا۔

یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور اس کا بھائی حضرت براء رضی اللہ عنہ دشمن کے ایک قلعے کی فصیل کے بالکل ساتھ لشکر اسلام کے ہمراہ پڑاؤ کیے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے۔

دشمن نے زنجیر کے ذریعے لوہے کی گرم کنڈیا قلعے کی دیوار کے اوپر سے نیچے پھینکیں، جو سیدھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے جسم میں پیوست ہوگئیں، دشمن نے اسے اوپر کھینچنا شروع کر دیا۔ یہ اطلاع جوانمرد، بہادر، دلاور، شہ زور، فدائیوں کے کمانڈر حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کو دی گئی کہ تیرے بھائی انس رضی اللہ عنہ کو دشمن گرم کنڈیوں کے ذریعے اوپر کھینچ رہا ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ یہ اطلاع ملتے ہی تیزی سے دوڑتے ہوئے دیوار پر جھپٹے دیکھا کہ بھائی کو لوہے کی گرم کنڈیوں سے جکڑ رکھا ہے، گرم زنجیر کو پکڑا جس نے ان کے ہاتھ کو جھلس دیا لیکن وہ اسے کاٹنے میں کامیاب ہو گئے اپنے ہاتھ کی پرواہ نہیں کی، اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کے بھائی کو دشمن کے چنگل سے نجات دی۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ اپنے بھائی کی نجات کے برابر کسی بھی چیز کو نہیں گردانتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ امام، مفتی، عالم فاضل، محدث، راوی، رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور شاگرد رشید تھے پھر وہ ان شہسواروں میں سے تھے، جنہوں نے اس عظیم الشان مدرسے سے تعلیم حاصل کی، جس نے نئی پود کے بہت سے بانیوں اور سرداروں کو پروان چڑھایا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے تاریخ رقم کی اور تہذیب و تمدن کو فروغ دیا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

أُوْلَئِکَ آبَائِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِهِمْ
اِذَا جَمَعَتْنَا یَا جَرِیْرُ الْمَجَامِعُ

"یہ میرے آباء واجداد ہیں، ان جیسا کوئی میرے پاس لاؤ اے جریر! جب مجمعے ہمیں اکٹھا کریں۔"

❀ ...... ❀ ...... ❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عظیم المرتبت دعوت مبارزت دینے والا:

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ایک ہی معرکے میں پورے سو جنگجو بہادر تہہ تیغ کیے۔ سب سے مشہور دو بدو مقابلہ جسے تاریخ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رقم کیا، وہ ان کا مشہور و معروف ایرانی کمانڈر سے دو بدو مقابلہ ہے۔ اسے نیزا مارا تو اسے گرا لیا اور اس کا ساز و سامان قبضے میں لے لیا، اس کے ساز و سامان کی قیمت تیس ہزار درہم کے لگ بھگ تھی، جب یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم دشمن سے چھینے ہوئے مال سے خمس نہیں لیا کرتے۔ لیکن براء رضی اللہ عنہ کے ہاتھ جو سامان لگا ہے، وہ تو بڑی مالیت کا ہے، میرا خیال ہے کہ اس سے خمس لینا چاہیئے۔ ایک روایت میں ہے:

> ''کہ ہم ایسے مال سے خمس نہیں لیا کرتے، جو میدان جنگ میں انفرادی طور پر مقابلے میں پسپائی اختیار کرنے والے سے حاصل کیے جاتا ہے البتہ جو ساز و سامان براء رضی اللہ عنہ کے ہاتھ لگا ہے، وہ تو بڑی مالیت کا ہے، لہٰذا ہم اس سے خمس لیں گے۔''

یہ بات بالکل واضح ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ بڑے بہادر، پیش قدمی کرنے والے تھے، مصائب زمانہ اور جنگوں کی مشکلات سے گھبراتے نہیں تھے۔ اسی لیے یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکر کے امراء کی طرف یہ حکم نامہ لکھ دیا تھا کہ براء رضی اللہ عنہ کو کسی لشکر کا کمانڈر نہ بنانا، ان کے اقدامات تو بڑے ہلاکت خیز ہوتے ہیں۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

خوبصورت آواز والا:

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو بہت ہی دلربا آواز سے نواز رکھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ جب وہ اکیلے کہیں ہوتے تو خود کلامی کے انداز میں گنگناتے آواز میں انتہا درجے کا ترنم تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اسے منع کیا کرتے تھیں۔ ایک دن وہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھے ترنم سے شعر پڑھ رہے تھے، اس سے کہا بھائی جان آپ رضی اللہ عنہ ترنم سے شعر پڑھ رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی صورت میں اس سے بہتر بدل آپ رضی اللہ عنہ کو عنایت کر رکھا ہے۔ اگر ترنم سے کوئی چیز پڑھنی ہی ہے تو قرآن پڑھیں۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ اپنے بھائی سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں: ''کیا آپ رضی اللہ عنہ کو میرے بارے میں اندیشہ ہے کہ میں اپنے بستر پر مروں گا۔ ایک ہی معرکے میں دشمنوں کے سو افراد کو قتل کرنے کا کارنامہ سرانجام دینے میں میرا منفرد مقام ہے۔ اس کے علاوہ متعدد معرکوں میں میں نے حصہ لیا۔ میں اپنے اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ میرے جنگی کارناموں کی لاج رکھتے ہوئے مجھے شہادت کی موت عطا کرے گا۔

اب ہم حضرت براء رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیتے ہوئے زندگی کے چند لمحات کی ایک جھلک پیش کرتے ہیں۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ ایک حدی خواں تھے۔ تاریخی حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی آواز بہت ہی دلکش و دلربا تھی۔ نبی کریم ﷺ کے بعض جنگی سفروں میں حُدی خوانی کا فریضہ سرانجام دیا کرتے تھے۔ بعض شعروں میں آپ رضی اللہ عنہ رزمیہ اشعار نہایت ہی خوبصورت انداز میں پڑھا کرتے تھے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ مردوں کے حُدی خوان تھے جبکہ حضرت اَنجشہ رضی اللہ عنہ قافلہ خواتین کے حُدی خوان تھے۔

عربوں کے ہاں حُدی خوانی زمانہ قدیم سے رائج تھی، جنگ کے لیے جب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قافلے روانہ ہوتے تو سواری کے جانوروں کی رفتار میں تیزی پیدا کرنے کے لیے کسی اچھی آواز والے مجاہد کے ذمے یہ لگایا جاتا کہ وہ مخصوص لے میں گنگنائے۔ اس انداز کو حُدی خوانی کہا جاتا ہے۔

مقبول دعا اور شہادت:

حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ ایک ایسے شہسوار بہادر اور جنگجو تھے کہ میدان جنگ کی گرد و غبار کبھی ان سے الگ نہ ہوتی تھی۔ وہ بڑے متقی، پرہیز گار اور صاف دل و صاف باطن تھے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی دعا کبھی رائیگاں نہیں جاتی تھی۔

ان کی سب سے بڑی دلی خواہش یہ تھی کہ شہادت کا اعزاز حاصل کر کے اللہ تعالیٰ سے ملیں۔ کیونکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے شہداء کے لیے انعام و اکرام تیار کر رکھا ہے اس کے بارے میں وہ خوب اچھی طرح جانتے تھے۔

وہ اکثر و بیشتر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اپنی زبان مبارک سے دہراتے رہتے تھے:

﴿ بَلْ أَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝﴾ [آل عمران:۱۶۹]

''بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔''

تب مالک و مقتدر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ہاں کس قدر حسین و جمیل زندگی ہوگی! کیا خوب مزے ہوں گے!

یہ ہیں حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ جو ایک مجاہد اور غازی کے روپ میں چلتے ہیں، ان کے ساتھ صرف ایک گھوڑا اور اپنا ہتھیار ہی ہوتا۔

ان کا مقصد صرف یہ ہوتا کہ اللہ کی رضا حاصل کر لیں۔ خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا:

«كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرَّ ذِيْ طَمَرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ»

''کتنے ہی ایسے پراگندہ حال، غبار آلود، بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس، جس کو کوئی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اہمیت ہی نہ دی جائے اگر وہ اللہ پر قسم ڈال دے تو وہ اسے پورا کر دے۔''

بلاشبہ براء بن مالک رضی اللہ عنہ اسی قسم کے افراد میں سے تھے۔

حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس نوعیت کی قسم کو کسی مناسب وقت کے لیے ذخیرہ بنائے رکھا تاکہ اس طرح کی قسم سے اپنی زندگی کی اہم ترین خواہش کو پورا کیا جاسکے۔

تُستَر شہر کے محاصرے کے دوران حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت تھے۔

وہاں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ایک سرنگ شہر کے درمیان جانکلتی ہے، چند ایسے افراد دیکھیں، جو آپ کے ساتھ اس سرنگ میں داخل ہوں۔'' حضرت براء رضی اللہ عنہ نے حضرت مجزأہ بن ثور رضی اللہ عنہ سے کہا: ''اپنی قوم میں کوئی مضبوط آدمی دیکھیں اور اس کا نام مجھے بتائیں۔''

حضرت مجزاہ رضی اللہ عنہ بولے: ''براء رضی اللہ عنہ کیوں کیا بات ہے؟''

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ایک خاص کام ہے۔'' حضرت مجزاہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''آپ رضی اللہ عنہ کا مطلوبہ شخص میں ہی ہوں۔''

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ہمیں ایک سرنگ کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم اس میں داخل ہوں۔'' حضرت مجزاہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوں۔''

حضرت مجزأہ رضی اللہ عنہ سب سے پہلے سرنگ میں داخل ہوئے، جب باہر نکلے تو اہل تستر نے اسے پتھر مار کر زخمی کر دیا۔ پھر دیگر مجاہدین سرنگ سے نمودار ہوئے، حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی سرنگ سے باہر تشریف لائے، شہر کے وسط میں ان لوگوں سے لڑائی کی اور جام شہادت نوش کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا کی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''اُسد الغابہ'' میں حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:

''ملک ایران میں جنگ تستر کا دن تھا، لوگوں پر صبح کا اجالا ہوا، مسلمانوں نے کہا: ''اے براء رضی اللہ عنہ! اپنے رب پر کوئی سی بھی قسم ڈالو۔'' تو انہوں نے یہ کہا: ''اے میرے رب میں تجھ پہ قسم ڈالتا ہوں کہ جب تو ہمیں دشمن کے کندھے عطا کر دے تو مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملا دے تو میں تجھ پر قربان جاؤں۔'' یہ کلمات کہتے ہوئے حملہ آور ہوئے اور لوگوں نے بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر حملہ کر دیا۔ ایرانیوں کو شکست ہوئی، حضرت براء رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ ہرمزان نے آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اور یہ واقعہ ۲۰ ھ ہجری میں وقوع پذیر ہوا۔

اس حادثے کے بارے میں ابن سید الناس کہتے ہیں:

«وَ دَعَا البَرآءُ عَلَی العَدُوِّ وَ اَنَ یَّرا مُسْتَشْهِدًا بَیْنَ الرِّمَاحِ الشُّرَّعِ»

ہرمزان کو قیدی بنا کر مدینہ منورہ لایا گیا۔ وہ ہزیمت و ناکامی اور شرمندگی کی رداء گھسیٹتے ہوئے چل رہا تھا یہاں تک کہ مجاہدین اسے مدینے لے آئے۔ اس نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا۔

اسے بتایا گیا کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ مجاہدین مسجد میں داخل ہوئے، ہرمزان ان کے ہمراہ تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں اکیلے ہی اپنا سر اپنے بازو پر رکھے ہوئے سو رہے تھے، پاس آپ رضی اللہ عنہ کا کوڑا پڑا ہوا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہاں کوئی اور شخص نہیں تھا۔

ہرمزان نے پوچھا، عمر رضی اللہ عنہ کہاں ہے؟ مجاہدین نے کہا: ''یہی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔'' مسلمانوں نے اپنی آوازوں کو پست رکھا کہ کہیں خلیفۂ وقت بیدار نہ ہو جائیں۔

ہرمزان کہنے لگا: ''اس کے دربان کہاں ہیں؟ اس کے چوکیدار کہاں ہیں؟'

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مجاہدین نے کہا، ان کے نہ کوئی دربان ہیں اور نہ ہی کوئی چوکیدار، نہ کوئی کاتب ہے اور نہ ہی کوئی دفتر۔

اس نے یہ سن کر کہا: ''اس کو تو نبی ہونا چاہیے تھا۔'' مجاہدین نے کہا: ''یہ نبی علیہ السلام کے نقشِ قدم پر ہی تو چلتے ہیں۔''

باتیں زیادہ ہونے لگیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ شور سن کر نیند سے بیدار ہو گئے، اٹھ کر بیٹھ گئے، پھر ہرمزان کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ہاں ہرمزان آیا ہے۔

مجاہدین نے کہا: ''جی ہاں۔''

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ کا شکر ہے، جس نے اسلام کے ذریعے اسے اور اس کے ساتھیوں کو ذلیل و رسوا کیا۔''

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انصار کے **بطل جلیل** براء بن مالک رضی اللہ عنہ یاد آ گئے۔ قریب تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ ہرمزان کی گردن اڑانے کا حکم دے دیتے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اس تاریخی موقع پر ارشاد فرمایا: ''بھلا میں ایسے شخص کو کس طرح چھوڑ سکتا ہوں اور اسے امن کا پروانہ دے سکتا ہوں، جس نے براء بن مالک اور مجزأہ بن ثور رضی اللہ عنہما جیسے جوانمردوں کو قتل کرنے کا ارتکاب کیا ہو۔''

لیکن ہرمزان نے موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اسلام قبول کر لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ راضی ہو گئے اور مدینہ منورہ میں اسے قیام کرنے کی اجازت دے دی۔ اس طرح حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں موضوعِ گفتگو بن گئے اور ان کی حیاتِ مبارک آئندہ نسلوں کے لیے موضوعِ گفتگو بنی رہے گی۔

اللہ حضرت براء سے راضی ہوا اور اسے جنت میں داخل کیا۔ جنت میں وہ جہاں چاہیں رہیں۔

❀ ..... ❀ ..... ❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

١. طبقات ابن سعد	٧/١٦، ١٧
٢. المعارف	صفحہ: ٣٠٨
٣. الإستبصار	صفحہ: ٣٤، ٣٦
٤. حِلية الأولياء	١/٣٥٠، ٣٥١
٥. المستدرک	٣/٣٣٠، ٣٣١
٦. الإستيعاب	١/١٤١، ١٤٣
٧. أُسدُ الغابة	١/٢٠٦، ٢٠٧
٨. تاريخ الاسلام ذهبی	صفحہ ٢٠٩، ٢١٠
٩. سير أعلام النبلاء	١/١٩٥، ١٩٨
١٠. البداية والنهاية:	٦/٢٦٨، ٣٢٥
١١. مجمع الزوائد:	٩/٣٢٤
١٢. الإصابة:	١/١٤٧، ١٤٨
١٣. كنزالعمال:	١٣/٢٩٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بُریدہ بن حُصیب

رضی اللہ عنہ

- ہجرت مدینہ کے دن اسلام قبول کیا۔
- سورۂ مریم کی ابتدائی آیات کی تعلیم حاصل کی۔
- نبی کریم ﷺ کے ساتھ سولہ غزوات میں شرکت کی۔
- بیعت رضوان میں نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔
- (۱۶۴) احادیث کو روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔
- رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا: ''تم مشرق کا نور بنو گے۔''
- مَرو شہر میں ۶۲ھ ہجری میں وفات پائی۔
- بہت بلند مقام حاصل کیا۔ بڑا نام پایا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت بُریدہ بن حُصیب رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کون ہیں؟:

ایک ممتاز پاکیزہ دل سردار جسے اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت خیر و برکت کے دامن میں لے آئی تا کہ اس کا شمار ان پسندیدہ افراد کے ہراول دستے میں ہو، جو ایمان کی نعمت سے سرفراز ہوئے تھے۔

یہ شخص ہجرت کے روز شہرت کے افق پر ظاہر ہوا، یہ وہی دن ہے، جس دن سے تاریخ اسلام کا آغاز ہوا۔ اسی دن سے امت محمدیہ کے مصائب و آلام، مشکلات و ناگفتہ بہ حالات اور اہم ترین معاملات کی ابتداء ہوئی۔

ہمارے شیر دل بہادر کا ستارہ ہجرت کے عظیم دن میں ہی طلوع ہوا تھا۔ اس نے ہجرت کے سال اسلام قبول کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت اختیار کر کے مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

یہ شخص اپنی قوم میں کوئی اجنبی نہ تھا، یہ اپنی قوم کا سردار تھا۔ قوم کے سب افراد اس کے تابع فرمان تھے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تلاش میں نکلا تا کہ وہ اس بڑے انعام کو حاصل کر سکے، جس کا قریش نے اعلان کر رکھا تھا۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم کلام ہوا تو متاثر ہو کر اپنی پوری قوم سمیت اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کر لی، مخالفت کے جذبات ماند پڑ گئے، قریش سے قطع تعلق کر لیا اور ان کی طرف سے انعام کی پیش کش کو یکسر بھول گئے۔

اب ہم بہادر، ہونہار، دلیر، جوانمرد، سردار، شہسوار، صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قابل رشک سیرت سے پردہ اٹھاتے ہیں۔

امام شمس الدین الذہبی رحمہ اللہ اس جلیل القدر صحابی کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنی کتاب ''سیر اعلام النبلاء'' میں رقمطراز ہیں کہ:

''کہ ان کا کامل نام بُرَیدہ بن حُصَیب بن عبداللہ الاسلمی تھا اور کنیت ابوعبداللہ تھی۔''

اب ہم ان کے ایمان لانے کا مشاہدہ کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اس کی عطر بیز لہروں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جب قریش نے یہ اعلان کیا کہ جو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے پاس پکڑ کر لائے گا، اسے سو اونٹ بطور انعام دیئے جائیں گے۔ مجھے لالچ نے انگیخت کیا میں اپنے قبیلے بنوسہم کے ستر افراد کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم کون ہو؟''

میں نے جواب دیا: ''بریدہ۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''خیر ہے، ہمارا معاملہ پُرامن ہے، خطرے کی کوئی بات نہیں۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا:

''آپ کا تعلق کس قبیلے سے ہے؟۔''

میں نے عرض کی: ''بنواسلم سے ہوں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اطلاع ہمارے لیے سلامتی کا پیش خیمہ ہے۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنواسلم قبیلے کی کس لڑی سے ہو؟''

میں نے عرض کی: ''بنوسہم سے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے یہ سن کرارشاد فرمایا: ''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تیرا حصہ برآمد ہوا۔''

بریدہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا: ''آپ ﷺ کون ہیں؟''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں محمد بن عبداللہ، اللہ کا رسول ہوں۔'' صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ﷺ نے کچھ اس انداز سے اپنی زبان مبارک سے یہ بات کہی کہ بریدہ رضی اللہ عنہ کے دل میں اتر گئی، اس نے اسی وقت اسلام قبول کرلیا۔ یہ منظر دیکھ کر ان کے تمام ساتھی بھی مسلمان ہوگئے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''الحمد للہ، بنوسہم نے خوش دلی سے اسلام قبول کیا ہے، کسی مجبوری کی بنا پر نہیں۔''

جب صبح ہوئی تو بریدہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

''یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مدینہ منورہ جھنڈا لہراتے ہوئے داخل ہوں گے۔'' اس نے اپنی پگڑی اتاری اور اسے نیزہ کے ساتھ باندھ کر پرچم تیار کر دیا اور اسے اٹھائے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے آگے آگے چلنے لگے اور اسی حالت میں مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

سعادت کی آنکھیں بریدہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتی ہیں:

شاید سعادت بُرَیدہ بن حُصَیب رضی اللہ عنہ پر اس پہلے روز سے ہی سایۂ فگن ہوگئی تھی، جب اس کی ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہوئی۔ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے کمال درجے کے فضل وشرف نے اسے اپنے دامن میں لے لیا تھا۔ سعادت کی نعمت، بایں صورت تمام ہوئی کہ وہ خود اور اس کے تمام ساتھی مسلمان ہوگئے، وہ انہی گھروں کے چشم و چراغ تھے۔

وہاں صحراء میں رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ ان تمام خوش نصیبوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی۔

میرا خیال ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دل میں ابتدائی لمحات سے ہی ایمان کی لذت اور حلاوت محسوس کر لی تھی، اس نے اپنی پوری توجہ رسول اللہ ﷺ پر مرکوز کردی تھی تاکہ اسلام کے بارے کچھ سیکھ سکے اور ایمان کے بعض ارکان کی تعلیم حاصل کر سکے۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو سورۂ مریم کی ابتدائی آیات کی تعلیم دی۔ نیز آپ ﷺ نے اس کے لیے اور اس کی قوم کے لئے خیر و برکت کی دعا کی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بُریدہ بن حُصَیب رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے اور اس کی قوم کے بابرکت ہونے کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں:

> ''یا رسول اللہ ﷺ! بریدہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے حق میں بہت بہتر اور بڑا ہی بابرکت ثابت ہوا ہے۔ ہم اس کے پاس سے اس رات گذرے، جب ہم مدینے کی طرف ہجرت اختیار کرتے ہوئے نکلے تھے تو یہ اور اس کے تمام ساتھی مسلمان ہو گئے۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بریدہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے حق میں بہت بہتر ہے۔ اس نے اپنی قوم کو معزز بنا دیا۔ قوم میں وہ شخص بہتر ہوتا ہے، جو اپنی قوم کا دفاع کرے بشرطیکہ وہ اس معاملے میں گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ کیونکہ گناہ میں کوئی خیر و برکت نہیں۔''

پھر بریدہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے علاقے میں واپس چلے گئے۔ اس نے اس رات قدرے قرآن کی تعلیم حاصل کر لی تھی۔ پھر غزوہ بدر اور احد کے معرکے گذر جانے کے بعد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ رسول اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بقیہ سورہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مریم کی تعلیم حاصل کی، پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی۔ رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ بقیہ جنگوں میں حصہ لیا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

غازی شہسوار:

بخاری و مسلم میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی قیادت میں سولہ جنگیں لڑیں۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''صحیح مسلم'' میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے انیس (۱۹) جنگوں میں شرکت کی اور ان میں سے صرف آٹھ میں باقاعدہ لڑائی لڑی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اپنی صحیح کتاب میں ابو اسحاق السبیعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روایت کیا، فرماتے ہیں: ''میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پہلو میں تھا، میں نے ان سے دریافت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنی جنگوں میں حصہ لیا؟۔''

انہوں نے بتایا: ''انیس جنگوں میں۔''

میں نے کہا: ''آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ کتنی جنگوں میں شرکت کی؟''

فرمایا: ''سترہ جنگوں میں۔''

میں نے پوچھا: ''ان میں پہلی کون سی تھی؟''

انہوں نے کہا: ''جنگِ العُشیرۃ۔'' یا یہ کہا: ''العُسَیْرَۃ.''

میں نے اس کا تذکرہ قتادہ سے کیا تو انہوں نے کہا: ''اس جنگ کا نام العُشَیْرَۃ تھا یعنی شین کے ساتھ۔''

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب آپ نے غزوہ مریسیع

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں حصہ لیا تو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی بنو مصطلق کے سردار کے ساتھ نرالی شان تھی۔

جب اللہ تعالیٰ نے غزوۂ مریسیع میں مسلمانوں کو فتح عطا کی تو رسول اللہ ﷺ نے مریسیع کے قیدیوں کے بارے میں حکم دیا کہ بنو مصطلق کی مشکیں باندھ کر ایک کونے میں لگا دیا جائے۔ اور حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ کو ان پر نگران مقرر کر دیا گیا۔

اس روز رسول اللہ ﷺ نے بنو مصطلق کے سردار کی بیٹی جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث سے نکاح کیا۔ اس شادی کی وجہ سے بنو مصطلق کے سو قیدی رہا کر دیئے گئے، انہوں نے اسلام قبول کر لیا، یہ رسول اللہ ﷺ کے سسرالی رشتہ دار کہلائے۔

صلح حدیبیہ کے روز حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے۔ جنہوں نے اس میں شرکت کی سعادت حاصل کی اور درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے کا اعزاز حاصل کیا اور بیعت کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی۔ جیسے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ○﴾ [الفتح:۱۸]

''پس جب اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ تم سے بیعت کر رہے تھے درخت کے نیچے اللہ نے ان کے دلوں کا حال جان لیا تو اللہ نے ان پر طمانیت اتاری اور ان کو ایک عنقریب ظاہر ہونے والی فتح سے نوازا۔''

جنگی تاریخ کے میدان میں ہم بریدہ رضی اللہ عنہ کو ان افراد کے شانہ بشانہ دیکھتے ہیں، جو ۷ ہجری کو، سرور عالم، حبیب کبریا رسول مقدس ﷺ کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے اور اس نے قابل تعریف اور نہایت عمدہ و مبارک کارنامہ سرانجام دیا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اس غزوے میں اپنی حاضری کا حال بیان کرتے ہوئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ خیبر میں شریک ہوا، میں قلعے کی شکستہ دیوار پر چڑھ گیا، میں دشمن سے لڑا۔ میری نبرد آزمائی اور کیفیت کو رسول اللہ ﷺ نے دیکھ لیا۔ میں نے لڑائی کے دوران سرخ لباس زیب تن کیا ہوا تھا، مجھے نہیں معلوم کہ دائرہ اسلام میں آ کر مجھ سے شہرت کی خاطر اس سے بڑھ کر کوئی گناہ سرزد ہوا ہو۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن لشکر اسلام کا جھنڈا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پکڑا، آپ رضی اللہ عنہ خیبر فتح کیے بغیر واپس آ گئے۔ اگلے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا تھاما اور یہ بھی میدان فتح کیے بغیر لوٹ آئے۔ اس روز محمود بن سلمہ رضی اللہ عنہ قتل کر دیے گئے سب لوگ واپس آ گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کل میں جھنڈا ایک ایسے شخص کے سپرد کروں گا، جس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔ وہ خیبر فتح کیے بغیر واپس نہیں آئے گا۔ ہم نے خوشی خوشی رات گذاری کہ کل فتح ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی، پھر آپ ﷺ نے جھنڈا منگوایا، آپ ﷺ کھڑے ہوئے، جس شخص کا بھی رسول اللہ ﷺ کے نزدیک کوئی مقام و مرتبہ تھا، اس نے یہ آس لگائی کہ یہ اعزاز مجھے حاصل ہو۔ میں نے بھی اپنی ایڑیاں اٹھائیں اور اپنا سر اونچا کیا کہ یہ شاید آپ ﷺ کی نظر انتخاب مجھ پر پڑ جائے اور میرے بھاگ جاگ اٹھیں۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا، ان کی آنکھ میں درد تھا، آپ ﷺ نے آنکھ پر ہاتھ پھیرا جس سے درد جاتا رہا، پھر آپ ﷺ نے لشکر اسلام کا جھنڈا اس کے سپرد کیا، بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس روز حضرت علی رضی اللہ عنہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے دشمن فوج کے سردار مرحب کو تہہ تیغ کیا۔

فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے دو جھنڈے تیار کیے۔ ان میں سے ایک جھنڈا حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ نے اٹھایا اور اس تاریخی موقع پر انہیں رسول اللہ ﷺ کے قرب کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

رسول اللہ ﷺ نے جب غزوہ تبوک پہ روانگی کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو ان کے قبیلے بنو اسلم کی طرف بھیجا تا کہ وہ انہیں دشمن کے خلاف نبرد آزما ہونے کے لیے آمادہ کریں۔ انہوں نے بڑے ہی احسن انداز میں اس مہم کو سر کیا اور اس غزوہ میں عزت وشرف ان کے نصیب میں آئی۔

رسول اللہ ﷺ کی وفات حسرت آیات کے بعد حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ نے سرزمین بلقاء کی جنگ میں امیر لشکر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا جھنڈا اٹھانے کی سعادت حاصل کی۔

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر لی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جھنڈا لے کر اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر جائیں اور اس جھنڈے کو وہاں قطعاً نہ رکھیں یہاں تک کہ اس پرچم کے سائے تلے اسامہ رضی اللہ عنہ جنگ لڑیں۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جھنڈا لے کر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف روانہ ہوا اور وہاں پہنچا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سرزمین شام کی طرف اس وقت روانہ ہوئے جب آپ رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو اسلم کے جتھے کے امیر کی حیثیت سے مقام سَرَغ سے واپس آئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا تھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت براء رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ گورنروں میں ہونے کا اعزاز حاصل تھا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بہت بڑے امین تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو بنو اسلم اور بنو غفار قبیلے کی زکوٰۃ وصدقات اکٹھی کرنے کا فریضہ سونپا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں وفات پائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ پر خوش تھے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اور نورانی واقعات:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے واقعات بہت زیادہ ہیں۔ آپ کے فضائل ومناقب بھی بڑے مشہور ومعروف ہیں، جنہیں بڑے باوثوق تاریخی حوالوں نے اپنے حافظے میں محفوظ کررکھا ہے اور وہ واقعات وحالات آج ہم تک پہنچے ہیں۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد شہسواری، بہادری، جہاد اور جوانمردی و دلاوری کا سفر جاری رکھا اور آپ بصرہ کوچ کر گئے اور دیر تک وہیں سکونت پذیر رہے۔ پھر انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں خراسان کے علاقے میں جنگ لڑی۔ کسی نے دریائے بلخ یعنی دریائے جیحون کے اس پار حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا میدان کارزار میں برسرپیکار، یہ تاریخی جملہ سنا اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہوئے بیان کیا کہ:

"گھوڑوں کی مسلسل سواری کے علاوہ تو کوئی زندگی نہیں"

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انکے دل میں اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے حد درجے کی محبت وعقیدت پائی جاتی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ ان کا دفاع کرتے، ان کے حق میں دعائیں کرتے رہتے اور ان کے فضل وشرف اور عظمت کو خوب اچھی طرح جانتے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قبیلہ بکر بن وائل کا ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میں سجستان میں حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔

میں حضرت علی بن ابی طالب، حضرت عثمان بن عفان، حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم پر اعتراضات کرنے لگا، یہ انداز میں نے اس لیے اپنایا کہ میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی ان اصحاب رضی اللہ عنہم کے بارے میں رائے معلوم کرسکوں۔ کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ قبلہ رخ ہوئے اور انہوں نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور فرمایا:

''الٰہی! عثمان رضی اللہ عنہ کو بخش دے، الٰہی! علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بخش دے، الٰہی! طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو، بخش دے الٰہی! زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو بخش دے۔''

وہ شخص کہتا ہے کہ دعا کے بعد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تیرا ستیاناس ہو تو مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔''

میں نے کہا، بخدا! میں تو آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا، البتہ آپ کی طرف سے میں یہ خطرہ محسوس کرتا ہوں۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا:

''یہ قوم اللہ کے ہاں پہنچ چکی۔ اللہ جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے، جسے چاہتا ہے ان کے اعمال کی وجہ سے پکڑ لیتا ہے۔ ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔''

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ احادیث نبویہ کے راوی بھی تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سو چونسٹھ احادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان میں سے ایک حدیث پر بخاری اور مسلم کا اتفاق ہے، دو حدیثوں میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں اور گیارہ احادیث کی روایت میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث صحیح بخاری، سنن اور مسانید میں بکھری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پڑی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ سے آپ کے دو بیٹوں سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اور عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی، ان کے علاوہ ابونضر العبدی، عبداللہ بن مولۃ، شعبی اور اُبو ملیح الھذلی نے روایتِ حدیث کا اعزاز حاصل کیا۔

مرویات بریدہ رضی اللہ عنہ میں سے ایک روایت یہ ہے، جسے ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا اور اس نے اسے حسن قرار دیا۔ ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی کتاب میں اس روایت کو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُکَ أَنِّیْ أَشْھَدُ أَنَّکَ أَنْتَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا أَحَدٌ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم نے اسم اعظم کا حوالہ دے کر اللہ تعالیٰ سے مانگا ہے، جب بھی اس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے مانگا جاتا ہے اللہ تعالیٰ عطا کرتے ہیں، جب اس کے ذریعے دعا مانگی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔"

ان سے مروی بعض احادیث ان کی معطر سیرت میں پہلے گذر چکی ہیں۔ ہم نے ان مقامات کا اشارہ بھی کر دیا ہے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

عمل کرنے والوں کو بہت اچھا اجر ملتا ہے:

حضرت بُریدہ بن حُصیب اسلمی رضی اللہ عنہ کے حالات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق مَرو شہر میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔

احمد بن سنان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ مَرو شہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق رہائش پذیر ہوئے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ ارشاد فرمایا تھا: "پہلے مشرق کی طرف بھیجی جانے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والی جماعت میں شریک ہونا۔ پھر خراسان روانہ ہونے والی جماعت میں شامل ہونا اور پھر مَرَو شہر میں سکونت اختیار کر لینا۔ لہٰذا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ مَرَو میں آئے اور وہیں رہائش پذیر ہو گئے اس علاقہ کے گرد و نواح میں علم دین کی نشر و اشاعت کی، اس کے باشندوں اور علماء پر حدیث نبوی کے فنون کے ذریعے اثر انداز ہوئے۔ جو کچھ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا دیکھا تھا وہ ان لوگوں کو سنانے لگے۔

مشرق میں رہائش کے دوران حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اور حَکَم غفاری رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم دونوں اہل مشرق کی آنکھ ہو، اہل مشرق کو تمہارے ساتھ قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔'' یہ دونوں مَرَو شہر آئے یہاں، رہائش اختیار کی اور یہیں وفات پائی۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: ''اے بریدہ رضی اللہ عنہ تیری نظر کمزور نہیں ہوگی اور نہ ہی تیری سماعت ختم ہوگی بلکہ تو اہل مشرق کا نور ہوگا۔

عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد مَرُو شہر میں فوت ہوئے، ان کی قبر حصین مقام پر ہے، وہ قیامت کے دن اہل مشرق کے قائد اور نور ہوں گے۔

مجھے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرا جو بھی صحابی شہر مَرُو میں فوت ہوگا، وہ قیامت کے دن ان کا نور اور سردار ہوگا۔''

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ مَرو شہر میں ۶۲ھ ہجری میں فوت ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ خراسان میں رہائش رکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب کے بعد فوت ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت کی تھی کہ ''میری قبر کسی بھی راستے کے کنارے پر نہ بنائی جائے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ رضی اللہ عنہ کی قبر راستے کے کنارے بنائی گئی تو وہ گر گئی، پھر راستے سے قدرے ہٹا کر بنائی گئی اور اس میں آپ رضی اللہ عنہ کو دفن کیا۔ مَرْوْ شہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بہادر شہسوار صحابہ رضی اللہ عنہم کو دفن کیا گیا۔

ان میں سے ایک بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ ہیں اور دوسرے حَکَم غفاری رضی اللہ عنہ ہیں۔

ہم نے مٹھاس بھرے رسیلے اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بہادر شہسوار، صحابی کے تذکرے میں بسر کیے۔

مجھے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے یہ امید ہے کہ اس عظیم شخصیت کے بارے میں یہ تذکرہ توفیق ایزدی کی بنا پر مؤثر، دل پذیر، دل آویز اور دلنشین ثابت ہوگا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان عظیم المرتبت ہستیوں کے ساتھ میدان محشر میں اٹھائے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو پورا کیا، اللہ ان سے راضی اور یہ اپنے اللہ پہ راضی۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

حضرت بُریدہ بن حُصَیب رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۱۔ سير أعلام النبلاء: ۲/۴۶۹، ۴۷۱
۲۔ طبقات ابن سعد: ۴/۲۴۱، ۲۴۳
۳۔ الإستيعاب: ۱/۱۷۷، ۱۷۹
۴۔ مختصر تاريخ دمشق: ۵/۱۷۷، ۱۸۱
۵۔ تهذيب الأسماء واللغات: ۱/۱۳۳
۶۔ الإصابة: ۱/۱۵۰
۷۔ مجمع الزوائد: ۹/۳۹۸

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بشیر بن سعد

رضی اللہ عنہ

- دراز قد، مضبوط جسم، عالم فاضل، نیک دل اور عربی زبان لکھنے کی صلاحیت بھی رکھتے تھے۔
- تمام غزوات میں جانفشانی سے لڑے، یہ انصار میں سب سے بڑھ کر سخاوت کرنے والے تھے۔
- ان کا شمار لشکروں کے جرنیلوں اور حدیث کے راویوں میں ہوتا ہے۔
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کا موقف اور کردار بڑا ہی مبارک تھا۔
- جب انہوں نے معرکۂ عین التمر میں جام شہادت نوش کیا تو ان کا نام شہید شہسواروں کی فہرست میں شہرت کے افق پر چمکا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ

نبی کریم ﷺ نے جلیل القدر، نورانی شکل اور ذہین وفطین صحابی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کے باشندوں کی طرف بھیجا اور انہیں یہ حکم دیا کہ اہل مدینہ کو قرآن کریم پڑھائیں۔ انہیں اسلام کی تعلیم دیں۔ دین سمجھائیں اور نماز میں امامت کرائیں۔

یہ فقیہ، معزز حضرت مصعب رضی اللہ عنہ اپنے مبارک سفارتی فرائض سرانجام دینے میں کامیاب رہے۔ ان کی دعوت سے متاثر ہوکر، مدینے کے بیشتر باشندے مسلمان ہو گئے۔

ان کی عظمت کو چار چاند لگانے کے لیے یہی کافی ہے کہ ان کے ہاتھ پر اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ جیسے عظیم المرتبت سردار مسلمان ہوئے۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بڑے ہی بہتر انداز میں اپنے فرائض سرانجام دینے کے بعد مکہ معظمہ واپس آئے اس اہم کام کو سرکرنے میں ان کے پیش نظر صرف اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول علیہ السلام کی رضا تھی۔

حج کے موسم میں چند انصاری مکہ معظمہ تشریف لائے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے ظہور، اپنے نبی ﷺ کی مدد اسلام اور اہل اسلام کے غلبے کا ارادہ کیا تو انہوں نے ایام تشریق کے دوران رسول اللہ ﷺ سے مقام عقبہ پر ایک تاریخی معاہدہ کیا۔

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وعدے کے مطابق مقام عقبہ کے نزدیک درے میں ملاقات کے لیے تہتر افراد پر مشتمل انصار مدینے سے روانہ ہوئے۔ ان میں دو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خواتین بھی تھیں (ایک ام عمارہ نسیبۃ بنت کعب اور دوسری ام منیع اُسماء بنت عمرو)۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابن اسحاق نے ان کی تعداد تہتر مرد اور عورتیں بتائی ہے۔

قبیلہ اُوس میں سے گیارہ مرد اور قبیلہ خزرج میں سے باسٹھ مرد تھے۔

قبیلہ خزرج کی صفوں میں ایک بطل جلیل منظر عام پر ظاہر ہوا۔ جس کا شمار شہسواران مدرسہ نبوت میں ہوا۔ جو اُنصار کے ان سرداروں میں سے تھا، جو دراز قد اور حسین وجمیل جسم کے اعتبار سے مشہور ومعروف تھے۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ جب گھوڑے پر سوار ہوتے تو ان کے پاؤں زمین کو چھونے لگتے۔

وہ ان شخصیات میں سے تھے، جن کا تاریخ میں بہت بڑا حصہ ہے۔ ان کے مقدر کا ستارہ بیعت عقبہ میں اس وقت چمکا، جب انہوں نے بیعت کی غرض سے آپ کی مدد کا معاہدہ کرتے ہوئے اپنا دایاں ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں ہاتھ میں دیا۔

یہ معزز شخص ابونعمان بشیر بن سعد بن ثعلبہ انصاری، خزرجی مدنی، جو بڑے عالم فاضل اور صالح انسان تھے اور جسے صحابی ہونے کا اِعزاز حاصل تھا۔

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور ومعروف تاریخ کی کتاب میں رقمطراز ہیں:

''کہ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو صحابی ہونے اور حدیث کا راوی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔''

> حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کی مرویات میں سے ایک روایت وہ ہے، جو ابو مسعود انصاری بیان کرتے ہیں، فرماتے ہیں: ''کہ ہم سعد بن عبادۃ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟۔'' راوی کہتا ہے: '' رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے کہ ہمارے دل میں آیا کہ یہ ساتھی اگر آپ ﷺ سے سوال نہ کرتا تو بہتر تھا۔''

اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم یوں کہو:

" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مجِیْدٌ "

اور سلام اسی طرح کہو جیسے تمہیں علم ہو چکا ہے۔

'' الٰہی حضرت محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما، جس طرح کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، بلاشبہ تو قابل ستائش اور بزرگ و برتر ہے۔ الٰہی محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل إبراہیم علیہ السلام پر برکت نازل کی۔ بلاشبہ تو قابل ستائش اور بزرگ و برتر ہے۔''

یہ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کی خالص علمی اٹھان ہے کہ انہوں نے بچپن میں ہی کتابت سیکھ لی تھی۔ زمانہ جاہلیت میں یہ عربی زبان لکھ لیا کرتے تھے۔ جبکہ اس دور میں لکھنا جاننے والے عربوں میں بہت کم تھے۔ جو عربی لکھنا جانتا تھا، اس کا اپنی قوم میں بڑا ہی بلند مقام و مرتبہ ہوتا۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

دورِ نبوت میں ان کے جنگی معرکے:

شہسواری بہاری اور جہاد کے سفر میں حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کا شمار ان خوش نصیبوں میں ہوتا ہے جنہوں نے عقبہ ثانیہ، بدر، احد، خندق اور دیگر جنگوں میں رسول

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کے ساتھ شمولیت اختیار کی۔

غزوہ خندق میں صحابی رسول ﷺ حضرت بشیر اس کی بیوی عمرۃ بنت رواحہ اور بیٹی کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بڑا ہی روشن واضح موقف تھا۔ جبکہ اس روز اللہ تعالیٰ نے ان کے کھانے میں برکت ڈال دی۔ سیرت، سوانح طبقات، تاریخ کی پرانی کتابوں اور جدید کتابوں میں درج ہے کہ خندق کی کھدائی کے دوران نبی کریم ﷺ کے بعض معجزات رونما ہوئے۔

انہی میں سے ایک وہ معجزہ ہے، جو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کی دختر نیک اختر کے سامنے آیا جبکہ اس کی والدہ ماجدہ نے اسے کھجوریں دے کر رسول اقدس ﷺ کی خدمت میں بھیجا تھا اور ان کھجوروں میں بڑی ہی برکت ڈال دی گئی تھی۔

علامہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مغازی میں لکھا ہے کہ مسلمان غزوۂ خندق کے موقع پر خندق کھود رہے تھے اس دوران انہیں بہت زیادہ بھوک لگی۔ مجاہدین کے اہل خانہ جو کچھ میسر ہوتا ان کے لیے کھانا بھیجتے۔ ایک دن بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کی بیوی عمرہ بنت رواحہ نے عجوہ کھجوروں کا پیالہ کپڑے میں باندھ کر بیٹی کے ہاتھ اپنے زوج محترم کے لیے بھیجا۔

کہا: ''پیاری بیٹی جاؤ! یہ کھانا اپنے والد بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ اور ماموں عبداللہ بن رواحہ کو دے آؤ۔''

حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کی بیٹی ابھی بہت چھوٹی عمر کی تھی۔ وہ خندق پہ پہنچی وہاں اس نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے صحابہ میں تشریف فرما دیکھا، یہ ننھی بچی اپنے والد اور ماموں کو تلاش کرنے لگی رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا اور فرمایا:

''بیٹی ادھر آؤ تیرے پاس کیا ہے؟۔'' اس نے کہا: ''میری امی نے ابا جان! بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ اور ماموں جان عبداللہ بن رواحہ کے لیے کھانا بھیجا ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس لاؤ۔''

اس نے کھجوریں آپ ﷺ کو دے دیں۔

رسول اللہ ﷺ نے کھجوریں اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑیں پھر آپ نے کپڑا اچھانے کا حکم دیا، اسے خندق میں ہی بچھا دیا گیا۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے کپڑے پر کھجوریں بکھیر دیں پھر جعال بن سراقہ غفاری سے کہا: ''کہ اہل خندق کو آواز دو کہ وہ کھانا کھالیں۔''

تمام تر اہل خندق رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ کر کپڑے کے اوپر سے کھجوریں کھانے لگے یہاں تک کہ تمام سیر ہو گئے۔ ابھی آپ کپڑے کے کونوں سے کھجوریں اٹھا کر کپڑے پر پھینک رہے تھے۔

یہ واقعہ آپ کی نبوت کے دلائل میں سے ہے۔

غزوۂ خندق کے دوران بیشتر مواقع پر برکت کا ظہور ہوا جو صحیح متواتر احادیث سے ثابت ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں باقاعدہ یہ باب باندھا ہے جس کا یہ نام ہے:

'' بَابُ مَا ظَهَرَ فِي الطَّعَامِ الَّذِيْ دَعَى إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامَ الْخَنْدَقِ مِنَ الْبَرَكَةِ وَ آثَارِ النُّبُوَّةِ''

''جس کھانے کی رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خندق کے دنوں میں دعوت دی اس میں برکت اور نبوت کے آثار کے ظہور کا بیان۔''

❁ ...... ❁ ...... ❁

حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ امراء رسول میں سے:

رسول اللہ ﷺ جب جزیرۃ العرب کے اطراف و اکناف میں لشکروں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

روانہ کرتے تو اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ان کا انتخاب کرتے، جو فنون حرب وضرب میں تجربہ کار اور پڑاؤ کے راستوں سے واقف کار تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سے زائد مرتبہ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر بنا کر روانہ کیا۔

ماہ شعبان ۷ ہجری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو تیس افراد کا امیر بنا کر فدک کے مقام پر رہائش پذیر بنو مرۃ کی طرف بھیجا۔

حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے روانہ ہوئے اور فدک پہنچ گئے، وہاں بکریوں کے چرواہوں سے ملاقات ہوئی۔

ان سے پوچھا: ''لوگ کہاں ہیں؟۔''

انہوں نے کہا: ''وہ اس وقت اپنے گھروں یا مجالس میں ہوں گے۔''

سردی کا موسم تھا، ان دنوں لوگ پانی کے چشموں یا تالابوں پر حاضر نہیں ہوتے تھے۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی بکریوں اور چوپاؤں کو ہانک کر لے چلے اور مدینہ منورہ کا رخ کر لیا۔ ایک شخص نے شور مچاتے ہوئے اہل فدک کو اطلاع دی۔ شام پڑتے ہی کثیر تعداد میں جنگجو آن پہنچے تیر اندازی سے لڑائی کا آغاز ہوا۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے تیر ختم ہو گئے، رات بھر لڑائی جاری رہی، صبح ہو گئی۔ بنو مرّۃ نے ان پر پھر حملہ کیا۔

بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ جم کر لڑے اور بھرپور صبر کا مظاہرہ کیا۔

دشمنان خدا کے سامنے پہاڑوں کی طرح ڈٹے رہے لڑائی کے دوران ان کے گھٹنے پر گہرا زخم آیا، جس سے آپ گر پڑے یہ مشہور ہو گیا کہ آپ شہید ہو گئے ہیں۔

بنو مرّۃ اپنے چوپائے اور بکریاں لے کر واپس آ گئے اور حضرت بشیر بن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سعد رضی اللہ عنہ کو مردہ خیال کرتے ہوئے دیگر لاشوں میں ہی پڑا رہنے دیا۔

جب شام ہوئی تو آپ اٹھے اور فدک پہنچ گئے، وہاں ایک شخص کے پاس کئی روز تک مقیم رہے یہاں تک کہ زخم ٹھیک ہو گئے۔ وہاں سے آپ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ اور مسلمان حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کے صحیح سالم مدینہ منورہ پہنچنے پر بہت خوش ہوئے۔

حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کی مہم جوئی اسی پر ختم نہیں ہو گئی بلکہ انہوں نے اپنی زندگی میں مزید کارنامے سرانجام دیئے۔

رسول اللہ ﷺ کو یہ اطلاع ملی کہ بنو غطفان کے لوگ ''جناب'' مقام پر جمع ہو چکے ہیں تاکہ وہ مدینے کی طرف پیش قدمی کریں۔ اور وہ اپنے زعم کے مطابق اسلام اور مسلمانوں پر کاری ضرب لگاتے ہوئے کام تمام کر سکیں۔

یہ خبر سنتے ہی رسول اللہ ﷺ نے شوریٰ کا اجلاس بلایا۔ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو بلایا، انہیں بنو غطفان کے عزائم کے بارے میں آگاہ کیا اور انہیں یہ بھی بتایا کہ وہ مدینے پر حملہ آور ہونے کے لیے اکٹھے ہو چکے ہیں دونوں نے بیک زبان ہو کر کہا:

''یا رسول اللہ ﷺ بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو ان کی طرف بھیجیں۔''

لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ اس کے لیے جھنڈا تیار کیا اور اس کی قیادت میں تین سو افراد پر مشتمل لشکر روانہ کیا۔ آپ نے انہیں حکم دیا کہ رات کو سفر کریں۔ دن کو کہیں چھپ جایا کریں تاکہ بنو غطفان کو تمہاری پیش قدمی کا پتہ نہ چل سکے۔

حضرت بشیر رضی اللہ عنہ لشکر کو لے کر رات کے وقت روانہ ہوئے، دن کو لشکر سمیت چھپ جاتے اسی طرح سفر کرتے ہوئے خیبر کے نشیبی علاقے تک پہنچ گئے۔ ایک جگہ پڑاؤ کیا جس مقام کا نام ''سَلَاح'' تھا۔ پھر مقام سَلَاح سے نکلے یہاں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تک کہ قوم کے قریب پہنچ گئے۔ مویشیوں پر شب خون مارا اور وہاں سے بہت سی چیزیں ہاتھ لگیں۔ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ بنو غطفان سے نبرد آزما ہوئے، ان کا شیرازہ بکھیر دیا۔ ان پہ غلبہ حاصل کیا۔ انہیں تہہ تیغ کیا قیدی بنایا اور مال غنیمت حاصل کیا۔ عُیینۃ بن حِصن اور اس کے ساتھی بھاگ گئے۔ وہ ٹولیوں میں بٹ کر ہر طرف کھسک گئے۔ بالآخر حضرت بشیر رضی اللہ عنہ فتحیاب ہو کر مدینہ منورہ تشریف لائے۔ یہ لشکر ماہ شوال ۷ ہجری کو روانہ ہوا تھا۔

حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں قابل اعتماد تھے۔

جب ذی القعدہ ۷ ہجری کو عمرۃ القضاء کے لیے روانہ ہوئے تو آپ نے اسلحہ پہلے بھیج دیا اور اس کا نگران حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا۔

حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ جہاد، بہادری، جوانمردی اور شہسواری کے سفر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں رواں دواں رہے یہاں تک آپ اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ پر بہت خوش تھے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

حضرت بشیر رضی اللہ عنہ اور خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ:

حضرت بشیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے آغاز میں بڑے گہرے اثرات تھے، جس کا اس واقعے سے پتہ چلتا ہے کہ جب مسلمان باہمی مشورہ کرنے کے لیے سقیفہ بنی ساعدہ میں اکٹھے ہوئے تھے کہ اب خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کون ہو؟

مہاجرین وانصار کے مابین طویل گفت وشنید اور بحث مباحثہ کے بعد معاملہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ پر آ کر اختتام پذیر ہوا۔ انہوں نے اہل مدینہ سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطاب کرتے ہوا فرمایا: ''اے خاندان انصار! تم نے سب سے پہلے مدد کی۔ اب تم اس نظام میں تبدیلی کرنے میں پہل نہ کرو۔''

حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے اور انصار کی جماعت میں بیٹھے تھے۔ وہ حضرت ابو عبیدۃ بن جراح رضی اللہ عنہ کے اس حکمت بھرے، دلنشیں، لطافت آمیز اور نہایت ہی ہلکے پھلکے انداز میں کہے گئے جملے سے جھوم اٹھے۔

وہ اپنی قوم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا:

'' اے خاندان انصار بخدا! ہمیں مشرکین کے ساتھ جہاد کرنے میں ابتدائی طور پر فضیلت حاصل ہے اور دین کو قبول کرنے میں بھی سبقت لے جانے کا شرف حاصل ہے۔ ہمارا مقصد صرف اپنے رب کو راضی کرنا اپنے نبی ﷺ کی اطاعت کرنا اور اپنی ذات کی بہتری کے لیے محنت کرنا تھا۔ ہمارے لیے یہ مناسب نہیں کہ ہم لوگوں کے ساتھ الجھ کر خواہ مخواہ بات کو طول دیں اور نہ ہی دنیا کو اپنا حقیقی مقصد بنانا چاہیے۔

دیکھو حضرت محمد ﷺ قریشی ہیں اور آپ کی قوم اس منصب کی زیادہ حق دار ہے۔ اللہ کی قسم! میں اس معاملے میں ان سے جھگڑا نہیں کروں گا۔ اللہ سے ڈرو، ان کی مخالفت نہ کرو۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انصار میں چکر لگایا تاکہ یہ مشاہدہ کرسکیں کہ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کی بات کا ان پہ کیا اثر ہوا ہے۔

انہوں نے محسوس کیا کہ ان کی اکثریت حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی بات پر مطمئن ہو چکی ہے، جب آپ نے اس بات کا ادراک کرلیا کہ اب معاملہ اپنے منطقی نتیجے تک پہنچ جانا چاہیے۔ تو فرمایا:

''یہ عمر اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہما ہیں اگر تم چاہو تو ان کے ہاتھ پر بیعت کرلو۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! ہم آپ کے ہوتے ہوئے، یہ منصب قبول کرنے کے لیے ہرگز تیار نہیں، آپ مہاجرین میں سب سے افضل ہیں۔ نماز میں آپ نے رسول ﷺ کی نیابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ دین اسلام میں نماز ہی سب سے افضل عمل ہے۔

آپ اپنا ہاتھ آگے کریں تاکہ ہم بیعت کریں۔ جب بیعت کرنے کی غرض سے یہ دونوں صحابی آگے بڑھے۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ جلدی سے آگے بڑھے اور ان سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ اس طرح سب سے پہلے بیعت کرنے کا اعزاز انہیں حاصل ہوا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مسند خلافت پر جلوہ نشین ہونا، امت مسلمہ کے لیے مسرت وشادمانی کا باعث بنا۔ تمام مسلمان بہت خوش ہوئے۔

حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے امت مسلمہ کو اس مبارک بیعت کی خوشخبری دی، جس نے دنیا میں اسلام کے جھنڈے گاڑ دیئے تھے، جس سے مرتدین کا قلع قمع ہوا۔

اور ان لوگوں کا بھی خاتمہ ہوا، جنہوں نے عربوں کو کسی شر میں مبتلا کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

ہمیشہ رہنے والے شہدا:

حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے جنگوں میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں مرتدین کے ساتھ نبرد آزما ہونے کے لیے یمامہ گئے۔ پھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ جہاد کی راہ پر مسلسل گامزن رہے اور حضرت بشیر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ رہے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنا لشکر لے کر عراق کے جنوب میں ''عین التمر''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہنچے۔ وہاں کا گورنر مہران بن بھرام تھا۔ عین التمر کے اردگرد بہت سے قبائل آباد تھے۔ انہوں نے مہران سے اپنے سردار عقۃ بن ابی عقہ کی سربراہی میں ملاقات کے دوران کہا:

''کہ عرب آپس میں لڑائی کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں، آپ عربوں کو مسلمانوں کے ساتھ لڑنے دیجئے۔ اسی میں اہل فارس کی بہتری ہے۔ یوں ان کی باہمی لڑائی ایرانیوں کی نصرت و فتح کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔

اگر قبائل غالب آ گئے تو معاملہ یہی ختم ہو جائے گا۔ اگر مسلمان غالب آ گئے تو مہران ان کی طرف نکلے۔ مسلمانوں کو تھکاوٹ نے عاجز و لاچار کر رکھا تھا۔

لیکن رحمان کی تلوار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور اس کے مہاجر و انصار ساتھیوں نے قبائل کو اس کی سربراہی میں اچھی طرح صف بندی کی مہلت ہی نہ دی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عقہ پر اس وقت حملہ کیا جبکہ وہ اپنے لشکر کی صفوں کو درست کر رہا تھا۔ اسے گرفتار کر لیا۔ اس کا لشکر لڑے بغیر ہی شکست کھا گیا۔ اس کے بیشتر افراد گرفتار کر لئے گئے۔

مہران بن بھران نے جب یہ سنا تو اس کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ وہ قلعے کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے قلعے پر قبضہ کر لیا۔ اس معرکے میں حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو شہادت نصیب ہوئی۔ ''عین التمر'' میں انہیں دفن کیا گیا۔ تاکہ تاریخ کے حافظے میں یہ بات محفوظ رہے۔ کہ زمین اور اس پر جو کچھ بھی ہے، اللہ اس کا وارث ہے۔

حضرت بشیر بن سعد الأنصاری رضی اللہ عنہ مدرسۂ نبوت میں پروان چڑھنے والے ایک شہسوار، ہمیشہ زندہ رہنے والے ایک شہید ہیں اللہ کے حضور امید رکھتا ہوں کہ مجھے حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کے جہادی کارناموں کو عمدہ انداز میں قلم بند کرنے کے لیے توفیق

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَرزانی نصیب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ صحابیِ رسول ﷺ حضرت بشیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ پر راضی ہو اور ہم سب کو حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی جماعت میں قیامت کے دن اٹھائے۔آمین۔

❁ …… ❁ …… ❁

حضرت بشیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

١. البداية والنهاية: ٣/١٦٦
٢. المحبر لابن حبيب: صفحہ ٢٢٣
٣. المغازى: ١/٥،٦،١٦٥. ٢/٤٤٠،٤٧٦،٧٢٣،٧٢٤،٧٢٧، ٧٢٨،٧٣٣،٧٣٤
٤. طبقات ابن سعد: ٣/٥٣١،٥٣٢
٥. تاريخ خليفه بن خياط: صفحہ ٤٦،٤٧
٦. الاستيعاب: ١/١٥٥،١٥٦
٧. أنساب الأشراف: ١/٢٤٤،٣٧٩،٥٨٠،٥٨٢،٥٨٤
٨. الاستبصار: صفحہ: ١٢١،١٢٢
٩. الكامل لابن أثير: ٢/٢٢٦،٢٢٧،٣٣٠،٣٣١،٣٩٥
١٠. مختصر تاريخ دمشق: ٥/٢٢١،٢٢٤
١١. تهذيب الأسماء واللغات: ١/١٣٤
١٢. تاريخ الاسلام ذهبى دور خلفائے راشدين: صفحہ: ٧٨،١٤٨،٥١٣
١٣. الاصابة: ١/١٦٢،١٦٣

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ثابت بن اقرم

رضی اللہ عنہ

- مدرسۂ محمدیہ کا فیض یافتہ ایک شہسوار۔
- جس نے غزوۂ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شرکت کی اور ہر آزمائش میں بڑی ہی خوبی سے پورے اترے۔
- جنگ مؤتہ میں شریک ہوئے اور اس میں قابل ستائش کارنامہ سرانجام دیا۔
- مرتدین کے خلاف لڑی جانے والی جنگوں میں شریک ہوئے اور ان کا کام تمام کرنے کے لیے نمایاں کارنامے سرانجام دیئے۔
- ارتدادی جنگوں میں حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کے ساتھ جام شہادت نوش کیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ثابت بن اُقرم رضی اللہ عنہ

اُنصار کا بطل جلیل:

کیا تمہیں ثابت بن اُقرم کی کوئی بات معلوم ہوئی؟ کیا تم نے اس جلیل القدر، بہادر اور شہسوار کے حالات سنے؟

یہ مدرستہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض یافتہ شہسواروں میں سے ایک ہے، جو اس بابرکت محمدی تعلیمی ادارے سے فارغ ہوئے، جس نے نامور افراد اور بہادران اسلام کے ذریعے دنیا پر غلبہ حاصل کیا۔

حضرت ثابت بن اُقرم بن ثعلبہ العجلانی البلوی رضی اللہ عنہ انصار کا حلیف اور ان نامور شہسواروں میں سے ایک ہے، جن کی بھرپور عزیمت، شجاعت اور فضل وشرف کی گواہی میدانہائے جہاد نے دی۔

حضرت ثابت بن اُقرم رضی اللہ عنہ نے توحید کا اِقرار اس ابتدائی مرحلے میں ہی کر لیا تھا، جب اس کی کرن انصار کے درمیان چمکی ہی تھی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو آپ کا دیدار کرنے سے پہلے ہی قبول کر لیا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزمت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت حاصل کرنے سے پہلے ہی پہچان لیا تھا۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں لوگوں کو دین الٰہی کی دعوت دے رہے ہیں۔

اور انہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ انصار کی تلوار کے سپوت مثلاً اُسید بن حضیر، سعد بن معاذ، سعد بن عبادہ اور ان کے علاوہ بیشتر انصاری سردار اسلام قبول کر چکے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ثابت بن اُقرم رضی اللہ عنہ منتظر تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئیں تو یہ اپنی ذات، اپنے اہل و عیال اور مال و دولت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیں۔ جب ہجرت وقوع پذیر ہوئی۔تو حضرت ثابت بن اُقرم رضی اللہ عنہ نے تو اپنے آپ کو اللہ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا۔

آپ کی جنگیں اور غزوات:

یہ پیش قدمی کرنے والے شہسوار ان خوش نصیب بدری صحابہ میں سے ہیں جنہیں بخش دیا گیا۔

حضرت ثابت بن اُقرم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر، اُحد، خندق اور دیگر تمام جنگوں میں حصہ لیا اور بڑے نمایاں اور قابل ستائش کارنامے سرانجام دیئے۔

غزوۂ بدر میں داخل ہوئے ۔ دلفریب اور حسین نظر جدو جہد کا مظاہرہ کیا۔ مشرکین کے ایک بہادر مرد فروۃ بن خنیس اشجعیکو گرفتار کیا،جس کی آزادی کے لیے عمرو بن قیس نے چار ہزار درہم فدیے کی پیش کش کی۔

غزوۂ بنو قریظہ میں حضرت ثابت بن اُقرم کا شماران مجاہدین میں ہوتا ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے بنو قریظہ کا محاصرہ کرنے کے لیے فوری دوڑتے ہوئے چلے آئے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح نصیب کی اور بنو قریظہ یہودی مغلوب ہوئے۔

ماہ ربیع الأوّل ۶ھ ہجری میں معرکہ غَمر وقوع پذیر ہوا۔ اس مہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عکاشہ بن محصن کی امارت میں چالیس افراد کا لشکر روانہ کیا، جس میں حضرت ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

یہ لشکر روانہ ہوا اور اُحکام رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نافذ کرتا ہوا، صحیح سالم اور مال غنیمت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لے کر واپس آیا۔

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس میں سے کوئی فرد بھی شہید نہیں ہوا اور نہ ہی کسی کو کوئی قابل ذکر زخم آیا۔ بس صرف ثابت بن اُقرم رضی اللہ عنہ کو معمولی سی چوٹ لگی یہ بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مدینہ منورہ واپس آ گئے۔

حضرت ثابت بن اُقرم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگوں میں شریک رہے۔ یہاں تک کہ جنگ مؤتہ وقوع پذیر ہوئی یہ اس میں شریک ہوئے اور اس میں ان کا موقف بڑا ہی دل پسند اور مبارک تھا۔

آیئے ہم اس موقف کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

حضرت ثابت جنگ مؤتہ میں اور حضرت خالد سیف اللہ کی عبقریت:

جنگ مؤتہ جمادی الأولی ۸ھ ہجری میں وقوع پذیر ہوئی۔ اس جنگ کے لیے رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ کو امیر لشکر نامزد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''کہ اگر زید رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا جائے تو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو امیر بنا لیا جائے، اگر جعفر رضی اللہ عنہ کو شہید کروا دیا جائے تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر بنا لیا جائے پھر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہ کے لیے سفید جھنڈا بنایا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو تھمایا۔

حضرت ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ اس غازی لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے رسول اللہ ﷺ لشکر کے ساتھ وداع کی گھاٹی تک پیدل تشریف لے گئے، وہاں یہ کچھ دیر ٹھہرے اور پھر لشکر کو الوداع کہا۔

وہاں مقام مؤتہ پر دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے، خون ریز لڑائی کا آغاز ہوا، لشکر اسلام تین ہزار افراد پر مشتمل تھا ان کا مقابلہ دو لاکھ جنگ جو افراد کے ساتھ تھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ معرکہ بڑا انوکھا تھا۔ دنیا دہشت اور تعجب کے ملے جلے جذبات سے اس کا مشاہدہ کرنے لگی لیکن جب ایمان کی ہوا چلنے لگتی ہے تو بڑے عجائبات جنم لیتے ہیں۔ مؤمنوں نے کثرت کے بل بوتے پر فتح حاصل نہیں کی جیسا کہ حضرت ثابت بن اُقرم رضی اللہ عنہ روئیداد بیان کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت ہے، فرماتے ہیں: '' کہ میں جنگ مؤتہ میں حاضر تھا، جب ہم نے مشرکین کو دیکھا تو وہ کثرت تعداد، اُسلحہ، گھوڑوں، دیباج، ریشم اور سونے سے لدے ہوئے تھے۔ ہم نے اس سے پہلے یہ منظر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میری آنکھیں یہ منظر دیکھ کر چندیا گئیں۔ مجھے ثابت بن اُقرم نے کہا: '' ابو ہریرہ تجھے کیا ہوا؟ یوں محسوس ہوتا ہے کہ تجھے مقابلے میں آنے والے دشمن کی بہتات دکھائی دے رہی ہے؟''

میں نے کہا: '' ہاں بالکل بات تو کچھ ایسی ہی ہے۔''

اس نے کہا: '' کیا آپ ہمارے ساتھ غزوۂ بدر میں نہیں تھے۔ ہم کثرت تعداد کی بنا پر کبھی فتحیاب نہیں ہوئے۔''

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش کر لیا پھر اس کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے لشکر اسلام کا جھنڈا تھاما اور داد شجادت دیتے ہوئے خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے۔

پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا بے جگری سے لڑے اور جام شہادت نوش کر گئے۔

جب حضرت عبداللہ بن رواحہ شہید ہوئے تو مسلمانوں میں بے چینی پھیل گئی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھوڑا سا پیچھے ہٹے اس موقع پر ہمارے بطل جلیل حضرت ثابت بن اقرم انصاری رضی اللہ عنہ آگے بڑھے، جھنڈا پکڑا، بآواز بلند انصار کو پکارنے لگے۔ لوگ ہر طرف سے چھلانگیں مارتے ہوئے ان کی طرف آنے لگے یہ تعداد میں بہت تھوڑے تھے وہ کہہ رہے تھے، لوگو! میرے پاس آؤ۔ سب وہاں ان کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: ''اے ابوسلیمان! یہ جھنڈا پکڑو۔''

حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں تو یہ جھنڈا نہیں پکڑوں گا۔ آپ ہی اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ آپ زیادہ عمر رسیدہ اور تجربہ کار ہیں۔ آپ غزوۂ بدر میں بھی شریک ہوئے ہیں۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے بندۂ خدا! آپ اسے لے لیجئے۔ اللہ کی قسم! میں نے یہ جھنڈا آپ کے ہاتھ میں تھمانے کے لیے زمین سے اٹھایا ہے۔'' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا اسے کچھ دیر تھامے رکھا۔ مشرک آپ پر حملہ آور ہوئے آپ ثابت قدم رہے۔

مشرک ڈگمگا گئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھی حملہ آور ہوئے ان کے لشکر سے ایک جتھا ٹوٹا۔ پھر بہت سے افراد بدکنے لگے۔ اس روز حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں، صرف ایک یمنی تلوار ان کے ہاتھ میں باقی رہی۔

حضرت خالد بن ولید اپنا حربی تجربہ بروئے کار لاتے ہوئے اپنے لشکر کو قدم بقدم پیچھے ہٹانے لگے۔ اس طرح اپنے لشکر کو اندوہناک شکست سے بچانے میں کامیاب ہو گئے، جس کے آثار نمایاں طور پر دکھائی دے رہے تھے رات ہو گئی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس فرصت کو غنیمت جانا۔ لشکر کا نظام بدل دیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لشکر کے پیچھے ایک لمبی صف باندھی، جب صبح ہوئی دشمن نے مسلمانوں کے حالات کو بدلا ہوا دیکھا، شور و غوغا سنا، اسلحے کی جھنکار سنائی دی۔ انہوں نے یہ خیال کیا کہ لشکر اسلام کو کمک پہنچ گئی ہے۔

دشمن مرعوب ہو گئے۔ حضرت خالد دشمن کو مسلسل حیران و پریشان کرنے لگے۔ مسلمان پیچھے ہٹتے ہوئے بھی چند دن مسلسل مدمقابل دشمن سے برسرپیکار رہے۔ یہاں تک کہ رومی خوف زدہ ہو گئے۔ انہوں نے سوچا کہ کہیں ہمیں صحرا کی جانب دھکیلا نہ جا رہا ہو۔ دونوں لشکر رک گئے اور لڑائی ختم ہو گئی۔

لشکر اسلام جنگ مؤتہ سے واپس ہوا:

اس میں حضرت ثابت بن اُقرم رضی اللہ عنہ اور دیگر کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ جب لشکر مدینہ منورہ پہنچا اہل مدینہ انہیں روتے ہوئے اور طعن و تشنیع کرتے ہوئے ملے۔ لوگ ان کے چہروں پر مٹی اٹھا کر پھینکنے لگے۔ اور کہنے لگے۔ ارے بھگوڑو! تم نے اللہ کی راہ میں فرار اختیار کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بھاگنے والے نہیں بلکہ دوبارہ حملہ آور ہونے والے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لشکر میں تھا۔ لوگ میدان سے کھسکنے لگے اور میں بھی کھسکنے والوں میں تھا۔

ہم نے کہا: ''اب ہم کیا کریں، ہم نے میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کیا ہے۔ ہم نے اللہ کی ناراضگی مول لے لی۔''

پھر ہم نے یہ کہا کہ ہم مدینہ منورہ میں داخل ہو کر اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اگر ہماری معذرت قبول کر لی گئی تو بہتر ورنہ چلے آئیں گے لہٰذا ہم آپ کی خدمت میں نماز فجر سے پہلے حاضر ہوئے۔

آپ حجرے سے باہر تشریف لائے پوچھا: ''کون لوگ ہو؟'' ہم نے عرض

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی: ''یا رسول اللہ ﷺ ہم ہیں میدان سے بھاگنے والے!۔'' آپ نے فرمایا: ''بھئی تم یوں نہ کہو بلکہ تم تو دوبارہ پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو۔''

''میں تمہارا ساتھی ہوں، میں مسلمانوں کا ساتھی ہوں۔'' یہ سن کر ہم مزید قریب ہوئے یہاں تک کہ ہم نے آپ کا ہاتھ چوم لیا۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ اور جام شہادت:

حضرت ثابت بن اُقرم رضی اللہ عنہ جنگ مؤتہ سے واپس آ کر بھی مسلسل معرکوں میں حصہ لیتے رہے اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شریک رہے۔ رسول اللہ ﷺ کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جوار رحمت میں منتقل ہونے کے بعد مرتدین کی جماعت کا ظہور ہوا اور نبوت کا دعویٰ کرنے والے منظر عام پر آئے تو حضرت ثابت بن اُقرم رضی اللہ عنہ اور رحمان کی تلوار حضرت ابوسلیمان خالد بن ولید کے ہمراہ مرتدین اور دوستان شیاطین سے نبرد آزما ہونے کے لیے روانہ ہوئے۔ یہ واقعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کا ہے۔ وہاں نجد کے علاقے بزّاخہ میں حضرت ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ اللہ کی راہ میں خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اسے اللہ کے برگزیدہ بندوں میں شامل کرلیا گیا تاکہ اس کا ساتھ ان خوش نصیبوں سے ہو، جو اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں۔ جنہیں کستوری کے مہر زدہ جام طہور پلائے جائیں گے۔

ارتدادی جنگوں میں حضرت ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ کو پیش آنے والی شہادت کی داستان باعتماد تاریخی کتابوں میں کچھ یوں بیان ہوئی ہے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ لوگوں کا جائزہ لینے کے لیے دورے پہ روانہ ہوئے۔ مرتدین کے علاقے میں جانکلے ہر بستی کے پاس جا کر پڑاؤ کرتے اگر نماز کے وقت وہاں سے اذان کی آواز سنائی دیتی تو رک جاتے اگر اذان کی آواز سنائی نہ دیتی تو ان پر حملہ کردیتے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ بزاخہ بستی کے قریب پہنچے، وہاں طلیحہ اسدی اور اس کے پیروکار رہتے تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عکاشہ بن محصن اور ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہما کو صورت حال کا جائزہ لینے اور صحیح خبر لانے کے لیے بھیجا یہ دونوں بڑے تجربہ کار شہسوار تھے۔ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اپنے رزام نامی گھوڑے پر اور ثابت بن اُقرم رضی اللہ عنہ اپنے مُحَبّر نامی گھوڑے پر سوار تھے۔ ان دونوں کی ملاقات طلیحہ بن خویلد اور اس کے بھائی سلمہ بن خویلد سے ہوئی، جو اپنے ساتھیوں کی حفاظت کے لیے گشت پر تھے۔ طلیحہ نے عکاشہ سے پنجہ آزمائی کی اور سلمۃ نے ثابت رضی اللہ عنہ سے، سلمہ بن خویلد نے تو تھوڑی دیر میں حضرت ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ پر ایک کاری ضرب لگائی جس سے وہ شہید ہو گئے۔ طلیحہ نے سلمہ کو پکارا: ''میری مدد کرو۔ یہ شخص تو مجھے قتل کر دے گا۔''

سلمہ نے عکاشہ رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا۔ دونوں نے مل کر اسے بھی قتل کر دیا۔ یہ منظر دیکھ کر عیینہ بن حصن جو طلیحہ کا ساتھی تھا اور اس نے اپنے لشکر کی کمان اسے دے رکھی تھی بڑا خوش ہوا اور کہنے لگا یہ ہوئی نہ کامیابی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کو لے کر آگے بڑھے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ کا لاشہ پڑا ہوا ہے اور جانور اسے اپنے پاؤں تلے روند رہے ہیں۔ تھوڑا سا آگے بڑھے تو حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی لاش پڑی ہوئی دیکھی۔

حضرت خالد بن ولید اور دیگر مسلمان ان دو شہسواروں کی یہ صورت دیکھ کر بہت ہی غمزدہ ہوئے۔

کہنے لگے: ''آج دو سردار اور دو شہسوار شہید ہو گئے۔''

پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا۔ انہوں نے دونوں کے لیے قبر کھودی اور دونوں کو خون آلود کپڑوں میں دفن کر دیا۔

ابن ہشام رحمہ اللہ اپنی سیرت کی کتاب میں تذکرہ نگار ہیں: ''کہ طلیحہ نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن خوشی سے جھومتے ہوئے یہ اشعار کہے:

فَمَا ظَنُّكُمْ بِالقَوْمِ اِذْ تَقْتُلُوْنَهُمْ
أَلَيْسُوْا وَ اِنْ لَمْ يُسْلِمُوْا بِرِجَالِ

''اس قوم کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جب تم ان کو قتل کرتے ہو کیا وہ مرد نہیں اگرچہ انہوں نے اسلام قبول نہ کیا ہو۔''

نَصَبْتُ لَهُمْ صَدْرَ الحِمَالَةِ اِنَّهَا
مُعَاوَدَةٌ قِيلَ الْكُمَّاةُ نَزَالِ

''میں نے تلوار کا سینہ ان میں پیوست کر دیا۔ تلوار کو اسی کا عادی بنایا گیا تھا بہادروں سے کہا گیا میدان میں اتر آؤ۔''

عَشِيَّةَ غَادَرْتُ ابْنَ أَقْرَمَ ثَاوِيًا
وَ عَكَّاشَةَ الغَنَمِيَّ عِنْدَ حِجَالِ

''اس وقت کے کیا کہنے جس شام میں نے ثابت بن اقرم اور عکاشہ غنمی کو اپنے حجال نامی گھوڑے پر سوار ہو کر قتل کیا۔''

حضرت ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ ۱۲ھ ہجری کو شہید ہوئے۔ اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس شہسوار کا صفحہ لپیٹ دیا گیا لیکن سیرت کانوں میں رس گھولتی رہے گی۔ یہ بات برحق ہے کہ زمین اور روئے زمین کا حقیقی وارث اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

حضرت ثابت بن اُقرم رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۱۔ المغازی: صفحہ ۱۴۲، ۱۶۰، ۴۹۸، ۵۵۰، ۷۶۰، ۷۶۳، ۷۶۴، ۱۰۴۷

۲۔ طبقات ابن سعد: ۳/۴۶۶، ۴۶۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۳. الاستيعاب: ۱۹۲/۱

۴. الاستبصار: صفحہ: ۳۰۰

۵. مختصر تاريخ دمشق: ۳۳۰/۵۔ ۳۳۳

۶. تهذيب الأسمآء واللغات: ۱/ ۱۳۹

۷. الإصابة: ۱۹۲/۱

۸. حياة الصحابة: ۲۲/۳، ۶۹۲، ۶۹۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ثابت بن دحداح

رضی اللہ عنہ

- انصار کا ایک معزز، سخی اور بہادر صحابی رضی اللہ عنہ۔
- جس نے اپنا باغیچہ جس میں چھ سو کھجور کے درخت تھے، اللہ کی راہ میں خیرات کر دیا اور یہ سودا اس کے لیے بڑا ہی نفع بخش ثابت ہوا۔
- اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: ''ابو دحداح کے لیے جنت میں کتنے ہی بڑے اونچے لمبے پھل دار کھجور کے درخت ہوں گے۔''
- یہ غزوہ احد میں شریک ہوئے اور سخت لڑائی لڑی۔
- غزوۂ احد ۳ھ ہجری میں جام شہادت نوش کیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابو دحداح حضرت ثابت بن دحداح رضی اللہ عنہ

لطف و کرم کے آنگن میں:

دورِ نبوت میں مدینہ منورہ کھجوروں اور انگوروں کے باغات کی وجہ سے ممتاز حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ ان میں سے کچھ انگوروں کی بیلوں سے لدے ہوئے اور کچھ بیلوں سے خالی تھے۔ علاوہ ازیں وہاں کھیتیاں کھجور کے جڑواں اور اکہرے درخت پائے جاتے تھے

مدینے کے باغات گھنے اور سرسبز و شاداب تھے۔ اہل مدینہ گندم اور سبزیاں کاشت کیا کرتے تھے۔ لیکن ان کا اصل انحصار کھجوروں پر تھا۔ اس لیے کہ ان کی زندگی میں کھجور بہت ہی برکات کا پیش خیمہ تھی۔ وہ کھجور کے ساتھ بڑا گہرا تعلق رکھتے تھے۔ یوں دکھائی دیتا تھا کہ کھجور کا درخت ان کے خاندان کا ایک فرد ہے، وہ کھجور کو اپنے کھانے، گھروں کے بنانے، اپنی صنعت، ایندھن اور جانوروں کے چارے میں استعمال کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کو پانی، کثیر وادیوں اور میٹھے کنوؤں سے مالا مال کر رکھا تھا۔ اسی لئے اس میں بہت سے باغات تھے ان میں سے کچھ باغ ایسے تھے جن کے اردگرد دیوار بنی ہوئی تھی۔

اہل مدینہ اونٹوں، گایوں، بکریوں اور گھوڑیوں کے مالک ہونے کی بنا پر دولت مند تھے۔ خاص طور پر گھوڑوں سے وہ عسکری خدمات لیا کرتے تھے۔

سرزمین مدینہ کے مبارک ٹکڑے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض یافتہ ہمارا بہادر شہسوار منظر عام پر آیا۔ اس نے سخاوت، فیاض اور فراخ دستی کے میدان میں ایسا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نام پیدا کیا کہ تاریخ کے اوراق ان نورانی تذکروں سے چمک پڑے کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ شہسوار، معزز صحابی کون ہے؟

یہ ثابت بن دحداح ہیں جسے ابن الدحداحۃ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ انصار کے حلیف نعیم کے بیٹے تھے۔ اس کی کنیت ابودحداح تھی۔

جب مدینہ منورہ میں اسلام کا تذکرہ برسر عام ہوا تو ابودحداح نے اسلام قبول کرلیا یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اپنے اخلاق شرافت اور بہادری کی بنا پر تاریخ کے چہرے کو تروتازہ کردیا۔

اس نے ایک عمدہ اثر چھوڑا جس کے لطیف جھونکوں نے دل میں بیداری پیدا کی جس کی یاد مدتوں تک رہی۔

وہ آپ سے پوچھتے ہیں:

ثابت بن دحداح رضی اللہ عنہ نخلستان اور کھیتوں کا مالک تھا۔ اس کا مکان مسجد نبوی سے دور واقع تھا۔ اس لیے بعض شرعی مسائل اس پر مخفی رہتے۔ لیکن وہ اس کا مداویٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کے ذریعے کرلیا کرتا تھا۔

ماوردی اور قرطبی اپنی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ مدینے اور اس کے گردونواح میں رہائش پذیر عرب بنو اسرائیل کے نقش قدم پر چلتے ہوئے۔ اپنے گھروں میں حائضہ خواتین کا کھانا پینا اور رہائش الگ کردیتے تھے۔

ابودحداح کو عورت کے ساتھ یہ سلوک پسند نہ تھا جسے اسلام نے عزت دی اور اس کے مقام ومرتبے کو بلند کیا جبکہ بیشتر مواقع پہ اسے بالکل نظرانداز کردیا جاتا ہے ابو دحداح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس طرز عمل کے بارے میں سوال کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:

﴿ وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوْا النِّسَآءَ فِي

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لِلْمَحِيْضِ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴾ [البقرة:۲۲۲]

''آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ وہ گندگی ہے حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو۔ اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ ہاں جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔''

یہ بات جب یہودیوں کو معلوم ہوئی تو انہوں نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا: ''یہ شخص تو ہر چیز میں ہماری مخالفت کرتا ہے۔ اس طرح وہ تمام اوہام چھٹ گئے جنہوں نے لوگوں میں اضطراب پیدا کر رکھا تھا ابو دحداح اللہ تعالیٰ کے شرعی احکامات سے مطمئن ہو گئے اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے مکر و فریب کو ان کے منہ پر دے مارا۔ اور مسلمان ان کے پنجہ استبداد سے بچ گئے۔

اللہ کو قرض کون دے گا؟

انصار اللہ کی راہ میں کرچ کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے لگے جو کچھ ان سے ممکن ہوسکتا وہ فی سبیل اللہ خرچ کرتے وہ جود و سخا میں ثابت قدمی سے حصہ لیتے رہے۔ ابو دحداح اس حقیقت کو پہچان گئے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا جہاد کے برابر ہے۔ تو یہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے مسلسل اللہ کی راہ میں خرچ کرنے لگے اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں حضرت دحداح کے جود و کرم کا تذکرہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

﴿ مَنْ ذَالَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيْرَةً وَاللّٰهُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یَقْبِضُ وَیَبْسُطُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝﴾ [البقرۃ:۲۴۵]

''کون ہے جو اللہ کو قرض حسن دے تا کہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کرے، اللہ گھٹاتا اور بڑھاتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''

ابو دحداح نے عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان اللہ ہم سے قرض مانگتا ہے۔ حالانکہ وہ قرض سے مستغنی ہے؟'' فرمایا: ''ہاں اللہ اس کے ذریعے تمہیں جنت میں داخل کرنا چاہتا ہے۔ میں اپنے رب کو قرض اس ضمانت پر دوں گا کہ وہ مجھے اور میری بچی دحداحۃ کو جنت میں داخل کر دے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں میں ضمانت دیتا ہوں۔''

اس نے کہا: '' آپ اپنے ہاتھ مجھے تھمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا۔''

ابو دحداح نے عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ میرے دو باغیچے ہیں۔ ایک نشیبی علاقے میں ہے اور دوسرا بالائی علاقے میں۔ اللہ کی قسم ان کے علاوہ میری ملکیت میں اور کچھ نہیں۔ میں ان دونوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور بطور قرض پیش کرتا ہوں۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک اللہ کی راہ میں دے دو اور دوسرا اپنے گھریلو اخراجات کے لیے رکھ لو۔''

ابو دحداح رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو گواہ بنا کے عرض کرتا ہوں۔ ان میں سے بہتر میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کیا۔ اس باغ کے اردگرد دیوار ہے اور اس میں کھجور کے چھ سو درخت ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تجھے اس کے بدلے جنت عطا کرے۔''

جونہی جنت کا نام حضرت ابو دحداح کے کانوں میں پڑا تو اس کا دل خوشی سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جھوم اٹھا اور جلدی جلدی اپنی بیوی ام دحداح کے پاس آئے وہ بچوں کو باغ میں سیر کروا رہی تھی اور انہیں کھجوریں کھلا رہی تھی۔

وہ اسے خوشی سے پھولا نہ سماتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

هَدَاكِ رَبِّی سُبُلَ الرَّشَادِ
اِلٰی سَبِیْلِ الخَیْرِ وَالسَّدَادِ

بِیْنِی مِنَ الحَائِطِ بِالْوَدَادِ
فَقَدْ مَضٰی قَرْضًا اِلَی التَّنَادِ

اَقْرَضْتُهُ لِلّٰهِ عَلٰی اِعْتَمَادِی
بِالطَّوعِ لَا مَنٍّ وَلَا اِرْتِدَاد

اِلَّا رِجَاءَ الضِّعْفِ فِی المعَادِ
فَارْتَحِلِی بِالنَّفْسِ وَالْأَوْلَادِ

وَالبِرُّ لَا شَکَّ فَخَیْرُ زَادٍ
قَدَّمَهُ الْمَرْءُ إِلَی المَعَادِ

۱۔ ''میرا رب تجھے رشد و ہدایت، خیر و برکت اور سیدھے راستوں پر چلائے۔''

۲۔ ''اب محبت اور خوشی کے جذبات دل میں سمائے باغ سے الگ ہو جاؤ یہ قیامت کے لیے اللہ تعالیٰ کو بطور قرض دے دیا ہے۔''

۳۔ ''یہ باغ میں نے اللہ تعالیٰ کو خوشی کے ساتھ بطور قرض دیا ہے۔ نہ احسان پیش نظر ہے اور نہ ہی واپسی۔''

۴۔ ''البتہ قیامت میں کئی گنا زیادہ ملنے کی امید ہے۔ لہٰذا بچوں کو لے کر یہاں سے کوچ کر جائیں۔''

۵۔ ''بلا شبہ نیکی بہترین زاد راہ ہے جسے انسان آخرت کے لیے آگے بھیجتا ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ام دحداح اپنے خاوند ابو دحداح سے کوئی کم سخاوت کرنے والی نہ تھی۔ اس نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا:

''تیرا سودا نفع بخش رہا۔ اللہ تیری خریداری میں برکت عطا کرے۔'' پھر اس نے جواباً یہ اشعار پڑھے۔

بَشَّرَکَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ وَ فَرْح
مِثْلُکَ اَدّٰی مَالَدَيْهِ وَ نَصَحْ
قَدْ فَتَّحَ اللّٰهُ عِيَالِي وَ مَنَحْ
بِالعَجْوَةِ السَّوْدَاءِ وَالزَّهْوِ البَلَحْ
وَالعَبْدُ يَسْعٰى وَ لَهُ مَا قَدْ كَدَحْ
طُولُ اللَّيَالِي وَ عَلَيْهِ مَا اجْتَرَحْ

۱۔ ''اللہ آپ کو خیر و برکت اور خوشی کی بشارت دے۔ آپ جیسا انسان ہی جو کچھ اس کے پاس ہوتا ہے وہ اسے خرچ کرتا اور خیر خواہی سے پیش آتا ہے۔''

۲۔ ''اللہ تعالیٰ نے میری اولاد کو سیاہ رنگ عجوہ اور خوش رنگ تر و تازہ کھجوروں سے نوازا ہے۔''

۳۔ انسان کوشش کرتا ہے اور اسے اس کا صلہ ملتا ہے جو اس نے رات بھر محنت کی اور اس پر اس کا یہ وبال پڑتا ہے جو اس نے جرم کیا۔''

پھر وہ اپنے بچوں کی طرف متوجہ ہوئی اور ان کے مونہوں سے کھجوریں نکالنے لگی اور جو ان کی جھولیوں میں تھیں انہیں زمین پر گرا دیا اور انہیں اپنے ساتھ لے کر دوسرے باغ چلی گئی اور یہ باغ اللہ کے لیے چھوڑ دیا۔

نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر ارشاد فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''ابو دحداح کے لیے جنت میں کتنے بڑے اونچے لمبے پھلدار کھجور کے درخت ہوں گے۔''

واقعی ابو دحداح کا سودا نفع بخش رہا اللہ تعالیٰ نے اس کے قرض کو قبول کر لیا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی گواہی حاصل کرنے کے لیے اس عملی امتحان میں کامیاب ہو گئے۔ یہ واقعی سعادت مندوں میں سے تھے۔

حضرت ابو دحداح خیر و بھلائی کے کاموں میں مسلسل انفاق فی سبیل اللہ کرتے ہوئے زندگی بسر کرنے لگے۔ وہ یہ حقیقت جان چکے تھے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال ختم نہیں ہوتا بلکہ وہ کئی گناہ بڑھ جاتا ہے۔ دنیا میں مال، برکت، سعادت اور سکون کی صورت میں بڑھوتری ہوتی ہے۔ اور آخرت میں نعمت، باعزت جگہ، قرب الٰہی اور رضا الٰہی کی صورت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس لیے وہ بڑھ چڑھ کر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تاکہ اس کی رضا حاصل کر سکے۔

غزوۂ احد میں انہوں نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کی غرض سے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا ان کی بہادری اور شہادت کی داستان پیش خدمت ہے۔

شہادت کے آنگن میں:

ہم غزوۂ احد میں معرکہ آرائی کے آغاز کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان زور کا رن پڑا مسلمان بیک زبان ہو کر ''اَمِتْ أَمِتْ'' پکار رہے تھے یہ وہ شِعار تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے معرکہ آرائی کے دوران کہنے کے لیے پسند کیا تھا۔

ابو دحداح مشرکوں کی صفوں میں تلوار کے وار کرتے ہوئے چکر لگانے لگے۔

یہ لشکر اسلام کے بہادروں، شہسواروں، دلاوروں اور جوانمردوں کی پہلی صف میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ جن میں حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت ابو دجانہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہم اور ان جیسے بہادر اور شہسوار موجود تھے۔ جنہوں نے خوب اچھی طرح دادِ شجاعت دی۔

مسلمانوں کی صورت حال اس وقت یکسر بدل گئی جب تیر انداز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے درّے سے نیچے اتر آئے تھے جس سے جنگ کا نقشہ بدل گیا۔ مسلمان بے چین اور خوف زدہ ہو گئے۔ یہ اچانک گھبراہٹ میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ہوا جس کی کسی کو توقع نہ تھی۔

ان گھبراہٹ زدہ مومنوں کے درمیان میں سے کسی نے باواز بلند کہا: کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے ہیں۔

اس اندوہناک خبر سے مسلمانوں کی رہی سہی قوت بھی جاتی رہی۔

ان میں سے بعض مایوسی، سستی، اکتاہٹ اور بے چینی کی بنا پر شکست خوردہ ہو گئے اور بعض جام شہادت نوش کر گئے۔

جب ابو دحداح نے مسلمانوں کو خوف زدہ دیکھا اور یہ مشاہدہ کیا کہ وہ جنگ سے رک گئے ہیں تو باواز بلند کہا: ''اے انصار کی جماعت! میرے پاس آؤ، میں ثابت بن دحداح ہوں۔ اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ زندہ ہے۔ وہ نہیں مرے گا۔''

ان تنگ لمحات میں حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ مشرکین کے بڑے بڑے شہسواروں کے ایک بڑے جتھے کا سامنا کرتے ہوئے اس سے نبرد آزما ہوئے ہیں اور پہاڑ کی مانند ڈٹ جاتے ہیں۔ لیکن شہادت اس کے انتظار میں رقص کناں ہے۔ بالآخر یہ جام شہادت نوش کر لیتے ہیں۔

علامہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ بیان کرتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوئے فرماتے ہیں:

''کہ غزوۂ احد میں حضرت ثابت بن دحداحہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے مسلمان کئی ٹولیوں میں بٹے ہوئے حیران وپریشان تھے۔ یہ پکارنے لگے:''اے انصار کی جماعت میرے پاس آؤ۔ میں ثابت بن دحداحہ ہوں۔ اگر حضرت محمد ﷺ شہید ہو گئے تو تم کیوں مایوس ہو۔ اللہ تعالیٰ تو زندہ ہیں جسے موت نہیں آئے گی۔ اپنے دین کے دفاع کے لیے لڑو، اللہ تعالیٰ تمہارا حامی وناصر ہوگا۔''

انصار کے چند افراد بھاگ کر اس کے پاس گئے اس نے مسلمانوں میں سے چند افراد کو ساتھ ملاتے ہوئے حملہ کرنا شروع کر دیا۔ ان کے سامنے ایک سخت جتھہ آیا جس میں دشمن فوج کے سردار موجود تھے۔ جن میں خالد بن ولید، عمرو بن عاص، عکرمہ بن ابی جہل، ضرار بن خطاب جیسے جنگجو موجود تھے وہ ان سے نبرد آزما ہونے لگے۔

خالد بن ولید نے اس پر نیزے سے حملہ کیا نیزہ اس کے آر پار ہو گیا اور یہ جام شہادت نوش کرتے ہوئے زمین پر گر گئے۔ ان کے ساتھ دیگر انصاری بھی شہید ہو گئے بیان کیا جاتا ہے کہ غزوہ احد میں آخری شہید ہونے والے تھے۔

اس طرح حضرت ابو دحداح آنکھوں میں ٹھنڈک سمائے ہوئے نیز شہسواری، بہادری، جوانمردی، دلاوری اور پیش قدمی کی تاریخ میں سنہری اور روشن باب کا اضافہ کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے۔

حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ اس سے پہلے انہوں نے غزوہ احد میں بڑا ہی نفع بخش سودا کیا تھا۔ ان کے دل سے اس وقت ایک لطیف جذبہ اٹھکیلیاں کرنے لگا۔ جب اس کے کانوں میں:

﴿مَنْ ذَالَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۝﴾ [البقرة: ٢٤٥]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''کون ہے جو اللہ کو قرض حسن دے گا۔''

کی دلپذیر آواز پڑی۔

پھر اس کے بعد ایک اور دل آویز و ترنم ریز جھونکا ان نبوی الفاظ کی صورت میں محسوس ہوا:

" كَمْ مِنْ عَذْقٍ رِدَاحٍ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ فِي الْجَنَّةِ "

''ابو دحداح کے لیے جنت میں کتنے ہی اونچے لمبے پھل دار درخت ہوں گے۔''

پھر اس کے بعد ایک اور جھونکا آیا جس نے اسے جنت الفردوس میں پہنچا دیا۔

اللہ کی نعمت اور اس کے فضل و کرم نصیب میں آیا ان شہداء کے درجات حاصل ہوئے جو اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور راضی خوشی رزق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی نعمتوں کی برکھا برسائی اور انہیں اپنے فضل و کرم سے نوازا۔

یہ ابو دحداح انصاری ہیں، نیک دل شہسواروں میں سے ایک، لشکر انصار کے ایک فرد جو رسول اللہ ﷺ کے اردگرد سعادت کے لمحات گذارتا رہا۔ جنھوں نے شہادت کی عزت حاصل کی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں شہادت کی خلعت سے سرفراز فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ابو دحداح سے راضی ہوا اسے دلکش اور بہتر جزاء عطا کی بلاشبہ وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

حضرت ثابت بن ابو دحداح رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۱۔ المغازی: ۱/۲۸۱

۲۔ الأستیعاب: ۱/۱۹۷، ۱۹۸

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

٣. الاستبصار: صفحہ: ٣٣٩. ٣٤٠

٤. تهذيب الاسماء واللغات: ٢/ ٢٢٨

٥. صفة الصفوة: ١/ ٦١٦. ٦١٨

٦. الاصابة: ١/ ١٩٣

٧. حياة الصحابة: ١/ ٥١٦. ٢/ ١٦١. ١٦٢

٨. مجمع الزوائد: ٩/ ٣٢٣، ٣٢٤

٩. در السحابة: صفحہ: ٤٢٢: ٤٢٣

١٠. السيرة الحلبية: ٢/ ٥٠٣. ٥٠٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ثابت بن قیس

رضی اللہ عنہ

خطیب رسول اللہ ﷺ اور خطیب انصار۔

شاعر، کاتب، فصیح اللسان اور ابوالکلام۔

جس نے غزوۂ احد اور بعد کی تمام جنگوں میں حصہ لیا۔ غزوۂ بنی قریضہ اور غزوۂ مریسیع میں تو اس کا نہایت ہی دلکش اور خوش نما واقعہ پیش آیا۔

اس کے حق میں بعض آیات کریمہ نازل ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''ثابت بن قیس بہت اچھا آدمی ہے۔''

جنگ یمامہ میں شہید ہوا اس کی مشہور و معروف وصیت عظمت و شرافت پر دلالت کرتی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ

خطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

جس طرح حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ شاعر رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشہور و معروف تھے اسی طرح حضرت ثابت بن قیس بن شماس بن زہیر الأنصاری الخزرجی اعلیٰ پائے کے صحابی رضی اللہ عنہ خطیبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خطیب انصار کی حیثیت سے مانے جاتے تھے۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بلند آواز، خطیب، شاعر، کاتب، شہہ زور، فصیح اللسان اور قادر الکلام تھے۔ دوٹوک بات کرنے کی قدرت رکھتے تھے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اسے باتیں کرنے والی زبان اور سمجھدار دل عطا کیا تھا وہ اپنی گفتگو کا مکمل ادراک بھی رکھتے تھے، وہ شمشیرزنی اپنے مدمقابل کی حیثیت اور مقام ومرتبے کو دیکھ کر کرتے۔

انہوں نے زمانہ جاہلیت میں بھی بہت سے ان معرکوں میں حصہ لیا جو خزرج اور اوس کے درمیان بپا ہوئے۔ ان میں آخری معرکہ جنگ بعاث کا تھا۔ آپ نے ان معرکوں میں اپنی زبان اور تلوار کے ذریعے شرکت کی۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اُوس اور خزرج پر اپنی کرم نوازی کی انہیں انصار کے جھنڈے تلے ایک کر دیا وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار بن گئے۔

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے انصار کے پہلے گروہ میں اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حق کی دعوت کو قبول کیا۔ رسالت محمد کی گواہی دی۔ ان کا کلام کوثر و تسنیم سے دھلا ہوا ایسی خوشبودار بادنسیم کی طرح مہکتا ہوا ہوتا جو جنت کے باغیچوں کی کلیوں سے چھوکر آتی ہو۔ اور اس کی مہک دنیا میں پھیل رہی ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ میدان کارزار میں جرأت و شجاعت اور مضبوط دلی کے اعتبار سے اسی طرح مشہور و معروف تھے جس طرح گفتگو کرنے میں مہارت رکھتے تھے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے خیر مقدم کرتے ہوئے اپنے خطاب میں کہا:

''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم آپ کی حفاظت اسی طرح کریں گے جس طرح ہم اپنی اور اپنے بچوں کی حفاظت کرتے ہیں تو ہمیں اس کے بدلے کیا صلہ ملے گا۔''

آپ نے ارشاد فرمایا: ''جنت''

انصار نے بیک زبان ہوکر کہا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس معاوضے پر راضی ہیں۔''

اس لمحے سے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے جنت کو اپنا نصب العین بنالیا اور اہل جنت میں شامل ہونے کے لیے جدوجہد کرنا شروع کردی۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے معرکے اور جنگیں:

تاریخی حوالہ جات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر کے علاوہ تمام جنگوں میں شریک ہوئے۔ یہ غزوہ احد میں حاضر ہوئے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس کی پہلی جنگ تھی۔ پھر بقیہ تمام جنگوں میں شریک ہوئے۔ غزوہ بنو نضیر میں انہوں نے بڑا نمایاں کارنامہ سرانجام دیا۔

غزوۂ اُحزاب بیت چکا، حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ یہ جان گئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اُحزاب کو خود شکست دی۔ اس غزوہ کے دوران بنو قریظہ اور خبیث یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ توڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ لڑائی کا حکم دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف چلے اور آپ کے ہمراہ آپ کے سرخیل بہادر شہسوار اللہ اکبر اور لا الہٰ الا اللہ کہتے ہوئے روانہ ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پچیس دن تک ان یہودیوں کا محاصرہ کیا۔ جب محاصرے نے شدت اختیار کر لی تو ان سے یہ کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم تسلیم کرنے کی شرط پر قلعے سے نیچے اتر آؤ لیکن وہ اس شرط پر اترے کہ حضرت سعد بن معاذ انصاری الاشہلی جو فیصلہ صادر کریں گے ہمیں وہ منظور ہوگا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں یہ فیصلہ صادر کیا:

''کہ ان کے مردوں کو قتل کر دیا جائے۔ ان کے مال و دولت کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ نیز ان کی اولاد اور عورتوں کو گرفتار کر لیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کہ آپ نے بالکل وہی فیصلہ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسمان سے نازل کیا۔''

یہودی اپنے قلعوں سے نیچے اتر آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حارث نجاری کی دختر کے گھر قید کر دیا۔ یہ چھ یا سات سو کی تعداد میں تھے۔ ان کی گردنیں ان خندقوں میں اڑائی گئیں جو مدینہ منورہ میں کھودی گئی تھیں۔

غزوۂ بنی قریظہ میں حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دلچسپ قصہ پیش آیا۔ ہوا یہ کہ وہ یہودی جو گرفتار کر لیے گئے تھے اور انہیں پھانسی کا حکم سنا دیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک یہودی زبیر بن باطا بھی تھا۔ زبیر نے جنگ بعاث (جو کہ زمانہ جاہلیت میں وقوع پذیر ہوئی تھی) میں حضرت ثابت بن قیس بن شماس پر ایک احسان کیا تھا۔ جنگ کے دوران زبیر نے ثابت بن قیس کو قابو کر لیا تھا۔ لیکن پیشانی کے بال کاٹ کر چھوڑ دیا تھا۔

مزید اسے کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا۔ معرکہ قریظہ میں وہ بہت بوڑھا ہو چکا تھا۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے ابوعبدالرحمٰن کیا تو مجھے پہچانتا ہے۔ ابوعبدالرحمٰن زبیر کی کنیت تھی اس نے کہا:

''میرے جیسا آدمی کیا آپ جیسے آدمی کو بھول سکتا ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: ''کہ میں جنگ بعاث میں مجھ پر کیے گئے تیرے احسان کا بدلہ چکانا چاہتا ہوں۔''

اس نے کہا: ''اے ابومحمد عزت والے ہی عزت والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ ابومحمد حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی کنیت تھی۔

پھر ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ زبیر کو میرے سپرد کر دیں اس کا مجھ پر ایک احسان ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کا بدلہ دوں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ٹھیک ہے وہ تمہارے سپرد کیا جاتا ہے۔ جو چاہو اس سے سلوک کرو۔''

پھر حضرت ثابت رضی اللہ عنہ زبیر کے پاس آئے اسے بتایا: ''کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھے میرے سپرد کر دیا ہے۔

جاؤ! میں نے تجھے معاف کیا۔''

بڑے بوڑھے زبیر نے کہا: ''نہ میری بیوی میرے پاس رہی اور نہ اولاد میں زندہ رہ کر کیا کروں گا۔''

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور زبیر کے اہل وعیال عنایت کر دینے کا مطالبہ کیا آپ نے فرمایا:

''اس کے اہل وعیال بھی تمہارے سپرد کیے جاتے ہیں۔''

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے زبیر کے پاس آ کر کہا: ''مجھے رسول اللہ ﷺ نے تیرے اہل وعیال میرے سپرد کر دیئے ہیں اور وہ میں تیرے سپرد کرتا ہوں۔''

زبیر نے کہا: ''کیا حجاز میں کوئی ایسا گھرانہ ہے جس کے پاس مال نہ ہو۔'' بغیر مال ودولت کے اہل وعیال کی گذران کیسے ہوگی؟۔''

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی: ''یا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ زبیر کے مال کا کیا بنے گا۔"

آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کا مال بھی تیرے سپرد کیا جاتا ہے۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ زبیر کے پاس آئے اور اسے بتایا: "کہ رسول اللہ ﷺ نے تیرا مال بھی میرے اختیار میں دے دیا ہے۔ وہ مال بھی میں تیرے سپرد کرتا ہوں۔" زبیر بن باطا یہودی نے پوچھا چینی آئینے جیسے صاف ستھرے چہرے والے یہودیوں کے بادشاہ کعب بن سعد کا کیا بنا؟۔"

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"وہ دیگر مقتولین کے ساتھ ہی قتل کر دیا گیا۔" زبیر نے پوچھا: "شہری اور دیہاتی آبادی کے سردار حیئی بن اُخطب کا کیا بنا؟"

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: "اسے بھی قتل کر دیا گیا ہے۔"

زبیر نے پوچھا: "ہمارے پیش رو اور حامی و ناصر عزّال بن شمویل کا کیا بنا؟۔" جب ہم کسی پر یلغار کرتے یا حملہ آور ہوتے تو وہ ہمارے پیش پیش ہوا کرتا تھا۔، آپ نے فرمایا: "وہ بھی قتل کر دیا گیا ہے۔" زبیر نے پوچھا: "بنو کعب بن قریظہ اور بنو عمرو بن قریظہ کا کیا بنا؟۔"

حضرت ثابت نے تلخ انداز اختیار کرتے ہوئے کہا: "وہ سب جہنم رسید ہوئے قتل کر دیئے گئے ہیں۔ تجھے اللہ ہدایت دے۔"

زبیر نے کہا: "اے ثابت میں تجھے اللہ اور اس احسان کا واسطہ دے کر کہتا ہوں جو میں نے تجھ پر کیا آپ مجھے بھی اپنی قوم کے پاس پہنچا دیں۔ اللہ کی قسم میں ان کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد خود زندہ رہنے میں کوئی بہتری نہیں سمجھتا۔ میں تو اپنے جگری دوستوں کو ملے بغیر اتنی دیر بھی نہیں رہ سکتا جتنی دیر کنوئیں سے نکالے گئے ڈول واپس کنویں میں دوبارہ گرانے میں لگتی ہے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے زبیر بن باطا کی بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی، آپ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے اس کی خواہش پوری کر دو۔''

لہٰذا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اس کی گردن پر تلوار کا وار کیا اور اس کا کام تمام کر دیا۔

جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو زبیر کی اپنے دوستوں سے ملاقات والی بات معلوم ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''بخدا یہ نارِ جہنم میں اپنے جگری دوستوں سے ملاقات کرے گا۔

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اس حادثے میں زبیر بن باطا یہودی کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں:

وَفَتْ ذِمَّتِیْ أَنِّیْ کَرِیْمٌ وَ اَنَّنِی
صَبُوْرٌ إِذَا مَا الْقَوْمُ حَادُوْا عَنِ الصَّبْرِ
وَ کَانَ زُبَیْرٌ اَعْظَمَ النَّاسِ مِنَّةً
عَلَیَّ فَلَمَّا شُدَّ کُوْعَاهُ بِالْأَسْرِ
اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْمَا أُفُکَّهُ
وَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَحْرًا لَنَا یَجْرِی

۱۔ ''میری ذمے داری پوری ہوئی۔ میں عزت دار ہوں۔ اور میں صبر کرنے والا ہوں جبکہ قوم صبر سے کنارہ کشی اختیار کر لیتی ہے۔''

۲۔ ''زبیر کا مجھ پر سب لوگوں سے بڑھ کر احسان تھا۔ جب وہ گرفتار ہوا۔''

۳۔ ''تو میں اسے چھوڑانے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ تو ہمارے لیے ایک بہتا ہوا سمندر ہیں۔''

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ غزوۂ بنو مصطلق میں شریک ہوئے اللہ نے اہل ایمان کو اس جنگ میں فتح نصیب کی۔ بنو مصطلق مغلوب ہوئے۔ معرکہ اپنے اختتام کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہنچا۔ مال غنیمت تقسیم کر دیا گیا۔ قیدی مرد عورتیں اور بچے، مجاہدین اور مدرسۂ محمدیہ کے شہسواروں میں تقسیم کر دیے گئے۔

سیدہ جویریہ بنت حارث حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی۔ آپ نے اس سے (۹) اوقیے سونے کی ادائیگی کی شرط پر آزاد کرنے کا معاہدہ کر لیا۔ وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو اپنی خاندانی وجاہت اور صورت حال سے آگاہ کیا: اللہ کی نظر عنایت اور فضل و کرم نے اسے امہات المؤمنین میں شامل ہونے کا سنہری موقع فراہم کر دیا۔ وہ اس طرح کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے عقیدت بھرے انداز میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں آپ کے حق میں جویریہ بنت حارث کے بارے میں دستبردار ہوتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے رشتۂ ازدواج میں لے لیا۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

بلیغ الکلام خطیب:

خطابت اور فصاحت کی دنیا میں حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا نام ہے۔ فصاحت و بلاغت اور بیان و کلام کے آسمان پہ اس نے بڑی فتح و نصرت کے جھنڈے گاڑے۔

جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مختلف قبائل کے وفود آنے شروع ہوئے ان میں بنو تمیم کا ایک وفد آیا جس میں ان کا مشہور و معروف خطیب عطارد بن حاجب بن زُرَارہ بھی تھا جس پہ انہیں بڑا ناز تھا۔ تمیمی اٹھے کہنے لگے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں۔

تاکہ ہم آپ کے سامنے قومی و قبائلی فخر و مباہات کا مظاہرہ کریں۔ آپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہمارے خطیب اور شاعر کو اجازت دیں تاکہ وہ اپنے اپنے فن کا مظاہرہ کریں۔ کیسے کیسے جوہر ہم نے چھپا رکھے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں آپ کے خطیب کو اجازت دیتا ہوں۔ وہ اپنی خطابت کے جوہر دکھلائے جو کہنا چاہے کہے۔

عطارد بن حاجب بن زُرارہ کھڑا ہوا اور یوں گویا ہوا:

« اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهُ عَلَیْنَا الفَضْلُ ، وَ هُوَ اَهْلُهُ ، اَلَّذِیْ جَعَلَنَا مُلُوْکًا وَ وَهَبَ لَنَا اَمْوَالًا عِظَامًا نَفْعَلُ فِیْهَا الْمَعْرُوْفَ . وَ جَعَلَنَا أعِزَّةَ أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَ اَکْثَرَهُ عَدَدًا وَ أَیْسَرَهُ عُدَّةً فَمَنْ مِثْلُنَا فِی النَّاسِ؟ أَلَسْنَا بِرُؤُوْسِ النَّاسِ ، وَ اُوْلِی فَضْلِهِمْ ؟ فَمَنْ فَاخَرَنَا فَلْیَعْدُدْ مِثْلَ مَا عَدَدْنَا وَ اِنَّا لَوْ نَشَآءُ لَاَکْثَرْنَا الْکَلَامَ وَ لٰکِنْ نَخْشٰی مِنَ الْاِکْثَارِ فِیْمَا أُعْطَانَا ، وَ اِنَّا نُعْرَفُ بِذٰالِکَ أَقُوْلُ هٰذَا لِأَنْ تَأتُوْا بِمِثْلِ قَوْلِنَا . وَ اَمْرٌ أَفْضَلُ مِنْ أَمْرِنَا »

''تمام تر تعریف اللہ کے لیے جس کا ہم پر بڑا فضل و کرم اور وہ واقعی ہر قسم کی تعریف کا اُھل ہے۔ جس نے ہمیں بادشاہ بنایا۔ ہمیں بہت مال و دولت عطا کیا۔ ہم اپنے مال سے اچھے کام سرانجام دیتے ہیں۔ اس نے ہمیں اہل مشرق میں معزز بنایا، ہم تعداد میں سب سے بڑھ کر اور تیاری میں سب پہ فوقیت رکھنے والے ہیں۔ لوگوں میں ہم جیسا بھلا کون ہے؟۔ ہم سا ہو تو سامنے آئے۔ کیا ہم لوگوں کے سردار اور فضل و شرف کے اعتبار سے ان میں سے سب بڑھ کر نہیں؟ جو ہمارے مقابلے میں فخر کا اظہار کرتا ہے وہ اپنی افرادی قوت کا ہماری افرادی قوت سے موازنہ کر کے دیکھ لے۔ باتیں تو بہت ہو سکتی ہیں لیکن ہمیں اندیشہ ہے کہ اپنی تمام خوبیوں کا تذکرہ کیا تو بہت بڑھ جائے گی۔ لوگ ہمارے مقام و مرتبے اور طول و اطوار کو جانتے ہیں۔ میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ کوئی ہے تو وہ ہم جیسی گفتگو اور ہم سے بہتر کارنامہ پیش کرے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطیب اور شہسوار حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ثابت ذرا اٹھو۔ اس شخص کے خطاب کا اپنے خطیبانہ انداز میں جواب دو۔'' حضرت ثابت اٹھے اور عطارد کا یوں جواب دیا۔

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ خَلَقَهُ قَضٰی فِیْهِنَّ اَمْرَهُ ، وَسِعَ كُرْسِیَّهُ عِلْمُهُ لَمْ یَكُنْ شَیْءٌ قَطُّ إِلَّا مِنْ فَضْلِهٖ ثُمَّ كَانَ مِنْ قُدْرَتِهٖ أَنْ جَعَلَنَا مُلُوْكًا ، وَاصْطَفٰی مِنْ خِیَرَتِهٖ رَسُوْلًا اَكْرَمَهُ نَسَبًا وَ اَفْضَلَهُ حَسَبًا ، فَأَنْزَلَ عَلَیْهِ كِتَابًا وَائْتَمَنَهُ عَلٰی خَلْقِهٖ فَكَانَ خِیَرَةَ اللّٰهِ فِی الْعَالَمِیْنَ ثُمَّ دَعَا النَّاسَ إِلَی الْإِیْمَانِ بِهٖ فَآمَنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ الْمُهَاجِرُوْنَ مِنْ قَوْمِهٖ وَ ذَوِی رَحِمِهٖ اَكْرَمُ النَّاسِ أَحْسَابًا وَ اَحْسَنُ النَّاسِ وُجُوْهًا وَ خَیْرُ النَّاسِ فِعَالًا ثُمَّ كَانَ اَوَّلَ النَّاسِ إِجَابَةً وَ إِسْتِجَابَةً لِلّٰهِ حِیْنَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ نَحْنُ فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ وَ وُزَرَاءُ رَسُوْلِهٖ فَقَاتَلَ النَّاسَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا فَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ مَنَعَ مَالَهُ وَ دَمَهُ وَ مَنْ كَفَرَ جَاهَدْنَاهُ فِی اللّٰهِ اَبَدًا وَ كَانَ قَتْلُهُ عَلَیْنَا یَسِیْرًا أَقُوْلُ هٰذَا أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالسَّلَامُ عَلَیْكُمْ))

''سب تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ ان میں اپنا حکم نافذ کیا۔ اس کا علم اس کی کرسی کو اپنے احاطے میں لیے ہوئے ہمیشہ ہر چیز اسی کے فضل وکرم سے معرض وجود میں آتی ہے۔ پھر اس نے اپنی قدرت کاملہ سے ہمیں بادشاہ بنادیا۔ اس نے اپنے بہتر بندوں میں سے ایک رسول کا انتخاب کیا جو حسب ونسب کے اعتبار سے معزز وافضل ہیں۔ اس پر ایک کتاب نازل کی۔ اسے اپنی مخلوق کا امین قرار دیا۔ وہ تمام جہانوں میں اللہ تعالیٰ کا بہترین انتخاب ٹھہرے پھر آپ نے لوگوں کو ایمان کی دعوت دی۔ رسول اللہ ﷺ پر آپ کی قوم اور رشتہ دار مہاجرین ایمان لائے۔ آپ خاندانی لحاظ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے تمام لوگوں سے بڑھ کر عزت والے۔ سب لوگوں سے بڑھ کر حسین و جمیل اور سب لوگوں سے بہت کارنامے سرانجام دینے والےہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو قبول کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جب ہمیں دعوت دی تو ہم نے دل و جان سے آپ کی دعوت کو قبول کیا۔ ہم اللہ کے انصار اور اس کے رسول کے وزیر ٹھہرے آپ لوگوں سے نبرد آزما ہوئے یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آیا۔ اس نے اپنے مال اور جان کو محفوظ کر لیا اور جس نے انکار کیا تو ہم نے ہمیشہ اس سے اللہ کے لیے جہاد کیا۔ اسے قتل کرنا ہمارے لئے آسان تھا۔

بس یہی میری بات ہے۔ میں اللہ سے اہل ایمان مردوں اور عورتوں کے لیے بخشش طلب کرتا ہوں۔'' والسلام علیکم

حکیمانہ اسلوب گفتگو، شگفتہ گوئی اور سیاسی انداز اپناتے ہوئے بنو تمیم کے خطاب کا حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تو وہ انگشت بدنداں رہ گیا۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ خطاب کے دوران یوں دکھائی دیتے تھے۔ جیسے ان صحیفوں کو بغیر کسی تکلیف کے پڑھتے جا رہے ہوں۔ جو گھروں میں نور ہدایت کو پھیلانے کا باعث بن رہے ہوں۔

پھر نبی کریم ﷺ نے بنو تمیم کے شاعر کو اجازت دی تو زبرقان بن بدر اٹھا ایک عمدہ قصیدہ پیش کیا اس کے جواب میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اٹھے اس نے زبرقان کے قصیدے کا منہ توڑ جواب دیا اور اس میں اسلام کا ایسے اسلوب میں تعارف کرایا کہ بنو تمیم انگشت بدنداں دیکھتے رہے گئے۔

اَقرع بن حابس تمیمی کہتے ہیں کہ بخدا مجھے معلوم نہیں کہ یہ اصل معاملہ کیا ہے؟ ہمارے خطیب نے گفتگو کی تو ان کے خطیب نے اس سے بہت عمدہ اور اچھا انداز

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اپنایا۔ ہمارے شاعر نے اپنا کلام پیش کیا تو ان کا شاعر اس سے بازی لے گیا۔

پھر اقرع بن حابس تمیمی رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا۔

اور اس نے برملا یہ اقرار کیا۔

((اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ))

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔''

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اسلام قبول کرنے سے پہلے جو کچھ بھی تمہاری طرف سے سرزد ہوا وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گا۔ پھر آپ نے انہیں تالیف قلب کی خاطر نقدی اور لباس کی صورت میں عطیات دیئے۔ یہ کوئی انعام نہیں تھا صرف دلجوئی کی ایک عمدہ صورت تھی۔

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ قبائل کے وفود کو نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کرتے اور آپ کے پاس ہی رہتے۔ جب آپ ﷺ اسے حکم دیتے تو یہ وفود سے خطاب کرتے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے اسے مسیلمہ کذاب کو جواب دینے کا حکم دیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں مسیلمہ کذاب اپنی قوم کے لاؤ لشکر کے ساتھ مدینہ منورہ آیا۔ اس نے یہ تجویز پیش کی کہ اگر محمد ﷺ مجھے اپنے بعد اپنا نائب نامزد کر دیں تو میں آپ کی پیروی اختیار کرلوں گا۔ نبی کریم ﷺ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تشریف لائے۔ آپ نے اپنے ہاتھ میں ایک چھڑی پکڑی ہوئی تھی مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے سامنے آ کر کھڑے ہوئے۔ آپ نے مسیلمہ کو مخاطب کر کے یہ ارشاد فرمایا کہ اگر تم مجھ سے یہ چھڑی مانگو تو میں تجھے یہ بھی نہیں دوں گا۔ تو اللہ کے حکم سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتا۔ اگر تو نے انحراف کیا تو اللہ تیری جڑیں کاٹ کر رکھ دے گا۔ میں تجھے بعینہٖ اسی طرح دیکھ رہا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوں جیسے میں نے خواب میں دیکھا: ''میری طرف سے یہ ثابت بن قیس تیری باتوں کا جواب دیں گے۔'' یہ کہہ کر آپ تشریف لے گئے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کے بارے میں دریافت کیا: ''کہ میں نے تجھے ویسے ہی دیکھا جیسے مجھے خواب میں دیکھایا گیا تھا۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: ''کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ یہ دیکھ کر مجھے بڑا افسوس ہوا مجھے خواب ہی میں وحی کی گئی کہ میں ان کنگنوں پر پھونک ماروں میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ میرے بعد دو کذاب منظر عام پر آئیں گے۔ جو جھوٹی نبوت کا دعویٰ کریں گے ایک ان میں صنعائے یمن کا رہنے والا اسود عنسی اور دوسرا یمامہ کا رہائشی مسیلمہ کذاب ہوگا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ اور قرآنی خوشبو کا پھیلاؤ:

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے قرآن کریم کے ساتھ خوشگوار لمحات بسر ہوئے۔ کیونکہ قرآن کریم کی خوشبو دار ہوائیں ایسی ہیں جن سے سینوں میں ٹھنڈک اور عقلوں میں روشنی پیدا ہوتی ہے۔

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ فصیح و بلیغ قرآن کریم کو جاننے والے اور اس کے اعجاز کو سمجھنے والے صحابی تھے۔ وہ گفتگو کے جملہ طریقوں کو خوب اچھی طرح جانتے تھے یہ خوبیاں ان میں اس لیے پیدا ہوئی تھیں کہ یہ معلم اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش میں پناہ گزیں تھے اور براہ راست علمی فیض حاصل کر رہے تھے۔

جب قرآن کریم کے کسی مقام کو سمجھنے میں کوئی الجھن پیش آتی تو وہاں رک جاتے غور و تدبر کرتے پھر بھی سمجھ نہ آتی تو رسول اللہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حل معلوم کرتے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علاوہ ازیں حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا شمار ان تیس خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے جنہیں کاتب وحی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

قران کریم کے ساتھ گذارے گئے خوشگوار لمحات میں سے ایک نہایت ہی قیمتی اور سنہری وہ موقع ہے۔ جبکہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں پناہ گزیں ہوئے۔ آپ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی عمدہ طبیعت۔ ایمان کی گہرائی اور اپنے خالق کے ساتھ مضبوط رابطے کا مشاہدہ کیا۔ تو انہیں سعادت کی زندگی، شہادت کی موت اور اہل جنت میں سے ہونے کا مژدہ جانفزا سنایا۔

تاریخی کتابوں میں یہ مذکور ہے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اندیشہ ہے کہ میں تباہ و برباد ہو جاؤں گا۔ اس لیے کہ اللہ نے ہمیں منع کیا ہے کہ ہم یہ دلی رغبت رکھتے ہوں کہ ہماری ان کاموں کے حوالے سے تعریف کی جائے جو ہم نے سرانجام نہ دیئے ہوں۔

میری یہ کیفیت ہے کہ مجھے اپنی تعریف بہت پسند ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نخوت اور اکڑ خوں سے ہمیں منع کیا ہے۔

میں ایک ایسا شخص ہوں جو حسن و جمال کو بہت پسند کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے بھی روکا ہے کہ ہم اپنی آوازیں آپ کی آواز سے بلند کریں۔

میں ایک ایسا شخص ہوں جس کی آواز بڑی بلند ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے ثابت کیا تجھے یہ پسند ہے کہ سعادت کی زندگی، شہادت کی موت حاصل کرے اور تو جنت میں داخل ہو۔''

عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل کیوں نہیں؟۔''

تو واقعی انہوں نے سعادت کی زندگی مسیلمہ کذاب کے مقابلے میں جنگ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یمامہ میں جام شہادت نوش کیا۔

طبری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اپنی تفسیر کی کتابوں میں اس آیہ کریمہ کے ضمن میں لکھا ہے:

﴿ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۝ ﴾ [النساء: ٦٦]

''اگر ہم نے انہیں یہ حکم دیا ہوتا کہ اپنے آپ کو ہلاک کر دو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو ان میں سے کم ہی آدمی اس پر عمل کرتے۔''

کہ ایک دفعہ حضرت ثابت بن قیس اور ایک یہودی شخص نے باہمی طور پر فخر و مباہات کا تذکرہ کیا۔

یہودی کہنے لگا: ''اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ حکم نازل کیا کہ اپنے آپ کو قتل کر دیں تو ہم نے اپنی جانوں کو قتل کر دیا۔''

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں کہا:

''اللہ کی قسم اگر اللہ ہمیں یہ حکم دیتے کہ تم اپنی جانوں کو قتل کر دو تو ہم بھی اپنے آپ کو قتل کر دیتے۔'' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی۔

﴿ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ اَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝ ﴾ [النساء:٦٦]

''حالانکہ جو نصیحت ان کو کی جاتی ہے اگر یہ اس پر عمل کرتے تو یہ ان کے لیے زیادہ بہتری اور زیادہ ثابت قدمی کا موجب ہوتا۔''

یہ بات جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

((اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ لَرِجَالًا اَلْاِيْمَانُ اَثْبَتُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِيْ))

''میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جن کے دلوں میں ایمان مضبوط پہاڑوں سے بھی زیادہ پختہ ہے۔''

❁ ...... ❁ ...... ❁

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دور اور حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی وصیت:

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ ارتدادی جنگوں میں شریک ہوئے۔ جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب سے نبرد آزما ہونے کے لیے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں انصار کا جھنڈا اٹھاتے ہوئے شامل لشکر ہوئے انہوں نے اس موقع پر کفن کے لیے دو ایسی سفید چادریں زیب تن کی ہوئی تھیں جن کو خوشبو سے بسا رکھا تھا۔

جب دونوں لشکروں کی آپس میں مڈبھیڑ ہوئی۔ ابتدائی معرکہ آرائی میں مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ حضرت ثابت اور ابو حذیفہ کے غلام سالم نے باہمی گفتگو کرتے ہوئے کہا: ''رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں ہم اس طرح تو نہیں لڑا کرتے تھے پھر دونوں نے جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر زمین میں گڑھا کھود کر اپنا نصف دھڑ اس میں گاڑ لیا، یوں وہاں جم گئے تاکہ قدم پیچھے ہٹنے نہ پائیں۔ دونوں یہ حیرت انگیز انداز اپناتے ہوئے دشمن سے لڑے پھر حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا:

''الٰہی میں تیرے حضور ان لوگوں (یعنی کافروں) سے برأت کا اظہار کرتا ہوں جو کچھ بھی یہ لے کر میدان میں اترے اور مسلمان جو کچھ کر رہے ہیں اس پر آپ کے حضور معذرت خواہ ہوں۔''

پھر فرمایا: ''بہت بُرا ہے جس کا تم نے اپنے آپ کو عادی بنا لیا ہے اور یہ بھی بہت برا ہے جس کا تم نے آج اپنے ساتھیوں کو عادی بنا دیا ہے۔ ہمارے اور ان کے درمیان کچھ دیر کے لیے راستہ چھوڑ دو۔''

پھر حضرت ثابت رضی اللہ عنہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہوتے ہوئے یہ رزمیہ شعر پڑھنے لگے:

لَيْسَ فِرَارِیْ يَا بَرَآءُ مُخَلِّدِیْ
وَالْمَوْتُ فِي عُنُقِیْ بِهٖ رَهْنُ يَدِیْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اِنْ لَا يَجِيءُ الْيَوْمَ يأتِي فِيْ غدِیْ

آمَنْتُ بِاللّٰهِ العَلِيّ الأمْجَدِ

وَ بِالنَّبِيّ عَبْدِهٖ مُحَمَّدِ

هَادٍ اِلٰى سُبُلِ الْهُدٰى وَ مُهْتَدِیْ

قَدْ كَانَتِ الْأَنْصَارُ فِي الْيَوْمِ البَدِی

آسَادَ غَابٍ لَا ضُبَابَ فَدْ فَدِ

فَأصْبَحُوْا مِثْلَ النَّعَامِ الشُرَّدِ

۱۔ ''اے براء میرا بھاگنا مجھے ہمیشہ رکھنے کے لیے نہیں میرے ہاتھوں میری موت گروی ہو چکی ہے۔''

۲۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میری آج کی کل نہ ہو۔ میں اللہ بزرگ و برتر پر ایمان لایا ہوں۔''

۳۔ ''اور اس کے بندے نبی حضرت محمد ﷺ پر ایمان لایا ہوں جو خود بھی ہدایت یافتہ ہیں اور ہدایت کے راستوں کی راہنمائی کرتے ہیں۔''

۴۔ ''انصار ایام جنگ میں جنگل کے شیروں کی مانند تھے وہ روندی ہوئی زمین پر پڑی ہوئی کہر آلود جھاگ کی مانند نہ تھے۔''

۵۔ اب تو وہ خوف زدہ شتر مرغ کی مانند ہو چکے ہیں۔''

پھر لڑے تلوار چلائی اور یہ جامِ شہادت نوش کر گئے۔ اللہ ان سے راضی اور یہ اپنے اللہ سے راضی۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے اس روز نہایت عمدہ درع پہن رکھی تھی۔ ایک شخص وہاں سے گذرا اس نے درع لے لی۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص سویا ہوا تھا اس کے خواب میں حضرت ثابت رضی اللہ عنہ آئے اور اس سے کہا کہ میں آپ سے ایک وصیت کرتا ہوں۔ آپ اسے خواب سمجھ کر ضائع نہ کر دینا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں گذشتہ کل جب شہید ہو گیا تو ایک مسلمان نے میری درع اپنے قبضے میں لے لی۔ اس کا پڑاؤ لوگوں کے آخر میں ہے اس کے خیمے کے سامنے دراز قد پھرتیلی گھوڑی بندھی ہوئی ہے۔ اور دوسری نشانی یہ ہے کہ درع پر پتھر کی ہنڈیا رکھی ہوئی ہے اور ہنڈیا پر کجاوا رکھا ہوا ہے۔ تم خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ کسی کو درع لانے کے لیے بھیجے جب تم مدینہ منورہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واپس جانا تو میری طرف سے یہ عرض کرنا کہ مجھ پر اتنا قرض ہے۔ قرض خواہ فلاں فلاں اشخاص ہیں۔ میرے فلاں فلاں غلام ہیں انہیں آزاد کر دیں اور میرا قرض اتار دیں۔

وہ شخص نیند سے بیدار ہوا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا خواب کے بارے میں آپ کو بتایا۔

انہوں نے درع لینے کے لیے ایک شخص کو بھیجا وہ اسے لے آیا بالکل اسی انداز میں درع وہاں موجود تھی۔ جس طرح اس کی تفصیلات بتائی گئی تھیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب بتایا آپ نے وصیت پر عمل کیا۔

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اس حوالے سے منفرد دکھائی دیتے ہیں کہ موت کے بعد خواب کی صورت میں کی گئی وصیت پر عمل کیا گیا۔ ان کے علاوہ تاریخ میں کوئی ایسی شخصیت دکھائی نہیں دیتی جسے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ جیسی انفرادیت حاصل ہو۔

یہ ثابت بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ ہیں جس کی رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ میں تعریف کی ہے کہ:

((نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَیْسٍ))

''ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ بہت اچھا آدمی ہے۔''

اللہ ان سے راضی اور یہ اپنے اللہ سے راضی۔

''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کو پالنے والا ہے۔''

❁ ...... ❁ ...... ❁

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۱. فضائل صحابہ امام نسائی: صفحہ: ۳۷
۲. المستدرک امام حاکم: ۳/۲۵۹. ۲۶۱
۳. الاستیعاب: ۱/۱۹۳. ۱۹۷
۴. اسُدُ الغابۃ: ۱/۲۷۵. ۲۷۶
۵. تھذیب الاسمآء واللغات: ۱/۱۳۹، ۱۴۰
۶. البدایۃ والنھایۃ: ۶/۳۲۳
۷. سیر أعلام النبلاء: ۱/۳۰۸. ۳۱۴
۸. العِبَر: ۱/۱۴
۹. مجمع الزوائد: ۹/۳۲۱. ۳۲۳
۱۰. تھذیب التھذیب: ۲/۱۲
۱۱. الاصابۃ: ۱/۱۹۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حارث بن ربعی

رضی اللہ عنہ

- تاریخ نے جسے شہسوار رسول ﷺ کی حیثیت سے پہچانا۔ حدیث میں وارد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ابوقتادہ ہمارے بہترین شہسوار ہیں۔''
- حدیث میں مذکور اس شہسوار نے ۱۷۰ احادیث روایت کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔
- جنگوں اور اسلامی فتوحات میں جس نے نہایت ہی خوشگوار لمحات بسر کئے۔
- جس کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ گواہی دی: ''یہ اللہ کا شیر ہے۔''
- مدینہ منورہ میں ۵۴ھ ہجری میں وفات پائی جبکہ اس کی عمر ۷۰ برس تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابو قتادہ حارث بن ربعی الأنصاری رضی اللہ عنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شہسوار:

کسی انصاری جوانمرد کا شہسوار رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونا ہی کوئی معمولی بات نہیں اور پھر یوں سونے پہ سہاگہ ہوا کہ وہ شہسوار بھی نامی گرامی، بلند ہمت اور نیزہ باری اور شمشیرزنی میں سب سے زیادہ مہارت رکھتا ہو۔

اس انسان کے لیے شہسوار رسول ہونا بڑے نصیب، فضل وشرف اور عزت و تکریم کی بات ہے جس نے میدانہائے نبویہ کی تاریخ میں اس وقت سنہری اور دیدہ زیب صفحات رقم کیے۔

جب مظلوموں کو اپنے دفاع کے لیے جنگ کرنے کی اجازت دے دی گئی تھی اور انہیں یہ مژدہ جانفزا سنا دیا گیا تھا کہ اللہ ان کی مدد پر قادر ہے وہ خوش نصیب اس حالت میں اپنے اللہ سے ملا کہ اس کا چہرہ نور یقین سے روشن اور تر و تازہ تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت دعوت سے سرشار تھا۔

اس کی میٹھی میٹھی سیرت نے انسانی معاشرے پر انتہائی گہرے اثرات چھوڑے جس میں بہت سے نصیحت آموز واقعات اور بہادری، جوانمردی اور جہاد کی تاریخ میں خوشگوار لمحات پائے جاتے ہیں۔

آپ کی معلومات کے لیے یہی کافی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ بہادر دلیر اور نڈر صحابی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمارے اس جوانمرد کا نام اللہ کا شیر رکھا۔

ہاں ہاں ہمارے آج کے بہادر، شہسواروں کے سردار بہادر شہسواروں کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سرخیل عالم، فاضل متقی صحابی ہیں جس کی بہادری، دلاوری اور قوت وتوانائی کی تعریف رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ میں کی:

((خَيْرُ فُرْسَانِنَا اَبُو قَتَادَةَ))

''ابوقتادہ ہمارا بہترین شہسوار ہے۔''

آج جوانمردی وشہسواری کا سفر حضرت ابوقتادہ کے نام کے ساتھ جاری و ساری ہے۔ جو حارث بن رَبعی بن بلاّمہ انصاری خزرجی السلمی تھے۔

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنی کنیت کے اعتبار سے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں منفرد دیکھائی دیتے ہیں ابن عُلاّن صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ''کہ مجھے نہیں معلوم کہ تمام صحابہ کرام میں اس کے علاوہ کسی کی یہ کنیت ہو۔ مزید آنکہ وہ ایک جلیل القدر، عظیم المرتبت شہسوار رسول ﷺ تھے۔

حافظ حدیث شہسوار:

جب سے رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے حضرت ابوقتادہ آپ کی خدمت اقدس میں اکثر بیشتر حاضر ہوتے اور آپ کی پاکیزہ مجالس سے فیض حاصل کرتے اور رسول اللہ ﷺ کے علمی چشمے سے بقدر استطاعت اپنی پیاس بجھاتے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑا قوی حافظ عطا کر رکھا تھا ان کی بہادری کے تو کیا کہنے۔ یہ ان عظیم المرتبت نمایاں شخصیات میں سے تھے۔ جنہوں نے اَحادیث رسول ﷺ کو زبانی یاد کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ نے ۱۷۰ احادیث روایت کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ جن میں سے گیارہ احادیث پر امام بخاری اور امام مسلم کا اتفاق ہے۔ دو احادیث ایسی ہیں جن میں امام بخاری منفرد ہیں اور آٹھ احادیث ایسی ہیں جن میں امام مسلم منفرد ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو قتادہ سے صحابی رسول ﷺ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث روایت کی اور بہت سے عالم فاضل تابعین نے بھی احادیث بیان کیں، جن میں سعید بن میتب عطاء بن یسار، علی بن رباح، عبداللہ بن رباح انصاری، ابو مسلمہ بن عبدالرحمن اور حضرت ابوقتادہ کے بیٹے عبداللہ بن ابی قتادہ ہیں۔

جہاد کے میدان میں شہسوار رسول ﷺ کی ایک روایت پیش خدمت ہے جسے امام محمد بن حسن الشیبانی اپنی کتاب "السیر الکبیر" میں نقل کیا ہے۔

((عَنْ أَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ یَخْطُبُ النَّاسَ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ ذَکَرَ الجِهَادَ فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا أَفْضَلَ مِنَ الْجِهَادِ اِلَّا الْفَرَائِضَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَیْتَ مَنْ قُتِلَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ هَلْ ذَاكَ مُکَفِّرٌ عَنْهُ خَطَایَاهُ ؟ قَالَ فَسَکَتَ سَاعَةً حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهُ قَدْ اُوْحِیَ إِلَیْهِ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ إِذَا قُتِلَ مُحْتَسِبًا صَابِرًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّهُ مأْخُوْذٌ بِهٖ کَمَا زَعَمَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ))

"حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے لوگوں سے خطاب فرمانے لگے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر جہاد کا تذکرہ کیا فرائض کے سوا جہاد کو سب سے افضل قرار دیا۔ ایک آدمی کھڑا ہوا عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کا کیا خیال ہے۔ کہ جو اللہ کی راہ قتل کر دیا جائے۔ کیا یہ شہادت اس کے تمام گناہوں کو مٹا دینے والی ہوگی آپ کچھ دیر خاموش رہے ہم نے خیال کیا کہ آپ کی طرف وحی ہو رہی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: "ہاں۔ جب اس کی شہادت اس صورت میں ہو کہ اس کی نیت ثواب حاصل کرنے کی ہو اور وہ صبر و تحمل سے پیش قدمی کرنے والا ہو۔ منہ پھیر کر بھاگنے والا نہ ہو۔ مگر جبریل علیہ السلام کا خیال ہے کہ قرض کی وجہ سے اس کا مواخذہ ہوگا۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شہسوار، مخنتی، مجاہد:

بظاہر حضرت ابو قتادہ انصاری ﷺ شہسوار رسول ﷺ کے لقب سے مشہور و معروف ہیں اور یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ بہادری کے مقام و مرتبے کے اعتبار سے ان کا شمار صف اول میں ہوتا ہے۔

بخدا ایک مخنتی مجاہد ان جملہ اوصاف سے آراستہ ہوتا ہے جو تمام اہل ایمان میں پائی جاتی ہیں۔ مگر جوانمرد، شہسوار دلاور صحابہ دوسروں سے افضل و اعلیٰ ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَ كُلًّا وَ عَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا ۝ دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَ رَحْمَةً وَ كَانَ اللّٰهُ . غُفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ﴾ [النساء: ۹۵-۹۶]

’’اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں۔ اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے درجوں میں بہت فضیلت دے رکھی ہے اور یوں تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو خوبی اور اچھائی کا وعدہ دیا ہے لیکن مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دے رکھی ہے۔‘‘

میرا تو اس بات پر پورا اعتماد ہے کہ حافظ حدیث عالم دین حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ جب یہ اور اس جیسی دیگر آیات کریم سنتے تو ان کی زرخیز طبیعت میں دن بدن بہادری، جوانمردی اور شہسواری کا جذبہ فزوں تر ہوتا جاتا۔ وہ میدان جنگ میں لڑائی کے داؤ پیچ میں مہارت پیدا کرنے کی کوشش کرتے تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو۔ جب بھی کبھی کسی ہنگامی صورت حال کے پیش نظر داعی جہاد نے پکارا اس پہ لبیک کہتے ہوئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جلدی سے نکل پڑے۔

غزوات رسول ﷺ میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی بڑی قابل قدر خدمات ہیں۔ یہ غزوۂ احد، غزوۂ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوئے۔ یہ ان بیعت رضوان کرنے والوں میں سے تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی حاصل کی۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے دیگر معرکوں میں بھی بھرپور حصہ لیا اور نہایت ہی قابل قدر کارنامے سرانجام دیئے۔

فدائیت کی راہ پہ گامزن ہوتے ہوئے حضرت ابو قتادہ نے ان یہودی مجرموں کے سرغنہ ابو رافع سلام بن أبی الحقیق کو کیفر کردار تک پہنچانے کی مہم میں شرکت کی جنہوں نے مسلمانوں کے مقابلے کے لیے جزیرۃ العرب کے متعدد قبائل کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا تھا جن کی مال و دولت سے خاطر خواہ مدد کی تھی یہ ابو رافع یہودی رسول اللہ ﷺ کو بہت ایذاء دیا کرتا تھا۔ قبیلہ بنو خزرج کے ایک انصاری شہسوار نے رسول اللہ ﷺ سے اس یہودی کو قتل کرنے کی اجازت طلب کر لی تھی۔

جبکہ اس سے پہلے بنو اوس کے جوانمردوں نے کعب بن اشرف یہودی کا کام تمام کر دیا تھا بنو خزرج یہ چاہتے تھے۔ کہ انہیں بھی ان جیسا کوئی کارنامہ سرانجام دینے کا موقع میسر آئے اس لیے انہوں نے ابو رافع کو قتل کرنے کی دربار رسالت سے اجازت طلب کی۔

رسول اللہ ﷺ نے اسے قتل کرنے کی اجازت عنایت کر دی۔ یہ قبیلہ خزرج کی شاخ بنو سلمہ کے پانچ شہسواروں کے ساتھ اس مہم پر نکلے۔ ان میں سے عبداللہ بن عتیک جو اس مختصر جتھے کے امیر تھے۔ مسعود بن سنان عبداللہ بن انیس، خزاعی بن اسود اور رسول اللہ ﷺ کے شہسوار حضرت ابو قتادہ أنصاری رضی اللہ عنہم تھے۔ اپ نے انہیں تلقین کی تھی کہ یہ مہم سر کرنے کے دوران آپ کسی بچے یا عورت کو قتل نہ کرنا۔

لشکر کے مجاہد اپنی مہم تمام تر کامیابی کے ساتھ سر کر کے رسول اللہ ﷺ کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خدمت اقدس میں واپس آئے۔ آپ نے انہیں دیکھتے ہی ارشاد فرمایا: ''چہرے کامیاب وکامران ہوئے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ کے دشمن سلام بن ابی الحقیق کے قتل کی اطلاع دی تو آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک پڑا۔ طبقات ابن سعد کے بیان کے مطابق ابورافع کا قتل ماہ رمضان ۶ھ ہجری میں ہوا بعض دیگر مصادر میں یہ مذکور ہے کہ ابورافع ۵ھ ہجری ذی الحجہ میں قتل ہوا۔

غزوۂ غابۃ یا غزوۂ ذی قرد میں ابوقتادہ کو خوشگوار لمحات میسر آئے اس دن ایک مبارک لقب ان کے نصیب میں آیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اسے عطا کیا گیا ماشاءاللہ یہ شرف اور یہ اعزاز اسے قیامت تک حاصل رہے گا۔

غزوۂ غابۃ صلح حدیبیہ کے بعد غزوۂ خیبر سے پہلے وقوع پذیر ہوا۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکت کی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب صحیح بخاری میں بیان کرتے ہیں کہ غزوہ غابۃ، غزوۂ خیبر سے صرف تین روز پہلے وقوع پذیر ہوئی۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کے مطابق روایت بیان کی ہے۔

لیکن اہل غزوات اور سیرت نگاروں کی اکثریت نے یہ بیان کیا ہے کہ غزوۂ غابۃ صلح حدیبیہ سے پہلے وقوع پزیر ہوا۔ میرے خیال میں صحیح بخاری میں مذکور روایت ہی زیادہ درست ہے۔

شہسواروں اور تیز دوڑنے والوں کے سرخیل حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ان روایات کا خلاصہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بنوفزارہ نے عبدالرحمٰن بن عیینہ فزاری کی قیادت میں مدینے کے مویشیوں پر یلغار کردی۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے اہل مدینہ کو آگاہ کرنے کے لیے آواز دی پھر ان لوگوں پر خود حملہ آور ہوئے ان پر تیر برسانے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور پتھروں کی بوچھاڑ کرنے لگے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے بہادر شہسوار آ گئے۔

ان شہسواروں میں ابوقتادہ، مقداد بن اُسود، عکاشہ بن محصن اور چند دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ پانچ صد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کمک لے کر پہنچ لئے۔

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن عیینہ پر حملہ کیا اسے تاک کر نیزہ مارا اور اسے قتل کر دیا۔ یہ لوگ دم دبا کر بھاگ گئے۔ مسلمان بنوفزارہ کو ناقابل فراموش سبق سکھا کر دینہ منورہ واپس آ گئے۔ اس دن رسول اللہ ﷺ نے یہ تاریخی جملہ ارشاد فرمایا:

''آج ابوقتادہ ہمارا بہترین شہسوار اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ پیادہ فوج کا بہترین دلاور ثابت ہوا ہے۔

سچ بات تو یہ ہے کہ غزوہ غابہ میں حضرت ابوقتادہ شہسوار اور شیر دیکھائی دیتا تھا۔ اس نے عسکری تاریخ میں ایک روشن نشان ثبت کیا اور اس روز رسول اللہ ﷺ کی مبارک ومقبول دعا اس کے نصیب میں آئی۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس روز رسول اللہ ﷺ نے میری طرف دیکھا تو یہ دعا دی۔

((اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَهُ فِي شَعْرِهِ وَ بَشَرِهِ))

''الٰہی اس کے سراپے میں برکت عطا فرما۔''

مزید یہ ارشاد فرمایا:

((اَفْلَحَ وَجْھُكَ))

''تیرا چہرہ کامیاب وکامران ہوا۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ آپ کا چہرہ انور بھی۔''

پھر آپ نے پوچھا: ''یہ آپ کے چہرے پہ کیا ہے؟''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ تیر لگا ہے۔''

آپ نے فرمایا: ''میرے قریب آؤ۔''

میں قریب ہوا، آپ نے اس پر لعاب دہن لگایا جس سے نہ زخم رہا اور نہ ہی کوئی نشان۔

شعراء رسول میں سے حسان بن ثابت اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہما نے غزوۂ ذی قرد کو اپنے اشعار میں یوں بیان کیا ہے۔

بطور خاص حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے شہسواران رسول، دالاوران ملت اسلامیہ کی تعریف کرتے ہوئے کچھ یوں کہا ہے:

أَيَحْسَبُ اَوْلَادُ اللَّقِيْطَةِ اَنَّنَا
عَلَى الْخَيْلِ لَسْنَا مِثْلَهُمْ فِي الْفَوارِسِ
وَ أَنَّا اُنَاسٌ لَا نَرَى الْقَتْلَ سُبَّةً
وَلَا نَنْثَنِيْ عِنْدَ الرِّمَاحِ الْمَداعِسِ
نَرُدُّ كُمَاةَ الْمُعلَمِيْنَ اِذَا انْتَحَوْا
بِضَرْبٍ يُسَلِّي نَخْوَةَ الْمُتَشَاوِسِ
بِكُلِّ فَتًى حَامِي الحَقِيْقَةِ مَاجِدِ
كَرِيْمٍ كَسِرْحَانِ الغَضَاةِ فَخَالِسِ
يَذُوْدُوْنَ عَنْ اَحْسَابِهِمْ وَ بِلَادِهِمْ
بِبِيْضٍ تَقُدُّ الْهَامَ تَحْتَ الْقَوانِسِ

۱۔ ''زمین پہ گری ہوئی ماں کے بیٹے کیا یہ خیال کرتے ہیں۔ گھوڑوں پہ سوار کیا ہم ان جیسے بہادر نہیں ہیں۔''

۲۔ ''ہم لوگ ایسے ہیں کہ قتل ہونے کو ہم عار یا گالی نہیں سمجھتے ہیں اور نہ ہی تیروں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی بوچھاڑ میں ہم پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں۔''

۲۔ ''ہم بڑے بڑے بہادروں کے منہ موڑ دیتے ہیں۔ ایسی شمشیر زنی کے ساتھ جو ترچھی نگاہ سے دیکھنے والے کے تکبر کو ختم کر دے۔''

۳۔ ہر ایک حقیقت کے حمایتی بزرگوار شریف الطبع نوجوان کی مدد سے جھپٹنے والے شیر کی تیز طراری کی طرح۔''

۴۔ ''وہ اپنے خاندان اور ملک کا دفاع کرتے ہیں ایسی چمکدار تلواروں سے جو خود پہنی ہوئی کھوپریوں کو بھی کاٹ دیتی ہیں۔''

ابوقتادہ اور بنو غطفان کی طرف اس کا لشکر:

عسکری تاریخ دانوں، سیرت نگاروں اور طبقات کے عنوان سے لکھی جانے والی کتابوں میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر بنا کر ایک جنگی علاقے نجد کی طرف روانہ کیا۔

۸ھ ہجری ماہ شعبان میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو پندرہ افراد پر مشتمل ایک لشکر کا امیر بنا کر بنو غطفان کی طرف بھیجا اور اسے یہ حکم دیا کہ ان پر یلغار کریں۔ یہ لشکر رات کو چلتا اور دن کو کسی کمین گاہ میں چھپ جاتا، یہاں تک کہ بڑی آبادی پر حملہ آور ہوا اسے گھیرے میں لے لیا۔ ان میں سے ایک شخص نے باواز بلند کیا: ''لشکر کے ساتھیو! ہم ہدف پر پہنچ گئے ہیں۔ نجد کی سرسبز و شاداب زمین آ گئی ہے۔ آ گے بڑھو شہسواران لشکر اسلام لڑنے کے لیے آگے بڑھے دشمن کا جو آدمی بھی سامنے آیا اسے قتل کر دیا۔ مویشیوں کو قبضے میں لے کر آگے لگا لیا۔ دو سو اونٹ دو ہزار بکری اور بہت سا مال ہاتھ لگا کئی افراد قیدی بنا لیے۔ مال غنیمت جمع کیا اس میں پانچواں حصہ الگ کر لیا اور باقی بارہ اونٹ فی کس کے حساب سے لشکر کے ساتھیوں میں تقسیم کر دیئے اسی طرح ایک اونٹ کے بالمقابل دس بکریوں کے حساب سے بکریاں ساتھیوں میں تقسیم کر دیں اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طرح ہر ساتھی کے حصے میں ایک سو بیس بکریاں آئیں۔ حضرت ابو قتادہ کے حصے میں ایک حسین و جمیل کنیز آئی اور انہوں نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا اور آپ نے اسے خدمت گذاری کے لیے محمیہ بن جزء کو دے دیا۔ اس غزوے میں پندرہ دن لگے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل مکہ سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو آٹھ افراد کے ہمراہ وادی ''اضم'' کی طرف بھیجا یہ وادی مدینے سے چھتیس میل کے فاصلے پر تھی یہ انداز اس لیے اختیار کیا گیا تاکہ دشمن یہ خیال کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سمت جا رہے ہیں۔ جب یہ خبر ہر طرف پھیل جائے گی تو دشمن بھی اسی طرف روانہ ہوگا۔

وہ چلے اور انہیں کسی بھی قسم کی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا اور نہ ہی کوئی مد مقابل کا جتھہ سامنے آیا۔ وہاں سے پلٹے یہاں تک کہ وادیٔ ''ذی خشب'' پہنچے مجاہدین کے اس قافلے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملاقات چشموں کی آماجگاہ مقام سقیا پر ہوئی۔ پھر یہ آپ کے ساتھ مسجد حرام میں امن کے ساتھ اپنے سروں کو منڈواتے ہوئے اور سروں کے بال کٹواتے ہوئے داخل ہوئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے بھی نہیں ڈرتے تھے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

اللہ کا شیر:

یہ بڑی ہی خوبصورت بات ہے کہ شہسوار ایک دوسرے کی قدر و منزلت کو پہنچانیں۔ عزت والے ہی عزت والوں کو پہچانتے ہیں جس طرح کہ جلیل القدر عظیم المرتبت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شہسواری، بہادری و دلاوری کے میدان میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کو پہچانا۔ وہ خوب اچھی طرح جان گئے کہ اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میدان میں حضرت ابوقتادہ نے بڑا بلند مقام حاصل کرلیا ہے۔اسی لیے غزوۂ حنین میں اسے اللہ کا شیر کہہ کر پکارا۔

یہاں ہم مؤطا امام مالک، صحیح بخاری اور سنن میں مذکور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی بات نقل کرتے ہیں۔

غزوۂ حنین میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ زوردار معرکے میں جا گھسے۔ اس روز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہاڑ جیسی ثابت قدمی کا ثبوت فراہم کیا۔ یہ ان سو افراد میں سے تھے جنہوں نے کمال درجے کے صبر کا مظاہرہ کیا اس دن ایک مشرک کو تہہ تیغ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا جملہ ساز و سامان انہیں ہی دے دیا۔اور ان کی صداقت کی گواہی دی۔

امام مالک رحمہ اللہ اپنی کتاب مؤطا کی **کتاب الجهاد، باب مَاجَاءَ فی السَّلَبِ فِي النفَلِ**، یحییٰ بن سعید سے وہ عمر بن کثیر بن اُفلح سے وہ ابومحمد مولیٰ ابی قتادہ سے اور وہ حضرت ابوقتادہ بن ربعی سے روایت کرتے ہیں۔فرماتے ہیں:

”کہ ہم غزوہ حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب ہم دشمن سے نبردآزما ہوئے۔مسلمان گردش میں تھے۔میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان کے پیچھے سے وار کرنا چاہتا ہے میں گھوم کر اسکے پیچھے آیا اور تلوار سے اس کے شانے پر وار کیا وہ میری طرف مڑا مجھے زور سے بھینچ لیا مجھے موت کی بو محسوس ہوئی پھر اسے موت نے دبوچ لیا۔میری جان چھوٹی میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے کہا: ”لوگوں کا کیا حال ہے؟۔“

انہوں نے کہا: ”جو ہوا اللہ کا حکم ہی یہ تھا۔“ پھر لوگ واپس ہوئے اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس پر کوئی گواہی بھی ہو۔تو مقتول کا ساز و

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سامان اسے ملے گا۔''

میں کھڑا ہوا اور عرض کی: ''میری گواہی کون دے گا؟۔'' میں بیٹھ گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس پر کوئی گواہ بھی ہو تو مقتول کا ساز و سامان اسے ملے گا میں کھڑا ہوا میں نے عرض کی میری گواہی کون دے گا۔

پھر میں بیٹھ گیا۔ آپ نے تیسری مرتبہ یہی ارشاد فرمایا۔

پھر میں کھڑا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ابو قتادہ کیا بات ہے؟۔''

میں نے آپ کو ساری کہانی سنا دی۔ قوم میں سے ایک شخص نے کہا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سچ کہتا ہے۔ اس نے جسے قتل کیا اس کا ساز و سامان میرے پاس ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کچھ دے دلا کر راضی کر لیں۔''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''یہ کیسے ہوسکتا ہے تم اللہ کے شیر کے بارے میں یہ سوچ رکھتے ہو کہ وہ اللہ و رسول کی رضا اور دفاع کی خاطر لڑیں اور مال غنیمت تجھے ملے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: '' سچ ہے میں اس کا ساز و سامان اسے ہی دوں گا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ساز و سامان مجھے عطا کیا۔ میں نے درع کو بیچ کر بنوسلمہ سے کھجوروں کا ایک باغ خرید لیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد یہ پہلا مال تھا جو میرے ہاتھ لگا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو عزت بخشی وہ جہاد اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے، حق اور اہل حق کے دفاع کی برکت سے صاحب جائیداد زمینوں اور باغوں کے مالک بن گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے کہ:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ))

''جس نے کسی کافر کو میدان جنگ میں قتل کیا اور اس پر کوئی گواہ بھی ہو تو اس کا سازوسامان اسے ملے گا۔''

اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ یہ فرمان رسول اللہ ﷺ کی جانب سے بطور فتویٰ صادر ہوا ہے۔

یہ شرعی حکم ہے کسی کے قول کی بنا پر یہ موقوف نہیں ہوگا۔ اس لیے کہ مقتول کا سازوسامان مال غنیمت ہی تو ہے۔

سیرت ابوقتادہ کے چند خوشے:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی سیرت کے زیر سایہ کتنی ہی خوشگوار، دل آویز اور خوشبودار ہوائیں چل رہی ہیں۔ جن میں کھڑا ہونا کتنا ہی اچھا دکھائی دیتا ہے۔ تاکہ ہم نصیحت وعبرت کے پھول چنیں اور عمدہ نمونے کو خوب اچھی طرح پہچان سکیں۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کا پہرہ دیا۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ اپنی سواری سے قدرے نیچے ڈھلکے تو میں نے اپنے ہاتھ سے آپ کو سہارا دیا آپ بیدار ہو گئے۔ آپ نے مجھے یہ دعا دی: ''الٰہی ابوقتادہ کی اسی طرح حفاظت کر جس طرح اس نے آج رات میری حفاظت کی۔'' پھر فرمایا:

''ابوقتادہ ہم نے آپ کو مشقت میں ڈال دیا۔'' یا آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

''اللہ تیری حفاظت کرے جس طرح تو نے اس کے رسول کی حفاظت کی۔''

علاوہ ازیں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ حدیث نبوی کے حافظ تھے۔ یہ نسیان کے اندیشے کے پیش نظر زیادہ احادیث بیان نہیں کرتے تھے۔ ابواُسید کہتے ہیں کہ میں نے ابوقتادہ سے پوچھا: ''کہ آپ دوسرے لوگوں کی طرح زیادہ احادیث بیان کیوں نہیں کرتے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنے لیے جہنم کا بستر آسانی سے بنالے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرما رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ اپنا دست مبارک زمین پر پھیر رہے تھے۔

اس کے علاوہ ایک حدیث میں مذکورہ ہے: ''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:'' مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں میری زبان سے کوئی ایسا لفظ نہ نکل جائے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ فرمایا ہو۔ کیونکہ میں نے آپ سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں:

''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔''

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اسلامی فتوحات کے شہسوار تھے۔ ان جلیل القدر شخصیات میں سے تھے جن پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھرپور اعتماد کرتے تھے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوقتادہ کو ایک مہم پر بھیجا اس نے شاہ فارس کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔ اس نے پیٹی باندھ رکھی تھی جس کی قیمت پندرہ ہزار درہم تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ پیٹی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو دے دی۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے گورنروں کا احترام کیا کرتے تھے۔ جب مروان بن حکم مدینے کا گورنر بنا اس نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا اور اس سے یہ مطالبہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موقف اور طریق کار سے آگاہ کریں تو آپ نے مروان بن حکم کو آگاہ کیا۔ اور بیشتر معلومات بہم پہنچائیں۔

تاریخی مصادر و مراجع سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حامی تھے۔ جنگ جمل میں ان کا ساتھ دیا۔ خوارج سے لڑائی لڑی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں ان کا بڑا مقام و مرتبہ تھا۔ ان کے ساتھ تمام جنگوں میں حصہ لیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی: ''یہ کس قدر خوش آئند بات ہے کہ ہم اس کے زیر سایۂ لطف اندوز ہوتے ہیں۔

جو اس جلیل القدر شہسوار کو حیرت انگیز پیرائے میں سامنے لائی ہے۔ جو عملی زندگی میں رسول اللہ اقدس ﷺ کے ہو بہو نقش قدم پر چلتا ہے۔

ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا ایک شخص کے ذمے قرض تھا۔ آپ نے اس کے پاس تقاضا کرنے کے لیے آتے تو وہ چھپ جاتا۔ ایک دن آپ تشریف لائے۔ ایک بچہ سامنے آیا اس سے پوچھا کہ وہ شخص اس وقت کہاں ہے بچے نے بتایا کہ وہ گھر میں بیٹھا شوربہ نوش جاں کر رہا ہے۔ آپ نے اسے آواز دی، باہر آؤ مجھے کسی نے بتایا کہ تم اس وقت یہیں گھر میں ہی ہو۔

یہ آواز سن کر وہ باہر آیا۔ آپ نے اس سے پوچھا: ''مجھ سے چھپتے کیوں ہو۔''

اس نے کہا: ''میں تنگ دست ہوں۔ میرے پاس کچھ نہیں۔''

حضرت ابوقتادہ نے کہا: ''بخدا واقعی تم تنگ دست ہو۔''

اس شخص نے کہا: ''ہاں میں واقعی آج کل بڑا ہی مجبور، لاچار، تنگ دست اور بدحال ہوں۔''

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں کہ جس نے اپنے مقروض کا قرض معاف کر دیا۔ اسے قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

بہترین شہسوار الوداع:

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے ستر برس کی عمر پائی لیکن اس قدر تر و تازہ،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باوقار اور پر رونق دکھائی دیتا تھا جیسے یہ ابھی پندرہ سال کے نوجوان ہوں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی تھی۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ: '' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے کئی بیٹے تھے جن میں سے عبداللہ، عبدالرحمٰن، ثابت، عبید، ام البنین اور ام ابان رضی اللہ عنہم قابل ذکر ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے اس بہادر شہسوار نے ۵۴ھ ہجری کو مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔

ابوعبداللہ الحاکم اپنی کتاب المستدرک میں بیان کرتے ہیں کہ ابوقتادہ بن ربعی قبیلہ بنوسلمۃ کے فرد تھے۔ مدینہ منورہ میں ۵۴ھ ہجری میں فوت ہوئے جبکہ انکی عمر ۷۰ھ برس تھی۔

ہاں رسول اللہ ﷺ کا شہسوار جواں مرد جلیل القدر صحابی اللہ کو اس حال میں پیارا ہوا کہ اس کی سیرت کی عمدہ و نفیس خوشبو رہتی دنیا تک فضا کو معطر بنائے رکھے گی۔

اللہ ان سے راضی اور یہ اپنے اللہ سے راضی۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

حضرت ابوقتادہ حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں:

۱۔ مسند امام احمد: ۴/۳۸۳

۲۔ طبقات ابن سعد: ۶/۱۵، ۵/۲۹۵

۳۔ تاریخ خلیفہ: صفحہ ۹۹۔۱۰۵۔۲۰۱

۴۔ المستدرک: ۳/۵۴۶۔۵۴۷

۵۔ الاستبصار: صفحہ: ۱۴۶۔۱۴۸

۶۔ الاستیعاب: ۴/۱۶۱، ۱۶۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۷. جامع الأصول: ۹/۷۷.۷۸
۸. البداية والنهاية: ۸/۶۸
۹. تاريخ الاسلام ذهبی: دور معاویہ بن ابی سفیان صفحہ: ۳۴۰_۳۴۲
۱۰. سير أعلام النبلاء: ۲/۴۴۹.۴۵۶
۱۱. تهذيب التهذيب: ۱۲/۲۰۴.۲۰۵
۱۲. الاصابه: ۴/۱۵۷.۱۵۸
۱۳. الفتوحات الربانية على الاذكار النووية: ۳/۱۸۹، ۱۹۰
۱۴. حياة الصحابة: ۳/۷۷۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حارثہ بن نعمان

رضی اللہ عنہ

- بہادری، سخاوت، نیکی، دینداری اور تقوے میں بطل جلیل۔
- جس نے اپنے بعض گھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہبہ کر دیئے اور آپ نے اس کے لیے برکت کی دعا کی۔
- غزوہ بدر اور دیگر جنگوں میں شریک ہوئے غزوۂ حنین میں ثابت قدم رہے اور عالم فاضل صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔
- یہ اپنی ماں کی خدمت گذاری کے حوالے سے مشہور و معروف تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے جنت کی بشارت دی۔
- اس نے جبرائیل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا اس کے واقعات بہت زیادہ ہیں۔ ۵۱ ہجری کو وفات پائی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ

ایک بڑا سخی:

ہمارے آج کے شہسوار، بہادر اور دلاور کی سخاوت اس کی طبیعت کا حصہ اور مستقل ایک عادت بن چکی ہے۔

عزیز قاری کیا خیال ہے کہ ان صفحات کے چہرے کو آراستہ کرنے اور خوشنما بنانے کے بعد انوار سخاوت کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر اس کی تہہ سے موتی، مونگے اور زیورات نکالیں؟

بلکہ اب ہمیں اپنے اعمال کو اس بطل جلیل کے عمدہ، دیدہ زیب اور خوش نما اعمال سے آراستہ کرنا ہوگا۔

یہ اس رحمانی لشکر کا ایک فرد ہے جو اپنے مال و دولت کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں اسی طرح بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے جس طرح وہ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔

اسی شہسوار نے سخاوت کی تاریخ میں بڑے اہم اور قابل رشک کارنامے سرانجام دیئے۔ فضائل میں کیا کوئی چیز جود وسخا کے برابر ہوسکتی ہے۔

اس جلیل القدر صحابی نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کی رضا کے لیے اپنے آپ کو کھپا دیا اور محمدی خاندان یعنی مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے بیشتر اقدامات کیے۔

کئی مرتبہ ایسے ہوا کہ اس نے اپنا گھر رسول اللہ ﷺ کی رہائش کے لیے وقف کردیا۔ اور اس سلسلے میں متعدد بار اپنا یہ کارنامہ دہرایا یہاں تک کہ رسول

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ ہچکچاہٹ محسوس کرنے لگے اور آپ نے اسی کی فیاضی، دریا دلی اور سخاوت پہ خوشی کا اظہار فرمایا۔

اس معزز بہادر نے اپنے جود و کرم کے حوالے سے سخیوں اور بہادروں کے سردار امام المتقین سیدنا وحبیبنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے خوشہ چینی کی تھی۔ جو کہ تمام لوگوں سے زیادہ حسین، زیادہ بہادر اور زیادہ بڑھ کر سخی تھے۔

جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

کسی نے کیا خوب کہا:

وَ عَلَى تَفَنُّنِ وَاصِفِيْهِ بِحُسْنِهٖ
يَفْنٰى الزَّمَانُ وَ فِيْهِ مَا لَمْ يُوْصَفِ

''آپ کے حسن و جمال کی مختلف انداز میں تعریف کرنے والوں کے باوجود زمانہ اور اس میں جو کچھ بھی ہے ختم ہو جائے گا لیکن آپ کی تعریف و توصیف ختم نہ ہوگی۔''

جود و سخا انسانیت کی ایک عمدہ صفت ہے جو انسان اس صفت سے آراستہ ہو وہ لوگوں کا محبوب بن جاتا ہے۔ لوگوں کے دل اس کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں۔ اگر سخاوت، انسان کا پیدائشی اور فطرتی وصف ہو تو اس کے کیا کہنے۔

ہمارے آج کے بطل جلیل کی داستان کتنی دلفریب و دلچسپ ہے۔ ان کی شخصیت میں بہادری، دلاوری، سخاوت، نیکی، بھلائی، دینداری اور تقویٰ جیسی خوبیاں بیک وقت جمع ہو چکی تھیں۔

ان خیرہ چشم خوبیوں کے علاوہ انہیں اپنی زندگی میں ایک سے زائد مرتبہ بچشم خود دیکھنے کا شرف بھی حاصل ہوا کیا اب ہم اس شہسوار کے آنگن میں مہمان بن کر اتریں؟

آیئے! اب سخاوت کے پیکر اور سخیوں کے سردار کے دستر خوان پر حاضری دیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تا کہ وہاں ہماری ملاقات ایک جلیل القدر، شریف الطبع، شہسوار، بہادر، صحابی حضرت حارثہ بن نعمان بن نفع یا نفیع بن زید الانصاری الخزرجی النجاری سے ہو جس کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور وہ ان سخی انصار میں سے تھے۔ جنہوں نے سخاوت کی تاریخ میں عمدہ، روشن اور سنہری صفحات کا اضافہ کیا۔

حضرت فاطمہ الزہراء کی سیرت میں حضرت حارثہ بن نعمان کا نام سخیوں کی فہرست میں چمکتا ہوا دیکھائی دیتا ہے۔ اس لیے کہ انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اس کے خاوند حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رہائش کے لیے مکان محض اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا حاصل کرنے کی خاطر ہبہ کر دیا تھا۔

علامہ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ''کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصتی کا ارادہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کوئی مکان تلاش کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک گھر تلاش کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قدرے فاصلے پر تھا۔ آپ نے اس میں اپنی لاڈلی بیٹی کی رخصتی کر دی۔ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹی کے گھر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

''میں تمہاری رہائش اپنے قریب لانا چاہتا ہوں۔'' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حارثہ بن نعمان سے کہیے کہ میرے لیے اپنا گھر دے دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کہ حارثہ رضی اللہ عنہ نے ہمارے لیے اتنے گھر ہبہ کئے ہیں کہ اب مجھے کہتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس ہوتی ہے۔''

یہ بات کسی طرح حارثہ بن نعمان تک پہنچ گئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خواتین عالم کی سردار اور اطہر الطاہرات فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے درمیان ہوئی تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وہ دوڑتے ہوئے رسول اقدس ﷺ کے پاس آئے۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ آپ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی رہائش اپنے قریب لانا چاہتے ہیں۔ یہ بنونجار کے گھروں میں میرے گھر آپ کے قریب ترین ہیں میں اور میرا مال اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں: ''جو چیز آپ مجھ سے لے لیتے ہیں وہ مجھے اس چیز سے زیادہ محبوب دکھائی دیتی جو آپ میرے پاس چھوڑ دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ''آپ بالکل سچ کہتے ہیں اللہ آپ کو برکت دے۔''

پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی پیش کش کو قبول کرتے ہوئے، حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو اپنے پڑوس میں حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے تحویل کردہ گھر میں آباد کر دیا۔

اس طرح یہ عزت ان کے نصیب میں آئی پھر اسی نوعیت کی سخاوت کے میدان میں دیگر اعزازات انہیں میسر آئے کیونکہ سخاوت بھی بہادری و جوانمردی کی ایک قسم ہے۔

جب رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین صفیہ بنت حیی سے شادی کی اسے بھی اس گھر میں ٹھہرایا تھا جو حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی تحویل میں دیا تھا۔

اسی طرح ماریہ قبطیہ جب مصر سے تشریف لائیں اس کی رہائش کا اہتمام بھی حارثہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں کیا گیا اس حسن سلوک سے وہ بہت خوش ہوئیں۔

اس سلسلے میں علامہ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے واقدی کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے گھروں کے قریب حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے گھر تھے۔ جب بھی نبی کریم ﷺ نئے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوتے تو حضرت حارثہ آپ کے لیے اپنا گھر ہبہ کر دیتے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حارثہ رضی اللہ عنہ نے اتنے گھر مجھے پیش کیے ہیں کہ اس سے گھر لیتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس ہوتی ہے۔

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بڑے سخی انسان تھے کیا آپ کو اس کی بہادری کی بھی کوئی خبر ملی آئندہ صفحات میں غزوات نبویہ کے دوران ہم ان کی شجاعت کے جوہر دیکھیں گے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بہادروں کی دنیا میں ان کا مقام و مرتبہ پہنچائیں گے۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

غزوۂ بدر اور دیگر معرکوں میں شریک ہونے والے:

علماء سیرت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ ان کا نام ان خوش نصیبوں میں آتا ہے جن پر اللہ رب العزت نے اپنی نظر کرم کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنِّیْ غَافِرٌ لَکُمْ ...... ﴾

''جو چاہو کرو میں تجھے بخشنے والا ہوں۔''

اس غزوے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی صفوں میں تشریف لائے۔ انہیں جنگ کے لیے برانگیختہ کرنے لگے۔ اور ان سے وعدہ فرمانے لگے: ''کہ تمہیں سدا بہار جنتوں میں ہمیشہ رکھا جائے گا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یُقَاتِلُهُمُ الْیَوْمَ رَجُلٌ ، فَیُقْتَلُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ وَ قَالَ : ((قُوْمُوْا إِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ))

''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے آج جو شخص

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھی صبر کا مظاہر کرتے ہوئے ثواب کی نیت سے آگے بڑھتے ہوئے بغیر پیٹھ پھیرے لڑے گا، اللہ اسے ضرور جنت میں داخل کرے گا۔ جو جسے قتل کرے گا اس کا ساز و سامان اسے ملے گا اور فرمایا: ''اٹھو اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے مطابق ہے۔''

دونوں لشکروں کے درمیان خون ریز جنگ کا آغاز ہوا۔ تلواریں آپس میں ٹکرائیں، زبانوں کے بدلے نیزے بولنے لگے۔ بہادروں کی چیخیں سنائی دینے لگیں۔ اہل حق کی طرف سے نعرۂ تکبیر بلند ہونے لگا۔ مسلمانوں کی جانب سے حیرت انگیز بہادری کے جوہر کھل کر سامنے آنے لگے۔ وہ اپنا شعار اُحَد اُحَد پکارتے جارہے تھے یہ گھمسان کا رن تقریباً ایک گھنٹہ یا اس سے قدرے کم جاری رہا پھر اس معرکہ آرائی میں مسلمانوں کی نمایاں کامیابی کے آثار دکھائی دینے لگے۔ مشرکین کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ انکے ستر سردار اور بڑے بڑے مجرم تہہ تیغ کر دیئے گئے۔ ستر کو گرفتار کر لیا گیا۔ حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ ان افراد میں سے تھے جنہوں نے نمایاں کارنامے سرانجام دیئے۔

اس روز حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن غزوان کے بھتیجے عثمان بن عبد شمس کو گرفتار کیا اور اسے ستر قیدیوں کے ساتھ زنجیر میں جکڑ لیا۔

قریش اپنے قیدیوں کو فدیہ دے کر چھڑانے کے حوالے سے صبر و تحمل کا مظاہرہ نہ کر سکے۔ فدیے کی ادائیگی کے لیے انہوں نے انتہائی جلد بازی کا مظاہرہ کیا۔ یکے بعد دیگرے وہ اس مقصد کے لیے مکے سے مدینے کی طرف کھسکنے لگے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ جس نے اپنی قوم کو یہ اشارہ دیا تھا کہ فدیہ دے کر قیدیوں کو چھڑانے میں جلد بازی سے کام نہ لیا جائے اسی نے اس میں پہل کرتے ہوئے خود اپنی بات کا بھرم نہ رکھا۔ فدیہ دینے کے لیے خود اس نے جلد بازی سے کام لیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرت کی کتابوں میں یہ روایت مذکور ہے کہ قیدیوں میں ابو وداعۃ بن ضبیرۃ السہمی ایک قیدی تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ''مکے میں ایک عقلمند تاجر کا فرزند رہتا ہے۔ وہ اپنے باپ کا فدیہ ادا کرنے کے لیے تمہارے پاس آیا ہی چاہتا ہے۔''

جب قریش نے یہ کہا تھا کہ اپنے قیدیوں کو فدیہ دے کر چھڑانے میں زیادہ جلدی سے کام نہ لینا تو مطلب بن اَبی وداعہ نے یہ کہا تھا تم سچ کہتے ہو جلد بازی نہ کرو۔

اس نے ہی سب سے پہلے اپنی بات کو کاٹا یہ رات کو ہی دبے پاؤں چل پڑا اور مدینہ منورہ پہنچ گیا اور اپنے باپ کو چار ہزار درہم فدیہ دے کر چھڑا لیا۔

پھر قریش اپنے قیدی چھڑانے کے لیے فدیہ بھیجنے لگے۔

عثمان بن عبد شمس جسے حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے گرفتار کیا تھا اس کا فدیہ جبیر بن مطعم نے بھیجا۔

غزوۂ احد بپا ہوا جس میں حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے بھرپور حصہ لیا اور اس میں خوب لے دے کی۔ پھر غزوۂ احزاب میں شریک ہوئے۔ غزوۂ بنو قریظہ میں یہ ان شہسواروں میں تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی دعوت پر سب سے پہلے لبیک کہا۔ اس روز حضرت حارثہ بن نعمان ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔ پھر یہ دیگر جنگوں میں شریک ہوئے، بیعت رضوان، فتح مکہ اور غزوۂ حنین میں شریک ہوئے۔ غزوہ حنین میں انہوں نے بہادری و شہسواری کے خوب جوہر دکھلائے وہ بھی مشکل لمحات میں بلند پایۂ شہسوار صحابہ کرام کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے اردگرد ثابت قدم رہے۔ یہاں ان کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت حارثہ بن نعمان جیسے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام قابل ذکر ہیں۔

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ ان صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے والے سو صحابہ میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جم کر رہنے کا کارنامہ سرانجام دیا۔

غزوۂ حنین میں پیش آنے والی مشکل ترین گھڑی میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

''آپ کا کیا خیال ہے کہ کتنے افراد نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا ہوگا۔''

حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''میں نے اپنے پیچھے دائیں اور بائیں مڑ کر دیکھا اور محتاط اندازہ لگاتے ہوئے عرض کی صبر و تحمل کرنے والے سو میں سے دو تہائی انصار ہوں گے اور ایک تہائی مہاجر۔ اس غزوے میں حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دوسری مرتبہ دیکھا۔

حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں حضرت جبریل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا ایک اس دن جب رسول اللہ ﷺ بنو قریظہ کے لیے روانہ ہوئے تھے اس روز حضرت جبریل علیہ السلام ہمارے پاس سے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے روپ میں گذرے تھے اور انہوں نے ہمیں ہتھیار پہننے کا حکم دیا تھا اور دوسری مرتبہ اس وقت دیکھا جب ہم غزوہ حنین کے موقع پر شہداء کو دفن کرنے کے بعد واپس آ رہے تھے۔ میں ایک جگہ سے گذر رہا تھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام رسول اقدس ﷺ کے ساتھ محو گفتگو تھے۔ میں نے سلام نہیں کیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: ''یا محمد ﷺ یہ کون ہے؟۔'' آپ نے فرمایا: ''حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ۔''

حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: ''ہاں یہ ان سو صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے والوں میں شامل تھے۔ جن کے رزق کی اللہ تعالیٰ نے جنت میں ذمے داری لی۔

اگر یہ سلام کہتے تو ہم اس کے سلام کا جواب دیتے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صالحین کا کوچ:

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے، جن کے دلوں میں ایمان رچ بس گیا تھا۔ ہر طرح سے انہوں نے اللہ کی رضا کے لیے کام کیا۔ یہ اپنی والدہ جعدۃ بنت عبید الانصاریۃ کا بہت زیادہ احترام کیا کرتے تھے۔ اس صحابیہ رضی اللہ عنہا کو گھرانہ نبوت میں عزت وتوقیر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''کہ وہ دیانتدار، نیک دل اور اپنی والدہ کے فرمانبردار تھے۔''

ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں: ''کہ وہ عالم فاضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔'' اس نیکی، فرمانبرداری اور فضل وشرف نے اسے اہل جنت میں ہونے کا اعزاز بخشا۔

اس حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں قرأت سنی میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ نیکی تمہارے کام آئی۔''

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی اولاد نامور صحابہ کرام میں سے تھی ان میں عبداللہ بن حارثہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ بیٹی ام ہشام بنت حارثہ رضی اللہ عنہا جس نے بیعت رضوان میں بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اسی طرح ان کی اولاد میں سے عبدالرحمٰن، سودہ، عمرۃ، ام کلثوم اور مشہور ومعروف محدث ابو الرجال محمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن حارثہ بن نعمان انصاری ہیں۔

ابو الرجال محمد عالمہ فاضلہ عمرۃ بنت عبدالرحمٰن کے فرزند ارجمند تھے۔ اس سے مروی حدیث کو کتب ستہ کے محدثین نے روایت کیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی زندگی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت کے وسط تک دراز ہوئی۔ آخری عمر میں ان کی بصارت ختم ہوگئی تھی۔ خلفائے راشدین کے دور میں انہوں نے قابل قدر کارنامے سرانجام دیئے۔

ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی بینائی ختم ہوئی تو انہوں نے اپنی جائے نماز سے اپنے حجرے کے دروازے تک ایک رسی باندھ لی تھی۔ اور اپنے پاس کھجوروں سے بھری ٹوکری رکھ چھوڑی تھی۔ جب بھی کوئی مسکین آ کر سوال کرتا تو یہ اس ٹوکری سے کھجوریں لے کر رسی کا سہارا لیتے اور کھجوریں اس مسکین کو تھما دیتے۔

ہر چند اہل خانہ انہیں کہتے ہم گھر میں موجود ہیں۔ آپ کی جگہ ہم کافی ہیں۔ آپ اتنی تکلیف کیوں کرتے ہیں۔ تو یہ فرماتے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے آپ ارشاد فرماتے ہیں: ''مسکین کو عطیہ پکڑانے والا بری موت سے بچ جاتا ہے۔''

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے ۵۱ھ ہجری میں وفات پائی۔

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حصرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ واللہ اعلم بالصواب

اللہ ان سے راضی ہو اور ہمیں جنت میں ان کا ساتھ نصیب کرے۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۱۔ المغازی فہرست دیکھئے۔ ۱۱۵۵/۳

۲۔ مسند امام احمد: ۳۳/۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۳. فضائل صحابة للنسائی: صفحہ:۳۸

۴. طبقات ابن سعد: ۸۷/۳

۵. المستدرک حاکم: ۲۲۹/۳، ۲۳۰

۶. الاستبصار: صفحہ:۵۹، ۶۰

۷. الاستیعاب: ۲۸۲/۱، ۲۸۴

۸. أُسد الغابة: ۴۲۹/۱، ۴۳۰

۹. البداية والنهاية: ۵۶/۸، ۵۷

۱۰. سیر أعلام البلاء: ۳۷۸/۲، ۳۸۰

۱۱. مجمع الزوائد: ۳۱۳/۹

۱۲. الاصابة: ۲۹۸/۱، ۲۹۹

۱۳. حياة الصحابة: ۱۷۵/۲، ۶۶۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ

- میدانِ جہاد کو بہادری کے فن، تیراندازی کی خوبی اور نیزہ بازی کی عمدگی سے مالا مال کر دیا۔
- تمام غزوات نبویہ میں روشن کارنامے سرانجام دیئے۔
- یہ لکھنا جانتے تھے۔ مصر اور سکندریہ کے بادشاہ مقوقس کی جانب سفیر بن کر گئے۔
- اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی صداقت کی گواہی دی۔
- ۶۵ سال زندہ رہے اور ۳۰ھ ہجری کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت حاطب بن اَبی بلتعہ رضی اللہ عنہ

صداقت کے جھونکے اور بہادری کی لہریں:

ان لوگوں کا ساتھ دیتے ہوئے، جنہوں نے حق کی آواز پر لبیک کہا اور نبوت کی عطر بیز فضاؤں میں خوشگوار لمحات گذارے۔ ہمارے شہسوار، بہادر نے توحید کا اِقرار کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر ایمان لائے۔ ایمان کی شراب طہور سے غذا حاصل کرنے لگے اور ایمان کی روح اور خوشبو سے شادکام ہونے لگے۔ وہ ایمان جو سینوں میں ٹھنڈک اور دلوں میں چمک پیدا کرتا ہے۔

یہ ان افراد میں سے تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کے دروازے کھول دیئے تھے۔ یہ صالحین جیسا ایمان لائے۔ اور ان نعمتوں کو حاصل کرنے کے لیے جدو جہد کرنے لگے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پرہیز گار بندوں کے لیے تیار کر رکھی ہیں اور خاص طور پر اس جنت میں انہیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہوگی اور یہ پرہیز گاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

مکے کی معاشرتی زندگی میں، یہ بہادر، اس مصائب میں گھرے سائبان میں سبقت لے جانے کے اعتبار سے مشہور و معروف ہوئے، جس سائبان کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی نے چار چاند لگا دیئے تھے اور اس نے اہل ایمان کو پیش آنے والی تکالیف، مصائب اور مشکلات سے اپنا حصہ وصول کیا۔

وہاں ان نا مساعد حالات میں رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایمانی مرغوبات کو روحانی غذا بہم پہنچاتے۔ ان کے نفوس کا قرآن حکیم کی برحق تعلیم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے تزکیہ کرتے۔ ان کی ربانی احکامات سے تربیت کرتے اور ان کے نفوس کو روح کے بلند مقامات اور دل کی صفائی کے اعلیٰ مراتب تک پہنچاتے آپ ان کے دلوں کو چمکاتے اور انہیں تاریکیوں سے نور کی طرف نکالتے۔

انہیں تکالیف کے برداشت کرنے پر صبر وتحمل سے کام لینے کی تلقین کرتے، اللہ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر دشمن کی ایذا رسانی پر درگذر سے کام لینا اور اپنے نفس کو سختیاں جھیلنے کا عادی بنانے کی انہیں ہر دم توجہ دلاتے رہتے۔

اس طرح ان نامور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں دین حنیف میں پختگی خواہشات سے کنارہ کشی اختیار کرنے کی عادت اور اپنے خیالات پہ غلبہ پانے کی صلاحیت پیدا ہوئی اور وہ جنت میں داخل ہونے والے صالحین کی فہرست میں شامل ہو گئے۔

یہ مدرسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان شہسواروں اور بہادروں میں سے ایک تھے۔ جنہوں نے میدانہائے جنگ کو اپنی بہادری، شہسواری، تیراندازی کے فن اور عسکری اخلاق سے روشناس کرادیا۔ اور یہ وہ بہادر، شہسوار تھے جس نے اپنے شریفانہ کردار، لطیفانہ واقعات سے تاریخی صفحات کو آراستہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ایمان کی گواہی دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی صداقت، اخلاص نیت، وفاداری اور جوانمردی کی گواہی دی جو بھی اسے پہنچانتا تھا۔ وہ اس کی حکمت ودانائی اور قوت گویائی کا گواہ اور معترف تھا۔

ابو محمد حاطب بن ابی بلتعہ عمرو بن عمیر اللخمی المکی رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو اسد کے حلیف تھے وہ خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے۔ وہ ایک ایسے شہسوار ہیں کہ ہم ان کی سیرت کے زیر سایہ زندگی بسر کرتے ہیں۔

حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ اہل مکہ کے قابل رشک تاجروں میں سے تھے وہ کھانے پینے کی اشیاء کے ایک بہت بڑے ماہر تاجر تھے۔ اس کے چند ایک غلام اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کاروبار کی نگرانی کرتے تھے۔

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ صرف تجارت کا فن یا مال کمانے کے گُر ہی نہیں جانتے تھے۔ بلکہ وہ شہسواران رسول ﷺ میں ایک ماہر تیرانداز کے طور پر جانے پہچانے جاتے تھے۔

تیراندازی کے فن یں اس نے مہارت پیدا کی۔ مؤرخین نے اس کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ تیراندازی میں اعلیٰ مہارت رکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ اسی طرح انہیں بہادری، گھڑسواری، شمشیرزنی اور نیزہ بازی میں کامل مہارت حاصل تھی۔

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ خوبصورت جسم، ہلکی پھلکی داڑھی، چھوٹے قد، مضبوط انگلیوں والے تھے اور ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جو لکھنا جانتے تھے۔

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا شمار ان مشاہیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا تھا، جنہوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کے وقت ان کے ہمراہ ان کے غلام سعد بھی تھے۔ یہ منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن جلاح کے ہاں ٹھہرے۔

رسول اللہ ﷺ نے حاطب اور عویم بن ساعدہ انصاری اُوسی کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم کیا۔ یہ ان نامور صحابہ کرام میں سے ایک تھے۔ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تمام جنگوں میں حصہ لیا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ اور ان کا جنگی سفر:

تمام تاریخی دستاویزات میں بالاتفاق یہ مذکور ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر اور دیگر تمام جنگوں میں شریک ہوئے۔ ان میں سے کسی بھی جنگ کو نہ چھوڑا ہر ایک جنگ میں انہوں نے بہت اہم اور نمایاں کارنامے سرانجام دیئے۔ عسکری دنیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی مشہور و معروف جنگوں میں سے سب سے پہلی جنگ غزوۂ بدر میں کائنات کی سب سے بہتر ہستی کے ساتھ شرکت کی سعادت حاصل کی۔

شجاعت و بہادری کی ایسی بہترین علامتیں ظاہر ہوئیں، جنہوں نے اسے شہسواری و بہادری کے اعلیٰ مقام پر پہنچا دیا۔ اس نے حویرث بن عباد کو گرفتار کیا اور اسے بھی ان ستر قیدیوں کے ساتھ زنجیروں میں جکڑ دیا، جو میدان بدر سے گرفتار کیے گئے تھے۔

غزوۂ احد میں حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی شجاعت کے جوہر نمایاں ہوئے جبکہ وہ مسلمانوں کے شانہ بشانہ پہاڑوں کی مانند ثابت قدم رہے۔

غزوۂ احد میں جب مسلمان شکست خوردہ ہوئے۔ معاملہ خلط ملط ہوگیا۔ وہاں ابو دجانہ، ابوطلحہ، سہل بن حنیف، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہم جیسے بہادر، شہسواروں کی شجاعت، دلیری اور دلاوری کے جوہر کھل کر سامنے آئے۔

حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن ابی وقاص کا تعاقب کیا، جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خود کو توڑ دیا تھا۔ اس پہ تلوار کا وار کیا اور اس کا سر قلم کر دیا۔ پھر اس کا گھوڑا اور تلوار اپنے قبضے میں لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اس کی طرف دیکھتے ہی یہ ارشاد فرمایا:

((رَضِیَ اللّٰہُ عَنْکَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْکَ))

''اللہ تجھ سے راضی ہوگیا، اللہ تجھ سے راضی ہوگیا۔''

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی دلی تمنا تھی کہ وہ اپنے ہاتھ سے مجرم بھائی کو قتل کرے لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ بازی لے گئے اور اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس واقع کو اپنے اشعار میں ڈھال کر تاریخ کے اوراق میں ثبت کر دیا۔ فرماتے ہیں:

إِذَا اللّٰهُ أَعْطٰى مَعْشَرًا بِفَعَالِهِمْ
وَ نَصْرِهِمُ الرَّحْمَانَ رَبَّ الْمَشَارِقِ

فَأَخْزَاکَ رَبِّی یَا عُتَیْبَ بْنَ مَالِکِ
وَلَقَّاکَ قَبْلَ الْمَوْتِ اِحْدَی الصَّوَاعِقِ

بَسَطْتَ یَمِینًا لِلنَّبِیِّ تَعَمُّدًا
فَأُدْمِیتَ فَاهُ قُطِعَتْ بِالْبَوَارِقِ

۱۔ ''جبکہ اللہ تعالیٰ نے ایک جماعت کو غلبہ عطا کیا۔ ان کے کردار اور رحمان کی مدد کے سبب سے جو کہ مشرقوں کا رب ہے۔''

۲۔ ''اے عتیب بن مالک میرے رب نے تجھے رسوا کر دیا، موت سے پہلے تجھے بجلی کی کڑک نے آلیا۔''

۳۔ تو نے قصداً نبی علیہ السلام کی طرف اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا تو نے ان کا چہرہ خون آلود کر دیا پھر تیرے اسی ہاتھ کو چمکیلی تلواروں سے کاٹ دیا گیا۔''

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ خندق، صلح حدیبیہ اور باقی تمام جنگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حصہ لیا۔ بیعت رضوان کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان کا نام مدرسہ نبوت کے فیض یافتہ شہسواروں کی فہرست میں لکھا گیا۔

آپ دانشور ہیں:

حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے ''اپنے دانشور'' ہونے کا اعزاز ایک ایسے شخص سے حاصل کیا، جو اپنے دور کا ایک ممتاز بادشاہ تھا۔ آپ نے اس کے سامنے حکمت و

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دانائی کا مظاہرہ کیا، جو نور نبوت سے پھوٹتی تھی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ فصیح و بلیغ صحابی، بیان و کلام کے شہسوار، شعر و شاعری اور فن خطابت کے بادشاہ تھے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الاصابۃ'' میں مرزبانی کے حوالے سے رقمطراز ہیں: ''کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں قریش کے شہسوار اور مشہور و معروف شاعر تھے۔ اور یہ دور نبوت میں ان افراد میں سے ایک تھے، جو لکھنا جانتے تھے۔

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ مدرسہ محمدیہ کے ان شہسواروں میں سے تھے جو نورانی خطوط لے کر دنیا کے بادشاہوں اور امرائے عالم کی طرف گئے اور ان کے حصے میں مصر اور اسکندریہ کی بادشاہت آئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصر اور اسکندریہ کے بادشاہ جریج بن مینا کی طرف خط لکھا جو مقوقس کے لقب سے مشہور و معروف تھا۔ خط کا متن یہ ہے۔

مِنْ مُحَمَّدٍ عبد الله و رسوله إلى المقوقس عظيم مصر سلام من اتبع الهدای اما بعد!

إِنِّي اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ ، وَ اَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ ، فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ اِثْمُ الْقِبْطِ ﴿ قُلْ يَاَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوْا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ ﴾[آل عمران:٦٤]

شروع اللہ کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے۔''

محمد بن عبد اللہ کی طرف سے مصر کے بادشاہ مقوقس کی طرف، اس شخص پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سلامتی ہو جو ہدایت کو قبول کرے۔ بعد ازیں۔

میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں تو اسلام لا۔ محفوظ ہو جائے گا۔ اور تو اسلام لا۔ اللہ تجھے دو اجر عطا کرے گا۔ اگر تو پھر گیا تو تمام قبطیوں کا گناہ تجھ پر پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:'' تو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ۔ اے اہل کتاب۔ ایسی بت کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔ کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کریں۔ اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اللہ کے علاوہ کسی کو رب بنائے۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو تم کہو تم گواہ رہنا کہ بے شک ہم مسلمان ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو خط لے جانے کی ذمہ داری اس وقت سونپی جبکہ اس نے خود مصر جانے کے لیے رضا کارانہ طور پر پیش کش کی آپ نے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ اعلان کیا۔

((أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّكُمْ يَنْطَلِقُ بِكِتَابِي هٰذَا إِلَى صَاحِبِ مِصْرَ وَ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ))

''لوگو! تم میں سے جو بھی شاہ مصر کے پاس میرا یہ خط لے کر جائے اس کا اجر و ثواب اللہ دے گا۔''

فدائیت کے جذبے سے سرشار شہسوار صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے عرض کی:'' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خط میں لے جاؤں گا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:'' اے حاطب رضی اللہ عنہ! اللہ تجھے برکت عطا کرے۔''

حاطب رضی اللہ عنہ نے خط لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الوداع کیا، سواری تیار کی اپنی منزل پر روانہ ہوئے اور مصر کا رخ کیا۔

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ مصر پہنچ گئے۔ جب شاہ مصر مقوقس کے دربار میں داخل ہوئے تو اس سے مخاطب ہو کر یہ فرمایا:

'' دیکھئے جی! آپ سے پہلے یہاں ایک حکمران ہوا جو اپنے آپ کو ربّ اعلی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہلاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا و آخرت میں عبرت بنا کر رکھ دیا۔ اس سے انتقام لیا۔ آپ دوسروں سے عبرت حاصل کریں تاکہ آپ سے دوسرے عبرت پکڑیں۔''

مقوقس نے کہا: ''ہم ایک دین کے پیروکار ہیں جب تک کوئی اس سے بہتر دین نہیں ہوگا ہم اسی کے ساتھ منسلک رہیں گے۔''

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے ادب نبوی اور بلاغت محمدیہ سے خوشہ چینی کرتے ہوئے حکمت و دانائی کا اسلوب اپناتے ہوئے نہایت ہی دلآویز انداز میں کہا: ''ہم آپ کو دین اسلام کی دعوت دیتے ہیں جو دیگر ادیان سے آپ کو بے نیاز کر دے گا۔''

ہمارے نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ قریش نے آپ کے ساتھ انتہائی سخت رویہ اختیار کیا۔ یہودیوں نے آپ کے ساتھ دشمنی کی انتہا کر دی۔ البتہ نصاریٰ نے آپ کے ساتھ قدرے نرم رویہ اختیار کیا اور قرب کا مظاہرہ کیا۔

بخدا جس طرح موسیٰ علیہ السلام نے عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی بشارت دی اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت محمد ﷺ کی آمد کی بشارت دی۔ ہم بالکل اسی طرح آپ کو قرآن حکیم کی طرف دعوت دیتے ہیں جس طرح آپ اہل تورات، یہودیوں کو انجیل کی طرف دعوت دیتے ہو۔

ہر نبی جس قوم میں آیا وہ اس کی امت کہلائی اس امت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ نبی کی اطاعت کرے۔ آپ چونکہ نبی کریم ﷺ کے دور میں ہیں آپ کو بھی ہم اس حوالے سے دعوت فکر دیتے ہیں۔ ہم آپ کو دین مسیح سے روکتے نہیں بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ آپ دین مسیح کے تقاضے پورا کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے دامنگیر ہو جائیں۔

میرے خیال میں ان دلپذیر، دلآویز، دلنشین، سنجیدہ حق آشنا اور ایمان افروز

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باتوں نے مقوقس کے دل پر گہرے اثرات چھوڑے ہوں گے، اسے اپنی گرفت میں لے لیا ہوگا اور دل کے ساز کی تاروں میں ترنم ریز اور تعجب خیز حکمت پیدا کردی ہوگی۔

حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ مقوقس کے ہاں چند روز مہمان رہے۔ اس دوران اس نے مذہبی رہنماؤں کو جمع کیا۔ پھر حاطب رضی اللہ عنہ سے کہا: ''میں آپ سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں ذرا غور سے سنیں۔ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''بادشاہ سلامت چشم ماروشن دل ماشاد، فرمائیں، سرآنکھوں پر۔''

مقوقس نے کہا: ''مجھے آپ یہ بتائیں کہ آپ کے صاحب نبی نہیں ہیں؟۔''

حاطب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''بلکہ وہ تو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔''

مقوقس نے کہا: ''کہ جب اس کی قوم نے اسے اپنے شہر سے نکالا تو ان لوگوں کے خلاف انہوں نے بدعا کیوں نہیں کی۔'' حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے، انتہائی مہارت چابکدستی، ترکی بترکی جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ اللہ کا رسول مانتے ہیں تو جب انہیں ان کی قوم نے پکڑ کر تختہ دار پر لٹکانا چاہا تو آپ نے ان کے خلاف بدعا کیوں نہ کردی کہ وہ تباہ و برباد ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ کو انہیں آسمان پر لے جانے کی نوبت ہی نہ آتی؟۔''

مقوقس اس جواب پر سر دھنتے ہوئے اور واہ واہ کے ڈونگرے برساتے ہوئے کہنے لگا: ''بھئی آپ نے تو کمال کردیا۔ بہت خوب جواب دیا۔ آپ بڑے دانشمند دکھائی دیتے ہیں اور بڑے دانشور کی جانب سے آئے ہیں۔ یہ چند ایک تحائف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آپ کے ساتھ بھیج رہا ہوں اور آپ کو منزل مقصود تک پہنچانے کے لیے ایک ساتھی بھی آپ کے ہمراہ جائے گا۔

مقوقس نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے طرز کلام پر صرف تعجب ہی کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ سرور عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبے کا بھی دل و جان سے اعتراف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیا اور اس کا حضرت حاطب رضی اللہ عنہ مذہبی راہنماؤں اور وہاں اکٹھے ہونے والے دیگر لوگوں کے سامنے برملا اظہار کرتے ہوئے کہا:

''میں نے اس فرستادہ نبی ﷺ کے بارے میں غور وخوض کیا، میں نے دیکھا کہ وہ نہ تو کسی ناپسندیدہ چیز کا حکم دیتے ہیں اور نہ ہی کسی مرغوب و دلپسند چیز سے منع کرتے ہیں نہ ہی گمراہ جادوگر ہیں اور نہ جھوٹے نجومی، دل کی پوشیدہ اور رازداری کی بات کا میں اظہار کئے دیتا ہوں کہ میں نے ان کی نبوت کا نشان اپنی دل کی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اور اس نقطے پر میں مزید غور وخوض کرتا رہا ہوں۔

پھر مقوقس نے رسول اللہ ﷺ کا نامہ مبارک پکڑا اور اسے ہاتھی کے دانت کی ڈبیا میں بڑے ہی احترام سے رکھ لیا اور ڈبیا پر مہر ثبت کر دی۔ پھر ایک ایسے کاتب کو بلایا جو عربی زبان لکھنا جانتا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ کی طرف یہ خط لکھا:

لمحمد بن عبد الله من المقوقس عظيم القبط.

سلام عليک. أما بعد! فَقَد قرأت كتابک و فَهِمْتُ مَا ذَكَرْتَ فِيْهِ وَ مَا تَدْعُوْا اِلَيْهِ وَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ نَبِيًّا بَقِيَ وَ كُنْتُ اُظُنُّ اَن يَخْرُجَ مِنَ الشَامِ وَ قَدْ اكْرَمْتُ رَسُوْلَکَ وَبَعَثْتُ إِلَيْکَ بِجَارِيَتَيْنِ لهُمَا مَكَانَ فِی القبط عظيم وَ بِكَسْوَةٍ وَ أهْديتُ إِلَيْکَ بغلةً لتَرْكَبَهَا .وَالسلام عَلَيْکَ .

''شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔''

محمد بن عبداللہ کے لیے۔ قبط کے بادشاہ مقوقس کی طرف سے تجھ پر سلامتی ہو۔ بعد ازاں میں نے تیرا خط پڑھا اور تو نے جو کچھ اس میں لکھا اس کو سمجھا اور جس چیز کی آپ نے دعوت دی۔ مجھے معلوم تھا۔ کہ ایک نبی باقی ہے۔ لیکن میں گمان کرتا تھا کہ وہ شام میں ظاہر ہوگا۔ پھر بھی میں نے آپ کے قاصد کی تحریم کی اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ کی طرف دو لونڈیاں بھیج رہا ہوں قبط کے نزدیک وہ دونوں عالی مقام ہیں اور لباس بھیجے۔ اور آپ کو ایک خچر تحفے میں دی تا کہ آپ اس پر سواری کریں اور تجھ پر سلامتی ہو۔''

مقوقس نے اس سے زیادہ کچھ نہ کیا اور نہ اس نے اپنے مسلمان ہونے کا کوئی اعلان کیا۔

دو کنیزیں ماریہ قبطیہ اور سیرین تھیں اور سفید رنگ کی خچر کا نام دُلدُل تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے ماریہ قبطیہ کو اپنے عقد میں لے لیا جس سے ابراہیم پیدا ہوئے اور سیرین حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے حبالۂ عقد میں دے دی۔

اس طرح حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ مصر میں اپنے سفارتی مشن میں کامیاب رہے اور اپنی مہم کو بڑی ذمے داری سے بہت ہی عمدہ پیرائے میں ادا کیا۔ سفارت کے میدان میں انہیں سفیروں کا سردار ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ خلفائے راشدین اور خاص طور پر خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں سفارتی میدان میں انہوں نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

جو چاہو سو کرو:

جب رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے لیے روانگی کا فیصلہ کر لیا تو اس کو صیغۂ راز میں رکھا تا کہ اس کی اطلاع قریش کو نہ ہو جائے۔ اس طرح وہ مقابلے کی بھرپور تیاری کر لیں گے اس طرح ہدف تک پہنچنے میں دشواری پیش آئے گی اور دشمن راستے میں رکاوٹیں کھڑی کر دیں گے۔ قریش نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیے گئے معاہدے کو توڑ دیا تھا۔ آپ نے فتح مکہ کی تیاری کے لیے غور و خوض کرنا شروع کر دیا تھا۔ تا کہ اسے شرک اور بت پرستی سے صاف کیا جائے۔ اور لوگ امن و سکون سے بیت اللہ مسجد حرام کے زیر سایہ زندگی بسر کر سکیں جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن عزیز

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں ان الفاظ میں کیا ہے:

﴿ وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا...... ﴾[البقرة: ١٢٥]

اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے جائے امن وسکونت بنایا......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کے ہدف تک پہنچنے کے لیے رازداری کے مختلف انداز اپناتے ہوئے یہاں تک اہتمام کیا کہ اپنی مخلص ، ہمدرد چہیتی بیوی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس معاملے کو چھپائے رکھا۔

پہلے وادی اِضم کی طرف حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک لشکر بھیجا۔ مدینہ منورہ میں اس بات کی ٹوہ لگانے کے لیے اپنے نمائندے پھیلا دیئے کہ کہیں کان وکان کسی کو روانگی کی اطلاع تو نہیں ہوئی۔

اس فتح عظیم کے موقع پر حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ رونما ہوا۔ جس کا تذکرہ قرآن وسنت میں بھی کیا گیا اور ان کے مومن خالص ہونے کی گواہی دی گئی۔ اس نازک موقع پر حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے اجتھاد کیا لیکن اجتہاد غیر موزوں تھا آیئے آپ کو تاریخ اور تفسیر کی جدید وقدیم کتب میں مذکور اس قصے کی جھلک دکھلاتے ہیں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے لیے روانہ ہونے کی مکمل تیاری کر لی۔ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ کے نام ایک خط لکھا جس میں انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے پر یلغار کرنے کی خاطر لشکر لے کر روانہ ہونے کی اطلاع تھی یہ خط ایک خاتون کے حوالے کیا اور اسے سفر خرچ اور انعام بھی دیا اور قریش تک بحفاظت پہنچانے کی تلقین کی۔ اس نے یہ خط اپنے سر کے بالوں میں چھپالیا اور مکے کی طرف روانہ ہوگئی لیکن اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے اپنے نبی علیہ السلام کو حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی اس کارروائی کے بارے میں بتا دیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے اس سازش کو ابتدائی مرحلے میں ہی ناکام بنا دیا۔ آپ نے یہ خط قبضے میں لینے کے لیے اپنے تجربہ کار شہسوار صحابی اس مشن پر روانہ کیے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، ابو مرثد غنوی اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم کو اس مہم پر بھیجا۔ ہم سبھی تجربہ کار شہسوار تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم روانہ ہو جاؤ جب خاخ باغیچے تک پہنچو گے تو وہاں ایک مشرک عورت ملے گی جس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا مشرکین مکہ کے نام خط ہوگا وہ اس سے چھین لانا ہے۔

ہم نے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق ''خاخ'' باغیچے کے پاس اس خاتون کو جالیا۔

ہم نے اسے روکتے ہوئے کہا:

''خط نکالو اور ہمارے سپرد کرو۔''

اس نے کہا:

''میرے پاس تو کوئی خط نہیں''۔ ہم نے تلاشی لی تو ہمیں خط نہ ملا ہم نے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان جھوٹ نہیں ہو سکتا ہم نے سخت لہجہ اپناتے ہوئے اور خطرناک نتائج کی دھمکی دیتے ہوئے کہا: ''کہ شرافت سے خط دے دو، ورنہ تیرے لیے اچھا نہیں ہوگا۔''

وہ سمجھ گئی کہ صورت حال بڑی گھمبیر ہے اس نے چادر اوڑھ رکھی تھی سر کے بالوں کی لٹوں سے خط نکالا اور ہمارے سپرد کر دیا ہم وہ خط لے کر رسول اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ منظر دیکھتے ہوئے جلال میں آ کر کہا یا رسول اللہ ﷺ اس نے اللہ، رسول اور اہل ایمان کے ساتھ خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے حاطب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے ایسے کیوں کیا؟ آپ کو اس کی کیا ضرورت پیش آئی۔ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم! میرا اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر کامل ایمان ہے۔ میرے دل میں آیا کہ اس طرح اہل مکہ پر میرا احسان ہوگا۔

اور وہ میرے اہل وعیال اور مال ودولت کی حفاظت کریں گے۔

آپ کے جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عزیز رشتہ دار وہاں موجود ہیں میرا کوئی نہ تھا۔ اس لیے مجھ سے یہ غلطی ہوگئی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''حاطب سچ کہتا ہے۔''

اس کے بارے میں خیر کے کلمات کہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اس نے اللہ اور اہل ایمان کی خیانت کی ہے۔ مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے عمر کیا یہ بدری صحابی نہیں، کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی خصوصی نظر کرم کرتے ہوئے اہل بدر کے بارے میں یہ ارشاد نہیں فرمایا؟

((اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اَوْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ))

''اے اہل بدر جو چاہو سو کرو تمہارے لیے جنت واجب ہو چکی یا یہ فرمایا: ''میں نے تمہیں بخش دیا۔''

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

عرض کی یا رسول اللہ ﷺ، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِ بِالْمَوَدَّةِ ﴾ [الممتحنہ: ۱]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ اور تم ان سے محبت کا اظہار مت کرو۔''

اس طرح ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے مومن ہونے کی شہادت دی۔

انسانی نفسیات کے حوالے سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ بعض اوقات ئی کمزوری انسان پر غالب آ جاتی ہے۔ جس طرح کہ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حادثہ پیش آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ شفقت سے پیش آئے، آپ نے اس دفاع کیا اور ان کے پہلے ایمانی کارناموں نے اس کی برأت کی شہادت دی۔ بلکہ ول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ گواہی بھی دی کہ وہ ہرگز جہنم میں نہیں ئے گا۔ جیسا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ایت نقل کی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا ایک غلام ول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر شکوہ کرنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طب جہنم رسید ہوگا۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: ''تم جھوٹ بولتے ہو۔ وہ قطعاً جہنم ں داخل نہیں ہوگا کیونکہ اس نے غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ میں شرکت کی ہے۔

ہسوار کا سفر آخرت:

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ ان صحابہ کرام میں سے تھے، جنہوں نے شہسواری اور ادری کے میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ اور عہد نبوت میں روشن آثار وڑے اور ان کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ ان کے فقیہ بیٹے یحییٰ نے ایت بیان کی۔ عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر تابعی علماء محدثین نے بھی روایت نقل رنے کی سعادت حاصل کی۔

ان کی مرویات میں سے ایک روایت یہ بھی ہے:

((عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ لَبِسَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَحْسَنَ ثِيَابِهٖ وَ بَكَّرَ وَ دَنَا كَانَتْ كَفَّارَتُهٗ اِلَى الْجُمُعَةِ الأُخرٰى))

''نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، اور اچھے کپڑے پہنے اور جلدی مسجد گیا اور قریب ہوکر بیٹھا، تو یہ عمل اگلے جمعے تک اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔''

حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی منقول ہے:

((عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ رَاٰنِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَأَنَّمَا رَاٰنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ وَ مَنْ مَاتَ فِي أحَد الحرمين بُعِثَ فِي الأمنين يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

''نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے میری وفات کے بعد مجھے دیکھا گویا کہ اس نے مجھے میری زندگی میں دیکھا۔ جو حرمین میں سے کسی حرم یعنی مکہ اور مدینہ میں سے کسی ایک جگہ فوت ہوا، وہ قیامت کے دن امن والوں میں اٹھایا جائے گا۔''

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے وسط تک زندہ رہے۔ یہ ۳۰ھ ہجری میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کی عمر پینسٹھ سال تھی۔

شہسوار، بہادر جلیل القدر صحابی کے دنیائے فانی سے کوچ کر جانے سے مدرسہ نبوت کے ایک شہسوار کی سیرت کا صفحہ لپیٹ دیا گیا۔ لیکن اس کے کارنامے رہتی دنیا تک جگمگاتے رہیں گے۔ اور ان کی سیرت کے تذکرے کانوں میں رس گھولتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ حاطب رضی اللہ عنہ سے راضی ہوا۔ اسے جنت الفردوس میں جگہ دی اور اسے مغفرت کا اعزاز دیا۔

اللہ تعالیٰ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے راضی ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں میدان محشر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ اٹھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ بلاشبہ وہ درگذر کرنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والا، سخی، دعائیں سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۱.	طبقات ابن سعد:	۱۱۴/۳
۲.	المعارف:	صفحہ ۳۱۷، ۳۱۸
۳.	فضائل صحابه للنسائی:	صفحہ: ۵۷
۴.	المعجم الكبير للطبرانی:	۲۰۵/۳
۵.	المستدرک حاکم:	۳۳۶/۳. ۳۴۱
۶.	الاستيعاب:	۳۴۷/۱. ۳۵۰
۷.	أنساب الأشراف:	۶۳۰/۱
۸.	جامع الأصول:	۹۷/۹
۹.	اسد الغابة:	۴۳۱/۱. ۴۳۳
۱۰.	تهذيب الأسماء واللغات:	۱۵۱/۱. ۱۵۲
۱۱.	زاد المعاد:	۲۰۰/۶. ۲۰۱
۱۲.	سير أعلام النبلاء:	۴۳/۲. ۴۵
۱۳.	مجمع الزوائد:	۳۰۳/۹
۱۴.	البداية والنهاية:	۱۵۶/۷
۱۵.	الاصابة:	۲۹۶/۱. ۳۰۰
۱۶.	تهذيب التهذيب:	۱۶۸/۲
۱۷.	حياة الصحابة:	۱۲۷/۱، ۱۴۰، ۱۴۱، ۳۴۷، ۴۲۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

- غزوۂ احد اور بعد میں بپا ہونے والے غزوات میں شریک ہوئے، وہ فتوحات اسلامیہ کے شہسوار تھے۔
- رسول اللہ ﷺ نے اسے اُحزاب کی اندرونی صورت حال معلوم کرنے کے لیے اکیلے کو خفیہ طور پر دشمن کے ہاں بھیجا اور اس کے لیے جنت کی ضمانت دی۔
- مسلمانوں کو ایک مصحف پر جمع کرنے میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ انہوں ۲۲۵ احادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔
- قرآن وسنت سے مستفیض حکمت ودانائی کے خوگر اور رازدان رسول اللہ ﷺ تھے۔
- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چالیس روز بعد ۳۶ ہجری میں وفات پائی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

شہسوار، خوش نصیب اور امانت دار:

یہ کون شخص ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے اختیار دیتے ہوئے یہ فرمایا:

"إِنْ شِئْتَ كُنْتَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ إِنْ شِئْتَ كُنْتَ مِنَ الْاَنْصَارِ"

"اگر تم چاہو مہاجرین میں سے ہو جاؤ اور اگر چاہو تو انصار میں سے ہو جاؤ۔"

یہ کون شخص ہے جس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے یہ جامع دعا فرمائی:

"اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ وَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ وَ مِنْ فَوْقِهِ وَ مِنْ تَحْتِهِ"

"الٰہی اس کی آگے پیچھے، دائیں، بائیں اور اوپر نیچے سے حفاظت فرما۔"

یہ کون ہے جس نے کامل فضل و شرف کا اِعزاز حاصل کیا، جو رسول اللہ ﷺ کا راز دان، بہترین شہسوار اور بہت بڑا عالم فاضل صحابی تھا۔

پھر یہ کون ہے، جس سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسا عبقری سربراہ گورنروں کا انتخاب کرتے وقت اور بہت سے دینی مسائل حل کرنے کے لیے اس کے مشورے سے مستفیض ہوا کرتے تھے۔

یہ کون ہے، جو قرآن کریم کے جمع کرنے اور مسلمانوں کے ایک مصحف پر جمع ہونے کا سبب بنا جبکہ وہ اللہ کی کتاب کے بارے میں مختلف ٹولیوں میں بٹ چکے تھے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ اعلیٰ خاندانی، راز دان، انصار کے حلیف اور سرکردہ مہاجر جلیل القدر صحابی تھے۔

ابونعیم اُصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "کہ یہ فتنوں اور مصائب کی پہچان رکھنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والے، علم اور عبادت پر پوری توجہ دینے والے اور لذات دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنے والے صحابی تھے۔

یہ کون بہادر شہسوار ہے، جو جامع کمالات ہے اور اس میں فضائل و محامد ایک ساتھ اکٹھے ہو گئے۔

یہ ہیں حضرت ابوعبداللہ حذیفۃ بن یمان بن جابر العَبَسی المکی الیمانی رضی اللہ عنہ۔

لیکن حضرت حذیفہ مدینہ منورہ میں انصار کے حلیف کیسے بنے؟

مصادر و مراجع یوں گویا ہیں کہ حِسَل یا حُسَیْل نامی ایک شخص جو آگے چل کر حذیفہ کا باپ بنا۔ اس نے ایک شخص کو قتل کر دیا اور بھاگ کر مدینے آ گیا اور بنو عبدالأشھل سے دوستانہ تعلقات قائم کر لیے۔ لوگوں نے اس کا نام یمان رکھ دیا اس نے ایک خاتون رباب بنت کعب الأشھلیہ سے شادی کر لی۔ اس نے حذیفہ، سعد، صفوان، مدلج، لیلی کو جنم دیا۔ پھر رباب بنت کعب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ یمان کی اس خاتون سے دو اور بیٹیاں فاطمہ اور ام سلمہ بھی ہوئیں۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

ایمان کی طرف سفر:

نور اسلام جزیرۃ العرب پر ضوء فشاں ہوا تو یمان اور اس کی قوم کے بہت سے افراد کشاں کشاں مکے پہنچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ یمان مدینے واپس آیا تو اس کی آل اولاد سب نے اسلام قبول کر لیا۔

حذیفہ کی پرورش ایک مسلم گھرانے میں ہوئی۔ پھر وہ اپنے والد کے ہمراہ مکہ مکرمہ گیا۔

وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ حضرت حذیفہ کے دائیں ہاتھ سے ملا تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی تعظیم اور محبت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ آپ ﷺ نے اسے ہجرت اور نصرت سے کسی ایک کو اپنی مرضی و منشا کے مطابق پسند کرنے کا اختیار تفویض کر دیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نصرت کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ انصاری کہلانا پسند کیا اور مدینہ منورہ واپس آ گئے۔

جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کی تو حذیفہ رضی اللہ عنہ کا دل آپ کی تشریف آوری پر فرحت و انبساط سے جھوم اٹھا۔ آپ کی مجالس میں حاضری کا التزام کرنے لگے۔ آپ ﷺ کے ادب سے خوشہ چینی کی ان میں بہت سی دلآویز خوبیاں چمک اٹھیں۔ حق گوئی میں طاقت ور اور دانشور ہو گئے۔ منافقت اور دھوکہ دہی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ ریا کاری اور ٹال مٹول کی عادات کو یکسر چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہایت خوشگوار مجالس بپا ہونے لگیں۔ جس نے اسے تمام تر میدان ہائے فضائل میں نادر اور انوکھے راستے پر ڈال دیا۔

باہمی بھائی چارے کے میدان میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے مابین مؤاخات کا رشتہ قائم کیا۔

قابل قدر بات یہ ہے کہ ان دونوں شہسواروں میں بہت سی خوبیاں مشترک تھیں، دونوں نے مسلمان والدین کے زیر سایہ پرورش پائی۔

عالم فاضل مجاہد:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ غزوۂ احد اور اس کے بعد تمام جنگوں میں شریک ہوئے۔

ان کی پہلی جنگ غزوۂ احد تھی یہ وہ جنگ ہے، جس میں مسلمانوں نے غلطی سے اس کے والد یمان کو قتل کر دیا تھا یہ پکارتے بھی رہے کہ یہ میرا باپ ہے۔ لیکن مسلمان نہ سمجھ سکے انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

موقع پر کہا:

﴿ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝﴾ [یوسف: ۹۲]

''اللہ تمہیں بخشے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اس کے والد کی دیت ادا کی۔ جسے اس نے مستحق مسلمانوں پر خیرات کر دیا۔ اس کارنامے سے رسول اللہ ﷺ کے نزدیک اس کی قدر و منزلت میں مزید اضافہ ہو گیا۔

اس فیاضانہ طرزِ عمل اور حکیمانہ طرزِ ادا کی وجہ سے صحابہ کرام اور تابعین کی نگاہ میں ان کی عظمت دو چند ہو گئی۔ یہاں تک کہ عظیم المرتبت تابعی فقیہ مدینہ حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ جو فقہاء سبعہ میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے فضل و شرف کی شہادت دیتے ہوئے کہا:

''اللہ کی قسم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ میں فضل و شرف اور خیر و برکت کے آثار آخر دم تک رہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے اللہ سے جا ملے۔''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے فضل و شرف اور خیر و برکت میں یکے بعد دیگرے ہر اس جنگ میں اضافہ ہوتا ہی چلا گیا، جس میں اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کی سعادت حاصل کی۔

غزوۂ اَحزاب میں تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مقدر کا ستارہ چمکا۔ جب رسولِ اقدس ﷺ کی نظر انتخاب اس پر پڑی تاکہ وہ انبوہ اَحزاب کے اندرونی واقعات اور حالات سے آگاہ ہوں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اس راز داری کے حوالے سے ہم اس کی شہسواری، بہادری اور دلاوری جیسے اوصاف کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی انبوہ احزاب میں بہادری:

حذیفہ بن یمان کی احزاب کی مختلف جماعتوں کے درمیان بہادری، ذہانت اور راز داری کی داستان نہایت ہی دلچسپ، خوش کن، اور دلفریب ہے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کا حکم پاکر دشمن کے جتھوں اور ان کی صفوں میں جا گھسے تاکہ ان کے واقعات، حالات اور رازہائے دروں سے واقفیت حاصل کر کے ان سے پردہ سرکا سکیں۔ نیز جن مصائب، مشکلات اور دگرگوں حالات سے ان کا واسطہ پڑا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی چلائی ہوئی تیز آندھی نے ان سے اٹھکیلیاں کی ہیں، جس سے ان کے خیمے اکھڑے گئے۔ جانور بدک گئے اور برتن الٹ گئے اور ان کا جنگی میدان میں برقرار رہنا دوبھر ہو گیا۔

ان تمام تر حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو رات کی تاریکی میں دشمن کی صفوں کی طرف بھیجا۔ اس موقع پر انہوں نے شہسواری، بہادری اور دلاوری کی مشہور و معروف عسکری داستان رقم کی، جس کا تذکرہ بڑی کثرت کے ساتھ مستند تاریخی حوالہ جات کی کتابوں میں ملتا ہے۔

امام مسلم، ابن اسحاق، علامہ واقدی، علامہ ابن سعد، امام حاکم، امام بیہقی، ابو نعیم اصبہانی، ابن سید الناس، علامہ ابن کثیر، حافظ ابن حجر العسقلانی، حافظ ابن قیم، قسطلانی اور علامہ زرقانی نے اور دیگر بہت سے مؤرخین نے اپنی اپنی کتابوں میں اس واقعے کی منظر کشی کی ہے، جس سے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی بہادری، ذہانت اور حاضر دماغی کا بخوبی پتہ چلتا ہے۔

ہم اس بہادری کو آشکار کرنے والی داستان کی جھلک پیش کرتے ہیں، جس کا تمام تر سہرا حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے سر باندھا جائے گا۔ کیونکہ یہ حیرت انگیز کارنامہ انہوں نے اکیلے ہی سرانجام دیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان نازک ترین آزمائش کی گھڑیوں میں جبکہ مسلمان مصائب و مشکلات کے کٹھن مراحل سے گذر رہے تھے۔ آنکھیں تاڑے لگ چکی تھیں۔ کلیجے منہ کو آرہے تھے۔ قرآن حکیم میں ان پیچیدہ حالات کو ان الفاظ میں بیان کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴾ [الأحزاب: ۱۱]

ابن اسحاق نے یزید بن زیاد سے اور اس نے محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ کوفے کے ایک باشندے نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہا: ''کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ان کی صحبت اختیار کی؟۔'' فرمایا: ''ہاں۔''

اس نے پوچھا: ''تم کیا کرتے تھے؟۔''

حذیفہ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم ہم محنت اور جدوجہد کیا کرتے تھے۔''

اس نے کہا: ''اللہ کی قسم! اگر ہم انہیں پالیتے تو تعظیماً ہم انہیں اپنے کندھوں پہ اٹھاتے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم غزوہ خندق کے دوران ایک رات میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا کہ آج کون دشمن کی صورت حال کا پتہ لائے گا۔ شرط یہ ہے کہ وہ وہاں جاکر کسی قسم کی کوئی کارروائی نہ کرے۔ بس معلومات لے کر خاموشی سے واپس آجائے اور انہیں پتہ بھی نہ چلنے دے۔

یہ کارنامہ سرانجام دینے والے کے لیے میں اللہ تعالیٰ سے التجا کروں گا۔ کہ یہ شخص جنت میں میرا رفیق ہو۔''

اس رات سردی اپنے جوبن پر تھی۔ دشمن بھوک سے نڈھال تھے۔ میں نے موقع غنیمت جانتے ہوئے یہ فریضہ سرانجام دینے کی پیش کش کردی تو آپ نے مجھے پاس بلایا اور ارشاد فرمایا: ''حذیفہ جاؤ چپکے سے دشمن کی صفوں میں گھس جاؤ کسی کو پتہ نہ چلنے پائے۔ غور سے مشاہدہ کرنا کہ دشمن اس وقت کیا کر رہا ہے۔ ان کے عزائم کیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ وہ کس صورت حال سے دوچار ہیں۔ کسی کو اپنے بارے میں کچھ بتانا نہیں، اس طرح معلومات لے کر آپ نے ہمارے پاس آنا ہے۔

فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا حکم پا کر میں روانہ ہوا۔ ان کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے دیکھا کہ تیز آندھی، اللہ کے لشکر، ان کی درگت بنا رہے تھے۔

دیگیں الٹ گئیں، آگ بجھ گئی اور خیمے الٹ گئے۔ اس موقع پر ابوسفیان نے اعلان کیا کہ غور سے اس بات کا جائزہ لے لو کہ تمہارے پاس کون بیٹھا ہوا ہے۔ یہ اعلان ہوتے ہی میں نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے شخص کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا بھئی تم کون ہو؟

اس نے بتایا میرا نام یہ ہے اور فلاں کا بیٹا ہوں۔ امام بیہقی اور ابونعیم نے اپنی اپنی کتاب الدلائل میں لکھا ہے۔ کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا دایاں ہاتھ اس شخص کے ہاتھ پہ رکھا، جو میری دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے میں نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا: ''میں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ہوں۔'' پھر میں نے اپنا ہاتھ اس شخص پر رکھا جو میری بائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔

اس سے پوچھا بھئی تم کون ہو؟

اس نے کہا: ''میں عمرو بن عاص ہوں۔''

یہ میں نے اس لیے کیا کہ کہیں وہ مجھ سے نہ پوچھ لیں اور معاملہ چوپٹ ہو جائے۔ ان کو میں نے موقع ہی نہ دیا کہ وہ مجھ سے سوال کریں۔

پھر ابوسفیان نے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

'' اے خاندان قریش! بخدا! اب یہاں تمہارے ٹھہرنے کی کوئی جگہ نہیں۔ ہمارے گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہو گئے۔ ہم میں اور بنو قریظہ میں اختلافات پیدا ہو گئے۔ تیز آندھی کو تم دیکھ ہی رہے ہو کہ ہمارا کیا حشر کر رہی ہے۔ کوئی ہنڈیا چولہے پر ٹھہر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں رہی اور نہ ہی چولہوں میں آگ جل رہی ہے اور نہ کوئی خیمہ برقرار رہ رہا ہے۔

تم یہاں سے رخت سفر باندھ لو میں خود بھی یہاں سے کوچ کر رہا ہوں۔ یہ کہتے ہی وہ چھلانگ لگا کر اپنے اونٹ پر سوار ہو گیا اور چل دیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''اللہ کی قسم! اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عہد نہ ہو چکا ہوتا۔ کہ صبر سے کام لینا ہے اور کوئی کارروائی نہیں کرنی تو ابوسفیان اس رات میری زد میں تھا، میں اسے نیزہ مار کر ہلاک کر سکتا تھا۔

میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ چادر اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے مجھے اپنے قدموں کے پاس بیٹھ جانے کا اشارہ کیا اور چادر کا ایک پلّو مجھ پر دے دیا۔ آپ نے رکوع کیا سجدہ کیا۔

میں اسی حالت میں چادر اپنے اوپر لئے بیٹھا رہا۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو میں نے آپ کو ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔

اس طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بڑے ہی باکمال انداز میں اس مہم کو سرانجام دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ رَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴾ [الاحزاب: ۲۵]

''اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے غصے میں واپس کروا دیا انہیں کئی کامیابیاں نہ مل سکیں اور مومنوں کی طرف اللہ تعالیٰ ہی لڑنے کے لیے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ قوی اور غالب ہے۔''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ جہاد اور شہسواری و بہادری کے سفر پر گامزن رہے۔ اس میدان میں ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پر راضی تھے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان کی فتوحات اور بہادریاں:

راہ جہاد پہ گامزن دشمنوں اور منافقین سے نبرد آزما ہوتے ہوئے، کبھی بھی ان کے قدم نہ رکے۔ خلافت راشدہ کے دور میں وہ لشکر اسلام کے شہسوار بن کر ابھرے، جود وسخا میں بھی انہوں نے اپنا نام پیدا کیا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ عراق، شام، الجزیرۃ، نصیبین اور ایران، کی فتوحات میں شریک ہوئے اور اس عبقری، چوکس اور ذہین وفطین شہسوار نے کثیر تعداد میں حیرت انگیز عسکری کارنامے سرانجام دیئے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جنگ یرموک میں حصہ لیا اور مؤرخین نے ۱۳ھ ہجری میں اس جنگ میں فتح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے نام لکھی۔۔

۱۷ھ ہجری میں الجزیرۃ کی فتح میں بھر پور حصہ لیا اور خوش آئندہ کارنامے سرانجام دیئے۔

اسی طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مشہور ومعروف جنگ نہاوند میں شریک ہوئے جب امیر لشکر نعمان بن مقرّن رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر لشکر اسلام کا جھنڈا تھام لیا۔معرکہ آرائی شروع ہونے سے پہلے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے مجاہدین سے خطاب کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اگر میں دوران جنگ جام شہادت نوش کرلوں تو آپ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر بنالینا۔

ہمدان، ری، دینور کے فاتح بھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔

"وَ غَزَا كَذَالِكَ مَا سِبِذَان عُنْوَةً"

''نیز اس نے ماسبذان کو جنگ کے ذریعے فتح کیا۔

ہمدان شہر کو فتح کر لینے پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی فتوحات کا سلسلہ اپنے اختتام کو پہنچ جاتا ہے۔اور یہ تمام تر فتوحات ۲۲ھ ہجری کو ہوئیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو مدائن کا گورنر بنا دیا تھا وہ اس عہدے پر فائز ہوئے وہیں رہے یہاں تک اپنے اللہ کو پیارے ہو گئے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور قرآن:

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے براہ راست قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی۔ اس لیے قرآن کے معانی اس کے رگ و ریشے میں رچ بس گئے۔ جس کی وجہ سے ایمان موجزن ہوا۔ اسلام کی کرنیں پھوٹنے لگیں اور اس کا دل نور الٰہی سے چمک اٹھا۔ قرآن سے محبت کی۔ اس کے معانی کو خوب اچھی طرح سمجھا۔ قرآن کریم کے حفظ، معانی اور تفسیر کو سمجھنے میں بہت زیادہ دلچسپی لیتے۔ اور اپنے ساتھیوں سے ہمیشہ کئی قدم آگے رہتے۔ یہاں تک کہ یہ تفسیر اور فقہ کے مسائل کو سمجھنے کے لیے لوگوں کے مرجع بن گئے۔

آئمہ تفسیر نے قرآن کریم کی تفسیر کرتے وقت بیشتر مقامات پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے اقوال کا سہارا لیا۔ مثال کے طور پر امام ماوردی رحمۃ اللہ علیہ اور امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر کرتے وقت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی تفسیر کو پیش نظر رکھا۔

﴿ عَسَىٰٓ أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴾ [الاسراء: ۷۹]

''قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر پہنچا دے۔''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے: کہ یہاں ''مقام محمود'' سے مراد قیامت کے دن لوگوں کے لیے شفاعت کرنا ہے۔

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریم کی تفسیر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''لوگوں کو ایک چٹیل میدان میں اکٹھا کرلیا جائے گا۔ سب کے سب مادرزاد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ننگے بدن اور ننگے پاؤں ہوں گے۔''

داعی کی آواز اور نظر سب تک پہنچ رہی ہوگی، سب اس میدان میں دست بستہ کھڑے ہوں گے، کسی کو بات کرنے کا یارا نہ ہوگا۔ جو بھی اس روز بات کرے گا، وہ اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر بات کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ آواز دیں گے۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہیں گے:

''الٰہی میں حاضر سر آنکھوں پر، بھلائی تیرے قبضے میں بلاشبہ شر تیری طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ ہدایت یافتہ وہی ہوگا جس کو تو نے ہدایت دے دی۔ تیرا بندہ تیرے سامنے حاضر ہے۔ تیری توفیق سے تیرے نام پر قربان، تو بابرکت و بلندتر ہے۔ بیت محمود کے رب تو پاک ہے۔''

یہی وہ مقام محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تذکرہ کیا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ علوم قرآن کے بہت بڑے ماہر تھے۔ قرآن کریم کے معانی پر ان کی بڑی گہری نظر تھی۔ یہ علماء کو بھی اس کی ترغیب دلایا کرتے تھے اور پہلے علماء کی اقتداء کرنے اور ان سے فیض حاصل کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔

وہ اکثر و بیشتر یہ بات کہا کرتے تھے:

''اے علماء کی جماعت! اللہ سے ڈرو اور اپنے سے پہلے علماء کا طریقہ اپناؤ۔ بخدا تم اگر ان کی پیروی کرو گے۔ تو اس میدان میں بہت آگے نکل جاؤ گے۔ اگر تم نے یہ طرز عمل چھوڑ دیا اور دائیں بائیں جھانکنے لگے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تلاوت قرآن کریم کا بہت زیادہ اہتمام کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ یہ مسلمانوں کا ایک مصحف پر جمع کرنے کا سبب بن گئے۔ جب انہوں نے آرمینیہ اور آذربائیجان میں اہل عراق سے جنگ لڑتے وقت دیکھا کہ مسلمانوں کی صفوں میں باہمی اختلافات پیدا ہو رہے ہیں اور یہ حضرت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عثمان رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا تو حضرت حذیفہ جلدی سے مدینے پہنچے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے اپنا موقف ان کی خدمت میں پیش کیا کہ اس وقت قرآن کریم کو مکمل طور پر لکھ لینا بہت ضروری ہے ان رائے کو اہمیت دیتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا۔ سب نے قرآن کریم کی کتابت کے حق میں رائے دی۔ پھر اسی کتابت کے نسخے مختلف علاقوں میں روانہ کئے۔ اس طرح سب لوگ ایک مصحف پر جمع ہو گئے۔ امت کے ایک ہی نسخے پر جمع ہونے کا سبب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بنے۔ یہ سعادت ان کے حصے میں آئی۔

یہ قابل تعریف کارنامہ سرانجام دینے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فتنے کی جڑ کاٹ دی مخالفت اور اختلاف کے مادے کو ہی بھسم کر دیا۔ قرآن کریم کو تحریف سے محفوظ کر لیا۔ زمانے گذر گئے۔ صدیاں بیت گئیں لیکن قرآن کریم ہر قسم کی تحریف سے محفوظ و مامون ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کی تاریخ میں روشن اثرات مرتب کئے اور واضح انداز میں یہ نظریہ پیش کیا۔ کہ اللہ ہی زمین اور جو کچھ اس پر ہے اس کا وارث حقیقی ہے۔

پاکیزہ صحبت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اپنا راز دان منتخب کیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قابل اعتماد، باہمت اور قربت کی سعادت رکھنے والے راز دان تھے۔

علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب اسد الغابۃ میں رقمطراز ہیں۔

کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ منافقین کے اندرونی حالات کو سب سے زیادہ جانتے تھے۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ منافقین کے اندرونی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حالات سے واقف تھے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہر چیز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راہنمائی لیتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ صحبت کے نہایت ہی عمدہ اثرات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی زندگی پر مرتب ہوئے تھے۔

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو زبانی یاد کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان سے ۲۲۵ اُحادیث مروی ہیں۔ صحیحین میں بارہ اُحادیث متفق علیہ ہیں۔ بخاری شریف میں آٹھ جبکہ مسلم شریف میں سَترہ احادیث مروی ہیں۔ باقی حدیث کی چار کتابوں ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ کے علاوہ مسانید میں سے مسند امام احمد بن حنبل، مسند ابویعلی اور دیگر حدیث کے کتب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث مذکور ہیں۔

صحابہ کرام کی جماعت سے حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت عمار اور حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بیشتر تابعین نے حدیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جن میں ان کے بیٹے ابوعبیدہ بن حذیفہ، ربعی بن خراش، زید بن وھب اور زر بن حبیش رحمہم اللہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر و بھلائی کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے اور میں آپ سے شر اور فتنوں کے بارے میں سوال کیا کرتا تھا کہ یہ شر یا فتنے مجھے اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں۔

صحیح مسلم میں مذکور ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ کی قسم! میں قیامت تک بپا ہونے والے تمام فتنوں کے بارے میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ جانتا تھا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کثیر تعداد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں مشہور و معروف احادیث مروی ہیں۔ ان میں چند ایک بطور نمونہ آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حکمت و دانائی کے خوگر:

جہاں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ شمشیر و سنان کے استعمال میں جرأت و بہادری کا بھرپور مظاہرہ کرنے والے تھے۔ وہاں گفتگو کے میدان میں فصاحت و بلاغت کے اعلیٰ معیار پر فائز تھے۔ اس کی زبان سے نکلے ہوئے روشن درخشاں، قرآن و سنت سے مستنبط، حکمت و دانائی سے لبریز نصیحت آموز کلمات نے دنیا کے ماحول کو منور کر دیا۔ اسی لئے ان کی حکمت و دانائی سے نور کی کرنیں پھوٹتی ہیں جن سے نفوس انسانی چمک اٹھتے اور اس کے معانی و مفاہیم دلوں کی گہرائیوں میں پیوست ہو جاتے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایسی حکمت و دانائی کے خوگر تھے، جو ربانی فیض سے اور رحمانی فتوحات سے سرشار تھی۔ ان کے اقوال ایسی لطافت سے لبریز تھے، جس سے محفلیں معطر ہو جاتیں۔ دلوں کو سکون میسر آ جاتا۔ اس لیے کہ ان کے اقوال میں قرآن حکیم کے جام طہور اور انفاس نبوت کی آمیزش ہوئی دلوں کی اقسام بتاتے ہوئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کتنا خوبصورت اسلوب اختیار کیا۔

فرماتے ہیں:

" اَلْقُلُوْبُ أَرْبَعَةٌ قَلْبٌ أَغْلَفُ فَذٰلِكَ قَلْبُ الْكَافِرِ ۔ وَ قَلْبٌ مُصْفَحٌ فَذٰلِكَ قَلْبُ الْمُنَافِقِ و قَلْبٌ أَجْرَدُ فِي سَرَاجٍ فَذٰلِكَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ وَقَلْبٌ فِيْهِ نِفَاقٌ وَ اِيْمَانٌ فَمَثَلُ الْإِيْمَانِ كَمَثَلِ شَجْرَةٍ يَمُدُّهَا مَاءٌ طَيِّبٌ وَ مَثَلُ النَّفَاقِ مِثْلُ الْقَرْحَةِ يَمُدُّهَا قِيْحٌ وَ دَمٌ فَاَيُّهُمَا مَا غَلَبَ عَلَيْهِ غَلِبَ،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''دل چار قسم کے ہوتے ہیں: ''ایک وہ دل جس پر پردے پڑے ہوئے ہوں یہ کافر کا دل ہوتا ہے۔ ایک وہ دل جس میں ایمان و نفاق کی آمیزش ہو، یہ منافق کا دل ہے۔ ایک وہ دل جو روشن چراغ میں بے جھاگ دودھ کی مانند صاف شفاف دکھائی دیتا ہو۔ وہ مومن کا دل ہوتا ہے۔ ایک وہ دل جس میں نفاق بھی ہوتا ہے اور ایمان بھی، ایمان کی مثال اس پودے کی سی ہے، جسے عمدہ پانی سیراب کرتا ہے اور اسے پروان چڑھاتا ہے۔ اور نفاق کی مثال اس زخم کی سی ہے جس میں پیپ اور خون پروان چڑھتے ہوں۔ جو کیفیت بھی اس پر غالب آجائے گی تو وہ مغلوب ہو جائے گا۔''

فتنے کی تعریف اور اس سے بچاؤ کی تدبیر کے سلسلے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے اقوال زریں ملاحظہ کریں۔ فرماتے ہیں:

" مَاالْخمرُ صَرْفًا بِاَذْهَبَ بِعَقُولِ الرِّجَالِ مِنَ الْفِتْنَةِ "

''شراب لوگوں کی عقلوں کو ختم کرنے اور پھیر دینے میں فتنے سے کہیں بڑھ کر ہے۔''

آپ سے دریافت کیا گیا کہ سب سے زیادہ سخت فتنہ کون سا ہوتا ہے؟ فرمایا:

" أَنْ يُعْرَضَ عَلَيْكَ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ فَلَا تَدْرِيْ أَيُّهُمَا تَرْكَبُ "

''کہ آپ پر خیر اور شر کو پیش کر دیا جائے تو آپ کو یہ معلوم نہ ہو کہ ان دونوں میں آپ کسے اختیار کریں۔''

ادب کے میدان میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایسا نادر حکیمانہ انداز اپنایا، جس نے اسے فصاحت و بلاغت کے ماہرین کی صف میں لا کھڑا کیا۔ یہ بظاہر سادہ جملے مختصر انداز میں استعمال کرتے لیکن ان میں معانی و مفاہیم کے وسیع سمندر سموئے ہوئے یوں دکھائی دیتا جیسے کوزے میں دریا بند کرنے کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ ان جملوں میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عقل و دانش اور بصیرت کا پرتو دکھائی دیتا۔

آیئے لطافت سے لبریز، دلربا اَدب سے آشنا اور نرم خوئی کا دلنشین انداز اپنائے ہوئے کلمات کی ایک جھلک دیکھتے ہیں۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« اِنَّ الْحَقَّ ثَقِيْلٌ وَ هُوَ مَعَ ثِقْلِهِ مَرِئٌ وَ اِنَّ الْبَاطِلَ خَفِيْفٌ وَ هُوَ مَعَ خِفَّتِهِ وَ بِيءٌ وَ تَرْكُ الْخَطِيْئَةِ اَيْسَرُ وَ خَيْرٌ مِنْ طَلَبِ التَّوبَةِ وَ رُبَّ شَهْوَة ساعة اورَثَتْ حُزْنًا طَوِيْلًا »

''بلاشبہ حق بڑا بھاری اور بوجھل ہوتا ہے مگر وہ اپنے بھاری پن اور بوجھل ہونے کے باوجود دلفریب اور خوشگوار ہوتا ہے اور بلاشبہ باطل بڑا ہلکا پھلکا ہوتا ہے۔اور وہ اپنے ہلکے پن کے باوجود نری مصیبت ہوتا ہے۔توبہ کرنے کی نسبت گناہ کا چھوڑ دینا کہیں زیادہ آسان اور بہتر ہوتا ہے۔بسا اوقات ایک گھڑی کی شہوت طویل زمانے کا غم جھولی میں ڈال دیتی ہے۔''

ان کے سدا بہار اقوال میں سے یہ بھی ہے، جسے اعمش نے سلیم العامری کے حوالے سے نقل کیا ہے کہتے ہیں:''کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے ہیں:

« بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَّخْشَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ بِحَسْبِهِ مِنَ الْكِذْبِ اَنْ يَقُوْلَ اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ثُمَّ يَعُوْدُ »

''انسان کے عالم فاضل ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے لگ جائے اور اس کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ« اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ » کہے پھر اسی گناہ کا مرتکب ہو۔''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا، جو چلتا پھرتا زندہ لاشہ ہو۔اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

« هُوَ الَّذِیْ لَا یُنْکِرُ الْمُنْکَرَ بِیَدِهٖ وَ لَا بِلِسَانِهٖ وَ لَا بِقَلْبِهٖ »

''وہ شخص زندہ لاشہ ہے، جو برائی کو اپنے ہاتھ، زبان اور دل سے نہ روکے۔''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے نہایت ہی عمدہ اور دلنشیں ایسے کلمات، جو جوزا ستارے کے کانوں میں بھی رس گھولتے دکھائی دیتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں:

« لَیْسَ خِیَارُکُمْ مَنْ تَرَکَ الدُّنْیَا لِلْآخِرَةِ وَ لَا خِیَارُکُمْ مَنْ تَرَکَ الْآخِرَةَ لِلدُّنْیَا وَ لٰکِنَّ خِیَارُکُمْ مَنْ أَخَذَ مِنْ کُلٍّ »

''تم میں سے وہ بہتر نہیں، جو دنیا کو آخرت کے لیے چھوڑ دے اور نہ ہی وہ بہتر ہے، جو آخرت کو دنیا کے لیے چھوڑ دے۔ البتہ تم میں سے بہتر وہ ہے، جو ہر ایک سے اپنا حصہ وصول کرے۔''

میں جنت کا خواہشمند ہوں:

اب ہم چھتیس ہجری کا استقبال کرتے ہیں، جس میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سفر آخرت پر روانہ ہوتے ہیں۔ وہ اس وقت مدائن میں مقیم تھے۔ انہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر ملی تو بڑے غمزدہ ہوئے، جس سے دار النعیم فردوس بریں کی طرف ان کے سفر کا آغاز ہوگیا۔

شدید بیمار ہو گئے۔ بیماری کی اس شدت میں بھی ان کی زباں سے حکمت کے پھول جھڑتے رہے۔ اپنی شیریں کلامی کی سخاوت سے لمحہ بھر کے لیے بھی دست کش نہ ہوئے۔ جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مرض الموت میں مبتلا ہوئے۔ آپ سے دریافت کیا گیا۔

آپ کی دلی خواہش کیا ہے؟

فرمایا: ''میں جنت کا خواہشمند ہوں۔ ساتھیوں نے پوچھا کس چیز کی شکایت یا اندیشہ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ''گناہوں سے شاکی ہوں۔''

ساتھیوں نے کہا: ''کیا ہم آپ کے لیے طبیب کو بلائیں۔''

فرمایا: ''طبیب نے ہی تو مجھے بیمار کیا ہے؟'' یعنی میرا طبیب اللہ ہے اور اسی نے مجھے بیماری میں مبتلا کیا ہے۔

جب موت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سر پر منڈلانے لگی تو فرمایا:

"مَرْحَبًا بِالْمَوْتِ وَاَهْلًا۔ مَرْحَبًا بِحَبِیْبٍ جَاءَ عَلٰی فَاقَةٍ لَا اَفْلَحَ مَنْ نَدِمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَمْ اُحِبَّ الدُّنْیَا لِحَفْرِ الآبَارِ وَ لَا لِغَرْسِ الْاَشْجَارِ وَ لٰكِنْ لِسَهْرِ اللَّیْلِ وَ ظَمأ الْهَدَاجِرِوَ كَثْرَةَ الرَّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالذِّكْرِ عَزَّوَجَلَّ كَثِیْرًا وَالْجِهَادِ فِی سَبِیْلِهٖ وَ مَزَاحِمَةِ الْعُلَمَاءِ بِالرُّكُبِ" [مختصر تاريخ دمشق:٦/٢٦٢]

''موت کو خوش آمدید و مرحبا! فاقے کے دور میں میرا دوست آیا۔ جو پشیمان ہوا وہ کبھی کامیاب نہ ہوا الٰہی! میں نے دنیا سے پیار کنوئیں کھودنے اور درخت لگانے کے لیے نہیں کیا۔ میں نے تو اس دنیا سے پیار عبادت کے لیے رات کو جاگنے، دن کو روزے کی صورت پیاسا رہنے کثرت سے رکوع و سجود اور ذکر الٰہی کرنے اللہ کی راہ میں خود اور علماء کو جہاد پہ لگانے کے لیے کیا۔''

صالح بن حسان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پر جب موت کا وقت آیا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

" هٰذِهٖ آخر ساعةٍ من الدنیا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّی اُحِبُّكَ فَبَارِكْ لِی فِی لِقَائِكَ ثُمَّ مَاتَ "

''یہ دنیا میں میری آخری گھڑی ہے۔ الٰہی تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے پیار کرتا ہوں۔ اپنی ملاقات میرے لیے بابرکت بنادے یہ کہا اور فوت ہوگئے۔''

بیماری کے وقت وفات سے قدرے پہلے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حکمت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ودانائی سے لبریز دوٹوک انداز میں بہت سی باتیں کیں۔ آپ نے وصیت کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا۔

" إِشْتَرُوْا لِيْ ثَوْبَيْنِ أَبْيَضَيْنِ فَإِنَّهُمَا لَنْ يُتْرَكَا عَلَيَّ إِلَّا قَلِيْلًا حَتّٰى أُبَدِّلَ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا أَوْ أُسْلَبُهُمَا سَلْبًا قَبِيْحًا "

''میرے لیے دو سفید کپڑے خریدنا یہ دونوں تھوڑے عرصے کے لیے میرے بدن پر رہنے دیئے جائیں گے یا میں ان سے بہتر بدل لوں گا یا مجھ سے چھین لئے جائیں گے۔''

معزز فرشتوں کی نورانی جماعت آسمان سے اتری اور اس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روح اطہر کو نہایت ہی عزت واحترام سے اپنے قبضے میں لیا اور راضی خوشی اس کے رب کی طرف لے جانے کے لیے اوپر کی طرف محو پرواز ہوئے تا کہ وہاں بلند درجہ رکھنے والے اہل جنت میں رہائش اختیار کریں۔

ہجرت، جہاد، بہادری، فتوحات، علم، زہد، حکمت اور فضل وشرف جیسے اوصاف سے متصف ہو کر بھرپور زندگی گذارتے ہوئے بالآخر وفات پا کر اللہ کو پیارے ہوئے اور اس طرح تاریخ کا باب لپیٹ دیا گیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ اعزاز کتنا بڑا ہے کہ وہ رازدان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لقب سے مشہور ومعروف ہوئے۔ اس طرح اس کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے متصل ہو گیا۔

اس خوش نصیبی کے کیا کہنے!

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی وفات کے چالیس روز بعد ۳۶ ہجری میں اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔

ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی سیرت نگاری کا اختتام ان جملوں پر کرتے ہیں، جو علامہ ابونعیم اُصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی سیرت پر قلم اٹھاتے ہوئے، سب سے پہلے رقم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کئے۔ وہ کیا خوب لکھتے ہیں:

" اَلْعَارِفُ بِالْمِحَنِ وَأَحْوَالِ الْقُلُوْبِ وَالْمُشْرِفُ عَلَى الْفِتَنِ وَالْآفَاتِ وَالْعُيُوْبِ ـ سَأَلَ عَنِ الشَّرِّ فَاتَّقَاهُ ، وَ تَحَرَّى الْخَيْرَ فَاقْتَنَاهُ ،سَكَنَ عِنْدَ الْفَاقَةِ وَالْعَدْمِ وَ رَكَنَ إِلَى الإِنَابَةِ وَالنَّدَمِ وَ سَبَقَ رَتْقَ الْأَيَّامِ وَالْأَزْمَانِ اَبُوْ عَبْدُ اللّٰهِ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ "

''دلوں کے حالات اور آزمائشوں کی معرفت رکھنے والے فتنوں، آفات اور عیوب پہ کڑی نگاہ رکھنے والے تھے۔ شر کے بارے میں سوال کرتے تو اس سے بچتے خیر و بھلائی تلاش کرتے تو اسے اپناتے وہ فاقے اور غربت کے وقت سکون اختیار کرتے، وہ رجوع الی اللہ اور پشیمانی کی طرف مائل ہوتے، ابو عبد اللہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ایام اور زمانوں کے فاصلوں کو مٹاتے ہوئے آگے جا نکلے اور تاریخ کا حصہ بن گئے۔''

اللہ اس شہسوار حذیفہ بن یمان سے راضی ہوا اور اس کے لیے گلشن ہائے جنت الفردوس میں ہر قسم کی فراوانی عطا کی، یہ اپنے اللہ سے راضی اور اللہ ان سے راضی۔

۞ ...... ۞ ...... ۞

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۱۔ حلیۃ الاولیاء: ۱/ ۲۵۴

۲۔ الاستیعاب: ۱/ ۲۷۶۔ ۲۷۸

۳۔ المُحبّر: صفحہ: ۷۳۔ ۲۱۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۴. المستدرک حاکم: ۳/۴۲۷۔۴۲۹

۵. الاستبصار: صفحہ:۱۳۹،۲۲۳،۲۳۳،۲۳۴،۲۳۵،۳۲۱

۶. مختصر تاریخ دمشق: ۶/۲۴۸۔۲۶۳

۷. تہذیب الأسماء واللغات: ۱/۱۵۳۔۱۵۵

۸. تاریخ الاسلام ذہبی: فہرست دیکھئے

۹. حیاۃ الصحابة: ۳/۷۴۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

- اللہ ورسول مقبول علیہ السلام کے شیر اور تجربہ کار شہسوار۔
- جس کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کو غلبہ ملا اور کھلے عام عبادت کرنے کی سعادت میسر ہوئی۔
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مابین مؤاخات کا رشتہ قائم کیا۔
- غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور مشرکین کو ناکوں چنے چبوائے۔
- غزوۂ احد میں جام شہادت نوش کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے غمگین ہوئے، شاعر صحابہ نے مرثیے کہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

امام عالی مقام، بطل جلیل، شیر خدا، شیر رسول، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی، حضرت حمزہ بن عبد المطلب بن ہاشم قریشی، ہاشمی مکی مدنی رضی اللہ عنہ جس کی کنیت ابوعمارہ تھی اور بعض نے آپ کی کنیت ابویعلی بیان کی ہے۔ یہ شہسواروں کے سردار مجاہدین کے سرخیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منتخب اور مخصوص حامی و ناصر تھے۔ اب ہم ان کے آنگن میں چند خوشگوار لمحات گذارتے ہیں اور ان کے گلشن سیرت سے چند ایسے پھول چنتے ہیں، جن سے فضا کو ہم معطر بنا سکیں۔ کانوں میں رس گھول سکیں اور چہروں پہ خوشیوں کی بہار لا سکیں۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ان عالی مرتبت لوگوں میں سے تھے، جنہوں نے اللہ کے ساتھ کئے گئے عہد و پیمان کو صدق دل سے نبھایا۔ جنہوں نے دنیائے اسلام میں حق کے پرچم کو لہرانے میں آزمائشوں سے گذرنے کا دلفریب انداز اختیار کیا۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ انصاری نے ان کے بارے میں کیا خوب کہا ہے:

قَرْمٌ تَمَكَّنَ فِي ذُؤَابَةِ هَاشِمٍ
حَيْثُ النُبُوَّةُ وَالنَّدى وَالسُّؤدَدُ

وَالتَّارِكُ الْقِرْنَ الْكَمِيَّ مُجَدَّلًا
يَوْمَ الْكَرِيهَةِ وَالقَنا يَتَقَصَّدُ

۱۔ ''بہادر جسے عز و شرف کے لحاظ سے بنو ہاشم کی ناک ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جس خاندان میں نبوت، سخاوت اور سرداری ورثے میں چل رہی ہے۔''

۲۔ ''الگ تھلگ طبیعت والا، چوٹی کا بہادر گٹھے ہوئے جسم والا یہ خوبیاں لڑائی کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دن اس وقت اور نمایاں دکھائی دیتی ہیں، جب نیزے چل رہے ہوتے ہیں۔"

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے عمر میں دو سال بڑے تھے۔ ایک روایت کے مطابق چار سال بڑے تھے۔ والدہ ماجدہ کی جانب سے بھی آپ ﷺ کا قریبی رشتہ تھا۔ اس طرح حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہالۃ بنت اھیب الزھریۃ رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنت وھب کی چچازاد بہن تھی۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی پرورش، شہسواری کی لگن اور عسکری فنون سے والہانہ محبت کے ماحول میں ہوئی۔ وہ اپنے ہمجولیوں میں جنگی گرفت اور انتقامی طاقت کے حوالے سے مشہور و معروف تھے۔ اہل مکہ میں سب سے بڑھ کر معزز قریشی نوجوان مشہور و معروف تھے۔

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو پرندوں اور خاص طور پر ہرن کے شکار کا بہت شوق تھا۔ وہ اپنے دلی شوق کو پورا کرنے کے لیے مکہ کی وادیوں میں نکل جایا کرتے تھے۔ وہ اپنی اس ڈگر پر چلتے رہے یہاں تک کہ جوانی ڈھل گئی۔

ایک دن اس نے سنا کہ اس کے بھائی کے بیٹے **محمد** بن عبداللہ پر وحی نازل ہوئی ہے وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ ابتدائی طور پر تو اس نے اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی۔ وہ اپنی شہسواری، اور شکار میں ہی مشغول رہے اور اس نئے دین کے بارے میں کچھ غور و خوض نہ کیا، جو دین قریش سے لگا نہ کھاتا تھا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

دین حنیف اسلام کی جانب:

دن گزرنے لگے، اسلامی دعوت کے انوار کی کرنیں ام القریٰ مکہ معظمہ پر ضیاء پاشی کرنے لگیں اور دعوت اسلامی کی مے دنیا کو اپنی خوشبو ہی سے مخمور کرنے لگی۔ مشرکین نے اسلام اور اہل اسلام کو ایذاء رسانی اور مکر و فریب کے کچو کے لگانے سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ ان سب سے زیادہ فرعونِ امت ابوجہل نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی عداوت اور درندگی کا نشانہ بنایا، جو اپنا حسد، بغض اور کینے کا اظہار مسلمانوں کے سامنے مسلسل کرتا رہتا۔ دعوت اسلامی کا مذاق اڑاتا اور ہدایت کے راستے میں ہر ممکن رکاوٹ پیدا کرنے کے لیے کوشاں رہتا۔

لیکن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے ایمان قبول کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو کر اور دین حنیف سے دامن گیر ہو کر ان ظالم دشمنوں کی راہ میں رکاوٹ پیدا کر دی۔

ان کے اسلام قبول کرنے کا سبب یہ بنا کہ ان کی بہن صفیہ بنت عبدالمطلب، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی، زبیر بن عوام کی والدہ اور عبداللہ بن جدعان کی کنیز نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اس وقت بتایا جبکہ وہ شکار سے واپس آ رہے تھے کہ آج اس کے بھائی کے فرزند ارجمند حضرت محمد ﷺ ان کے پاس تشریف فرما تھے۔ ابوجہل نے اسے بہت ستایا اور کمینگی کی انتہاء کر دی۔ لیکن حضرت محمد ﷺ نے اس کے ساتھ کوئی بات نہ کی اور نہ ہی اسے اس کی حماقت کا کوئی جواب دیا۔

یہ سن کر حمزہ بن عبدالمطلب غصے سے شرابور اور غیرت و خودداری سے لال پیلے ہو گئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی رحمت اور کرم نوازی نچھاور کرنے، نیز اپنے دین اور اپنے نبی کی رفاقت کا اعزاز دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔

حمزہ بن عبدالمطلب ابوجہل کی تلاش میں تیزی سے نکلے، جب مسجد حرام میں داخل ہوئے تو خلاف عادت کسی سے کوئی بات نہیں کی۔ ابوجہل کو اپنی قوم کے افراد میں بیٹھا دیکھا۔ اس کے پاس جاتے ہی پورے زور سے اپنی کمان اس کے سر پہ دے ماری جس سے اس کا سر بری طرح پھٹ گیا۔ اور اس سے کہا: ''کیا تم اسے گالی دیتے ہو حالانکہ میں نے اس کے دین کو قبول کر لیا ہے؟ میں وہی کچھ کہتا ہوں، جو وہ کہتا ہے اگر تم میں ہمت ہے تو میری بات کا جواب دو ابوجہل کی مدد کے لیے اس کی قوم بنو مخزوم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے چند افراد اٹھے لیکن ابوجہل نے انہیں روکتے ہوئے کہا:

''ابوعمارہ حمزہ بن عبدالمطلب کو کچھ نہ کہنا میں نے واقعی اس کے بھتیجے کو گالیاں دی تھیں۔''

حمزہ بن عبدالمطلب غصے کی حالت میں واپس اپنے گھر آئے، جب گھر میں قدرے سکون ملا تو شیطانی وسوسوں اور رنگ برنگے خیالات نے گھیرا ڈال لیا۔ مختلف قسم کے افکار ضمیر وفکر سے اٹھکیلیاں کرنے لگے اور دلی پوشیدہ احساسات میں تحریک پیدا کی ذہن میں سوالات ابھرنے لگے کہ تم آبائی اور قومی دین کو کس طرح ترک کرو گے تم اپنے بھتیجے کے دین کو کیوں کر قبول کرو گے۔

حمزہ بن عبدالمطلب پر ربانی عنایات سایہ فگن ہوئیں۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے سیدھے راستے پہ چلنے کی توفیق طلب کی اللہ تعالیٰ نے انہیں صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے اور ثابت قدم رہنے کی توفیق ارزانی عطا کر دی۔

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اس وقت پیش آنے والی صورت حال بیان کرتے ہیں کہ مجھے اپنے آبائی اور قومی دین ترک کرتے ہوئے بڑی شرم محسوس ہوئی۔ میں نے شکوک وشبہات میں مبتلا رات بسر کی۔ رات بھر مجھے نیند نہ آئی، میں کعبہ میں حاضر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر التجا کی۔ کہ وہ حق کے لیے میرا سینہ کھول دے اور شکوک وشبہات کو دور کر دے۔

ابھی میں اپنی دعا سے فارغ ہوا ہی تھا کہ باطل جاتا رہا اور میرا دل یقین سے لبریز ہو گیا۔

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا۔ آپ کو میں نے اپنی کیفیت سے آگاہ کیا آپ نے میرے حق میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے ثابت قدمی عطا کرے۔

حمزہ رضی اللہ عنہ کے دل میں اسلام نے جگہ بنا لی۔ روح اسلام اس کے وجدان سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خوشگوار انداز میں اٹھکیلیاں کرنے لگی۔ ایمانی انوار کی پھواریں دل کی گہرائیوں میں جاگزیں ہونے لگیں۔ تو انہوں نے یہ محسوس کیا کہ اطمینان وسکون ان کے دل کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔ سکینت روح میں اترتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔

ذہن میں میرے رب کے کلام کی عطر بیز کلیاں رقص کناں ہیں۔ وہ بڑے ہی خوشگوار انداز میں اپنے اسلام لانے سے متعلق وجدانی کیفیت میں درج ذیل یہ اشعار کہتے ہیں۔

حَمِدْتُ اللّٰهَ حِيْنَ هَدَى فُؤَادِی
اِلَى الإِسْلَامِ وَالدِّيْنِ الحَنِيْفِ

لِدِيْنٍ جَاءَ مِنْ رَبٍّ عَزِيْزٍ
خَبِيْرٍ بِالعِبَادِ بِهِمْ لَطِيْفِ

إِذَا تُلِيَتْ رِسَائِلُهُ عَلَيْنَا
تَحَدَّرَ دَمْعُ ذِی اللُّبِّ الحَصِيْفِ

رَسَائِلُ جَاءَ أَحْمَدُ مِنْ هُدَاهَا
بِآيَاتٍ مُبَيِّنَةِ الحُرُوْفِ

وَ اَحْمَدُ مُصْطَفٰے فِيْنَا مُطَاعٌ
فَلَا تَغْشَوْهُ بِالْقَوْلِ العَنِيْفِ

فَلَا وَاللّٰهِ نُسْلِمُهُ لِقَوْمٍ
وَلَمَّا نَقْضِ فِيْهِمْ بِالسُّيُوْفِ

وَ نَتْرُکَ مِنْهُمْ قَتْلٰى بُقَاعٍ
عَلَيْهَا الطَّيْرُ كَالوِرْدِ العَكُوْف

وَقَدْ خُبِّرْتُ مَا صَنَعَتْ ثَقِيْفٌ
بِهٖ فَخزى القَبَائِلَ مِنْ ثَقِيْفِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اِلٰهُ النَّاسِ شَرَّ جَزَآءَ قَوْمٍ
وَلَا أَسْقَاهُمْ صَوْبَ الْخَرِيْفِ

۱۔ ''میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ جبکہ اس نے میرے دل کو دین حنیف اسلام کی طرف راہنمائی کی۔''

۲۔ ''وہ دین جو رب عزیز کی طرف سے آیا، جو اپنے بندوں سے باخبر اور باریک بین ہے۔''

۳۔ ''اس کے پیغامات جب ہمیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں، تو عقلمند (مضبوط آدمی) کے بھی آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگتے ہیں۔''

۴۔ ہدایت پر مبنی پیغامات واضح حروف والی آیات کی صورت میں احمد مجتبیٰ ﷺ لے کر آئے۔''

۵۔ ''احمد مصطفیٰ ﷺ ہمارے پیشوا اور اطاعت کے مرکز ہیں، لہٰذا تم ان سے ترش کلامی سے پیش نہ آنا۔''

۶۔ ''بخدا ہم انہیں کسی قوم کے حوالے نہیں کریں گے۔ جب ہم ان میں تلواروں سے فیصلہ کریں گے۔''

۷۔ ''ہم ان کے لاشے میدان میں چھوڑ دیں گے۔ انہیں پرندے نوچ رہے ہوں گے۔''

۸۔ ''مجھے جو بنو ثقیف نے کہا سب پتہ چل چکا ہے۔ بنو ثقیف کے قبائل رسوا ہو چکے۔''

۹۔ ''پروردگار عالم قوم کی برائی کا بدلہ دے، انہیں موسم خزاں میں بارش سے سیراب نہ کرے۔''

ابن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں، جب امیر حمزہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے تو قریش نے یہ جان لیا کہ اب رسول اللہ ﷺ محفوظ ہو گئے ہیں۔ امیر حمزہ آپ کا دفاع

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کریں گے۔ وہ اپنی بعض کارستانیوں سے باز آ گئے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ایمان اور دعوت کے دفاع کی راہ پر گامزن ہوتے ہوئے اس بلند مقام پر پہنچ گئے، جس پر کوئی اور مسلمان ابھی تک نہ پہنچ سکا تھا۔ سید المخلوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے سید الشہداء کے لقب سے نوازا، جسے شیر خدا اور شیر رسول ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ جس کا اسلام قبول کرنا مسلمانوں کے لیے عزت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قوت کا باعث بنا۔ جس سے قریش کے حوصلے پست ہو گئے ان کی زبانیں گنگ ہوگئیں یوں دکھائی دینے لگا جیسے ان کے گلوں میں ہڈی پھنس کر رہ گئی ہے۔ ان کی نخوت پسپائی میں بدل گئی۔ ان کے مغرور افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

دعوت کا کام اعلانیہ ہونے لگا جبکہ پہلے پوشیدہ انداز میں کیا جاتا تھا۔ انہوں نے بآواز بلند کلمہ حق کا اعلان کیا جبکہ پہلے چپکے چپکے اس کی تلقین کی جاتی تھی۔ امیر حمزہ نے شرک کے بزرجمہروں اور سرکشوں کے سامنے تکبیر کا نعرہ بلند کیا۔ اور ان کے معبودان باطلہ کی تحقیر کے ساتھ ساتھ ان کی عقلوں کی حقارت کو بھی ان کے سامنے آشکار کیا اور ساتھ ہی ساتھ حق کی سربلندی کا برملا اظہار کیا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور باعزت بھائی چارہ:

جب مسلمانوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہجرت کی سعادت حاصل کرنے والوں میں سرفہرست تھے۔ مدینہ منورہ میں رہائش پذیر ہوئے جب مؤاخات کا سلسلہ قائم ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر حمزہ اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم کیا۔

میری دلی خواہش ہے کہ اس مؤاخات پر لطافت آمیز ایک طائرانہ نگاہ ڈال لی جائے۔ کیونکہ یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نسبت سے خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ اس لیے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ برملا اخلاص محبت ومودت، خیرخواہی اور نرم دلی سے پیش آئے اور ادھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی اعلیٰ عادات، ستودہ صفات، عمدہ فضائل، بلند اخلاق، خدمت رسول رضی اللہ عنہ میں مگن اور ماں باپ، بھائی اور خویش و اقارب میں آزادی کی زندگی بسر کرنے کی بجائے رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں رہنے کو ترجیح دینے کو اپنے لیے سعادت سمجھنے والے تھے۔ آپ ﷺ نے اس کے اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم کردیا۔ یہ دونوں رسول اللہ کو دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ بااعتماد اور محبوب تھے۔ ایمانی اخوت سے ظاہری اخوت میں خالص مودت ومحبت سہ آتشہ ہو جایا کرتی ہے۔ یہی تو وہ اُخوت ہے، جس سے انسان فضل وشرف اور تکریم وتعظیم کی اعلیٰ اقدار کو اپناتا ہے۔

یہ اعلیٰ اوصاف امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بہادری و جوانمردی کا امتیازی نشان ثابت ہوئے جوانمردی و بہادری کی علامات ونشانات کو بہادر لوگ ہی پہچانا کرتے ہیں۔

یہ علامت حضرت زید رضی اللہ عنہ میں بھی بدرجہ اتم پائی جاتی تھی، جس سے محبت و اخلاص کی کڑی اور زیادہ مضبوط ہوئی۔ مدنی مؤاخات سے مہاجرین وانصار میں باہمی اخوت کی تمام تر خوبیاں ایک ساتھ جمع ہوگئیں۔

امیر حمزہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے درمیان مؤاخات بلند درجہ حاصل کرگئی۔

امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے غزوۂ احد کے موقع پر حضرت زید بن حارثہ کے حق میں وصیت کرتے ہوئے کہا کہ اگر دوران جنگ میں قدرت الٰہی کے فیصلے کے مطابق جام شہادت نوش کرجاؤں تو یہ میرے دیگر رشتہ داروں اور مومن برادران کی طرح میرے وارثین میں شامل ہوں گے۔ کیونکہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے زیادہ محبوب باہمی بھائی چارے میں زیادہ وفادار، زیادہ ترجیح پانے والے اور ایسے محبوب نظر تھے جس نے آغوش نبوت میں پرورش پائی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور آپ ہی کی گود میں تہذیب وتمدن اور ادب وآگہی سے آشنائی حاصل کی۔ اس طرح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول علیہ السلام کے نزدیک عزت واحترام کا مقام حاصل ہوا۔ یہ اصولی بات ہے کہ وصیت کا سب سے پہلے اعلان ونفاذ، اولاد پر ہوتا ہے جبکہ وہ ابھی چھوٹے ہوں اور یتیمی کے زیر سایہ آنے کی بنا پر زیادہ نگہداشت، لطف وکرم اور حسن سلوک کے حق دار ہوتے ہیں۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق:

قریش تجارت کی غرض سے خرید وفروخت کے لیے شام جایا کرتے تھے۔ شام کو جاتے ہوئے راستہ مدینہ منورہ کے پاس سے گذرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا یہ تجارتی آمد ورفت کا راستہ منقطع کرنے کا ارادہ کیا تاکہ انہیں مسلمانوں کو مکے سے جبراً نکالنے اور ان کے مال ودولت پر قبضہ جمانے کی سزا دی جا سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گردونواح میں مجاہدین کے لشکر روانہ کرنے شروع کر دیئے اور اس گھڑی کا انتظار کرنے لگے جب اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جنگ کرنے کا حکم سنائیں۔

۱ھ ہجری ماہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو تیس ۳۰ مہاجر مجاہدین کا سالار بنا کر سیف البحر کی طرف روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ آپ نے شام سے واپس آنے والے قریش کے تجارتی قافلے کا راستہ روکنا ہے۔ یہ قافلہ تین سو مکی افراد پر مشتمل ہے، جن میں ابوجہل بن ہشام بھی ہے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوئے اور سمندر کے ساحل پر پہنچ گئے وہاں قریشی قافلے سے آمنا سامنا ہوا۔ جب دونوں طرف سے لڑائی کے لیے صف بندی ہو چکی تو مجدی بن عمرو الجھنی درمیان میں رکاوٹ بن گئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فریقین نے اس کی بات کو مان لیا اور اس طرح لڑائی ہوتے ہوتے رک گئی۔

ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ لشکر حمزہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں سب سے پہلے کسی لشکر کی قیادت کا فریضہ سونپتے ہوئے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں جھنڈا تھمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر عبیدۃ بن حارث رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا تھا۔ اس طرح لوگوں میں اشتباہ پیدا ہوگیا۔ کہ اصل سالار لشکر کون تھا؟ چونکہ اس موقع پر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے منظر کی تصویر کشی کرتے ہوئے چند اشعار بھی کہے۔ جن میں اس اعزاز کا تذکرہ بھی کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے عسکری مہم سر کرنے کے لیے جھنڈا میرے ہاتھ میں تھمایا اگر امیر حمزہ نے یہ بات کہی ہے تو پھر سچ ہی کہی ہوگی کیونکہ انہوں نے سچ ہی کہنا تھا اللہ ہی اس کے بارے میں بہتر جانتا ہے۔

اس کامیاب جنگ میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اپنے اور مشرکین کے درمیان پیش آنے والی معرکہ آرائی کی تصویر کشی کرتے ہوئے اشعار میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں اس قصیدے سے چند اشعار کا اقتباس ہم آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:

أَلَا يَا لَقَوْمِي لِلتَحلُّمِ وَالْجَهْلِ
وَلِلْنَّقصِ مَنْ رَاَىْ الرِّجَالَ وَ لِلعَقلِ

وَ لِلرَّاكِبِيْنَ بِالْمَظَالِمِ لَمْ نَطَأْ
لَهُمْ حُرُمَاتٌ مِنْ سُوَامِ وَ لَا أَهلِ

فَمَا بَرِحُوْا حَتّٰى انْتُدِبْتُ لِغَارَةٍ
لَهُمْ حَيْثُ حَلُّوا أَبْتَغِيْ رَاحَةَ الفضلِ

بِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَوَّلُ خَافِقٍ
عَلَيْهِ لِوَاءٌ لَمْ يَكُنْ لَاحَ مِنْ قَبْلِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لِوَاءٌ لِدَيْهِ النَّصْر مِنْ ذِى كِرَامَةِ
اِلٰهٍ عَزِيْزٍ فِعلَهٗ اَفْضَلُ الْفِعْلِ
عَشِيَّةَ سَارُوْا حَاشِدِيْنَ وَ كُلُّنَا
مَراجِلُهٗ مِنْ غَيْظِ اَصحابِهٖ تَغلِى
فَلَمَّا تَرائَيْنَا اَنَاخُوْا فَعَقَّلُوْا
مَطَايا وَعَقَّلْنَا مَدَى غَرضِ النَّبْلِ
فَقُلْنَا لَهُمْ حبل الالٰهِ نَصِيْرُنَا
وَمَا لَكُمْ اِلَّا الضَّلَالَة مِنْ حَبْلِ
فَثَارَ اَبُوْجَهْلٍ هُنَالِکَ بَاغِيًا
فَخَابَ وَ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ أَبِیْ جَهْلِ
وَ مَا نَحْنُ اِلَّا فِى ثَلَاثِيْنَ رَاكِبًا
وَهُمْ مِائَتَانِ بَعْدَ وَاحِدَة فضلِ
فَيا لِلؤيِّ لَا تطِيْعُوْا غُواتَكُمْ
وَفِيْئُوا اِلَى الْاِسْلَامِ وَالْمَنْهِجِ السَّهْلِ

۱۔ ’’مجھے قوم کی بربادی اور جہالت پر افسوس ہے اور بندوں کی رائے اور عقل کی کمی پر ماتم کناں ہوں۔‘‘

۲۔ ’’ان شہسواروں کے مظالم بھی قابل افسوس ہیں۔ جن کی عزتوں کو ہم نے پامال نہیں کیا اور نہ ہی ان کے مویشیوں اور اہل خانہ کو کوئی گزند پہنچائی۔‘‘

۳۔ ’’وہ مسلسل ظلم وستم ڈھاتے رہے یہاں تک کہ میں حملے کی طرف متوجہ ہوا وہ جہاں چاہیں پڑاؤ کریں میں تو سامان راحت کا متلاشی ہوں۔‘‘

۴۔ ’’میں تو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اس میدان میں نکلا ہوں آپ پر پہلی مرتبہ جھنڈا لہرایا، جو اس سے پہلے نہ لہرایا تھا۔‘‘

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۵۔ ''جھنڈے کی مدد عزت والے غالب معبود حقیقی کی جانب سے کی جاتی ہیں جس کا کام تمام کاموں سے افضل ہے۔''

۶۔ ''وہ شام کے وقت اکٹھے چلے ہم میں سے آپ کے صحابہ کے غیظ وغضب کی ہنڈیا کھول رہی تھی۔ یعنی آپ کے تمام صحابہ دشمنوں پر غضبناک تھے۔''

۷۔ ''جب ہم نے دیکھا کہ انہوں نے اپنی سواریوں کے گھٹنے باندھ دیئے ہیں تو ہم نے بھی تیروں کے نشانے باندھے۔''

۸۔ ''ہم نے ان سے کہا کہ اللہ کی رسی ہماری معاون ہے اور گمراہی کے علاوہ تمہاری کوئی رسی نہیں۔''

۹۔ ''ابوجہل ظالم کی صورت میں اچھلا تو خائب وخاسر رہا اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کی تدبیر اس کے منہ پر دے ماری۔''

۱۰۔ ''ہم صرف تیس سوار تھے۔ وہ دوسو سے ایک زیادہ تھے۔''

۱۱۔ ''اے بنولوی! تم اپنے سرکشوں کی اطاعت نہ کرو تم اسلام اور آسان منہج کی طرف لوٹ آؤ۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

اس موقع پر ابوجہل بن ہشام نے پندرہ اشعار پر مشتمل ایک قصیدہ کہا اس میں سے دو شعر پیش خدمت ہیں۔

عَجِبْتُ الأَسْبَابِ الحَفِيظَةِ وَالجَهْلِ
وَلِلشَّاغِبِيْنَ بِالْخِلافِ وَالْبَطْلِ
وَلِلتَّارِكِيْنَ مَا وَجَدْنَا جُدُوْدَنَا
عَلَيْهِ ذَوِى الأَحْسَابِ وَالسُّوْدَدِ الجَزْلِ

۱۔ ''لڑائی اور جہالت کے اسباب اختیار کرنے پر مجھے بڑا تعجب ہے اسی طرح مخالفت اور بہادری کا شور مچانے والے پر بھی تعجب ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۔ ''اور مجھے اس طرز عمل کو چھوڑ دینے والوں پر تعجب ہے، جس پر ہم نے اپنے حسب ونسب والے اور طویل عرصے سے سرداری کے منصب پر فائز رہنے والے آباء واجداد کو عمل پیرا پایا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے بہادری اور جہاد کا سفر جاری رکھا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسلام کے پہلے غزوے کے لیے روانہ ہوئے۔ یہ غزوۂ ابواء تھا یا غزوہ ودّان۔ یاد رہے کہ ابواء اور ودّان دونوں آبادیوں کے نام ہیں۔ ان دونوں کے درمیان چھ میل کا فاصلہ پایا جاتا ہے۔ یہ غزوہ ماہ صفر ۲ھ ہجری میں وقوع پذیر ہوا۔ اس غزوے کا جھنڈا اللہ و رسول کے شیر اور بہادر نوجوانوں کے سردار حمزہ بن عبد المطلب کے ہاتھ میں تھا۔ لشکر کی تعداد ایک سو پچاس بہادر سپاہیوں پر مشتمل تھی اور یہ سب کے سب اسلام قبول کرنے میں پہل اور سبقت لے جانے والے تھے۔

اسی طرح حضرت حمزہ غزوہ عُشَیرۃ میں شریک ہوئے۔ اس دن بھی جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا۔

ان دونوں جنگوں میں جہاد کی عظمت ان کے نام لکھ دی گئی۔ ان کے حصے میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی آئی۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

حمزہ اور جنگ بدر:

بدر کا دن، آپ کیا جانیں کہ بدر کا دن کیا تھا؟۔ بدر کا دن حق و باطل کو جدا جدا کر دینے کا دن ہے۔ جس دن دو لشکر آپس میں ٹکرائے۔ ایک طرف توحید کے ان علمبرداروں کا لشکر تھا، جو اپنے پختہ ایمان میں سرشار تھے۔ جنہیں اپنے یقین کی طاقت پر ناز تھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور دوسری طرف کبر و غرور اور کفر میں جکڑے ہوئے کافروں اور فاجروں کا لشکر تھا۔

☆ بدر کا دن، زندگی اور موت میں حد فاصل قائم کرنے کا دن تھا۔

☆ یہ ایک ایسا دن ہے، جس میں اللہ کا کلمہ بلند ہوا اور اسے تو بلند ہونا ہی ہے۔

☆ اور یہ ایک ایسا دن ہے، جس میں کلمہ کفر سرنگوں ہوا اور اسے بھی سرنگوں ہونا ہی ہے۔

☆ بدر کا دن وہ دن ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے حق اور اہل حق کے لیے عزت اور شرافت کے دروازے کھول دیئے۔

☆ حق کو اہل حق کی نگاہوں میں عزت و کرامت ملی اور حق کو اپنانے کی بنا پر اہل حق معزز اور محترم ہوئے۔

بدر کا دن وہ دن ہے، جس دن اللہ تعالیٰ نے باطل اور اہل باطل کے لیے جہنم کے تہہ خانے کھول دیئے۔ اس میں باطل بھی گرا اور اہل باطل بھی جا گرے حق بلند تر ہونے لگا اور آفاق کی طرف چمکتا ہوا اور عظمتوں کو چھوتا ہوا بلند ہونے لگا اور باطل ذلیل و خوار ہو کر وادئ فنا میں اوندھے منہ گرنے لگا۔

رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر میں اپنے لشکر کی مادی و معنوی اعتبار سے دشمن کے ساتھ برسر پیکار ہونے کے لیے قوت کو تیار کیا تاکہ یہ لشکر اپنے دشمنوں کا پوری تیاری کے ساتھ مقابلہ کر سکیں۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو جنگ کا بڑا شوق تھا۔ تاکہ وہ حبیب اعظم سیدنا محمد ﷺ کے سامنے اپنی بہادری کے کارنامے کا مظاہرہ کر سکیں۔

جنگ کا طبل بج گیا۔ جہنم کی طرف سب سے پہلے اور جلد جانے والا اسود بن عبدالأسود مخزومی تھا وہ بدطینت، بداَخلاق، غلیظ الطبع اور ماؤف العقل آدمی تھا۔ اس نے قسم کھا رکھی تھی کہ وہ مسلمانوں کے حوض سے ضرور پانی پیئے گا۔ یا اس حوض کو منہدم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر دے گا۔ یا اسے اس معرکہ آرائی میں قتل کر دیا جائے گا۔

یہ بد طینت کافر حوض کی طرف چلا۔ اللہ رحمان کا شیر اور رسول اقدس ﷺ کا شیر حمزہ رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے چلا۔ اسے حوض پر پہنچنے سے پہلے جا لیا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس پر تلوار کا وار کیا اور اس کی ٹانگ درمیان سے کاٹ دی۔ اسود مخزومی پیٹھ کے بل گرا ٹانگ سے خون کے فوارے پھوٹ پڑے پھر وہ لڑکھڑاتا ہوا۔ حوض میں جا داخل ہوا وہ اپنی قسم کو پورا کرنے کا ارادہ کئے ہوئے تھا۔ اس نے اپنے آپ کو حوض میں پھینک دیا۔ اللہ کے شیر حمزہ اسے جا ملے۔ اس پہ ٹوٹ پڑے اور چشم زدن میں اس کا کام تمام کر دیا۔

یہ منظر دیکھ کر مسلمانوں نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ وہ اس فاجر کافر کے قتل ہونے پر بہت خوش ہوئے اور رہے مشرک تو وہ اس کاٹ دار تلوار کے وار سے دہشت زدہ ہو گئے، جو نوجوان بہادر شہسوار، حمزہ بن عبدالمطلب شیر ربانی اور شیر محمدی کی طرف سے کیا گیا تھا۔

اس کے بعد چیلنج کی بنیاد پر لڑائی شروع ہوئی۔ عتبہ بن ربیعہ اپنے بھائی شیبہ بن ربیعہ اور اپنے بیٹے ولید بن عتبہ کے درمیان میدان جنگ کی طرف روانہ ہوا انہوں نے چیلنج کے انداز میں مقابلے میں آنے کی دعوت دی اور وہ زمانہ جاہلیت کی غیرت کی عار دلانے لگے غرور اور گھمنڈ ان کے دائیں بائیں سے اٹھکیلیاں کر رہا تھا۔ عتبہ اس کے بھائی اور بیٹے کے مقابلے میں انصار کے تین کڑیل جوان آگے بڑھے۔ عتبہ نے انہیں بنو نجار کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہا بلا شبہ یہ ہمارے معزز ہمسر ہیں لیکن ہم تو اپنی قوم کے جوانوں سے دو دو ہاتھ کرنا چاہتے ہیں۔

عتبہ اور اس کے ساتھیوں نے غضبناک انداز میں کہا: ''اے محمد ﷺ ہمارے مقابلے میں ہماری قوم کے جوانوں کو نکالو۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عبیدہ بن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حارث رضی اللہ عنہ اٹھو، حمزہ رضی اللہ عنہ اٹھو، علی رضی اللہ عنہ تم بھی اٹھو۔''

یہ تینوں بہادر جلدی سے اٹھے اور لوہے کی درعیں پہنے ہوئے ان کے قریب پہنچ گئے انہوں نے کہا تم کون ہو؟

انہوں نے اپنے نام لیتے اور شناخت کراتے ہوئے کہا: ''حمزہ بن عبدالمطلب علی بن ابی طالب، اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم انہوں نے کہا: '' ہاں اب ٹھیک ہے برابر کا مقابلہ ہے تم ہمارے ہم پلہ ہو۔

حضرت عبیدۃ عتبہ بن ربیعہ کے ساتھ نبرد آزما ہوئے اور یہ تینوں میں زیادہ عمر رسیدہ تھے، حضرت حمزہ شیبہ کے مقابلے میں آئے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ولید بن عتبہ کے مقابلے میں ظاہر ہوئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید کو قتل کر دیا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے شیبہ کو قتل کر دیا۔ عبیدہ اور عتبہ نے ایک دوسرے پر دو دو وار کئے۔ دونوں نے ایک دوسرے کو زخم لگائے۔ حضرت حمزہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عتبہ پر حملہ کیا اور اس کا کام تمام کر دیا۔

جب اللہ و رسول کے دشمن بہادران اسلام کے ہاتھوں قتل ہو گئے۔ اور چیلنج کا مقابلہ ختم ہوا۔ ان سے پہلے اسود مخزومی، جہنم رسید ہو چکا تھا۔ پھر معرکہ آرائی کا شعلہ بھڑکا۔ زور کا رن پڑا شیر ربانی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس روز حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے، وہ ذکر الٰہی کرتے ہوئے دشمن کی صفوں میں جا گھسے اور وہ مشرکین کی جمعیت کو پارہ پارہ کرنے لگے۔

اس دن انہوں نے شتر مرغ کا پر اپنی ٹوپی پر علامت کے طور پر لگا رکھا تھا اور انہوں نے مشرکین کو تگنی کا ناچ نچایا اور انہیں اپنی تلوار کی گرمی کا مزہ چکھایا پہلے اس کے کہ وہ جہنم کی گرمی کا مزا چکھیں۔

وہ دیکھو مومنوں پر نصرت الٰہی کی کرنیں اتر رہی ہیں، وہ دیکھو غزوہ بدر میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معزز فرشتے نیک دل موحدین کے شانہ بشانہ میدان میں حاضر ہیں۔ یہ قرآن مجید میں بھی وارد ہے اور سنت مطہرہ میں بھی۔

جب اس دن کا سورج غروب ہوا اور لڑائی نے اپنے ہتھیار ڈال دیئے۔ تو حضرت حمزہ خوش دلی سے عمدہ اشعار کے ذریعے سننے والوں کے کانوں میں رس گھولنے لگے اس روشن دن میں فاخرانہ انداز میں اور مشرکین کے لاشوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شعر کہنے لگے۔ انہوں نے اپنے قصیدے کا آغاز ان اشعار سے کیا:

اَلَمْ تَرَ اَمْرًا کَانَ مِنْ أَعْجِب الدَّهْرِ
وَلِلْحَيْنِ اَسْبَابٌ مبينَةُ الاَمْرِ

''کیا تو نے وہ معاملہ نہیں دیکھا جو زمانہ بھر میں سب سے زیادہ عجیب تھا قوت کے اسباب واضح طور پر دکھائی دیتے تھے۔''

پھر جابر و ظالم مشرکین کے مقتل کو موضوع گفتگو بناتے ہوئے۔ یوں گویا ہوئے۔

وَ نَحْنُ تَرَكْنَا عُتْبَةَ الغَيّ ثَاوِيًا
وَ شَيْبَةَ فی قَتْلَى تُجَرجِمُ فِي الْجَفْرِ

''ہم نے گمراہ عتبہ اور شیبہ کو کشادہ کنوئیں میں تڑپتا ہوا چھوڑ دیا۔''

وَ عَمْرٌو ثَوٰی فِيْمَنْ ثَوٰی مِنْ حُمَاتِهِمْ
فَشَقَّتْ جيوب النَّائِحَاتِ عَلَى عَمْرِو

''عمرو اپنے ساتھیوں کا دفاع کرتے ہوئے گرا، جن میں گرا، نوحہ کرنے والیوں نے اس کے غم میں اپنے گریبان پھاڑ ڈالے۔''

اسی طرح غزوہ بدر میں فرشتوں کی حاضری کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہین:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَ فِيْنَا جُنُوْدُ اللّٰهِ حِيْنَ يَمرُّنَا
بِهِمْ فِي مُقَامٍ ثُمَّ مستوضح الذكر

فَشَدَّ بِهِمْ جِبْرِيْلٌ تَحْتَ لِوَآئِنَا
لَدى مازِقِ فِيْهِ مَنَايَاهُمْ تَجْرِي

۱۔ ''ہم میں اللہ کے لشکر تھے جو اس مقام پر ہماری مدد کر رہے تھے پھر وہ مصروف ذکرِ الٰہی بھی تھے۔''

۲۔ ''ہمارے جھنڈے تلے لڑائی کے وقت حضرت جبریل علیہ السلام بھی ان پر حملہ آور تھے جہاں ان کی اموات جاری و ساری تھیں۔''

میں اللہ کا شیر ہوں:

غزوہ بدر نے مشرکین کے دلوں میں گہرے اثرات چھوڑے، جو ان کے لیے عبرت کا سامان اور وبالِ جان بنے انہیں بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے کچھ سردار قتل ہو گئے۔ کچھ گرفتار ہوئے اور کچھ زمین کے مختلف راستوں پر خوف زدہ ہو کر بھاگ نکلے۔ یہاں تک کہ ان کے باقیماندہ شکست خوردہ، ذلیل ہو کر مکہ پہنچے وہ ناکامی اور حسرت سے اپنے ہاتھوں کو کاٹ رہے تھے۔ وہ مدہوشی و حیرت میں مبتلا تھے۔ صورت حال یہ تھی کہ جو ان کی آنکھیں دیکھ رہی تھیں، دل اسے مان نہیں رہے تھے کیونکہ ان کے تاریک خیال میں غم واندوہ کے ان ظلمات کا کبھی گذر بھی نہ ہوا تھا۔

غزوہ احد کا وقت آیا مسلمانوں نے اس کے لیے تیاری کر رکھی تھی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ان میں سے تھے، جو اپنے دشمنوں سے مدینہ منورہ سے باہر نکل کر جرأت مندانہ انداز میں مقابلہ کرنے کا جذبہ رکھتے تھے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے مجھے اس ذات کی، جس نے آپ پر کتاب نازل کی۔ میں آج اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک اپنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تلوار کے ساتھ دو چار ہاتھ نہ کرلوں۔

مشرکین کا لشکر مکہ سے تین ہزار جنگجوؤں کی تعداد میں روانہ ہوا۔ان کے ساتھ ان کی چند عورتیں بھی تھیں تاکہ مردوں کو لڑائی پر برانگیختہ کریں۔لشکر میں ایک حبشی غلام بھی تھا، جسے وحشی کہا جاتا تھا۔ وہ جبیر بن مطعم کا غلام تھا۔جبیر نے اس سے کہا تھا اگر تم میرے چچا طعیمۃ بن عدی کے بدلے حضرت محمد ﷺ کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کردو تو تُو آزاد ہے کیونکہ وہ جنگ بدر میں حالت شرک میں قتل ہو گیا تھا۔

ہند بنت عتبہ بن ربیعہ وہ دوسری خاتون تھی، جو وحشی کو حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے قتل پر برانگیخت کررہی تھی جس نے اس کے خاندان کے عزیز واقارب کو قتل کر کے اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا تھا۔ وہ وحشی کو مال، سونے اور زیورات کا لالچ دے رہی تھی۔ وحشی کے لیے اپنے زہر آلود برچھے سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنا آسان تھا، جب بھی ہند وحشی کے پاس سے گذرتی یا وہ اس کے پاس سے گذرتا تو وہ یہ کہتی اے ابو دسمہ ہمارے دل کو خوش کر اور اپنے لیے بھی خوشی کا سامان پیدا کر۔

مدینہ منورہ کے قریب جبل احد کے میدانی علاقے میں دونوں لشکر لڑائی کے لیے صف آراء ہوئے۔

مشرکین کے لشکر سے سباع بن عبداللہ الخزاعی صفوں میں اتراتا ہوا اور اکڑ کوں کرتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے کہا، ہے کوئی میرے مقابلے میں آنے والا؟ اس کی طرف شیر ربانی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نکلے اور کڑک دار لہجے میں بولے ارے سباع اور ام أغار فتنے کرنے والی عورت کے بیٹے ! کیا تو اللہ اور اس کے رسول کو چیلنج کرتا ہے۔ پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کیا اور صفحۂ ہستی سے اس کا نام ونشان مٹا دیا۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

دونوں لشکر ایک دوسرے سے بھڑ گئے۔ ’’ وَحَمِيَ الوطيس ‘‘

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تلواریں آپس میں ٹکرائیں۔'' مسلمانوں نے خوب داد شجاعت دی۔ اور بہادری کے ایسے کارنامے سرانجام دیئے، جس سے مشرکین عاجز ودرماندہ ہوئے ان کے خواب بکھر گئے۔

رسول اللہ ﷺ کے شہسوار علی، طلحہ زبیر، ابوطلحہ انصاری، ابودجانہ، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ دیگر بہادر شہسوار میدان کارزار میں لڑے۔

شیر رحمانی حمزہ رضی اللہ عنہ نے تو سخت گیر بہادروں کی طرح لڑائی لڑی، وہ اس دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے لڑائی کے جوہر دکھلا رہے تھے اور زبان سے یہ کہہ رہے تھے۔

''میں اللہ کا شیر ہوں۔''

جس مشرک کے پاس سے بھی گذرتے اسے تہہ تیغ کرتے ہوئے قبر کے باسیوں میں شامل کردیتے کسی میں یہ قدرت نہ تھی کہ وہ ان کے قریب آئے۔ انہوں نے بنوعبدالدار کے کئی علمبرداروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

حضرت حمزہ کو شہادت نصیب ہوتی ہے:

جنگ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے جرأت وشجاعت کے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے۔ اس کی بہادری مشہور ومعروف بہادروں کی نسبت کہیں بڑھ کر تھی۔ وہ شیروں کی طرح لڑ رہے تھے۔ وہ مشرکوں کے لشکر کے عین وسط میں جا گھسے وہ ایسے تابڑ توڑ حملے کررہے تھے، جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ بڑے بڑے جغادری وبہادر اسے دیکھتے ہی راستے سے ہٹ جاتے اور وہ اسکے سامنے یوں اڑتے ہوئے دکھائی دیتے جس طرح تیز آندھی میں پتے اڑتے ہیں۔ درانحالیکہ وہ اس عظیم تر حالت میں تھے جبکہ وحشی گھات لگائے بیٹھا تھا، جب یہ اس کے نشانے میں آئے تو اس نے اپنا نیزہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تاک کر پھینکا جو سیدھا ان کے جالگا اور آپ جامِ شہادت نوش کر گئے۔

اللہ کا شیر کس طرح قتل ہوا۔ کس طرح اس نے دھوکا کھایا: ''ہم اس کی منظر کشی وحشی پہ چھوڑ دیتے ہیں وہ اس اثر انگیز درد بھری کہانی کو بیان کرتے ہوئے کچھ اس انداز میں تذکرہ کرتا ہے۔

کہ میں جبیر بن مطعم کا غلام تھا۔ اس کا چچا طعیمہ بن عدی جنگ بدر میں قتل کر دیا گیا۔ جب قریش جنگ احد کے لیے روانہ ہوئے تو مجھے جبیر نے کہا اگر تو میرے چچا کے بدلے حضرت محمد ﷺ کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دے تو تو آزاد ہے۔ میں لوگوں کے ساتھ روانہ ہوا، میں نیزا حبشیوں کے انداز میں پھینکا کرتا تھا۔ حبشی نیزا پھینکنے میں بڑے ماہر ہوتے تھے، کم ہی میرا نشانہ خطا ہوتا تھا۔

جب لشکر آپس میں نبرد آزما ہوئے۔ میں نکلا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھنے لگا، اس کی تاڑ میں رہا، یہاں تک کہ میں نے اسے دیکھا تو مجھے لوگوں کے جھرمٹ میں یوں دکھائی دیا جیسے خاکستری رنگ کا اونٹ نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ وہ بڑے جوش و خروش سے لوگوں کو تہہ تیغ کر رہے تھے۔ کوئی چیز بھی ان کے سامنے ٹھہرتی نہیں تھی۔ اللہ کی قسم! میں اس کی تاک میں بالکل تیار بیٹھا تھا۔ میں درخت یا پتھر کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا تاکہ وہ میرے قریب آئے۔ جب وہ میرے قریب آئے تو میں نے اپنا نیزا اچھال دیا جو اس کی ناف کے نچلے حصے میں لگا اور آر پار ہو گیا وہ میری طرف لپکے لیکن کھڑے نہ رہ سکے وہ بے بس ہو کر گر گئے۔ میں نے اسے اسی حالت میں رہنے دیا یہاں تک وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ میں نے اپنا نیزہ پکڑا اور واپس چل دیا اس کام کے علاوہ مجھے کچھ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ میں نے انہیں اس لیے قتل کیا کہ میں آزاد ہو جاؤں۔ جب میں مکہ پہنچا تو مجھ آزاد کر دیا گیا۔

معرکہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ رسول اللہ ﷺ کو اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قتل کا پتہ چلا۔ رسول اللہ ﷺ مقتولین کو دیکھنے کے لیے نکلے آپ اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے لاشے کو تلاش کرنے لگے۔ آپ نے اسے دیکھا کہ اس کا مثلہ کیا ہوا ہے۔

آپ نے اس کی حالت دیکھ کر کہا:

''تیری طرح تو کبھی کسی کو قتل نہ کیا گیا تھا، اس سے بڑھ کر تو میرے لیے کوئی اندوہناک حادثہ پیش نہ آیا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے کسی جگہ بھی قریش پر مجھے غلبہ عطا کیا تو میں تیرا بدلہ ضرور لوں گا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

جب مسلمانوں نے اپنے شہداء ساتھیوں کے لاشوں کی حالت زار دیکھی کہ ان کے ناک، کان کاٹ دیئے گئے ہیں اور آنکھیں نکال دی گئی ہیں۔ ہونٹوں کو چیر پھاڑ دیا گیا ہے۔ اور چہرے مسخ کر دیئے گئے ہیں اور یہ دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے چچا کی لاش دیکھ کر بڑے ہی غمگین ہوئے ہیں تو انہوں نے جوش و جذبے کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ''کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کبھی ان پر غلبہ دیا تو ہم ان کا مثلہ اس طرح کریں گے کہ کبھی کسی عرب نے ایسا کسی کا مثلہ نہیں کیا ہوگا۔ تھوڑی ہی دیر بعد حضرت جبریل امین علیہ السلام دستور الٰہی لے کر نازل ہوئے جس میں قصاص کے حوالے سے عدل و انصاف کو پیش نظر رکھنے کا پیغام تھا۔

جس پیغام الٰہی میں صبر و تحمل اور عفو و درگذر کرنے کی تلقین تھی:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَ لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ ۝ وَاصْبِرْ وَ مَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ لَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مُحْسِنُوْنَ ○﴾ [النحل: ۱۲۶ـ۱۲۸]

''اور اگر تم بدلہ لو تو صرف اسی قدر لو جس قدر تم پر زیادتی کی گئی ہو لیکن اگر تم صبر کرو تو یقیناً یہ صبر کرنے والوں کے حق ہی میں بہتر ہے۔ اے نبی صبر سے کام کیے جاؤ۔ اور تمہارا یہ صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان لوگوں کی حرکات پر رنج نہ کرو اور نہ ان کی چال بازیوں پر دل تنگ ہو اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ سے کام لیتے ہیں اور وہ احسان کرنے والے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ حکم الٰہی کے آگے تسلیم و رضا کا پیکر بن گئے۔ آپ اپنے محبوب چچا اور تمام مسلم معاشرے کے شیر حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے قتل پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے لگے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

سیرت کی کتابوں میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب اپنے بھائی کے لاشے کو دیکھنے کے لیے تشریف لائیں رسول اللہ ﷺ نے اس کے بیٹے زبیر بن عوام کو حکم دیا کہ اسے یہاں سے کسی طرح دوسری طرف لے جائیں تاکہ یہ اپنے بھائی کی حالت کو دیکھ نہ سکے۔

اسے جب روکا گیا تو کہنے لگی مجھے کیوں روکتے ہو مجھے پتہ چل چکا ہے کہ میرے بھائی کی ناک اور کان کاٹ دیے گئے ہیں اس کے چہرے کو مسخ کر دیا گیا اس کے لاشے کا مثلہ کر دیا گیا ہے کوئی بات نہیں، یہ سب کچھ اللہ کی راہ میں ہوا۔ ہم اللہ کی رضا پر راضی ہیں۔ میں تو ثواب کی نیت کیے ہوئے ہوں میں ان شاء اللہ۔ صبر کا مظاہرہ کروں گی وہ اپنے بھائی کے لاشے کے پاس آئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا۔ اور سید الشہداء حضرت حمزہ کے لیے مغفرت کی دعا کی۔

رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ شہداء کو ان کے کپڑوں میں نہلائے بغیر خون

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آلود حالت میں دفن کر دیا جائے۔ اور انہیں غسل نہ دیا جائے اور فرمایا: ''میں تم پر گواہ ہوں گا۔'' تین تین، دو دو کو ایک قبر میں اکٹھا دفن کیا جاتا، یہ دریافت کیا جاتا کہ قرآن کسے زیادہ یاد ہے اسے پہلے لحد میں اتارا جاتا۔ دو یا تین افراد کو ایک ہی کپڑے میں کفن پہنایا جاتا۔

شہداء کا منظر بڑا ہی جگر خراش تھا۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے کفن کی چادر چھوٹی تھی اگر سر پر دی جاتی تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر پاؤں کو ڈھانپتے تو سر ننگا ہوتا۔ بالآخر سر کو کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا اور پاؤں پر گھاس ڈال دیا گیا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اس کے بھانجے عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء پر ایک نگاہ ڈالی اور یہ ارشاد فرمایا:

"اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَآءِ"

''میں ان تمام پر گواہ ہوں۔''

جس زخمی کو اللہ کی راہ میں زخم لگا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس طرح اٹھائیں گے کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا۔ جس کا رنگ خون کا ہوگا اور اس سے خوشبو کستوری کی آ رہی ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ آپ نے انصار کی عورتوں کو اپنے مقتولوں پر روتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: ''حمزہ رضی اللہ عنہ پر کوئی رونے والی نہیں تو وہ خواتین آپ کے پاس آ کر حمزہ پر رونے لگیں۔'' آپ نے ارشاد فرمایا: ''ان خواتین کو حکم دے کہ آج کے بعد کوئی کسی شہید پر نہ روئے۔''

❁ ...... ❁ ...... ❁

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حمزہ موّحدین کے دلوں میں:

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ رسول اقدس ﷺ کے شہسوار صحابہ رضی اللہ عنہ کے ذہنوں سے غائب نہیں ہوئے۔ رسول اقدس ﷺ کے شاعر صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مرثیے میں بہت عمدہ دلپذیر اور رقت انگیز شعر کہے ان شعراء میں سے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا بہت دلربا مرثیہ لکھا۔ اس دلنشین قصیدے کے چند عمدہ اشعار ملاحظہ کیجئے۔

بَکَتْ عَيْنِيْ وَ حَقَّ لَهَا بُکَاهَا
فَمَا يُغْنِي الْبُکَاءُ وَ لَا الْعَوِيْلُ

عَلَى أسدِ الإلٰهِ غَداةَ قَالُوْا
لِحَمْزَةَ ذَاکُمْ الرَّجُلُ الْقَتِيْلُ

أُصِيبَ الْمُسْلِمُوْنَ بِهِ جَمِيْعًا
هُنَاکَ وَ قَدْ أُصِيْبَ بِهِ الرَّسُوْلَ

أَبَا يَعْلَى لَکَ الأَرْکَانُ هُدَّتْ
وَاَنْتَ الْمَاجِدْ الْبِرُّ الْوُصُولُ

عَلَيْکَ سَلَامُ رَبِّکَ فِيْ جَنَانٍ
يُخَالِطُهَا نَعِيمٌ لَا يَزُوْلُ

۱۔ ''میری آنکھ روئی اور اسے رونا ہی چاہئے تھا لیکن رونا اور آہ وزاری کرنا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔''

۲۔ ''جس صبح اللہ کے شیر حمزہ بن عبدالمطلب کے بارے میں لوگوں نے کہا تمہارا مرد میداں شہید ہو چکا ہے۔''

۳۔ ''یہ خبر سن کر تمام مسلمانوں کو صدمہ ہوا اور رسول اللہ ﷺ کو بھی بہت صدمہ ہوا۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۴۔ ''ابو یعلی تیرے معزز ساتھیوں کو کمزور کر دیا گیا اور تو بزرگ نیک اور صلہ رحمی کرنے والا ہے۔''

۵۔ ''تجھ پر تیرے رب کا سلام ہو، جنتوں، میں جہاں کی نعمتیں لازوال ہیں۔''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے غم میں نہایت عمدہ اور خوش نما قصیدہ کہا جس میں چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

وَلَقَدْ هَدَدْتُ لِفقْدِ حَمْزَةَ هُدَّةَ
ظَلَّتْ بَنَاتُ الجَوْفِ مِنْهَا تَرْعُدُ
وَلَو اَنَّهُ فَجَعَتْ حَراءُ بِمِثْلِه
لَرَأَيْتَ رَأسِى صخرها يَتبَدَّدُ
عَمِّ النَبِيِّ مُحَمَّدٍ وَ صَفِيّه
وَرَدَ الْحَمَام فَطاب ذاک المورد

۱۔ ''میں حمزہ کی آنکھوں سے اوجھل ہونے سے ٹوٹ پھوٹ کر رہ گیا۔ اور میرے پیٹ کی انتڑیاں کپکپانے لگیں۔''

۲۔ ''اگر یہ ناگہانی مصیبت کوہ حراء پہ بھی آن پڑتی تو آپ اس کی چٹانوں کو ریزہ ریزہ ہوتے دیکھ لیتے۔''

۳۔ ''نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور مخلص ساتھی پر موت وارد ہوئی جس پر یہ موت وارد ہوئی وہ کس قدر عمدہ شخصیت تھی۔''

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے بھی اپنے بھائی کے مرثیے میں حصہ لیتے ہوئے کہا:

أَسَائلةٌ اَصْحَابُ اُحدٍ مخافة
بَنات أبى من اَعْجَمٍ وَ خَبِيْر
فَقَالَ الخَبِيْرُ اِنَّ حَمْزَةَ قَدْ ثَوٰى
وَزِيْر رَسُوْلِ الله خَيْر وَزيرِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دعاه اِلٰه الْحَقِّ ذوالعرش دعوة
اِلٰی جَنَّةٍ يحيابها وَ سُرُوْرِ

فَذٰلِکَ مَا کُنَّا تُرَجِّي وَ نَرْتَجِي
لِحَمْزَةَ يَوْمَ الْحشر خير مَصِيْرِ

فَوَاللّٰهِ لَا اَنْسَاکَ مَا هَبَّتِ الصَّبَا
بَکاء وَ حُزْنًا مَحْضَرِي وَ مَسِيْرِي

۱۔ ''کیا بہنیں خوف زدہ ہو کر جنگ احد میں شریک ہونے والے اجنبیوں یا باخبر لوگوں سے پوچھتی ہیں۔''

۲۔ ''ایک جاننے والے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین وزیر اور معاون حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔''

۳۔ ''عرش والے معبودِ حقیقی نے اسے جنت میں بلا لیا تاکہ وہاں خوش وخرم زندگی بسر کرے۔''

۴۔ ''یہی تو ہے جس کے ہم امیدوار تھے کہ حشر کے دن حمزہ کا بہترین ٹھکانہ ہوگا۔''

۵۔ ''اللہ کی قسم جب تک بادِ صبا چلتی رہے گی ہم تجھے نہیں بھولیں گے ہماری آہ وبکا اور حزن وملال سفر حضر میں بدستور قائم رہے گا۔

دن گذرنے لگے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی یادیں موحدین کے دلوں میں باقی رہیں۔ یہ دیکھئے ابن جابر اندلسی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دلپذیر تذکرہ قصیدہ دالیہ میں کرتے ہیں۔ اس میں خلفائے راشدین اور مشہور ومعروف صحابہ کرام کا تذکرہ خاص طور پر کیا اور اللہ کے شیر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرنے لگے تو انہوں نے اپنے اشعار میں ان کی زندگی کا ترتیب وار تذکرہ کیا۔ جیسا کہ ان اشعار میں اس کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَ مَنْ مَثلَ لَيْثِ اللّٰه حمزة ذِی النَّدی
مُبِيْدُ العَداء مَاوی الغريب المطرد
فَكَمْ حَزَّ أعْنَاق العدَاةِ بِنَفْسِهِ
وَ ذَبَّ عَنِ الْمُختار فی كُلِّ مَشْهَدِ
فَقَالَ رَسُوْل اللّٰهِ هَذَا امرتُه
وَلِی اَسَدُ ضارٍ لدی كل مشهد
وَقَالَ ابو جهل اَصِبْتُ مَحَمَّدًا
بِمَا سَاءَهٗ فَاهْتَزَّ هَزَّة سيّدِ
وَاَهْدَ له بالقَوْسِ مَا بَيْن قَومِهِ
وَقَالَ وَ اُخْرٰی بِالحسام المهنّدِ
وَقَالَ لَهُ اِنّی عَلٰی دِيْنِهٖ فَاِنْ
اَطقْتَ فَعرِجْ عَنْ طَرِيْقِ وَارْدُدِ
فَذَلّ ابو جهلِ وَأبدیَ تَلطُّفًا
وَ مَنْ يَنْصُرُ الحق المبين يؤيَّدِ
فَعَادَ وَ قَدْ نَالَ السعادة واَهْتَدَی
وَاَضْحٰی لِدِيْنِ اللّٰه اكرم مسْعَدِ
وَفِیْ يَومِ بَدْرٍ حَتَّ عِنْد سُئوالِهِمْ
لِمَا شَهِدُوْا مِنْ بَاسِهِ المتوخّرِ
لِمَن كَانَ اِعْلَامُ بِرِيْشِ نُعَامَةِ
يُشَرِّدُنَا مِثْلَ النَّعامِ المُشَرّدِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَذَاکَ الَّذِیْ وَاللّٰہِ قَدْ فَعَلْتُ بِنَا
افاعلُہٗ فی الحَرب مَا لَم تَعوّدِ
وَ فِی اُحدٍ نَال الشھادۃ بَعْدَ مَا
آذَاقَ سِبَاعًا للرَّدٰی شَرُّ مَورَدِ
فَغَازَ وَاَضْحٰی سَیِّد الشھداء فی
مَلَائِکۃ الرحمن یسْعٰی وَ یَفْتَدِی

۱۔ ''اللہ کے شیر سخاوت کے دھنی حمزہ جیسا کون ہوسکتا ہے وہ دشمن کے ویری اور دھتکارے ہوئے غریب کے ملجا و ماویٰ تھے۔''

۲۔ '' کتنے ہی دشمنوں کی گردن اس نے خود کاٹی ہے اور ہر جنگ میں نبی کریم ﷺ کا دفاع کیا ہے۔''

۳۔ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اسے حکم دیا تھا کہ تو ہر جنگ میں میرا ایک بہادر شیر ہے۔''

۴۔ ''ابوجہل نے کہا کہ جب میں نے حضرت محمد ﷺ کو برا بھلا کہا تو وہ سردار کی طرح جوش و خروش میں آ گیا۔''

۵۔ ''اس نے قوم کے درمیان کمان سے اس پر حملہ کیا اور کہا کہ اگلا وار قاطع تلوار سے ہوگا۔''

۶۔ ''اور اسے کہا میں ان کے دین پر ہوں اگر تجھے ہمت ہے تو میری راہ میں رکاوٹ پیدا کر کے دکھا۔''

۷۔ ''ابوجہل ذلیل ہوا اور اس نے نرمی اختیار کر لی جو دین حق کی مدد کرتا ہے اس کی مدد کی جاتی ہے۔''

۸۔ '' وہ لوٹا اور اس نے سعادت و ہدایت حاصل کی اور وہ اللہ کے دین کے بہترین مددگار بنے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۹۔ ''حمزہ جنگ بدر میں ان کے مطالبے پر مقابلے میں آئے انہوں نے اس کا زور دار حملہ دیکھا۔''

۱۰۔ ''جس پر شتر مرغ کے پر کی علامت تھی اور وہ بدکے ہوئے شتر مرغ کی طرح انہیں دھتکار رہا تھا۔''

۱۱۔ ''اللہ کی قسم یہی وہ شخص تھا جس نے ہمارے ساتھ ایسے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے جس کے ہم عادی نہ تھے۔''

۱۲۔ ''اور احد میں درندوں کو بدترین انجام تک پہنچانے کے بعد جام شہادت نوش کیا۔''

۱۳۔ ''وہ کامیاب ہوئے اور سید الشہداء کہلائے اور وہ رحمان کے فرشتوں کے ساتھ دوڑ بھاگ کر رہے ہیں۔''

یہ بڑا ہی طویل قصیدہ ہے جس کے اشعار میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے چند فضائل و مناقب بیان کئے گئے ہیں۔

شاعر کہتا ہے:

وَ زَادَ اِلٰی فضل العَمُوْمَةِ أَنَهُ
اَخُوْهُ رِضَاعًا هٰكَذَا المجد فَاشْهَدِ

مَازَالَ ذَا عَرْضٍ مَصُوْنٍ عَنِ الْاَذٰی
وَمَالٍ مُهَانٍ فی العطایا مُبَدَّدِ

كَرِیْمٌ متی مَا أوقَد النَّار لِلقُریٰ
تَجدْ خیرَ نَارٍ عِنْدَهَا خَیْر مَوقَدِ

۱۔ ''چچا ہونے کے فضل و شرف پر مزید یہ ہے کہ کہ آپ کے رضاعی بھائی بھی ہیں یہ بزرگی ایسی ہے کہ اس کا مشاہدہ کرتے رہو۔''

۲۔ ''ہمیشہ اس کی عزت و آبرو محفوظ رہی اور اس کا مال عطیات و صدقات میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خرچ ہوتا رہا۔''

۳۔ ''وہ ایسا سخی ہے کہ جب بھی ضیافت کے لیے آگ جلاتا ہے تو اچھے مقام پر اچھی آگ ہی تجھے دکھائی دے گی۔''

یہی سچے ہیں:

قرآن کریم کے ساتھ میری زندگی کے سفر میں اس کے زیر سایہ بڑے ہی مبارک لمحے گذرتے ہیں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر بڑی واضح آیات میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی تعریف کی ہے۔

☆ مفسرین اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں تذکرہ کرتے ہیں:

﴿ اَفَمَنْ يَعْلَمُ اَنَّمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمٰى ۝ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝﴾ [الرعد: ١٩]

''بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ شخص جو تمہارے رب کی اس کتاب کو جو اس نے تم پر نازل کی ہے حق جانتا ہے اور وہ شخص جو اس حقیقت کی طرف سے اندھا ہے دونوں یکساں ہو جائیں۔ نصیحت تو دانشمند لوگ ہی قبول کرتے ہیں۔''

مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اور ابوجہل بن ہشام کے بارے میں اتری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کریمانہ وصف عدل وانصاف کا ذکر کیا ہے بدرالدین بن صحاعۃ درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے رقمطراز ہے۔

﴿ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَ هُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلَاهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَ مَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ ۝﴾ [النحل: ٧٦]

''اللہ ایک اور مثال دیتا ہے دو آدمیوں میں ایک گونگا بہرہ ہے کوئی کام نہیں کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سکتا اپنے آقا پر بوجھ بنا ہوا ہے جدھر بھی وہ اسے بھیجے کوئی بھلا کام اس سے بن نہ آئے۔ دوسرا شخص ایسا ہے کہ انصاف کا حکم دیتا ہے اور خود راہ راست پر قائم ہے۔ بتاؤ کیا یہ دونوں یکساں ہیں۔''

مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

''کہ یہاں دو آدمیوں سے مراد کافر اور مومن ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اَبْکَم سے مراد ابی بن خلف ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد ھاشم بن عمرو بن حارث بن ربیعہ ہے اور (ومن یامُر بالعدل) سے مراد حمزہ، عثمان بن عفان اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم ہیں۔''

سورہ حج میں قرآن کریم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی طرف اس قول میں اشارہ کیا ہے:

﴿ هٰذَانِ خَصْمَانِ ﴾[الحج:۱۹]

''یہ دو جھگڑنے والے۔''

محدثین ومفسرین نے کہا: ''کہ جنگ بدر میں تین مسلمان تین مشرکین کے مقابلے میں نکلے: مسلمان یہ تھے حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور ان کے مقابلے میں تھے۔ عتبہ اور شیبہ، ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ انہیں مسلمانوں نے قتل کر دیا۔

امام واحدی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''أسباب نزول'' میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے درج ذیل فرمان میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہی مراد ہیں:

﴿ أَفَمَنْ وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ ...... ﴾[القصص:۶۱]

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد برحق مومن ہے۔

جمہور مفسرین نے جمہور محدثین کے حوالے سے اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اس آیت کریمہ کے ضمن میں آتے ہیں:

﴿ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوْا اللّٰهَ عَلَيْهِ...... ﴾[الأحزاب:۲۳]

''ایمان لانے والوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے ہوئے عہد کو سچا کر دکھلایا ہے۔''

انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ان میں عثمان، طلحہ، سعید، حمزہ، مصعب بن عمیر اور انس بن النضر رضی اللہ عنہم ان کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

﴿ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ ﴾ [الاحزاب:۲۳]

''ان میں سے کوئی اپنی نذر پوری کر چکا۔''

حضرت حمزہ، مصعب، انس رضی اللہ عنہم جو جنگ احد میں قتل کر دیئے گئے تھے۔

ابن الجوزی نے اپنی کتاب زاد المسیر میں لکھا ہے کہ صدیقین چند افراد ہیں جن میں سے ایک حمزہ بن عبدالمطلب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر میں مذکور ہے:

﴿ اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ﴾ [الحديد: ۱۹]

'' یہ لوگ ہیں صدیق۔''

کہ وہ مومن مخلص ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ صدیقین یہ نو افراد ہیں۔ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد، حضرت حمزہ، اور حضرت زید رضی اللہ عنہم۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر الکبیر میں ﴿ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا ﴾ رقمطراز ہیں کہ اس سے مراد حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ عام ہے مخصوص نہیں۔''

خلاصہ کلام یہ کہ اللہ کے شیر حضرت حمزہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا مخلص، شہسوار نے قابل تعریف زندگی بسر کی اور اللہ کی راہ میں شہادت کی موت پائی۔ میری دلی چاہت ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ یہ سفر خوشگوار اور مفید ثابت ہو جس میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نصیحت، عبرت اور راہنمائی کا سامان میسر آئے۔

سید الشہداء حضرت حمزہ سے راضی ہوا اور اسے جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام پر فائز کیا۔

اللہ اس سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

١. طبقات ابن سعد: ٣/ ٩ . ١٩
٢. نسب قريش: ١٧/ ١٥٢ . ٢٠٠
٣. الاستيعاب: ١/ ٢٧٠ . ٢٧٦
٤. المستدرك لحاكم: ٣/ ٢١١ . ٢٢٠
٥. الروض الأنف: ٢/ ٤٩ ، ٥٠
٦. تهذيب الاسماء واللغات: ١/ ١٦٨، ١٦٩
٧. منح المدح: صفحہ: ٦٩ . ٧١
٨. تاريخ الاسلام لذهبي: المغازى صفحه ٤٩٣
٩. سير اعلام النبلآء: ١/ ١٧٢ . ١٨٤
١٠. فتح البارى: ٧/ ٤٢٤ . ٤٣٠
١١. مجمع الزوائد: ٩/ ٢٦٦ . ٢٦٨
١٢. العقد الثمين: ٤/ ٢٢٧
١٣. الاصابة: ١/ ٣٥٣
١٤. السيرة النبوية: ١/ ٢٩٢

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۵. البداية والنهاية: ۳/۲۳۴
۱۶. عيون الأثر: ۱/۴۳۶، ۴۳۷
۱۷. السيرة الحلبية: ۲/۲۹۱
۱۸. نفح الطيب: ۷/۳۵۹
۱۹. غَرى التبيان لابن جماعة: صفحہ: ۳۰۳
۲۰. زاد المسير ابن الجوزی: ۸/۱۷۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خالد بن ولید

رضی اللہ عنہ

- اللہ تعالیٰ نے ۸ ھ ہجری کو اسے اسلام کی ہدایت نصیب فرمائی۔ اور نبی کریم ﷺ نے اس کے لیے مغفرت کی دعا کی۔
- رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام سیف اللہ رکھا اور اس کے بارے میں فرمایا: ''کہ خالد ایک تلوار ہے جسے اللہ نے مشرکین پر سونتا ہے۔''
- وہ رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ فتح مکہ اور بعد میں بپا ہونے والی جنگوں میں شریک ہوئے۔
- اسلامی فتوحات کی تاریخ، مرتدین کی تحریک کے خاتمے اور ایران و روم کو سرنگوں کرنے میں اس نے نمایاں کارنامے سرانجام دیئے۔
- اس کے جسم پر سو زخم لگے لیکن وہ سرزمین شام کے شہر حمص میں بستر پر فوت ہوئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

اللہ اسے لے آئے گا:

﴿وَ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ [الاسراء:۸۱]

''کہہ دیجئے کہ حق آ گیا اور باطل چلا گیا بلا شبہ باطل کو جانا ہی تھا۔''

جس گھڑی ابو سلیمان خالد بن ولید بن مغیرہ المخزومی القرشی المکی کے دل میں یقین کی نورانی کرنیں ضوفگن ہوئی تھیں تو مشرکین کے ساتھ بیتے ہوئے لمحات یاد آ گئے۔ اسے یاد آیا کہ وہ ان کے شانہ بشانہ جنگ بدر، جنگ احد اور جنگ خندق میں مسلمان موحدین کے لشکر کے خلاف برسر پیکار رہا تھا۔

جس وقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جاں نثار صحابہ اور احباب کے ساتھ مدینہ منورہ میں زندگی بسر کر رہے تھے ان پاکیزہ لمحات میں ایمان کی بادِ نسیم چلی اور اس کے دل کو لگی اور سازِ دل حرکت میں آیا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ۸ھ ہجری ماہ صفر میں اسلام قبول کیا۔ لیکن اسلام کا بیج اس سے پہلے عمرۃ قضاۃ کے موقع پر دل میں جگہ پکڑ چکا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مجاہدین کے ساتھ مکے میں داخل ہوئے اور عمرہ ادا کیا تھا اس دن حضرت خالد بن ولید آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بھائی ولید بن ولید سے اس کے بارے میں پوچھا: ''کہ خالد کہاں ہے؟''

ولید نے کہا: ''اللہ اسے لے آئے گا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''خالد جیسا انسان اسلام سے ناواقف نہیں رہ سکتا اگر اس کی جدوجہد مشرکین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف مسلمانوں کے حق میں ہوئی تو اس کے لیے بہت بہتر ہوتا ہم اسے دوسروں پر مقدم سمجھتے۔ عین اس وقت ولید نے اپنے بھائی کو یہ خط لکھا۔

اما بعد! اسلام سے تیری عقل و دانش کی برگشتگی میرے لیے حیرت انگیز ہے۔ تیری عقل وخرد کے کیا کہنے۔

اسلام جیسی چیز سے تو کوئی بھی ناواقف نہیں رہ سکتا۔ پھر خط میں رسول اللہ ﷺ کی اس بات کا تذکرہ کیا جو آپ نے خالد بن ولید کے بارے میں کہی تھی پھر یہ کہا: ''بھائی جان جو چیز ہاتھ سے نکل گئی اسے حاصل کیجئے۔ بہت سے مناسب مواقع ضائع ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے خالد بن ولید کے ساتھ بہتری کا ارادہ کیا تو اس کے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی۔ اس کے بھائی کے خط نے اس کے شوق میں اضافہ کر دیا اس کے دل کے سازوں کو حرکت دی تاکہ اسلام کی دلربا ہوا کے جھونکوں کا تہہ دل سے استقبال کرے۔

جو ہوائیں تیزی سے چلنے لگیں اور اندھی جاہلیت کے مصائب اور گونگی عصبیت سے ٹکرانے لگیں رسول اقدس ﷺ کی زبان مبارک سے حضرت خالد بن ولید کے حق میں تعریفی کلمات اور شجاعت کے اعتراف نے اس کے دل میں اسلام کی محبت کو سہ آتشہ کر دیا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جس رات اپنے بھائی کا خط پڑھا تھا۔ خط پڑھنے کے بعد جب وہ سوئے تو اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ تنگ اور خشک علاقے میں ہے پھر وہ وہاں سے نکلے اور بڑے سرسبز و شاداب اور وسیع علاقے میں پہنچ گئے اس نے کہا یہ خواب بڑا معنی خیز ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خالد اپنی نیند سے بیدار ہوئے تو اس خواب کی راحت کو محسوس کیا۔ اور اس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف روانگی کا پختہ ارادہ کر لیا اس نے اسلام قبول کرنے کے بارے میں صفوان بن امیہ اور عکرمہ بن ابی جہل کو بتلایا۔ ان دونوں نے شدت سے انکار کر دیا۔ لیکن خالد بن ولید نا امید نہیں ہوئے اور نہ ہی درماندہ ہوئے۔

اس نے اپنی سواری کے بارے میں حکم دیا تو وہ اس کے لیے تیار کر دی گئی۔ ایک ساتھی کو تلاش کیا گیا جو اس سفر ہجرت میں اس کا ساتھ دے اس کی عثمان بن طلحہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی روانگی میں دلچسپی کا اظہار کیا انہوں نے کہا: ''میں آج روانہ ہونا چاہتا ہوں، یہ میری سواری مکے کی معروف وادی نخلہ میں موجود ہے۔ دونوں ساتھی روانہ ہوئے جب وہ مکے سے نکل کر مدینے کی راہ پر چلے ہی تھے کہ انہیں عمرو بن عاص ملے اس نے دونوں سے کہا خوش آمدید کہاں کے ارادے ہیں۔ دونوں نے کہا: ''ارے ابن العاص تیرے کیا ارادے ہیں۔ کون سا جذبہ یہاں سے نکلنے پر مجبور کر رہا ہے منزل کیا ہے؟ کدھر جا رہے ہو کیوں جا رہے ہو؟

اس نے کہا: ''پہلے تم بتاؤ تمہارے کیا ارادے ہیں، کس مقصد کے لیے روانگی اختیار کی؟ کیوں جا رہے ہو؟ کہاں جا رہے ہو؟''

دونوں نے صاف صاف کہہ دیا اسلام قبول کرنے جا رہے ہیں مدینے جا رہے ہیں اور حضرت محمد ﷺ کی اتباع اختیار کرنے کا ارادہ ہے۔

عمرو نے کہا یہی میرا ارادہ ہے۔ میں بھی رسول اللہ ﷺ کی اتباع اختیار کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔''

یہ تینوں ایک ساتھ شاداں و فرحاں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے ہر ایک کے دل میں اسلام کی محبت جوش مار رہی ہے ہر ایک کے سامنے ہدایت کا راستہ واضح ہو چکا ہے۔ دین حق کو قبول کرنا اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پسند کر لیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت خالد رضی اللہ عنہ حبیب مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ سعادت بھری، اور بابرکت ملاقات کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم ایک ساتھ چلے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں رسول اقدس ﷺ کے پاس ماہ صفر کی پہلی تاریخ ۸ ہجری کو پہنچے۔

رسول اللہ ﷺ کو ہماری اطلاع دے دی گئی آپ ہماری آمد کا سن کر بہت خوش ہوئے۔ میں نے عمدہ کپڑے پہنے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری کا ارادہ کیا مجھے میرا بھائی ملا۔ اس نے کہا: ''جلدی کرو رسول اللہ ﷺ کو تیرے بارے میں بتا دیا گیا ہے۔ آپ تیری آمد کا سن کر بہت خوش ہوئے ہیں۔ اور تیرا انتظار کر رہے ہیں۔'' میں جلدی چلا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ میری طرف دیکھ کر مسلسل مسکرا رہے ہیں میں آپ کے روبرو کھڑا ہو گیا آپکو سلام عرض کی آپ نے خندہ پیشانی سے میرے سلام کا جواب دیا۔

میں نے کہا:

" اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ قَدْ كُنْتُ اَرَى لَكَ عَقْلًا وَ رَجَوْتُ اَنْ لَّا يُسَلِّمَكَ اِلَّا اِلٰى خَيْرٍ "

''اس ذات کا شکر ہے جس نے تجھے ہدایت دی میں تجھے عقلمند دیکھ رہا تھا۔ مجھے امید تھی کہ تیری عقل و دانش تجھے خیر و بھلائی کی طرف راہنمائی کرے گی۔''

میں نے عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ آپ جانتے ہیں کہ میں نے بیشتر مواقع پر حق کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بخش دے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ اسلام پہلے گناہوں کو مٹا دیتا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے۔'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ میرے لیے ضرور دعا کریں۔''

تو رسول اللہ ﷺ نے میرے حق میں یہ دعا کی:

''الٰہی خالد بن ولید نے تیرے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کے لیے جو بھی معاندانہ طرزِ عمل اختیار کیا۔ اسے معاف کر دے۔'' میرے بعد حضرت عمرو بن عاص اور عثمان بن طلحہ آگے بڑھے اور آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ کی قسم جس دن میں نے اسلام قبول کیا اس روز سے رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو بھی میرے ہم پلہ نہیں سمجھتے تھے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ حضرت خالد بن ولید کو دائرہ اسلام میں لے آئے۔ اس نے بخوشی اسلام قبول کیا۔ سیف اللہ کا لقب پایا۔ اسلام کے شہسوار، جنگوں کے شیر اور مجاہدین کے قائد ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ یہی ہیں سردار، بڑے پیشوا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور یہی ہے وہ مبارک شہسوار، بہادر، نڈر رسول اللہ ﷺ کے تجربہ کار شہسواروں سے ایک، جس کے نام کے ساتھ شہسواری، شجاعت، مردانگی، اور پیش قدمی جیسے اوصاف جڑے ہوئے ہیں۔ خالد کی عزت کے کیا کہنے اور اس کے اخلاص کا کیا کہنا۔

یہ کتنا خوبصورت خیال ہے کہ ہم اس کے کسی معرکے میں بذات خود داخل ہوں اور اپنے کانوں کو اس کی سیرت کے دلپذیر واقعات سے لطف اندوز کریں جو ہمتوں کو مہمیز کریں اور دلوں کو چمکائیں بلکہ اس کی سیرت مجالس کی بہار، رونق اور دلوں کا سکون ہے۔

آیئے اس کے جنگی گلشن میں سے اس کی سیرت کی کلی یا کوئی گلاب کا پھول چنتے ہیں اس کے مناقب کے پھولوں سے ہم اپنی مجالس کو مزیّن کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو مؤدب بناتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں ان شہسواروں کی عظمت جاگزیں ہو جنہوں نے اپنے عمدہ اخلاق اور لطیف عادات سے دنیا کو فتح کیا۔

ان لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا مزا ہی کچھ خاص قسم کا ہے۔ یہ مزا وہ پاتا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رہے، جوان کی قدر و منزلت کو جوانمردی یا پیش قدمی کی دنیا میں پہچان گیا۔

اس کی شخصیت کی نمایاں خوبیاں:

مدرسہ محمدیہ کے تربیت یافتہ مشہور و معروف شہسوار کا تذکرہ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم اس کی ذاتی خصوصیات پر روشنی ڈالیں تاکہ ذہنوں میں اس کی تصویر واضح ہو جائے کسی کے ذہن میں اس کے بارے میں کوئی الجھن باقی نہ رہ جائے۔

پھر اس کا مقام و مرتبہ، جوانمردی کی دنیا، عسکری عبقریت کے جہان اور قیادت کے میدان میں پہنچائیں گے۔

اس کا والد ولید بن مغیرہ قریش کا سردار اور حکمران تھا۔ قریش اسے اپنی خوشبو شمار کرتے تھے اور کبھی اسے اپنا عدل قرار دیتے۔ ولید کے بارے قرآن اسے دھمکی دیتا ہوا اور ڈرسناتا ہوا نازل ہوا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ ذَرْنِي وَ مَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ......اِلٰى قَوْلِهٖ......اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴾

[المدثر: ۱۱: ۱۵]

’’چھوڑ دو مجھے اور اس شخص کو، میں نے اکیلا پیدا کیا ہے۔ (اللہ کے اس قول تک) یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک جادو جو پہلے سے چلا آ رہا ہے۔‘‘

خالد بن ولید کی والدہ لبابۃ صغری بنت حارث الھلالیۃ، حضرت عباس بن عبدالمطلب کی بیوی ام فضل بنت حارثہ کی ہمشیرہ تھی۔ اس طرح حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ کے بیٹے تھے اور ام المومنین زوجہ مطہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ بنت حارث کے بھانجے تھے۔

حضرت خالد بن ولید مجد و شرف کے اعتبار سے قریش میں اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ بنو مخزوم کی شجاعت مسلّم تھی وہ قبہ اور لگام کے متولی تھے عسکری اصطلاح میں قبہ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پر لشکر کو لڑائی کے لیے تیار کیا جاتا ہے اور لگام سے مراد گھوڑوں کا وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قافلہ ہے جو جنگ میں استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی معسکرات۔ جنگی گھوڑوں پر سوار فوجی دستوں کی قیادت بنومخزوم کے پاس تھی اس چیز نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو زمانہ جاہلیت اور اسلامی دور میں لڑی جانے والی تمام جنگوں میں منصب قیادت پر فائز ہونے میں مدد دی۔ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا تو انہوں نے اپنے ذاتی تجربات ممتاز شخصیت اور اپنی جنگی فکر و تدبر اسلامی فتوحات میں استعمال کیا۔

اسلام کے زیر سایہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جہاد میں اخلاص نیت سے بھرپور حصہ لیا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعریف کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

''کہ خالد بن ولید بہت عمدہ بندہ خدا اور بہت ہی بہتر، اپنے قبیلے کے بھائی بند ہیں۔''

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

'' خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ نِعْمَ فتَى العَشِيْرَة ''

'' خالد اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اور اپنے قبیلے کا ایک بہترین جوان ہے۔''

تمام خوبیوں پر جسے فوقیت حاصل ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام سیف اللہ رکھا یہ اس وقت نام تجویز کیا جب جنگ مؤتہ میں تین امرائے لشکر حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ جام شہادت نوش کر گئے اور لشکر کی قیادت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے سنبھالی اور وہ اپنے عسکری تجربے کو بروئے کار لاتے ہوئے لشکر اسلام کو محفوظ انداز میں واپس لے آنے میں کامیاب ہوئے۔ اس طرح انہوں نے جنگی تاریخ پر نگاہ رکھنے والوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔

جہاں تک اس کی جسمانی ساخت کا تعلق ہے تو سیرت نگاروں نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ آپ دراز قد، مضبوط جسم، چوڑے سینے، کھلے جسمانی ہیکل والے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ جسمانی ساخت میں یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملتے جلتے تھے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

جنگ اور شہسواری کے میدان میں:

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا ہی تھا کہ وہ غازی بن گئے جنگ مؤتہ میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں شریک ہوئے۔

سرزمین شام میں مسلمان لشکر کفار سے نبرد آزما ہوئے۔ معرکہ بڑا گرم تھا۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامزد امراء شہید ہو گئے لشکر بغیر امیر کے رہ گیا۔ ان خطرناک لمحات میں ثابت بن اقرم انصاری رضی اللہ عنہ آگے بڑھے جھنڈا پکڑ کر حضرت خالد بن ولید کو تھمایا اس طرح یہ وقتی طور پر مسلمانوں کے امیر بن گئے۔ دشمن پر یہ حملہ آور ہوئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر اپنی جنگی مہارت کو بروئے کار لاتے ہوئے بڑی ہی کڑی جنگ لڑی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس نے بتایا کہ جنگ مؤتہ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں۔ میرے ہاتھ میں صرف ایک یمنی تلوار باقی رہ گئی۔ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام سیف اللہ رکھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان جنگ سے لوگوں کے پاس اطلاع آنے سے پہلے ہی وحی کے ذریعے لوگوں کو صورت حال سے آگاہ کر دیا۔ آپ نے فرمایا:

''لشکر اسلام کا جھنڈا زید نے پکڑا وہ شہید ہوا۔ پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے پکڑا اسے شہید کر دیا گیا۔ پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے لشکر اسلام کا جھنڈا ہاتھ میں لیا اسے بھی شہید کر دیا گیا آپ یہ بیان کر رہے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے آپ نے فرمایا: ''پھر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے جھنڈا پکڑا اللہ نے اسے فتح نصیب فرمائی۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ کے ساتھ حضرت خالد بن ولید کی تعریف کی ہے:

"اِنَّ خَالِدًا سَیْفٌ سَلَّهُ اللّٰهُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ"

''کہ خالد ایک تلوار ہے جسے اللہ نے مشرکین پر سونتا ہے۔''

عسکری عبقریت ظاہر ہوتی ہے اور پہلی ہی جنگ میں حضرت خالد بن ولید کی فنی قیادت کھل کر سامنے آتی ہے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لشکر اسلام کو خطرات درپیش ہیں۔ اس کا رومی لشکر کے سامنے ڈٹے رہنا جو تعداد میں ستر گنا زیادہ ہے۔ جنگی نقطہ نگاہ سے ناممکنات میں سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو بھی یہ پسند نہ تھا کہ مسلسل رومی لشکر کا سامنا کیا جائے لشکر کے پیچھے ہٹنے کی تجویز طے کی گئی کہ اسے حکیمانہ انداز میں دشمن کے نرغے سے نکال کر واپس اعلیٰ قیادت، رسول اقدس ﷺ کے پاس مدینہ منورہ لایا جائے۔ اس کے لیے نہایت عمدہ انداز میں منصوبہ بندی کی گئی۔

رسول اللہ ﷺ نے اس کامیاب عسکری منصوبے اور جنگی تدبیر کو بہت پسند کیا۔ جو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی عسکری تجربہ کاری اور جوانمردی پر دلالت کرتی تھی جس نے لشکر اسلام کو تباہ ہونے سے بچا لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی کوششوں کو سراہا۔ اور اس کا نام سیف اللہ رکھا اور اس کی اس جنگ کو فتح کا نام دیا۔

جنگ کے نتائج حاصل کرنے کے لیے لڑائی کے دوران دشمن کو دھوکہ دینا اور اسے حملے میں مبتلا کر دینا بہت بڑی جنگی چال سمجھی جاتی ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جنگ موتہ میں یہی چال چلی جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے لشکر اسلام کو ہر طرف سے خطرات میں گھرا ہوا محسوس کیا تو رات کی تاریکی میں جب دونوں لشکروں نے لڑائی روک دی تو اس نے موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے جنگی تدبیر اختیار کرنے کا فیصلہ کیا دشمن کو دھوکے میں رکھتے ہوئے لشکر اسلام کو غیر محسوس انداز میں آہستہ آہستہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پیچھے ہٹنے کا حکم دیا اس طرح لشکر اسلام کو تباہ ہونے سے بچا لیا۔

جب لشکر اسلام مقام موتہ سے مدینہ منورہ کی طرف واپس آیا تو مجاہدین کو اپنوں کی طرف سے اندوہناک صورت حال کا سامنا کرنا پڑا انہوں نے مجاہدین کا استقبال بڑے ہی دلخراش، دلفگار اور حوصلہ شکن انداز میں کیا۔ انہیں عار دلاتے ہوئے کہنے لگے:

''آ گئے میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنے والے۔ بھگوڑو میدان جنگ سے بھاگتے ہوئے تمہیں اپنی عزت کا کچھ خیال نہ آیا۔ تم نے اپنی خاندانی روایات کا بھی کوئی لحاظ نہ رکھا۔ تم تو اللہ کی راہ میں نکلے تھے اور بھاگ آئے۔ بڑے افسوس کی بات ہے بڑے افسوس کی بات ہے صد حیف ہے تم پر۔''

لیکن رسول اللہ ﷺ نے عدل وانصاف کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت خالد بن ولید کے اس انداز کو بہت سراہا اور اس حربی تدبیر کو بڑا وزنی قرار دیا۔

عسکری معرکوں میں ان کے قائدین کو اس انداز کی حیرت انگیز تدابیر اختیار کرنے پر انہیں اہمیت دیتے ہوئے دادِ شجاعت دینی چاہئے۔ آپ نے جنگ موتہ کے شرکاء کا نام ''کرّارون'' یعنی بار بار حملہ کرنے والے رکھا۔ آپ نے انہیں راہ فرار اختیار کرنے والے نہیں بلکہ تابڑ توڑ حملہ کرنے والے قرار دیا۔ اس طرح حکیمانہ اسلوب اختیار کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی بہادری کا برملا اظہار واعتراف کیا۔ اور دوسروں کو نتیجہ خیز اور ثمر آور غور وفکر کی طرف متوجہ کرتے ہوئے، ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ جس سے لشکر اسلام کو فائدہ پہنچا اور عزت، رعب، دبدبہ اور بہادری جیسی نعمتیں میسر آئیں۔

بعد ازاں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں ٹھہرے رہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ فتح مکہ میں شریک ہوئے اس لشکر میں آپ کو دائیں ونگ کا امیر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مقرر کیا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے لیط مقام سے مکے میں داخل ہونے کا حکم دیا تھا۔ ان چند ایک مشرکین سے ان کی لڑائی بھی ہوئی جو لشکر اسلام کا راستہ روکنے کے خندمہ مام پر جمع ہو چکے تھے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کا قرب حاصل رہا۔ آپ نے اسے بنو جذیمہ کی طرف بھیجا تا کہ انہیں اسلام کی دعوت دیں۔

پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ غزوۂ حنین میں شریک ہوئے اس روز آپ لشکر اسلام کے فرنٹ ونگ کے سالار تھے۔ اس بارے میں علامہ ابن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ جس روز مکہ سے روانہ ہوئے بنو سلیم کو مقدمۃ الجیش میں رکھا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا۔ یہ مسلسل اس منصب پر فائز رہے یہاں تک جعرانہ مقام پر پہنچے۔

۹ھ ہجری ماہ رجب کی پانچ تاریخ کو رسول اللہ ﷺ تبوک کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمراہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی تیس ہزار مجاہدین پر مشتمل لشکر میں شامل وہ کر روانہ ہوئے ان کے ساتھ دس ہزار گھوڑے اور بارہ ہزار اونٹ تھے۔

تبوک میں قیام کے دوران رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو چار سو بیس شہسواروں پر مشتمل لشکر کا سالار بنا کر دومۃ الجندل میں اُکیدر کی طرف روانہ کیا۔ اُکیدر کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس نے سونے کی تاروں سے کڑھائی کی گئی قباء زیب تن کر رکھی تھی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی گرفت میں لیا اور خود پیش ہونے سے پہلے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیغام بھیجا پھر حضرت خالد اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اس کا خون معاف کیا اور دو ہزار اونٹ آٹھ سو غلام اور چار سو نیزوں کے بدلے اس سے صلح کر لی۔

ابن ہشام رحمہ اللہ سیرت میں اور علامہ طبری اپنی تاریخ کی کتاب میں ذکر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو چار سو افراد پر مشتمل لشکر کا کمانڈر بنا کر بنو حارث بن کعب کی طرف نجران علاقے میں بھیجا تا کہ انہیں اسلام کی دعوت دیں۔

حضرت خالد روانہ ہوئے یہاں تک کہ وہاں پہنچے آپ نے ہر طرف مجاہدین کے قافلے بھیجے تا کہ انہیں اسلام کی دعوت دیں۔ حضرت خالد بن ولید نے رسول اللہ ﷺ کو خط لکھا کہ قوم نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ شہادۃ حق کا اقرار کر لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف جوابی خط لکھا اور اسے حکم دیا کہ واپس آ جائے اور اپنے ساتھ اس قوم کا ایک وفد بھی لیتے آئے۔

حضرت خالد تشریف لائے اور اس کے ساتھ بنو حارث کا ایک وفد بھی تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے روبرو اپنے اسلام لانے کا اعلان کیا پھر اپنے ملک واپس چلے گئے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اپنی مہمات کا تسلسل جاری رکھا۔

فتح مکہ کے بعد آپ نے اسے عزّیٰ بت کو منہدم کرنے کے لیے بھیجا۔ آپ گئے اور اسے گرا دیا۔ اپنے ہتھوڑے سے بت کی ناک توڑ دی اور یہ مہم سر کرتے ہوئے زبان پر یہ شعر جاری رہا:

یَاعُزُّ كُفْرَانَكِ لَا سُبْحَانَكِ
اِنِّي رَأَيْتُ اللّٰهَ قَدْ اَهَانَكِ

''اے عزیٰ میں تیرا انکار کرتا ہوں تجھے پاکیزہ ہستی نہیں سمجھتا۔ میں نے دیکھا کہ اللہ نے تجھے ذلیل وخوار کر دیا۔''

رسول اللہ ﷺ نے ودّ بھی منہدم کرنے کے لیے حضرت خالد بن ولید کو بھیجا۔ ودّ، دومۃ الجندل میں بنو کعب قبیلے کا بت تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بن ولید رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک سے اسے منہدم کرنے کے لیے بھیجا۔ اس مہم میں بنو عبد ودّ اور بنو عامر آڑے آئے حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑائی کی یہاں تک کہ انہیں قتل کر دیا اور بت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ اپنی جہادی مہم سے رکے نہیں۔ یہ غزوہ طائف میں شریک ہوئے۔ غزوہ حنین میں شریک ہوئے اس جنگ میں یہ بنو سلیم کے سالار کی حیثیت سے مقدمۃ الجیش میں شامل تھے۔

بنو ہوازن کو جب شکست ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ زخمی ہے تو آپ اس کی تیمارداری کے لیے تشریف لائے آپ نے دم کیا جس سے اس کے زخم ٹھیک ہو گئے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بنو مصطلق کی طرف بھیجا۔ تو آپ نے انہیں اسلام کے آگے سرنگوں دیکھا۔ ان کی اُذان سنی اور انہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صورت حال کی اطلاع دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تاکہ اس کے باشندوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ آپ وہاں چھ ماہ تک مسلسل انہیں اسلام کی دعوت پیش کرتے رہے۔ لیکن انہوں نے اس کی دعوت کو قبول نہیں کیا پھر اس کی جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے روایت حدیث میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ احادیث نبویہ کو زبانی یاد کرنے کی سعادت حاصل کی۔

آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اٹھارہ اُحادیث روایت کیں۔ جن میں سے ایک حدیث پر بخاری اور مسلم کا اتفاق ہے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے عبد اللہ بن عباس، جابر بن عبد اللہ، مقدام بن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معدی کرب، اور ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہم نے احادیث روایت کیں۔ اور تابعین میں سے قیس بن ابی حازم اور ابو وائل وغیرہ نے احادیث روایت کیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی اُحادیث میں سے ایک وہ حدیث ہے جو مسلم شریف میں ابو امامہ بن سہل سے روایت کردہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے بتایا کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جسے سیف اللہ کہا جاتا تھا نے اسے اطلاع دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے وہ اس کی اور عبداللہ بن عباس کی خالہ لگتی تھی اس کے پاس بھنی ہوئی گوہ دیکھی جو اس کی ہمشیرہ حفیدۃ بنت حارث نے نجد سے بھیجی تھی۔ اس نے گوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی آپ کم ہی اس کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے، جس کے بارے میں آپ کو بتا نہ دیا جاتا کہ یہ کھانا کیسا ہے؟ اور کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا وہاں موجود ایک خاتون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کچھ تم نے پیش کیا ہے وہ بتا بھی دیں۔ انہوں نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گوہ ہے۔

یہ سن کر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ حرام ہے؟

فرمایا: ''نہیں لیکن یہ میرے علاقے میں نہیں پائی جاتی لہٰذا میں اس سے احتراز برتتا ہوں۔'' حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''کہ میں نے اسے اپنی طرف کھینچا اور اسے کھایا۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہے اور آپ نے منع نہیں کیا۔

جہاد مسلسل جاری رہا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق اعلیٰ، اللہ سے جا ملے۔ آپ اپنے شہسواروں سے راضی تھے اور آپ کے شہسوار، اللہ اور اس کے رسول کی تلوار خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے راضی تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جہاد کا سفر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بھی جاری رکھا۔ جزیرۃ العرب میں اسلام کے دفاع کی خاطر مرتدین سے جہاد کیا۔ اس سلسلے میں طلیحہ بن خویلد اُسدی سے ابتداء اور ان کی طرف سے بپا کیے گئے فتنے کو ملیا میٹ کر دیا۔ اس طرح بزاخہ بنو اُسد اور بنو غطفان کے علاقے میں اسلام دوبارہ لوٹ آیا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بنو اسد کے مرتدین کے فتنے کو ختم کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے یمامہ کا رخ کیا کہ وہاں مسیلمہ بن حبیب کذاب مقیم تھا۔ طرفین میں لڑائی شروع ہو چکی تھی۔

پہلے مرحلے میں مسلمان شکست سے دوچار ہوئے۔ پھر انہوں نے پلٹ کر دشمن پر حملہ کیا یہاں تک کہ انہیں حدیقۃ الموت میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔ دونوں گروہوں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی۔ باغیچے میں موجود مشرکین کے پرخچے اڑا دیے گئے۔ اور وہاں مسیلمہ کذاب کو بھی قتل کر دیا گیا۔

جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مرتدین اور ان کے معاونین کی سرکوبی سے فارغ ہوئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا:

''کہ وہ عراق کا رخ کریں تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ لشکر لے کر بصرہ پہنچ گئے۔ لشکر کی آمد کا سنتے ہی بصرے کے باشندے وہاں سے بھاگ گئے اس طرح آپ کو وہاں سے بہت سا مال اور قیدی ہاتھ لگے۔

اللہ کی تلوار حضرت خالد بن ولید، تحریک جہاد کا تسلسل قائم رکھتے ہوئے فتوحات اور جوانمردی کا جھنڈا لہراتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ نے تیس سے بھی زیادہ شہروں پر فتح پائی، جن میں سے مذار، وَلَجہ، الحیرۃ، الأنبار، عین التمر دومۃ الجندل اور عراق کے دیگر بہت سے شہر قابل ذکر ہیں۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سرزمین شام کی طرف منتقل کر دیا۔ اور راستے میں چند شہروں میں فتوحات کے جھنڈے گاڑنے کا اعزاز حاصل کیا جن میں سے تدمر حوارین، مرج راھط، اور بُصریٰ قابل ذکر ہیں۔ سرزمین شام میں ایک معرکے کے آغاز میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا گیا۔

هُبَّوْا جَمِيْعًا إِخْوَتِيْ أَرْوَاحًا
نَحْوَ العَدُوِّ نَبْتَغِي الكفاحا
نَرْجُوْ بِذَاکَ الْفَوْزَ وَالنَّجاحا
اِذَا بَذَلْنَا دُونَهُ أَرْوَاحًا
وَ يَرْزُقُ اللّٰهُ لَنَا صَلَاحًا
فِي نَصْرِنَا العَدُوَّ وَالرواحا

۱۔ ''میرے بھائیو! سبھی اکٹھے ہوکر دشمن کی طرف پیش قدمی کرو ہم اس کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔''

۲۔ ''ہم اس موقع پر کامیابی وکامرانی کی امید رکھتے ہیں جبکہ ہم نے اس مقصد کے لیے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر دیئے۔''

۳۔ ''اللہ ہمیں نیکی کی توفیق عطا فرمائیں گے اور دشمن کے مقابلے میں ہماری مدد کریں گے اور ہمیں دلی اطمینان نصیب ہوگا۔''

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تو انہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو فاتح اسلامی لشکر کی قیادت علیا کے منصب سے معزول کر دیا۔ حالانکہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی چستی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی آپ کی بہادری میں کوئی اضمحلال پیدا ہوا تھا بلکہ انہوں نے سرزمین شام کے متعدد شہروں پر اسلامی فتوحات کے جھنڈے لہرائے تھے۔ جن میں دمشق، حمص، مرعش اور قنسرین شامل ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر اپنی نصرت نازل فرمائی رومی لشکر شکست خوردہ ہوئے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں خوشگوار اثرات پیدا ہوئے اور آپ یہ شعر گنگنانے لگے۔

لَکَ الْحَمْدُ مَولَانَا عَلٰی کُلِّ نِعْمَةٍ
وَشُکْرٌ لِمَا أوْ لِيتَ مِنْ سَابِغِ النِعْمَ

مَنَنْتَ عَلَيْنَا بَعْدَ کُفْرٍ وَ ظُلْمَةٍ
وَاَنْقَذْتَنَا مِنْ حَنْدَسِ الظُّلْمِ وَالظُّلَمِ

فَتَمَّمَ اِلٰهُ الْعَرْشِ مَا قَدْ نَرومُهُ
وَعَجل لأهْلِ الشرک بِالبؤس وَالنِّقَم

۱۔ ''اے ہمارے آقا ہر نعمت پر تیری حمد و ثنا ہے اور ڈھیر ساری نعمتوں کا جو تو نے والی بنادیا اس پر تیرا شکر ہے۔''

۲۔ ''تو نے کفر اور تاریکی سے نکال کر ہم پر احسان کیا اور تو نے ہمیں ظلم اور اندھیروں کی اتھاہ گہرائیوں سے نجات دی۔''

۳۔ ''اے عرش پر فائز معبود حقیقی ہمارے مقاصد کو پورا کر دے اور اہل شرک کو عذاب اور انتقام کی لپیٹ میں جلد لے لے۔''

رومیوں کے ساتھ جب معرکہ آرائی اپنے اختتام کو پہنچی سرزمین شام میں لڑائی نے اپنے ہتھیار ڈال دیئے۔ تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ملک شام کو مسلمانوں کے آگے سرنگوں ہونے کی خوشی کا ان اشعار میں ذکر کیا۔

وَ اِنَّا لَقَومٌ لَا تَکِلُّ سُيُوْفُنَا
مِنَ الضَّرْبِ فِيْ أعْنَاقِ رَوْقِ الْکِتَائب

سُيُوفٌ ذَخَّرْنَاهَا لِقَتْلِ عَدُوَّنَا
وإِعْزَازُ دِيْنَ اللّٰهِ مِنْ کُلِّ جَانِبِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَتَلْنَا بِهَا كُلُّ الْبَطَارِقِ عُنْوَةً
جِلَاءِ لأَهْلِ الْكُفْرِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ
اِلٰى أَنْ مَلَكْنَا الشَّامِ قَهْرًا وَ غِلْظَةً
وَ صُلْنَا عَلٰى أَعْدَائِنَا بِالقَوَاضِبِ

۱۔ ''ہم ایک ایسی قوم ہیں کہ ہماری تلواریں لشکروں میں شامل گھوڑوں کی گردن پر وار کرتے ہوئے ماند نہیں پڑتیں۔''

۲۔ ''وہ ایسی تلواریں جن کو ہم نے اپنے دشمنوں کو قتل کرنے اور ہر طرف اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لیے جمع کر رکھا ہے۔''

۳۔ ''ہم نے ان تلواروں سے تمام کڑیل جوانوں پہ قابو پاتے ہوئے قتل کیا تاکہ اہل کفر کو ہر طرف سے دیس نکالا دے دیں۔''

۴۔ ''ہم نے ملک شام پر زبردستی قبضہ کر لیا اور ہم نے تیز تلوار سے دشمنوں پر حملہ کیا۔''

خالد اور شہسواری کے رنگ:

پہلے اس سے کہ ہم حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی شہسواری کے رنگوں میں سے کسی رنگ کا مشاہدہ کریں کیا خیال ہے کہ ہم شہسواری، بہادری اور جہاد کے بارے میں اس کی رائے سنیں۔

تو سنئے انہوں نے اس بارے میں کیا فرمایا: ''کسی رات مجھے میری محبوب دلہن سونپی جائے اس سے کہیں زیادہ مجھے یہ پسند ہوگا کہ انتہائی خنک رات میں دشمن پر لشکر کشی کرتے ہوئے شب خون ماروں۔''

فرماتے ہیں: ''کہ مجھے نہیں پتا کہ میرے لیے کون سا دن دل کو ٹھنڈک اور سکون کا باعث بنے گا وہ دن جس میں مجھے شہادت کا تحفہ دیا جائے گا۔ یا وہ دن جس میں اللہ تعالیٰ مجھے کرامت عطا کر کے اعزاز بخشنا چاہیں گے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے رستم و مہران اور ایرانی سرداروں کی طرف خط

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لکھا جس میں وہ اپنی دانشمندی اور بہادری کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی اختیار کی۔

اما بعد:!

ہم تمہیں اسلام کی طرف دعوت دیتے ہیں اگر تم نے انکار کیا تو تم ذلیل و خوار ہو کر جزیہ ادا کرو گے۔

میرے ساتھ ایک ایسی قوم ہے جو اللہ کی راہ میں قتل ہونے کو اسی طرح پسند کرتے ہیں جس طرح اہل فارس شراب اور صلح کو پسند کرتے ہیں۔

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خالد سے سنا آپ فرماتے ہیں:

''جہاد نے مجھے اکثر و بیشتر مواقع پر قرآن کی تلاوت سے روکے رکھا۔''

میں نے اسے دیکھا کہ اس کے پاس زہر لایا گیا اس نے پوچھا یہ کیا ہے اسے بتایا گیا کہ یہ زہر ہے اور آپ اسے بسم اللہ پڑھ کر پی گئے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعے پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اللہ کی قسم یہ کرامت ہے اور یہ بہادری ہے۔''

ابن سید الناس رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''المقامات العلیہ فی الکرامات الجلیۃ'' ان اشعار کی صورت میں بیان کرتے ہیں۔''

وَابْنُ الْوَلِيْدُ حَسَامِن السُّمّ الزِعَا

فِ كَما حَسَا الظَّامِي زُلال المكرع

وسَعَى اِلى الحرب العَوانِ وَ حربَهُ

لَا تَصْطَلِيْ وَ صِفَاتُهُ لَمْ تُقْرَعِ

۱۔ ''ابن ولید یعنی خالد بن ولید زہر ہلاہل کو اس طرح گھٹا گھٹ پی گئے جس طرح پیاسا ٹھنڈے میٹھے پانی کو پی جاتا ہے۔''

۲۔ ''وہ گھمسان کی لڑائی میں جا گھسے اس کی لڑائی کا جواب نہیں اور اس کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اوصاف بھی حد بیان سے باہر ہیں۔''

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی شجاعت، شہسواری، پیش قدمی، جرأت، بہادری اور جنگی مہارت انتہاء درجے کی تھی۔ آپ ہمیشہ مقدمۃ الجیش کے امیر کے منصب پر فائز ہوتے دوران جنگ پر خطر مقامات کے قریب رہتے۔ تاکہ بچشم خود حقائق پر کڑی نظر رکھ سکیں اور اسی وقت علاج اور صورت حال میں قابو پانے کی کوشش کر سکیں۔ آپ کی شجاعت بہادری اور پیش قدمی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ولجہ کی لڑائی میں ایرانی فوج کا ایک ایسا جرنیل شریک ہوا جسے ہزار افراد پر بھی بھاری سمجھا جاتا تھا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ عالی شان کی شجاعت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سرزمین عرب میں ہرمز کو سب سے بڑا جری اور بہادر سمجھا جاتا تھا حضرت خالد جب مسیلمہ کذاب کا خاتمہ کر کے فارغ ہوئے تو بصرہ تشریف لائے کاظمہ مقام پر ہرمز سے آمنا سامنا ہوا حضرت خالد نے اسے مقابلے میں آنے کی دعوت دی مقابلہ ہوا تو اسے قتل کر دیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کا سارا ساز و سامان حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو دے دیا اس سامان میں ایک ٹوپی تھی۔ جس کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی ایرانیوں میں جب کوئی شخص امتیازی حیثیت حاصل کر لیتا تھا اسے ایک لاکھ درہم مالیت کی ٹوپی پہنائی جاتی تھی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بہادر ہونے کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے انتہاء محبت بھی رکھتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کو بابرکت سمجھتے تھے۔

عبدالرحمٰن بن حارث بیان کرتے ہیں کہ مجھے ثقہ راویوں نے بتایا کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجامت بنواتے تو لوگ محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے آگے بڑھتے اور آپ کے بال مبارک حاصل کرتے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی پیشانی کے بال لئے اور انہیں اپنی ٹوپی میں رکھ لیا۔

امام حاکم نے مستدرک میں بیان کیا ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی یہ ٹوپی جنگ یرموک میں گم ہوگئی اس نے کہا اسے تلاش کروانہیں وہ ٹوپی نہ ملی پھر انہوں نے دوبارہ تلاش کی تو وہ ٹوپی مل گئی وہ ٹوپی بڑی بوسیدہ اور پرانی تھی۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا اپنا سر منڈوایا لوگ آپ کے مبارک بال حاصل کرنے کے لیے آگے بڑھے میں نے آگے بڑھ کر آپ کی پیشانی کے بال حاصل کئے اور انہیں اپنی ٹوپی میں رکھ لیا، جب بھی میں لڑائی میں شریک ہوتا یہ ٹوپی میرے ساتھ ہوتی اور مجھے فتح نصیب ہوتی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور شہسواری کا سفر تو بڑا طویل ہے یہ بڑی لمبی داستان ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم اگر یہ شجاعت کے واقعات سناتے رہیں تو ختم ہونے میں نہ آئیں کتاب کے صفحات اپنے دامن میں انہیں سمیٹ نہ سکیں۔ تاہم موضوع کے اعتبار سے جتنے واقعات ضروری سمجھے گئے وہ ہم نے پیش کر دیئے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

بستر پر موت:

جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اس موقع پر اپنی یہ مشہور ومعروف بات کہی۔

”کہ میں نے تقریباً سو جنگوں میں حصہ لیا میرے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہوگا جس پر تلوار، تیر یا نیزے کا زخم نہیں لگا ہوگا اور افسوس ہے کہ میں اپنے بستر پر مر رہا ہوں بزدلوں کی آنکھیں سو نہ سکیں۔

اور میرے لیے لا الہ الا اللہ سے بڑھ کر کوئی عمل امید افزا نہیں میں اسی کو اپنے لئے ڈھال بنائے ہوئے ہوں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیرت اور سوانح نگار علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی وفات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت ۲۱ ہجری میں ہوئی۔

آپ کی وفات حمص شہر میں ہوئی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو وصیت نامہ بھی بھیجا تھا۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ساٹھ سال زندگی بسر کی بڑے بڑے بہادروں کو تہہ تیغ کیا اور خود اپنے بستر پر موت کو گلے لگایا۔ بزدلوں کی آنکھیں کبھی بھی ٹھنڈی نہ ہوئیں۔

شہسواروں کے شہسوار، بہادروں کے سردار، مرتدین پہ غلبہ پانے والے، جھوٹے نبیوں کی کمر توڑنے والے، ایران و روم کو سرنگوں کرنے والے دشمن کے لشکروں کے پرخچے اڑانے والے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ بہت زیادہ غمگین ہوئے مسلمانوں نے آپ کی وفات پر شدید حزن وملال اور رنج والم محسوس کیا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی وفات کا جب وقت آیا تو انہوں نے اپنا گھوڑا اپنا اسلحہ اور غلام اللہ کی راہ میں وقف کر دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اللہ ابوسلمان پر رحم فرمائے وہ ہمارے گمان کے عین مطابق تھے۔'' بخاری و مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ خالد نے اپنی درعیں روکے رکھیں اور انہیں اللہ کی راہ میں استعمال کیا۔''

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جب فوت ہوئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم خالد رضی اللہ عنہ دشمنوں کے سینوں کے لیے سیدھا تیر اور دوستوں کے لیے بڑے نرم دل تھے۔'' اور یہ بھی فرمایا: ''خالد کی وفات سے اہل اسلام میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا جو پر ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سیرت کا تذکرہ ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس خوبصورت جملے پر ختم کرتے ہیں کہ عورتیں خالد جیسا سپوت جنم دینے سے عاجز آ گئیں۔

اللہ ان سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۱.	طبقات ابن سعد:	۷/۳۹۳،۳۹۴
۲.	المحبر:	صفحہ: ۶۰۵
۳.	نسب قريش:	صفحہ: ۳۲۰.۳۲۲
۴.	المعارف:	صفحہ: ۲۶۷
۵.	المستدرك:	۳/۳۳۶.۳۳۹
۶.	مختصر تاريخ دمشق:	۸/۵،۲۷
۷.	تهذيب الاسماء واللغات:	۱/۱۷۲،۱۷۴
۸.	البداية والنهاية:	۷/۱۱۳،۱۱۸
۹.	سير أعلام النبلاء:	۱/۳۶۶،۳۸۴
۱۰.	مجمع الزوائد:	۹/۳۴۸.۳۵۰
۱۱.	تهذيب التهذيب:	۳/۱۴۲
۱۲.	دلائل النبوة بيهقي:	۴/۳۴۳
۱۳.	صفة الصفوة:	۱/۶۵۳
۱۴.	الكامل في التاريخ:	۱/۴۹۱
۱۵.	مغازي الواقدي:	۳/۱۰۲۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خالد بن زید

رضی اللہ عنہ

- رسول اللہ ﷺ نے جب مدینے کی طرف ہجرت کی تو ان کے گھر مہمان ٹھہرے۔
- وہ رسول اللہ ﷺ کے کھانے کے برتن میں حصول برکت کے لیے آپ کے ہاتھوں کے نشانات تلاش کیا کرتے تھے۔
- وہ ایک ایسے شہسوار تھے کہ غبار کبھی ان سے چھٹتا نہ تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ بیان یا فرمان ان کا شعار تھا۔

﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَ ثِقَالًا ﴾
- غزوات نبویہ میں انہوں نے قابل تعریف کارنامے سرانجام دیئے البتہ غزوہ احد، غزوہ مریسیع اور غزوہ خیبر میں تو خوب چمکے۔
- روم سے جنگ کی اور ۵۰ھ ہجری میں قسطنطنیہ کے فصیل کے قریب دفن کیے گئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت خالد بن زید، ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

گھر بہت بہتر ہے:

ارقم بن ابی الأرقم مخزومی کا گھر معظمہ میں اگر دعوت اسلامیہ کا محور تھا تو ہمارے ممدوح شہسوار کا گھر مدینہ منورہ میں ایسی شان وشوکت والا تھا کہ جس سے ایمان کی پر بہار وخوش گوار ہوا چلی۔ یہ گھر کس قدر بہتر اور عمدہ تھا۔

جو بھی سیرت نبوی کا مطالعہ کرتا ہے اور ہجرت کے واقعات پہ نگاہ دوڑاتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ اس گھر والے کی سیرت کا بھی مطالعہ کرے کہ جس گھر کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے قیام کے لیے مخصوص کیا نبی کریم ﷺ کے قدم رنجہ فرمانے سے اس گھر کی عظمت کو چار چاند لگ گئے۔

قبل ازیں کہ ہم سخاوت کے دھنی اور میدان جنگ کے شہسوار اور صحابی رسول ﷺ کے مہمان بنیں۔ ضروری ہے کہ ہم یہ جان لیں کہ انصار نے رسول اللہ ﷺ کا استقبال کس طرح کیا۔ اور یہ جانیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آمد سے مدینہ منورہ کس طرح جگمگانے لگا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ ہجرت اختیار کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ مدینے کے باسی آپ کی تشریف آوری سے حد درجہ خوش ہوئے۔ میں نے عورتوں، بچوں اور کنیزوں کو سنا کہ وہ خوشی سے جھومتے ہوئے کہہ رہے ہیں آہا رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے واہ واہ رسول اللہ ﷺ کی آمد آمد ہے۔

رسول اللہ ﷺ قباء میں چند دن ٹھہرنے کے بعد اونٹنی پر سوار ہوئے اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سوئے مدینہ چل پڑے۔

جب آپ بنو سالم بن عوف کے گھروں تک پہنچے تو جمعہ کا وقت ہو گیا آپ سواری سے اترے بنو سالم کی مسجد میں نماز پڑھی مسند نبوت پر سرفراز ہونے کے بعد یہاں تاریخ اسلام کا سب سے پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ پھر آپ بنو سالم کے محلے سے اونٹنی پر سوار ہوئے اور مدینے کی طرف روانہ ہوئے۔ بنو سالم نے آپ کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر بڑی گریہ زاری کی کہ آپ ان کے پاس ٹھہر جائیں ہماری تمام تر خدمات آپ کے لیے وقف ہوں گی ہماری افرادی، جنگی دفاعی اور مالی قوت آپ پر نچھاور ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں دعا کی اور یہ فرمایا: ''اس اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابند ہے۔'' تو انہوں نے اونٹنی کا راستہ چھوڑ دیا اور وہ چل پڑی۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کی لگام کو ڈھیلا چھوڑ دیا نہ آپ اسے موڑتے اور نہ ہی روکتے۔ جب بھی وہ انصار کے گھروں میں سے کسی گھر کے پاس سے گذرتی تو اس گھر کے رئیس اور بڑے لوگ رسول اللہ ﷺ کا استقبال کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے، محبت بھری گریہ زاری اور حقیقی جاں نثاری کا انداز اپناتے ہوئے عرض کرتے کہ آپ ان کے پاس قیام فرمائیں آپ ان کے لیے خیر و برکت کی دعا کرتے اور انہیں وہی جواب دیتے جو بنو سالم کو دیا تھا۔ جنہوں نے ان سے پہلے محبت، امنگ اور سچی رغبت کا اظہار کیا تھا کہ اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ اپنے رب کے حکم کی پابند ہے۔

یہاں تک کہ اونٹنی بنو مالک بن نجار کے گھر پہنچ گئی یہ وہ پاکیزہ جگہ تھی جسے اللہ تعالیٰ نے پسند کیا کہ یہاں وہ مسجد بنے جس سے دنیا پر انوار ہدایت کی شعاعیں علم و عمل کے روپ میں پڑیں وہ پاکیزہ جگہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول علیہ السلام کی حیات طیبہ میں ٹھہرنے کے لیے پسند فرمایا اور رفیق اعلیٰ اللہ کے پاس چلے جانے کے بعد آپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے جسد اطہر کا مدفن بننے کے لیے منتخب کیا۔ یہ مقام بنو نجار کے دو یتیم بچوں کی ملکیت ایک باڑا تھا۔

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ نو بڑی بڑی حویلیوں پر مشتمل تھا ہر حویلی ایک مستقل محلے کی حیثیت رکھتی تھی اس میں نخلستان زرعی زمینیں اور رہائشی گھر موجود تھے۔ ہر قبیلہ اپنے محلے میں رہتا تھا یوں سمجھیں کہ یہ چھوٹی چھوٹی بستیاں آپس میں ملی ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ السلام کے لیے مالک بن نجار کی حویلی کو پسند کیا تھا۔

جب اونٹنی مسجد کی جگہ بیٹھ گئی اس نے اپنی گردن زمین کے ساتھ لگا دی وہیں ٹک گئی اٹھنے کا نام نہ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اترے اور جان گئے یہی وہ جگہ ہے یہی اصل منزل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ٹھہرنے کے لیے پسند کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے پوچھا۔ یہاں قریب گھر کن کے ہیں یہاں ہمارے دائرے کا شہسوار ظاہر ہوا جو زمانہ بھر کے لیے عظیم شرف سے بہرہ ور ہوا۔ یہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے جن کا نام خالد بن زید بن کلیب الخزرجی النجاری تھا اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا گھر ہے یہ میرا دروازہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان ان کے گھر منتقل ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''اب تم گھر جاؤ اور ہمارے آرام کے لیے جگہ تیار کرو۔،، وہ گئے اور جگہ تیار کی پھر آپ کی خدمت میں عرض کیا: ''میں نے آرام کے لیے جگہ تیار کر دی ہے۔ آپ دونوں اللہ کی برکت سے اٹھیں اور آرام فرمالیں۔''

یہاں دونوں سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

ہم جلیل القدر صحابی، شہسوار، عظیم المرتبت سردار ابو ایوب انصاری الخزرجی النجاری البدری کے گلشن سیرت کے پھول کی خوشبو سونگھتے ہیں جن کے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرما کر بنو نجار میں اسے ممتاز بنا دیا وہ ہمارے آقا، ہمارے حبیب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے میزبان آپ کے صحابی اور آپ کے شہسوار بنے۔ یہ ایسی خوشگوار صفات ہیں جن سے عطر کی مہک پھیلتی ہے یہ سب سے بڑا اعزاز ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر قیام فرمایا اور انہیں عظمت، عزت اور رفعت کے بام عروج تک پہنچا دیا:

امام سبکی نے کیا خوب کہا ہے:

نَزَلْتَ عَلَى قَوْمٍ بِأَيْمَنِ طَائِرِ
لأَنَّکَ مَيْمُوْنَ السَّنَا وَالنَّقِيْبَةِ
فَيَالبنِى النجار من شرفٍ بِهٖ
يجُرُّوْنَ أذيال المعالى الشريفة

۱۔ ''آپ قوم پر با برکت ہما بن کر اترے آپ کی چمک اور شرافت کی برکت کے کیا کہنے۔''

۲۔ ''بنو نجار کو آپ ہی کی وجہ سے شرف حاصل ہوا وہ عظیم تر بلندیوں کے دامن کھینچنے لگے۔''

رسول اللہ ﷺ کا اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر فروکش ہونا بلاشبہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے لیے بڑی فضیلت ہے۔ اس سے عام طور پر انصار کے فضائل میں بھی اضافہ ہوا۔ اور خاص طور پر بنو نجار کے لیے تو بڑے فخر کی بات ہے لوگوں کو اس قسم کے اعزاز پر فخر کرنا چاہیے۔

﴿ وَ فِيْ ذٰلِکَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝﴾ [المطففین:۲۶]

انصار کی جانب سے رسول اللہ ﷺ کو خوش آمدید کہنے اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے انہیں رسول اللہ ﷺ کی میزبانی کا شرف ملنے کے حوالے سے کعب بن مالک انصاری ایک قصیدہ کہتے ہیں جس میں سے چند اشعار پیش خدمت ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُ اَكْرَمَنَا بِنَصْرِ نَبِيِّنَا
وَ بِنَا أَقَامَ دَعائم الاسلام
وَ بِنَا اَعَزَّ نَبِيَّهُ وَ وَلِيَّهُ
وَ اَعَزَّنَا بِالنَّصْرِ وَالأَقْدَامِ
وَ فِي كُلِّ مُعْتَرِكٍ تُطِرُّ سُيُوْفَنَا
تِلْكَ الجِمَاجِمُ عَنْ فَرَاخِ الهَامِ
نَحْنُ الخيار مِنَ البرية كُلِّهَا
وَ نَظَامهَا وَ زمام كل زِمَامِ
الخَائضو غَمَرات كُلِّ مَنِيَّةِ
وَالضَّامِنُوْنَ حَوادِث الايَام
يَنْشَا بِنَا جِبْرِيْلُ فِيْ آبَاءِ نَا
بِفَرائِض الاسلام وَالاحكام

۱۔ "اللہ نے ہمارے نبی کی نصرت سے ہمیں عزت عطا کی اور ہمارے ذریعے اسلام کی بنیادیں اٹھائیں۔"

۲۔ "ہمارے ذریعے اپنے نبی اور دوست کو غلبہ عطا کیا اور نصرت اور پیش قدمی کے ذریعے ہمیں عزت بخشی۔"

۳۔ "ہر معرکے میں ہماری تلواریں دشمن کی کشادہ کھوپڑیوں کو اڑا دیتی ہیں۔"

۴۔ "ہم ساری مخلوق میں بہتر ہیں اور اس کا نظام اور زمام کار ہمارے ہاتھ میں ہے۔"

۵۔ "ہم موت کی ہر خطرناک وادی میں داخل ہونے والے ہیں اور حوادث زمانہ کے ضامن بن جانے والے ہیں۔"

۶۔ "جبریل علیہ السلام ہمارے آباء واجداد میں اسلام کے فرائض اور احکام لے کر بار بار آتے ہیں۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابو قیس حرمۃ بن انس اپنے قصیدے میں نبی کریم ﷺ کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں:

ثَوَى فِي قُرَيْشٍ بِضع عشرةَ حجة
يُذَكِّرُ لَو يَلْقى صديقًا مواتيا

وَ يَعْرِضُ فِي اَهْلِ الْمَواسِمِ نَفْسَهُ
فَلَمْ يَرَ مَنْ يُؤوِى وَ لَمْ يرداعِيا

فَلَمَّا أَتَانَا أَظْهَرَ اللّٰهُ دِيْنَهُ
فَاَصْبَحَ مَسْرُوْرًا بِطَيْبَة رَاضِيًا

۱۔ ''قریش میں چند سال ٹھہرے رہے، نصیحت کرتے رہے کاش کہ کوئی مخلص دوست مل جائے۔''

۲۔ ''میلوں ٹھیلوں میں اپنے آپ کو پیش کرتے رہے آپ نے کوئی نہ دیکھا جو آپ کو جگہ دے اور نہ ہی کوئی دعوت دینے والا دیکھا۔''

۳۔ ''جب آپ ہمارے پاس آئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دین کو غلبہ عطا کیا۔ آپ طیبہ میں آکر بہت خوش ہوئے۔''

دلفریب لطائف اور انوکھا اُدب:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مدرسہ محمدیہ میں پرورش پائی اور اسی سے فیض یاب ہو کر نکلے، وہ اخلاق میں دنیا کے سردار بنے، تربیتی ادب کے لحاظ سے رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں ایسے خوشگوار و دلفریب لطائف دکھائی دیتے ہیں جن کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بلند مقام پر فائز ہوئے۔

ان عالی مقام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی ہیں جسے انصار میں اس لیے رشک کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا کہ ان کے گھر رسول اللہ ﷺ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مہمان ٹھہرے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خالص محبت اور لطافت بھری دلی چاہت کی سرسراہٹ اس واقعے سے محسوس ہوتی ہے جو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ذرا تصور میں لائیں کہ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور اس کے اہل خانہ کو رسول اللہ ﷺ کے ان کے گھر نزول اجلال سے کس قدر خوشی نصیب ہوئی۔ ان کی محبت اور رغبت میں کس قدر اضافہ ہوا۔ اس کامیابی وکامرانی پر وہ پھولے نہ سماتے تھے۔

وہ اس واقع کی منظر کشی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ میرے گھر فروکش ہوئے۔ تو نچلی منزل میں تشریف فرما ہوئے۔ میں اور ام ایوب اوپر والی منزل میں تھے۔

میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں اسے ناپسند کرتا ہوں اور بہت بری بات سمجھتا ہوں کہ میں اوپر رہوں اور آپ نیچے ہوں۔ برائے مہربانی آپ اوپر تشریف لے آئیں، آپ بالائی منزل میں رہیں اور ہم نیچے رہیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ایوب ہمارے لیے اور ہمارے ملاقاتیوں کے لیے اس میں آسانی ہے کہ ہم نیچے رہیں۔“

رسول اللہ ﷺ گھر کی نچلی منزل میں رہنے لگے اور ہم بالائی منزل میں رہائش پذیر ہوئے۔ جب میں ام ایوب رضی اللہ عنہا سے ملا تو میں نے کہا:

”رسول اللہ ﷺ کا بالائی منزل میں رہنا زیادہ مناسب تھا، آپ پر فرشتے نازل ہوتے ہیں وحی نازل ہوتی ہے۔“

اس رات اسی مخمصے میں مبتلا میں اور ام ایوب سو نہ سکے۔

دلائل النبوۃ میں امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے غلام افلح کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حوالے سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو ایوب رات بھر جاگتے رہے انہوں نے کہا: ''کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے اوپر چل رہے ہیں انہوں نے دیوار کے ساتھ لگ کر رات بسر کی۔

ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''کہ جب صبح ہوئی میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں اور ام ایوب رات بھر سو نہ سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''اے ابو ایوب کیوں؟''

اس نے کہا: ''ہماری نسبت آپ کا زیادہ حق ہے کہ آپ ﷺ بالائی منزل پر رہیں آپ پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ آپ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ میں اس چھت پر نہیں رہوں گا جس کے نیچے آپ ہوں۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ رسول اقدس ﷺ کی خدمت میں گریہ زاری کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ اوپر والی منزل میں منتقل ہو گئے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل خانہ نیچے منتقل ہو گئے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ دلپذیر محبت کی ادبی تصویر بنے رہے۔ اور ایسے ادب کی لہران میں سرایت کر گئی جو نور نبوت کے فیض سے پھوٹتی رہی جو عمدہ تربیت اور نفاست و پاکیزگی کی نشاندہی کرتی ہے جس کی تعلیم انہوں نے مدرسہ محمدیہ سے حاصل کی۔

فرماتے ہیں کہ ہم سے پانی کا گھڑا ٹوٹ گیا، میں اور ام ایوب نے لحاف پکڑا اور اس سے پانی خشک کرنے لگے ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی لحاف بھی نہیں تھا۔ ہمیں اس بات کا اندیشہ تھا کہ کہیں پانی چھت سے ٹپک کر رسول اللہ ﷺ کو اذیت نہ دے۔

ہم حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کے شیریں چشمے سے چلو بھر بھر کر پیتے رہیں گے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ثقہ ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ برکت کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے برتن میں ہاتھوں کے نشانات تلاش کیا کرتے تھے۔

حاکم نے مستدرک میں اور ابن حجر نے الاصابۃ میں ابوایوب سے ذکر کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شام کا کھانا تیار کرتے پھر آپ کی طرف بھیجتے۔ جب آپ بچا ہوا کھانا ہماری طرف واپس کرتے ہیں اور ام ایوب برتن میں اس جگہ کا قصد کرتے جہاں آپ کا ہاتھ لگا ہوا ہوتا تاکہ وہاں سے لقمے لے کر ہم برکت حاصل کریں۔

ایک روز ہم نے شام کا کھانا آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ سالن میں ہم نے پیاز اور لہسن ڈالا تھا آپ نے کھانا واپس کر دیا۔ ہم نے اس میں آپ کے ہاتھ کا کوئی نشان نہیں دیکھا۔ میں آپ کے پاس گھبرایا ہوا آیا۔

میں نے عرض کی: ''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ نے کھانا واپس کر دیا ہے۔ اور میں نے اس میں آپ کے ہاتھ کا نشان نہیں دیکھا۔'' آپ نے فرمایا: ''میں نے اس میں اس پودے کی بو محسوس کی اور میں اپنے اللہ سے مناجات کرتا ہوں تم اسے کھاؤ۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر تقریباً سات ماہ تک رہائش پذیر رہے۔ آپ بڑی عزت واکرام سے ملتے رہے یہاں تک کہ آپ کی مسجد اس جگہ تعمیر ہوگئی جہاں آپ کی اونٹنی بیٹھی تھی۔ آپ ان حجروں میں منتقل ہو گئے۔ جو مسجد کے اردگرد ازواج مطہرات کی رہائش کے لیے بنائے گئے تھے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ قریبی پڑوسی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس صورت میں بھی وہ انصار میں رشک کی نگاہ سے دیکھے جانے لگے۔ اس اعتبار سے بھی آپ کو خاص مقام حاصل ہوا۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ معزز انصار میں سے تھے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لیے ہر روز کھانا تیار رکھتے جب آپ تشریف نہ لاتے تو وہ کھانا اپنے گھر والوں کو کھانے کے لیے دیتے۔

ایک مرتبہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہمان نوازی کی دوپہر کا وقت تھا گرمی بہت زیادہ تھی۔ معزز مہمانوں کے آگے ہر قسم کی کھجوریں رکھیں۔ خشک، تر اور گدر کھجوریں پیش خدمت کیں۔ پھر ان کی ضیافت کے لیے ایک بکری ذبح کی اس کا کچھ گوشت بھون لیا اور پانی کا سالن پکا لیا۔ اگلے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے لیے کنیز بھیجی جسے انہوں نے آزاد کر دیا غلام آزاد کرنے میں یہ کھلے دل والے واقع ہوئے تھے۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

خوبصورت بدلہ:

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی سیرت میں ایسے عطر بیز لمحات آئے ہیں جنہیں بھلایا نہیں جا سکتا۔ کیا بھلا حسن سلوک اہل فضل وشرف بُھلا سکتے ہیں؟......

دنوں نے پلٹا کھایا، خلفائے راشدین کا دور آیا۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ عراق کے شہر بصرہ تشریف لائے ان دنوں حضرت علی بن ابی طالب کی طرف سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بصرہ کے گورنر تھے۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ ان کے ہاں مہمان ٹھہرے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس موقعے کو غنیمت جانا کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو اچھا بدلہ دیا جائے۔ کیونکہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی کی تھی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جلدی سے اپنا گھر ان کے لیے خالی کر دیا اور اس سے کہا کہ میں تمہارے ساتھ اس طرح حسن سلوک سے پیش آؤں گا جس طرح آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیش آئے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ پر کتنا قرض ہے فرمایا:

''بیس ہزار۔'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں چالیس ہزار دیئے۔ اور بیس غلام دیئے اور یہ فرمایا: ''کہ اس گھر میں جو کچھ ہے وہ تمام تر آپ کا ہے۔تم اس کے مالک ہو۔'' اے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تجھے خوش رکھے اے ابوایوب رضی اللہ عنہ اللہ تجھے خوش رکھے کیا کہنے تم دونوں کے! ہر ایک نے ایثار و قربانی کی حیرت انگیز مثال قائم کر دی اور خوبصورت بدلہ دینے میں کمال کر دیا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

ابوایوب اور جہاد کا شوق:

گذشتہ صفحات میں ہم نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو جلیل القدر صحابی، میزبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے جانا پہچانا۔ ہمیں اس میں ادب و احترام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پناہ محبت کی جھلک دکھائی دی لیکن اس کے علاوہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ مدرسہ محمدیہ کے ان شہسواروں میں سے بھی تھے جن سے کبھی غبار نہیں چھٹتی ان نے غزوات نبویہ میں کمال بہادری اور فن شہسواری کا مظاہرہ کیا۔

جب لڑائی شدید ہوتی اور زور کا رن پڑتا تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے معزز قارئین کرام آیئے اب ہم عظیم المرتبت شہسوار حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی سیرت کے ضمن میں تلواروں کے سائے تلے زندگی کے چند لمحات بسر کریں۔

میدان جہاد میں داخل ہونے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی سیرت کے ضمن میں تیروں اور تلواروں کے درمیان کھڑے ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کا خیال ہے کہ ہم حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی جہاد کے بارے میں رائے کیوں نہ معلوم کرلیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہمارے شہسوار حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات بتاتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ اللہ کی راہ میں جہاد ہر حال اور ہر زمانے میں واجب ہے آپ اللہ تعالیٰ کا فرمان اکثر و بیشتر پڑھا کرتے تھے:

﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَ ثِقَالًا وَ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذَالِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾[التوبة: ٤١]

”نکلو ہلکے یا بھاری اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم حقیقت کو جانتے ہو۔“

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی یہ رائے تھی کہ مال و دولت اور اہل و عیال میں مشغول رہنا اور جہاد میں حصہ نہ لینا اپنے آپ کو تباہ و برباد کرنے کے مترادف ہے وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے استدلال کرتے تھے۔

﴿ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ﴾[البقرة: ١٩٥]

”اور تم اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔“

ان کا ہمیشہ یہ شعار تھا:

﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَ ثِقَالًا ﴾[التوبة: ٤١]

”نکلو ہلکے یا بھاری۔“

اور فرمایا کرتے تھے کہ: ”میں اپنے آپ کو خفیف پاتا ہوں یا ثقیل۔“

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی۔

اس سے بڑھ کر اور کیا فضل و شرف ہو سکتا ہے؟ کہ ایک مجاہد میدان جہاد میں داخل ہوتا ہے اور ہر دم اسی میں سرگرداں رہتا ہے۔ اور میدان جہاد میں ہی چکر لگاتا رہتا ہے۔

وہ یہ جانتا ہے کہ وہ اپنی اور دشمن کی تلوار کے سائے تلے جنت میں چکر لگاتا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے جونہی وہ شہید ہو کر زمین پر گرے گا تو اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھ لے گا۔ اور فرشتے اس پر سایہ فگن ہو جائیں گے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے جہاد کی زندگی کو لازم پکڑ لیا۔ جب سے غزوات نبویہ کا آغاز ہوا آپ نے اس میں شریک ہونا شروع کر دیا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اپنے لشکر کو مادی اور معنوی اعتبار سے تیار کیا تاکہ وہ اپنے دشمنوں کا مقابلہ کر سکے۔ جب آپ نے اپنے لشکر کو مضبوط صفوں کی صورت میں منظم کیا۔ آپ نے پوری تیاری کی ہوئی تھی اور بڑے ہی اچھے انداز سے اپنا لشکر تیار کر رکھا تھا۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر میں ہم نے صفیں بنائیں ہم میں سے کچھ لوگ جوش و ولولے کی بنا پر قدرے آگے بڑھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''میرے ساتھ رہو۔''

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے بعد دیگر جنگوں میں بھی شامل ہوئے۔ آپ احد، خندق، غزوہ بنی مصطلق میں شریک ہوئے اس کی بیوی ام ایوب کا موقف بھی بڑا عطر بیز تھا جس سے سچا ایمان ٹپکتا تھا اور یقین کی نورانی کرنیں روشنیاں بکھیرتی تھیں جوان دونوں میاں بیوی کے دلوں میں جاگزیں تھا۔

غزوہ بنی مصطلق میں بہتان کا واقعہ پیش آیا جس کی پشت پناہی منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول نے کر رکھی تھی۔ لوگوں نے اس واقعے میں بڑی دلچسپی لی۔ یہ واقعہ لوگوں کی زبان پر موضوع گفتگو بن گیا۔ لوگوں نے طرح طرح کی باتیں بنائیں۔ اس موقع پر حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ اور اس کی بیوی نے کہا:

''یہ کھلم کھلا بہتان ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب بہتان باندھنے والوں نے باتیں بنائیں تو ام ایوب نے ابوایوب سے کہا: ''کہ تم سنتے ہو جو لوگ کہتے ہیں؟'' اس نے کہا: 'اے ام ایوب کیا تو ایسا کر سکتی ہے۔'' اس نے کہا: ''اللہ کی پناہ۔''

حضرت ابوایوب نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے تجھ سے کہیں بہتر ہیں۔'' یہ کھلم کھلا بہتان ہے تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنا یہ فرمان نازل کر دیا۔

﴿ لَو لَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَات بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَ قَالُوْا هٰذَا إِفْكٌ مُبِيْنٌ ﴾ [التوبة:۱۲]

''جس وقت تم لوگوں نے اسے سنا تھا۔ اسی وقت کیوں نہ مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے آپ سے نیک گمان کیا اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ صریح بہتان ہے۔''

غزوۂ خیبر میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کا حق ادا کیا۔ خیبر فتح ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر اپنی مدد نازل کر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کامیاب و کامران ہو کر واپس ہوئے۔ آپ کے سر پر فتح و نصرت کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ عنایات و نوازشات ربانیہ آپ کے ساتھ تھیں۔

یہودیوں کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی صفیہ گرفتار ہوئی۔ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حبالۂ عقد میں لے لیا اس طرح اسے ام المومنین بننے کا شرف حاصل ہوا۔ اس موقع پر بھی حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے حیرت انگیز مثال قائم کی جو وفاداری اور شہسواری کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: '' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ مدینہ کی جانب روانہ ہوں لوگوں نے کہا اب ہمیں پتہ چلے گا کہ صفیہ کنیز ہے یا بیوی اگر آپ کی بیوی ہوئی تو آپ اس کے لیے پردے کا اہتمام کریں گے ورنہ وہ کنیز ہوگی جب آپ روانہ ہوئے تو آپ نے پردے کا حکم دیا لہٰذا پردے کا اہتمام کیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گیا۔ لوگوں نے جان لیا کہ یہ آپ کی بیوی ہے جب اس نے سوار ہونے کا ارادہ کیا تو آپ نے اپنی ران قریب کر دی اس نے اپنا گھٹنا آپ کی ران پر رکھا اس طرح وہ سوار ہوگئی جب رات ہوئی تو آپ نے پڑاؤ کیا اور خیمے میں داخل ہوئے وہ بھی آپ کے ساتھ خیمے میں داخل ہوئی ابو ایوب تلوار تھامے ہوئے رات بھر خیمے کا پہرہ دیتے رہے۔ صبح کے وقت جب رسول اللہ ﷺ نے آہٹ سنی تو فرمایا: ''کون ہے؟''

عرض کیا: ''ابو ایوب''

آپ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟۔''

عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ یہ ایک نوجوان لڑکی ہے۔ نئی نویلی دلہن بنی ہے ابھی ابھی اس کا خاوند جنگ خیبر کے دوران قتل ہوا ہے۔ میرے دل میں کھٹکا تھا کہ کہیں یہ کوئی غلط قدم نہ اٹھا بیٹھے۔ میں اس لیے یہاں خیمے کے قریب رہا کہ اگر اس نے کوئی حرکت کی تو صورت حال سے نپٹنے کے لیے میں آپ کے قریب تو ہوں گا۔''

یہ محبت بھرا انداز دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: ''اے ابو ایوب اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔''

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں تمام غزوات میں شریک ہوئے اور ہر غزوے میں آپ نے قابل تعریف کارنامے سرانجام دیئے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں بڑی عزت پائی آپ کی زندگی کے آخری لمحات تک آپ کے ساتھ رہے۔

سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک کے چند بال اپنے پاس سنبھال کر رکھے ہوئے تھے اور یہ اپنے آپ کو مخاطب کر کے اکثر فرمایا کرتے تھے: ''اے ابو ایوب جب تک یہ بال تیرے پاس ہیں تجھے کوئی گزند نہیں پہنچے گی۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب رسول اللہ ﷺ اپنے رفیق اعلیٰ ، اللہ کو پیارے ہو گئے تو یہ چاق و چو بند شہسوار گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کی خاطر ادھر اُدھر اپنی جولانیاں دکھاتا رہا اس مقصد کے لیے مغرب کا رخ کیا، مشرق میں پہنچا۔ عراق آیا سمندر کے راستے ۴۰ھ ہجری میں مصر پہنچا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں دمشق آیا۔ ۵۰ھ ہجری میں روم سے جنگ لڑی اور اسی دوران وفات پائی۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

سرزمین روم میں جہاد:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بہت سے قطعات اُرضی میں اپنی بہادری، شہسواری اور جوانمردی کے مختلف رنگ بکھیرے۔ جب آپ بڑھاپے کی عمر کو پہنچے تو وہ ہر وقت اپنا گھوڑا اور اپنی تلوار ساتھ رکھتے تا کہ کسی جنگ کا موقع ہاتھ سے جانے نہ پائے۔ اب وہ اس حال میں سرزمین روم میں جنگ کرتے دکھائی دیتے اور یہاں میدان جنگ میں اپنے دیگر ساتھیوں کو بعض واقعات کا درست مفہوم سمجھاتے ہیں ایک موقع پر مجاہد ساتھیوں کو ﴿ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ﴾ [البقرہ: ۱۹۵] کا صحیح مفہوم ذہن نشین کرایا۔

یہ واقعہ وہاں ایک موجود ساتھی نے بتایا اور وہ کندہ کا غلام ابو عمران تھا اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ ہم روم شہر میں تھے۔ ہماری طرف رومیوں کا بہت بڑا لشکر نکلا۔ لشکر اسلام بھی اس کے مقابلے میں کچھ کم نہ تھا۔ مصر سے آنے والے لشکر اسلام کا یہ سپہ سالار صحابیٔ رسول رضی اللہ عنہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ تھے۔

ابھی با قاعدہ لڑائی شروع نہیں ہوئی تھی کہ مسلمان فوج کا ایک سپاہی جذبہ جہاد سے سرشار رومیوں کی صفوں میں جا گھسا لوگوں نے شور ڈالا اور کہا: ''سبحان اللہ! اس شخص نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ سن کر صحابی رسول ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے: ''لوگو تم اس آیت کریمہ کی یہ تاویل کرتے ہو، یہ آیت تو ہم انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

ہوا یوں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کر دیا اسلام کے مددگار زیادہ ہو گئے ہم میں سے بعض نے اپنے دوسرے ساتھیوں کو رسول اللہ ﷺ سے خفیہ طور پر، یہ کہا۔ ہمارے مال ضائع ہو گئے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دے دیا ہے۔

ان کے مددگار اب بہت زیادہ ہو گئے ہیں کیوں نہ اب ہم اپنے مال ومتاع کی طرف توجہ دیں۔ اور جو ضائع ہو گیا ہے اسے درست حالت میں لانے کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ نے ہماری باتوں کی تردید میں اپنے نبی پر یہ آیت کریمہ نازل کر دی۔

﴿ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ وَ اَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝﴾ [البقرہ: ۱۹۵]

''اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں، ہلاکت میں نہ ڈالو نیکی کرو، اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

اس آیہ کریم میں ہمیں اپنے مال و متاع کی اصلاح کرنے اور جہاد کو چھوڑ دینے کو ہلاکت اور بربادی قرار دیا ہے حضرت ابو ایوب ؓ اللہ کی راہ میں مسلسل آگے بڑھتے ہی چلے گئے۔ یہاں تک کہ وہ سرزمین روم میں دفن ہوئے۔

سرزمین روم میں حضرت ابو ایوب ؓ ایک دلچسپ قصے کا تحفہ دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ہم جنگ لڑتے ہوئے قسطنطنیہ شہر تک پہنچ گئے ایک قصہ بیان کرنے والا کہہ رہا تھا جس نے دن کے شروع سے کوئی عمل کیا تو وہ شام کے وقت آخرت میں اسے جاننے والوں کو پیش کیا جائے گا اور جس دن کے آخر میں کوئی عمل کیا تو وہ صبح کے وقت اس کے جاننے والوں کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

حضرت ابو ایوب نے اس سے کہا: ''دیکھو تم کیا کہہ رہے ہو۔''

اس نے کہا بخدا میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ حضرت ابو ایوب ؓ فرمانے لگے الٰہی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مجھے عبادہ بن صامت اور سعد بن عبادہ کے سامنے رسوا نہ کرنا جو میں نے ان کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد عمل کیئے۔ قصہ بیان کرنے والے نے کہا:

''اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کے لیے ولایت لکھ دیتا ہے۔ اس کے عیب چھپا لیتا ہے اور اچھے عمل ظاہر کر دیتا ہے جس کی لوگ تعریف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خود بھی اس کے اچھے عمل کا ثنا خواں ہوتا ہے۔''

۞ ...... ۞ ...... ۞

الوداع سے پہلے ایمانی لہریں اور ایمانی ہوا کے جھونکے:

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے عمدہ اور قابل تعریف کارنامے ورثے میں چھوڑے اس کے اقوال زریں سے حکمت و دانائی پھوٹتی تھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے: ''جو چاہتا ہے کہ اس کے علم میں اضافہ ہو اور اس کی بردباری کو عظمت حاصل ہو تو وہ اپنے قبیلے کے علاوہ دوسرے قبائل میں مجلس کیا کرے۔''

ہمارے شہسوار حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی عطر بیز سیرت کی ایک خوشگوار لہر یہ بھی ہے کہ روایت حدیث میں بھی اس کا مقام ہے۔ ان سے ایک صد پچاس احادیث مروی ہیں جن میں سے سات احادیث پر بخاری اور مسلم کا اتفاق ہے ایک حدیث میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہے اور سات احادیث میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہے۔

اس سے جن صحابہ کرام نے حدیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی ان کے نام یہ ہیں: براء بن حارث، جابر بن سمرۃ، مقدام بن معدیکرب، ابو امامہ باہلی، زید بن خالد جھنی، عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن زید الخطمی (رضی اللہ عنہم)۔

اور ان سے جن تابعین نے احادیث روایت کیں وہ یہ ہیں: سعید بن مسیب، سالم بن عبداللہ بن عمر، عروہ بن زبیر، اس کے اپنے غلام افلح، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، عطاء بن یزید لیثی اور بہت سے دیگر تابعین عظام رحمہم اللہ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز۔

www.KitaboSunnat.com

ان سے مروی ایک حدیث یہ ہے:

" مَنْ مَاتَ وَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ "

'' جو اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہراتا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔''

وہ ہم تک وہ دعائے استخارہ منتقل کرتے ہیں جو اسے رسول اللہ ﷺ نے شادی کرنے سے پہلے کہنے کے لیے سکھلائی تھی۔

بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''منگنی کو صیغۂ راز میں رکھیں، پھر وضوء کریں اور اچھی طرح وضو کریں۔ پھر نماز ادا کریں جتنی جی چاہے رکعتیں ادا کریں۔''

پھر اپنے رب کی حمد و ثنا اور بزرگی بیان کریں پھر یہ کلمات کہیں:

" اَللّٰهُمَّ تَقْدِرُ وَ لَا أَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبُ ، فَإِنْ رَأَيْتَ لِي فُلَانَةَ ۔ تُسَمِّهَا بِاسْمِهَا ...... خَيْرًا فِيْ دِيْنِي وَ دُنْيَايَ وَ أٰخِرَتِيَ فَامْضِ لِيْ ۔ أَوْ قَالَ أُقْدُرْهَا لِي "

'' الٰہی تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو چھپی ہوئی چیزوں کو جاننے والا ہے اگر تو فلاں خاتون کو میرے لیے (یہاں پر اس کا نام لے) میرے دین دنیا اور آخرت کے لیے بہتر جانتا ہے تو اسے میرے مقدر میں کر دے۔''

بخاری و مسلم میں عطا بن یزید ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

" اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ ، فَيُعْرِضُ هٰذَا بِوَجْهِهٖ وَ هٰذَا بِوَجْهِهٖ وَ خَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ "

'' کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چھوڑے رکھے اس طرح کہ وہ دونوں ملتے ہیں تو ایک دوسرے سے رخ پھیرتے ہوئے اور کنی کتراتے ہوئے گزر جاتے ہیں ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام سے ابتداء کرے۔''

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے الوداعی سفر کا آغاز ہوتا ہے زندگی کے آخری ایام میں سرزمین روم میں جنگ لڑی، بیمار ہو گئے۔ جب موت کا وقت قریب آیا تو اپنے ساتھیوں سے کہا جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اپنے ساتھ اٹھا لینا اور جب تم دشمن کے سامنے صف بندی کرو تو مجھے اپنے قدموں میں دفن کر دینا۔

مؤرخین اور ثقہ مصنفین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت جب قریب آیا۔ صحابہ کرام اور دیگر لوگوں کو بلایا اور فرمایا: ''جب میری روح قبض کر لی جائے تو میرے لاشے کو گھوڑے پر سوار کرانا پھر لے چلنا، یہاں تک کہ تم دشمن سے ملو وہ تمہیں پیچھے دھکیلیں اور تم آگے بڑھنے کا کوئی چارا نہ پاؤ تو میرے لیے گڑھا کھود کر اس میں دفن کر دینا۔ پھر اس پر مٹی ڈال کر زمین کو ہموار کر دینا تاکہ گھوڑے اور لوگ اسے اپنے پاؤں سے روندیں کسی کو یہ پتہ ہی نہ ہو کہ کوئی یہاں دفن ہے اور جب تم واپس جاؤ تو لوگوں کو بتانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا تھا کہ جو کوئی لا الہ الا اللہ کہتا ہے وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔''

ابو عمران رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ''حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ مسلسل، اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ وہ قسطنطنیہ میں دفن کر دیئے گئے۔''

جب آپ فوت ہوئے تو آپ کو شہر کی دیوار کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔

صبح کے وقت جب رومیوں نے دیکھا تو انہوں نے کہا: ''اے خاندان عرب رات تمہاری عجیب وغریب شان تھی۔'' انہوں نے کہا: ''ہمارے نبی علیہ السلام کے ایک جلیل القدر صحابی وفات پا گئے۔ جسے پہلے مراحل میں ہی اسلام قبول کرنے کی سعادت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہوئی تھی رومیوں نے یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا وہ کون ہے ہم اس کی قبر کو اکھاڑ دیں گے۔

یزید نے کہا یہ ہمارے نبی علیہ السلام کا صحابی ہے۔ اس کی وصیت کے مطابق ہم نے اسے یہاں دفن کیا ہے اللہ کی قسم اگر تم نے قبر کو کچھ نقصان پہنچایا تو پوری سرزمین عرب میں لشکر اسلام کو میں حکم دے کر تمہارے ہر گرجے کو ملیامیٹ کردوں گا رومیوں نے یہ دھمکی سن کر کہا: ''ہم تو یہ آزمانا چاہتے تھے کہ اس کا تمہارے دلوں میں کیا مقام و مرتبہ ہے۔ ہم اسے عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

جب قحط پڑتا تو رومی اس کا نام لے کر بارش طلب کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی وفات ۵۰ھ ہجری میں ہوئی۔ آپ کی عمر اس وقت تقریباً اسّی سال تھی۔

اللہ تعالیٰ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے راضی ہوا جس نے اس بات کو ترجیح دی کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اس سے ملاقات کریں تاکہ آپ نعمتوں بھری جنتیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکیں۔

⁂ ...... ⁂ ...... ⁂

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۱. مسند امام احمد: ۵/۱۱۳

۲. طبقات ابن سعد: ۳/۴۸۴.۴۸۵

۳. المعارف: ۲۷۴

۴. المستدرک / حاکم: ۳/۵۱۸.۵۲۳

۵. الاستبصار: ۶۹.۷۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۶. الاستیعاب: ۱/ ۴۰۲. ۴۰۴

۷. مختصر تاریخ دمشق: ۷/ ۳۳۶. ۳۴۳

۸. تہذیب الاسماء واللغات: ۲/ ۱۷۷

۹. البدایة والنهایة: ۸/ ۵۸، ۵۹

۱۰. انساب الاشراف: ۱/ ۲۴۲، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۷۱، ۲۸۳، ۳۰۴، ۴۴۳، ۵۲۵، ۵۳۵

۱۱. العِبر: ۱/ ۵۶

۱۲. سیر اعلام النبلآء: ۲/ ۴۰۲. ۴۱۳

۱۳. مجمع الزوائد: ۹/ ۳۲۳

۱۴. تهذیب التهذیب: ۳/ ۹۰، ۹۱

۱۵. الاصابة: ۱/ ۴۰۴، ۴۰۵

۱۶. کنز العمال: ۱۳/ ۶۱۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خزیمہ بن ثابت

رضی اللہ عنہ

- ایک ایسے شہسوار جس کی ایک گواہی مشہور و معروف داستان کے مطابق دو گواہوں کے برابر قرار پائی۔
- نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس کے حق میں خزیمہ گواہی دے دے وہ اس کے لیے کافی ہے۔''
- اس کی قوم اوس چار افراد پر فخر کیا کرتے تھے ان میں سے ایک خزیمہ ہے۔
- اس نے ۳۸ احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ

دو گواہی والے:

انصار کی صفوں اور ان کے شہسواروں کے درمیان ایک معزز آدمی نمایاں ہوتا ہے جس کی ایک گواہی کو دو کے برابر قرار دیا گیا، جسے رسول اللہ ﷺ نے عزت کا لباس پہنایا اور اخلاص کی دولت سے مخصوص کیا۔ عزت وتکریم کی ایک قسم تو یہ ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا:

«مَنْ شَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ فَحَسْبُهُ»

''جس کے حق میں خزیمہ گواہی دے دے یہ اس کے لیے کافی ہے۔''

خزیمہ کون ہے؟ اور اس کی گواہی کی داستان کیا ہے؟

خزیمہ بن ثابت بن فاکیہ ابو عمارۃ انصاری الخطمی، المدنی رضی اللہ عنہ۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے اعتبار سے سب سے، سبقت لے جانے والوں میں سے تھے جنہوں نے دعوت محمدیہ کی آواز کانوں میں پڑتے اور دلوں میں اترتے ہوئے ہی جلد اسلام کو قبول کر لیا تھا۔ اخلاص میں وہ قائم دائم رہے۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جن سے اللہ راضی ہو گیا۔ عنایات الٰہیہ جن کے شامل حال رہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ آنے سے پہلے خزیمہ اپنی قوم بنوخطمۃ کے بت کے ساتھ اٹھکیلیاں کیا کرتے تھے جب بھی فرصت ملتی وہ توڑنے کے لیے جاتے تا کہ انصار کے گھروں سے اس کا نام ونشان ہی مٹا دیں۔

جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ ان شہسواروں میں سے ایک تھے جنہوں نے بہادری کے آسمان میں بہت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بلند دائرہ بنایا اور مدرسیہ محمدیہ میں تمام میدانوں میں نابغہ روزگار بنے۔

رہی حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی ایک گواہی برابر دو گواہیوں کا قصہ یا ایک گواہی دو آدمیوں کے برابر کی داستان۔ حوالے کی کتابیں نورانی حروف میں بیان کرتی ہیں اور دو گواہیوں والے کی فضیلت، صدق ایمان اور سیدنا وحبیبنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی معرفت کی شہادت دیتی ہیں۔

مختلف ثقہ مصادر میں یہ داستان کچھ اس انداز میں مذکور ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بدوی آدمی سے گھوڑی خریدی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پیچھے گئے تاکہ اسے گھوڑی کی قیمت ادا کردیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی چلے بدوی نے اپنی چال کو قدرے ہلکا رکھا۔ کچھ لوگ بدوی سے گھوڑی کا بھاؤ کرنے لگے۔ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خرید لیا ہے۔ یہاں تک ان میں سے بعض نے اس قیمت سے زیادہ لگائی جس قیمت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدی تھی جب اس نے زیادہ قیمت سنی تو بدوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر آپ نے یہ گھوڑی خریدنی ہے تو بات کریں وگرنہ یوں سمجھیں کہ میں نے اسے بیچ دیا۔

جب بدوی کی بات سنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور فرمایا: ''کیا میں نے تجھ سے یہ گھوڑی خریدی نہیں ہے؟''

بدوی نے کہا: ''نہیں اللہ کی قسم! میں نے تو یہ آپ کو نہیں بیچی۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے تجھ سے یہ خریدی ہے۔''

لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بدوی کے پاس جمع ہونے لگے۔ بدوی نے کہا: ''کوئی گواہ لاؤ جو گواہی دے کہ میں نے یہ آپ کو بیچی ہے۔'' مسلمانوں میں سے جو وہاں موجود تھے۔ انہوں نے کہا: ''تیرا ستیاناس ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو حق بات کہتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اس موقع پر حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اس نے جب رسول اللہ ﷺ اور بدوی کا تنازع سنا۔ اور یہ سنا کہ بدوی کہتا ہے:

''کہ کوئی گواہ لاؤ جو اس بات کی شہادت دے کہ میں نے یہ گھوڑی آپ کو فروخت کی ہے۔'' خزیمہ نے کہا: ''کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کو فروخت کی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ خزیمہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تم کیسے گواہی دیتے ہو۔،، خزیمہ نے کہا: ''آپ کی تصدیق وصداقت کی بنا پر۔'' یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے خزیمہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے خزیمہ تم کیسے گواہی دیتے ہو جب کہ تم ہمارے ساتھ موجود نہ تھے۔'' اس نے عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ میں آسمان کی اطلاع سے آپ کی صداقت کا اعتراف کرتا ہوں اور میرے لیے یہ کیسے ممکن ہے کہ جو آپ فرماتے ہیں میں اس کی تصدیق نہ کروں، لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے اس کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

اے خزیمہ تجھے مبارک ہو۔ یہ عظمت سر بلندی، یہ پُر وقار لقب ہمیشہ کے لیے تیری واضح پہچان بنا رہے گا۔ تیری سیرت کا یہ لازمی جزو ہو گا یہ ان عظیم تر شہسواروں کی سیرت میں تمہیں ممتاز مقام پر لا کھڑا کرے گا جن شہسواروں نے اللہ سے جو وعدہ کیا اسے پورا کر دکھلایا اور وہ نبی کریم ﷺ کے صحابی بن کر کامیاب وکامران ہوئے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

خزیمہ اور بہادری کا راستہ:

جب سے ایمان کی لہر حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے دل سے ٹکرائی وہ شہسواری اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بہادری کے راستے پر چلے۔

اسلامی باتوں نے اس کے دل کو روشن کر دیا اور وہ بڑے شوق اور جذبے سے سرداران کفر، اور اعیان فسق و فجور کے مقابلے میں خم ٹھونک کر میدان میں آنے لگے۔

غزوہ بدر بپا ہوا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے ان شہسواروں میں سے ایک تھا۔ جو اس معرکے میں شریک ہوئے۔ فتح مکہ ایک ایسی عظیم فتح تھی جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو عزت بخشی اور اپنے رسول مقبول اور لشکر اسلام جو ایک دیانت دار گروہ تھا اسے غلبہ عطا کیا۔ اپنے عزت والے گھر کو مشرکین کے ہاتھوں سے محفوظ کیا۔

اسے جہان والوں کے لیے سراپا ہدایت بنایا۔ اسے توحید پرستوں کا قبلہ قرار دیا۔ اس فتح عظیم سے اللہ تعالیٰ نے دلوں کو کھول دیا۔

لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہونے لگے۔ ایمان کے نشانات روئے زمین پر چلنے لگے تاکہ جہان کو روشن کریں اور اسے جاہلیت کی دلدل اور شرک کے کیچڑ سے گلوخلاصی کرائیں۔

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے فاتح لشکر میں انصار کے قبیلے بنوخطمہ کا جھنڈا اٹھائے ہوئے شریک تھے۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے شہسواروں کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ نبی کریم ﷺ حجر اسود کی طرف آگے بڑھے اور اسے بوسہ دیا۔ پھر بیت اللہ کا طواف کیا آپ کے ہاتھ میں کمان تھی۔ بیت اللہ کے اردگرد اور اس کے اندر تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے آپ انہیں کمان کے ساتھ کچوکے لگا رہے تھے اور اپنی زبان مبارک سے یہ فرما رہے تھے۔

﴿ وَ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴾ [الاسراء ۸۱]

"کہہ دو کہ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا باطل کو تو مٹنا ہی تھا۔"

اور یہ بھی فرماتے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَ مَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَ مَا يُعِيْدُ ﴾ [السبا: ٤٩]

''کہو کہ حق آ گیا اور باطل کے لیے کچھ نہیں ہو سکتا۔''

بت اپنے منہ کے بل گر رہے تھے دوبارہ ان کو ان کی جگہ لوٹانے والا کوئی نہ تھا۔

یہاں حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے تاریخ انسانیت بلکہ پوری دنیا میں سب سے بڑی معافی اور درگذر کرنے کا مشاہدہ کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے خاندان قریش تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں۔''

انہوں نے کہا: ''ہمارا خیال یہ ہے کہ آپ ہمارے ساتھ بہت بہتر سلوک کریں گے۔ آپ معزز بھائی ہیں اور ایک معزز بھائی کے بیٹے ہیں۔''

آپ نے فرمایا: ''میں تم سے وہی بات کہتا ہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہی تھی۔''

((لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ ، اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمْ طُلَقَاء))

''تم پر آج کوئی الزام نہیں جاؤ تم آزاد ہو۔''

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں مکہ مکمل طور پر فتح ہو گیا جو آپ کا شہر ہے اور جائے پیدائش بھی۔ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ اور انصار کو یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں آپ یہیں رہائش اختیار نہ کر لیں وہ آپس میں یہ باتیں کرنے لگے کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین اور شہر کو فتح کر دیا، کیا آپ اس میں رہائش اختیار کر لیں گے۔

جب حبیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی بات کا علم ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''معاذ اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے اب تو ہمارا جینا مرنا ایک ساتھ ہو گا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے شہسوار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ میں انیس دن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ لوگوں کو ہدایت کا راستہ بتاتے اور انہیں دین حق کی دعوت دیتے رہے تقوی اور اسلام کے سنہائے میل سے روشناس کراتے رہے ایک منادی کرنے والے نے آواز دی۔ جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے گھر میں پڑے ہوئے بت کو توڑ دے۔

یہ بابرکت قافلہ اور رسول اللہ ﷺ کے شہسوار انصار کی کچھار اور ایمان کے مرکز مدینہ منورہ کی طرف شاداں و فرحاں لوٹے اور حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ بھی لوٹنے والوں فاتحین کے ہمراہ تھے اور آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کرنے کا شرف حاصل کیا۔

خزیمہ کے واقعات و حالات اس بات کا پتہ دیتے ہیں کہ آپ شام بھی گئے اور جنگ مؤتہ میں شریک ہوئے جنگ مؤتہ میں اپنی شرکت کے بارے حضرت خزیمہ بیان کرتے ہیں۔ میں جنگ مؤتہ میں حاضر ہوا۔ اس دن میں نے ایک شخص کا مقابلہ کیا میں نے اسے قتل کر دیا اس کے سر پر ایک خود تھی۔ جس میں یاقوت جڑا ہوا تھا۔ میری نظر اس یاقوت پر تھی اسے حاصل کرنا میرا عزم تھا۔ لہٰذا ہم نے وہ لے لیا جب ہم جدا ہوئے اور پسپا ہوئے۔ میں وہ یاقوت لے کر مدینہ منورہ واپس آیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یاقوت پیش کیا تو آپ نے وہ مجھے عطا کر دیا۔ میں نے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں سو دینار میں فروخت کیا اور میں نے بنو خطمہ سے کھجور کا باغ خریدا۔

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ شہسواری اور بہادری کا سفر رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں طے کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ وفات پا گئے تب آپ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ پر راضی تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ اور قرآن:

دو گواہیوں والے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کا قرآن حکیم کو جمع کرنے میں بہت بڑا حصہ ہے وہ قران کریم ذکر حکیم کی بیشتر آیات زبانی یاد کرلیا کرتے تھے۔ انہوں نے سورہ توبہ کی آخری آیات بھی زبانی یاد کررکھی تھیں اور اپنے ساتھی صحابہ کرام کو بتایا تھا کہ میں نے یہ آیات اسی لہجے میں زبانی یاد کیں ہیں جس لہجے میں رسول اللہ سے سنی تھیں۔

اس زبانی یاد کرنے کی کہانی، تاریخ و تفسیر کی کتابیں اور حدیث کے مصادر بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم جمع کرنے کا ارادہ کیا۔ آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کا جو حصہ براہ راست سیکھا ہے وہ ہمارے پاس آئے۔''

وہ اسے اوراق، تختیوں اور کھجور کے پتوں پر لکھ دیتے تھے کسی سے قرآنی حصہ قبول نہ کرتے جب تک اس پر دو گواہ گواہی نہ دے دیتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن حکیم جمع کررہے تھے کہ انہیں قتل کردیا گیا۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس منصوبے کو سنبھالا اور فرمایا: ''جس کے پاس اللہ کی کتاب کی کچھ آیات ہوں تو وہ ہمارے پاس لائے آپ بھی اس وقت قبول نہ کرتے جب تک دو گواہ گواہی نہ دے دیتے۔''

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: ''میں نے یہ دیکھا ہے کہ آپ نے قرآن کی دو آیتیں چھوڑ دی ہیں جو آپ نے نہیں لکھیں۔''

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کون سی؟۔''

فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ آیتیں سیکھی ہیں:

﴿ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوفٌ رَحِيْمٌ ○ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝﴾ [التوبۃ: ۱۲۸۔۱۲۹]

''دیکھو تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تمہیں میں سے ہے، تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر بھاری ہے، تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے۔ ایمان لانے والوں کے لیے وہ شفیق اور رحیم ہے۔ اب یہ لوگ اگر تم سے منہ پھیرتے ہیں تو اے نبی ان سے کہہ دو میرے لیے تو بس اللہ کافی ہے کوئی معبود حقیقی نہیں مگر وہی، اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ مالک ہے عرش عظیم کا۔''

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہیں۔ آپ انہیں کہاں لکھنا پسند کرتے ہیں؟۔ اس نے کہا: ''آپ انہیں آخر میں لکھ دیں لہٰذا یہ سورۃ توبہ کے اختتام پر لکھ دی گئیں۔

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اس مبارک میدان میں بھی اپنے فضل و شرف کا لوہا منوایا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قرآن کریم کے جمع کرنے اور اس کے حفظ کرنے کے میدان میں حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی امتیازی حیثیت کا اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب ہم نے قرآن حکیم لکھ لیا تو میں نے ایک آیت کو نظروں سے اوجھل پایا جو میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور یہ دونوں آیتیں میں نے خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حاصل کیں انہیں زبانی یاد تھیں اور وہ دو آیتیں یہ تھیں:

﴿ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوْا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝﴾ [الاحزاب: ۲۳]

''ایمان لانے والوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچا کر دکھلایا ہے۔ ان میں سے کوئی اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی وقت آنے کا منتظر ہے۔ انہوں نے اپنے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔''

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ دو گواہیوں والے کے نام سے مشہور و معروف تھے ہر کوئی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسے ''ذوشہادتین'' کہہ کر پکارتا تھا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی گواہی کو دو گواہیوں کے برابر قرار دیا تھا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

قابل تعریف مقابلہ اور عظیم الشان فضائل:

حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ اپنی قوم اُوس کے لیے قابل فخر تھا جب وہ قابل تعریف کارناموں میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کو یاد کرتے جس نے فضائل و مناقب کا ان کے لیے ایک محل نہیں بلکہ کئی محلات تعمیر کیے۔ وہ اپنی مجلسوں میں دوران گفتگو ان فضائل کو اپنے لیے باعث فخر گردانتے تھے۔

اس سلسلے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: ''کہ انصار کے دو قبیلے اُوس اور خزرج آپس میں ایک دوسرے سے فخر کا اظہار کرنے لگے۔''

اُوس کہنے لگے ہم میں غسیل الملائکہ حنظلہ بن راہب ہے اور ہم میں وہ بھی ہے جس کی وفات سے عرش رحمان لرز اٹھا، اور وہ ہے سعد بن معاذ اور ہم میں وہ بھی ہے جس کی لاش کی حفاظت شہد کی مکھیوں اور بھڑوں نے کی اور وہ ہے عاصم بن ثابت بن ابی افلح۔ اور ہم میں وہ عظیم ہستی بھی ہے جس کی ایک گواہی دو آدمیوں کے برابر تھی اور وہ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ ہے۔

قبیلہ خزرج کے افراد نے کہا ہم میں چار آدمی ایسے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں قرآن حکیم جمع کرنے کی سعادت حاصل کی اور وہ ہیں زید بن ثابت، ابوزید، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم۔

بخدا یہ ہے قابل تعریف مقابلہ:

﴿ وَ فِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝﴾ [المطففین: ۲۶]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہوں وہ اس چیز کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں۔"

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں یہ بھی ہے جو انہوں نے اپنے بارے میں روایت کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی پیشانی پر سجدہ کر رہا ہوں میں نے اس کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کو دی آپ نے فرمایا:

" اِنَّ الرُّوْحَ لَا تَلْقَی الرُّوْحَ "

"روح روح سے نہیں ملتی۔"

نبی کریم ﷺ اس کی خاطر لیٹ گئے تو اس نے آپ کی مبارک پیشانی پر سجدہ کیا۔

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے یوں تو بہت سے فضائل ومناقب ہیں لیکن شہسواری اور بہادری کے میدان میں اس نے بہت عمدہ کردار ادا کیا۔ اس نے روایت حدیث کے آسمان پہ بھی ایک ممتاز عالی شان اور بلند حلقہ بنایا اس نے رسول اللہ ﷺ سے ۳۸ احادیث روایت کیں جو صحاح اور سنن کی کتابوں میں جمع کر دی گئی۔

اس سے اس کے بیٹے عمارہ بن خزیمہ اس کے علاوہ ابو عبداللہ الجدلی، عمرو بن میمون، عمرو بن سعد بن ابی وقاص اور دیگر شخصیات نے روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ ان شعراء میں سے ایک تھے جن کے آگے بیان کی پیشانی جھکی ہوئی تھی اور وہ فصاحت و بلاغت کے شہسوار بھی تھے یہ ان بلاغت کے شہسواروں میں تھے جنہوں نے اشعار کے سمندر میں اپنے ڈول ڈالے۔ ان کے اشعار سے شہسواری اور بہادری محسوس ہوتی ہے۔

اور ان کے اشعار سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ گہرے دوستانہ تعلقات کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اشعار کہے شاید درج ذیل اشعار ان میں سب سے بہتر ہیں۔

یہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں اسود بن یزید نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیے۔ وہ فرماتے ہیں:

إِذَا نَحْنُ بَايَعْنَا عَلِيًّا فَحسْبُنَا
أَبو حَسَنٍ مِمَّا نَخَافُ مِنَ الْفِتَنِ

وَجَدْنَاهُ أولَى النَّاس بِالنَّاسِ اَنَّهُ
أَطَبّ قريْشًا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَنِ

وَ اِنَّ قُرَيْشًا مَا تُشُقُّ غُبَارُهُ
إذَا مَا جَرى يَوْمًا عَلَى الضّمر البُدنِ

وَ فِيْهِ الَّذِىْ فِيْهِمْ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ
وَ مَا فِيْهِمْ كُلُّ الَّذِىْ فِيْهِ مِنْ حَسَنٍ

۱۔ ''جبکہ ہم نے حضرت علی کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو یہ ابوالحسن ہمارے لیے کافی ہیں۔ فتنوں سے نجات دلانے کے لحاظ سے۔''

۲۔ ''ہم نے اسے تمام لوگوں سے زیادہ بہتر پایا کہ وہ قریش میں کتاب وسنت کے زیادہ ماہر ہیں۔''

۳۔ ''اور قریش تو ایسے ہیں کہ وہ مسلسل سفر میں ہی رہتے ہیں اور کبھی ان سے غبار چھٹتا ہی نہیں۔ تضمیر شدہ اونٹوں پر جبکہ وہ دن بھر دوڑتے رہیں۔''

۴۔ ''اس میں وہ سب خوبیاں ہیں جو ان تمام میں ہیں اور جو خوبیاں اس میں ہیں وہ ان تمام میں نہیں۔''

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور اس کے بیٹے محمد بن حنفیہ کی تعریف میں بہت سے اشعار ہیں جو مصادر و مراجع کی کتابوں میں مذکور ہیں۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جنگ صفین میں اس کی شہادت:

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی خلافت راشدہ کے زیر سایہ گذاری، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ حضرت خزیمہ ان کے معاون و مددگار تھے۔ لڑائیوں میں ان کا ساتھ دیا۔ بلکہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لشکر کے بڑے لوگوں میں سے تھے۔ آپ کے ساتھ ۳۷ھ ہجری میں جنگ صفین میں شریک ہوئے اور یہ بنوخطمہ کا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے۔ اور جنگ صفین میں شہید ہوئے۔

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں بھی شریک ہوئے لیکن نہ انہوں نے تلوار نیام سے نکالی اور نہ کسی سے لڑے اور جب یہ جنگ صفین میں شریک ہوئے تو فرمایا ''میں اس وقت تک کسی سے نہیں لڑوں گا جب تک عمار بن یاسر کو قتل نہیں کر دیا جاتا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔''

جب حضرت عمار قتل کر دیئے گئے تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار نیام سے نکال لی۔ پھر معرکہ آرائی کے قریب ہوئے لڑتے رہے یہاں تک کہ جام شہادت نوش کرتے ہوئے زمین پر گر گئے اور یہ ۳۷ھ ہجری کا واقعہ ہے اور یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں پیش آیا۔

اس کی بیٹی ضبیعہ بنت خزیمہ نے اپنے باپ کے غم میں یہ اشعار کہے:

عَیْنُ جُوْدِی عَلٰی خُزَیْمَةَ بِالدَّمِ
قَتِیْلِ الْأَحزَابِ یَوْم الفَرَاتِ
قَتَلُوْا ذَا شَهَادَتَیْنِ عَتُوًا
اَدْرَکَ اللّٰهُ مِنْهُمْ بِالعُرَاتِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نَصَرُوا السَّيِّدَ الْمُوَفَّقَ ذَاالعد
لِ وَآدَانُوْا بِذَاکَ حَتّٰى الْمَمَاتِ

۱۔ ''اے آنکھ خزیمہ پہ آنسو بہا جسے جنگ فرات میں احزب نے قتل کردیا۔''
۲۔ ''دو گواہی والے کو ظلم وستم سے قتل کر دیا گیا اللہ انہیں پکڑے۔''
۳۔ ''انہوں نے سردار، صاحب توفیق، منصف مزاج والے کی موت تک مدد کی۔''

یہاں پہ ہم رسول اللہ ﷺ کے شہسوار کی سوانح نگاری کو ختم کرتے ہیں لیکن اس دو گواہیوں والے کے فضائل ومناقب دنیا میں ہر طرف بکھرے ہوئے دکھائی دیں گے۔

آخر میں ہمیں یہ تذکرہ کرنے دیجیے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو گواہیوں والے یعنی حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

''جس کے حق میں خزیمہ گواہی دے دے وہ اس کے لیے کافی ہے۔''

❁ ...... ❁ ...... ❁

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۱۔ مسند امام احمد: ۵/۲۱۳
۲۔ طبقات ابن سعد: ۴/۳۷۸۔۳۸۱
۳۔ المعارف: صفحہ: ۱۴۹
۴۔ المعرفة والتاريخ: ۱/۳۸۰
۵۔ المستدرک: ۳/۴۴۸۔۴۴۹
۶۔ الاستبصار: ۲۶۷۔۲۶۸
۷۔ الاستيعاب: ۱/۴۱۶۔۴۱۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۸. مختصر تاریخ دمشق: ۸/۴۴۔۴۸

۹. سیر اعلام النبلاء: ۲/۴۸۵۔۴۸۷

۱۰. تهذيب التهذيب: ۲/۱۴۰۔۱۴۱

۱۱. الاصابة: ۱/۴۲۴۔۴۲۵

۱۲. كنز العمال: ۱۳/۳۷۹

۱۳. مجمع الزوائد: ۹/۳۲۰

۱۴. تهذيب الاسماء واللغات: ۱/۱۷٦

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زبیر بن عوام

رضی اللہ عنہ

- نبی کریم ﷺ کی پھوپھی کا بیٹا اور اس تاریخی تلوار والا جو سب سے پہلے اللہ کی راہ میں سونتی گئی یعنی دشمن پر حملے کے لیے نیام سے باہر نکالی گئی۔
- جس نے دو ہجرتیں کیں، اور غزوات نبویہ میں شریک ہوئے، اور جسے زندگی میں جنت کی بشارت دی گئی۔
- جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ''ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔''
- جس نے مرتدین سے لڑائی لڑی، سرزمین شام میں جنگ یرموک میں شریک ہوئے، مصر میں جنگ لڑی، فضائل کے میدان میں اس کے واقعات بہت زیادہ اور درخشاں ہیں۔
- اس نے ۳۸ احادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی، ۳۶ ہجری میں بصرے کے ایک کونے میں دھوکے سے قتل کر دیئے گئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

انوکھی طرز کا شہسوار:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس نے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی اور بابرکت سابقین اولین یعنی پہلے ایمان لانے والوں کی فہرست میں ان کا چوتھا یا پانچواں نمبر ہے۔

اس نے اپنی زندگی کے پر بہار موسم یعنی عنفوان شباب میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ جبکہ اس کی عمر ابھی سولہ برس تھی یہ کسی بھی اس جنگ سے پیچھے نہیں رہے۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکت کی ہو۔ جس نے حبشے اور مدینہ منورہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت کی۔

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا کے فرزند ارجمند، ان دس نیک دل معزز صحابہ کرام میں سے ایک تھے جنہیں زندگی میں گہوارۂ امن جنت کی بشارت دی گئی، چھ اصحاب شوریٰ میں سے ایک اور وہ شیر دل بہادر جس نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تلوار نیام سے باہر لانے کا اعزاز حاصل کی۔

یہ شہسوار، شمشیر براں کے مالک محتاط اور پختہ رائے رکھنے والا، بہادروں کو تہہ تیغ کرنے والا، اللہ عزوجل کی راہ میں مال و دولت کو بے دریغ خرچ کرنے والا، بہادر پیش قدمی کرنے والا اور خوشحال صحابہ کرام میں سے تھا۔

یہ پیش قدمی کرنے والا بہادر ابو عبداللہ زبیر بن عوام بن خویلد قرشی اسدی ایک عظیم المرتبت، شریف النسب شہسوار اور بہادروں کا سردار تھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ بچپن ہی سے بہادری، گھڑ سواری اور زور آزمائی کے ماحول میں پل کر جواں ہوئے تھے اور جنگی صلاحیتوں کی پرورش میں اس کی والدہ ماجدہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا بڑا عمل دخل تھا۔ یہ ان سخت جان شہسواروں کے زمرے میں تھے جنہیں میدانہائے جنگ پہچانتے تھے اور وہ ان کی بہادری اور طاقت کی گواہی دیتے تھے۔

تاریخی کتابوں میں یہ منقول ہے کہ اس کی والدہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اسے بچپن میں بہت مارا کرتی تھیں۔ جبکہ یہ یتیم بھی تھا۔ اسے یہ کہا گیا کیا تو اسے قتل کر دے گی، اس کا کلیجہ نکال لے گی، اس لڑکے کو ہلاک کر دے گی؟ اس بیچارے سے تیری کیا دشمنی ہے جب دیکھو تو اسے بے تحاشہ مار رہی ہوتی ہے۔ تیرا بیٹا ہے تیرا لخت جگر ہے کیا تجھے اس سے کوئی پیار نہیں تو اس نے بڑے واضح انداز میں یہ جواب دیا میں تو اسے اس لیے مارتی ہوں کہ وہ سخت جان ہو جائے۔ اور لشکر جرار کی قیادت بخوبی سنبھال سکے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا، ابھی لڑکپن کا زمانہ تھا کہ مکے میں اس کی ایک شخص سے لڑائی ہو گئی زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کا بازو توڑ دیا۔ اسے بہت مارا اسے اٹھا کر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا آپ نے پوچھا اسے کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا اس سے تیرے بیٹے زبیر نے لڑائی کی ہے۔ تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ننھے بہادر شیر دل بیٹے کا کارنامہ سن کر فخر اور خوشی محسوس کی۔

اس میں کوئی اچنبھے کی بات بھی نہیں کیونکہ زبیر کے ماموں شہسواری کے سردار، اللہ کے شیر، بہادروں کے سرخیل، مرد میدان، قائد، بہادر اور شیر خدا سید الشہداء حمزہ بن عبداللہ قریشی ہاشمی تھے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان عارفین کی طرح اسلام قبول کیا جن کے دلوں کو ایمان کی کرنوں کی جگمگاہٹ نے روشن کر دیا تھا۔

انہوں نے اللہ عزیز و حمید کے آگے نیکوکاروں کی طرح سر تسلیم خم کر دیا تھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وہ کائنات کی اشیاء کو حق کی عینک سے دیکھتے تھے۔ اس لیے جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے دعوتِ حق کو تسلیم کیا تو اس کا چچا اسے اذیت دینے لگا، وہ اسے چٹائی میں باندھ کر آگ کی دھونی دیتا، اور کہتا کہ کفر کی طرف لوٹ آؤ، تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جذبہ ایمان سے سرشار ہو کر کہتے میں قطعاً کفر کا ارتکاب نہیں کروں گا، کبھی کفر کی طرف نہیں لوٹوں گا۔

مصادر و مراجع میں یہ روایت بھی ملتی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ دعوت اسلامی کے ابتدائی ایام میں تلوار ہاتھ میں پکڑے ہوئے مکہ معظّمہ میں نمودار ہوئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: ''اطلاع دی گئی تھی کہ آپ کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر ایسے ہوتا تو تم کیا کرتے؟'' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جو آپ کو گرفتار کرتا میں اس پر یہ تلوار چلاتا۔''

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اور اس کی تلوار کے حق میں دعا کی، یہ پہلی تلوار تھی جو اللہ کی راہ میں نیام سے باہر لائی گئی۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی ذاتی خوبیوں کے ضمن میں یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ اتنے دراز قد تھے کہ جب گھوڑے پر سوار ہوتے تو ان کے پاؤں زمین پر لگتے، ان کی داڑھی اور گال ہلکے پھلکے تھے ان کے جسم اور کلائی مضبوط تھے، خطرات میں صبر وتحمل اختیار کرنے والے اور بڑے جرأت مند، بہادر اور پیش قدمی کرنے والے تھے۔

اس کی جرأت کی مثالوں میں سے ایک یہ ہے کہ جس کو سیرت کی کتابوں میں بیان کیا گیا ہے۔ جب وہ سرزمین حبشہ میں مہاجر تھے، اہل حبشہ میں سے ایک شخص کا نجاشی کے ساتھ حکومتی سطح پر جھگڑا ہو گیا۔ نجاشی اس کی طرف روانہ ہوا۔ درمیان میں دریائے نیل پڑتا تھا۔ اسے عبور کرنا تھا۔ تا کہ وہ اپنے مد مقابل سے نبرد آزما ہو۔ لہٰذا اس کے مقابلے میں خم ٹھونک کر آنا ضروری تھا۔ نجاشی نے یہ جنگی حکمت عملی اپنائی کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسے اس کے علاقے میں پہنچ کر روکا جائے۔ لہٰذا ایسے ہی کیا۔ مہاجر صحابہ کرام کے دلوں میں بڑی تشویش تھی۔ انہوں نے کہا: ''اس مہم پر کون جائے گا کہ وہ موقع پر جائے اور ہمیں صحیح صورت حال سے آگاہ کرے۔''

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ظاہر ہوئے، تاکہ وہ اس فدائی مہم کو سرانجام دیں۔ یہ بات اس کی بہادری کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ''میں اس مہم کو سر کرنے کے لیے جاؤں گا، میں یقینی خبر لے کر آؤں گا۔''

حالانکہ یہ سب مہاجرین میں سے نوعمر تھے۔ ساتھیوں کے ایک مشکیزے میں ہوا بھری۔ حضرت زبیر نے اسے اپنے سینے سے باندھا اور اس جانب تیرنے لگے جہاں یہ معرکہ بپا تھا۔ یہ تیرتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے نجاشی کو اپنے دشمن پر فتح دے دی تھی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹے اور اپنا کپڑا لہراتے ہوئے کہنے لگے: ''خوش ہو جاؤ، نجاشی کو غلبہ حاصل ہوا ہے اللہ نے اس کے دشمن کو ہلاک کر دیا ہے۔'' مسلمان اس کامیابی وکامرانی پر بہت زیادہ خوش ہوئے۔

انہوں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور سرزمین حبشہ میں اس کے اقدام کو بہت سراہا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مکہ واپس آنے والے مہاجرین کے ہمراہ تھے، تاکہ مدینہ منورہ ہجرت کر کے جانے کا اہتمام کیا جا سکے۔ لیکن ہجرت سے پہلے اس نے ایک بڑا دلچسپ اور قابل قدر کارنامہ سرانجام دیا۔

وہ ایسے ہوا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ ہجرت کر کے جانے لگے تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور انہوں نے آپ کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دو سفید سلے ہوئے کپڑے پیش کیے۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ غزوات کے شہسوار:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو منذر بن محمد ابن عقبہ کے پاس ٹھہرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اور سلمہ بن سلامۃ بن وقش اُوسی کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم کیا۔

مدینہ منورہ کی حدود میں پہنچ کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے ہاں بیٹا عبد اللہ پیدا ہوا، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں مہاجرین کے ہاں پہلا بچہ تھا۔ جس نے جنم لیا۔ اس کی پیدائش پر مسلمان بہت زیادہ خوش ہوئے۔ انہوں نے فرحت وانبساط سے ایسا نعرۂ تکبیر بلند کیا کہ مدینے کے در و دیوار گونج اٹھے۔ اس لیے کہ یہودی خبیث یہ کہتے تھے کہ ہم نے ان پر جادو کر دیا ہے جس کی وجہ سے ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہی نہیں ہو گا۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں جھوٹا کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور چبا کر اسے گھٹی دی۔ اس طرح پہلی چیز جو اس کے پیٹ میں اتری وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن تھا۔ آپ نے اس کا نام عبد اللہ رکھا۔ اس کی کنیت اس کے نانے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھی۔

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روزے دار، عبادت گذار، لمبی نماز پڑھنے والے، صلہ رحمی سے پیش آنے والے، عظیم المرتبت بہادر، عقلمند، محتاط، فصیح و بلیغ، اپنے والد زبیر رضی اللہ عنہ اور اپنے نانا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرح تھے۔

زبیر رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں فوجی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسوار کے طور پر زندگی بسر کی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے غزوات رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بڑے روشن کارنامے سرانجام دیئے۔ اب ہم آپ کے بعض عمدہ کارناموں پر نگاہ ڈالتے ہیں جو انہوں نے حبیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ بعض غزوات میں سرانجام دیئے تھے۔

۞ ...... ۞ ...... ۞

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور غزوۂ بدر:

وہ دیکھو! جہاد کا داعی غزوہ بدر کے لیے روانہ ہونے کی منادی کر رہا ہے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار، اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے لبیک کہتے ہوئے تیز رفتاری سے چلے آ رہے ہیں۔

مسلمانوں کے لشکر میں دو شہسوار دکھائی دیتے ہیں اور وہ ہیں زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہما۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام بدر کے پانی کے قریب پڑاؤ کر لیتے ہیں۔ تو آپ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور چند دیگر مجاہدین رضی اللہ عنہم کو قریش کی صورت حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا لہٰذا وہ قوم قریش کا اچھی طرح جائزہ لے کر واپس آئے۔

اگلے روز دونوں فریقوں کے درمیان لڑائی شروع ہوگئی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار تھے۔ اور انہوں نے زرد رنگ کی پگڑی باندھی ہوئی تھی۔ اس نے فاجر و فاسق صنادید قریش سے ٹکر لی۔ اس دن ان کو دو بڑے گہرے زخم لگے۔ مصادر و مراجع میں منقول ہے کہ بدر کے دن فرشتے بھی زرد رنگ کی پگڑیاں باندھے ہوئے مجاہدین کی مدد کے لیے نازل ہوئے تھے۔ اس سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا اکرام و تکریم ظاہر ہوتی ہے۔ اسی بنا پر ان کا پڑپوتا عامر بن صالح بن عبداللہ بن زبیر فخریہ انداز میں یہ شعر کہتا ہے۔

جَدِّی اِبْنُ عَمِّهٖ اَحمدَ وَ وَزِیرُهٗ
عِنْدَ الْبَلَاءِ و فارِسُ الشُّقَرآء

وَ غَدَاةُ بَدْرٍ کَانَ اَوَّلُ فَارِسٍ
شَهِدَ الْوَغی فِی العَمَامَةِ الصَّفرآءِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نَزَلَتْ بِسِيْمَاهُ المَلَائِكُ نُصرَةً
بِالْحَوضِ يَومَ قَابَلَ الأَعْدَاء

۱۔ ''میرا دادا احمد رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کا بیٹا اور آپ کا وزیر تھا ہر آزمائش کے وقت اور تیز رفتار گھوڑے کا شہسوار تھا۔''

۲۔ ''غزوۂ بدر کی صبح یہ پہلے شہسوار تھے۔ جو زرد رنگ کی پگڑی پہنے لڑائی میں شریک ہوئے۔''

۳۔ ''جس روز دشمن جمع ہوئے آسمان سے فرشتے پانی کے حوض پر اس کے روپ میں اترے۔''

زبیر اور غزوۂ احد:

ایک سال بیت گیا۔ مسلمان احد کی طرف روانہ ہوئے۔ میدان احد میں دونوں فریق صف آراء ہوئے۔ مشرکین سے طلحہ بن ابی طلحہ عبدری میدان میں نکلا اور اس نے مقابلے میں آنے کے لیے للکارا لوگوں نے کنی کترائی اس نے تین مرتبہ للکارا وہ اونٹ پر سوار تھا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے چھلانگ لگا کر اس کے اونٹ پر سوار ہو کر اس کے گلے میں باہیں ڈال دیں اور اونٹ پر ہی دونوں لڑنے لگے، بڑا عجیب منظر تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس عجیب وغریب لڑائی کو دیکھتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''جو اونٹ سے گر گیا وہ قتل ہو جائے گا۔''

ابھی آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہی تھا کہ طلحہ قلابازی کھاتا ہے، اونٹ سے نیچے گرا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے اوپر چھلانگ لگا دی اور چشم زدن میں اسے اپنی تلوار سے ذبح کر ڈالا۔

پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اپنے قریب کیا اپنی ران پر اسے بٹھایا اور اس کی تعریف کی اور اس موقع پر آپ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"ہر نبی کا ایک حواری یعنی خصوصی معاون ہوتا ہے اور میرا حواری یعنی خصوصی معاون زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہے۔ اگر آج یہ مقابلے کے لیے نہ نکلتا تو پھر میں آگے بڑھ کر مقابلے کا یہ چیلنج قبول کرتا۔ کیونکہ میں نے لوگوں کی جانب سے پہلو تہی اختیار کرنے کا انداز دیکھ لیا تھا۔"

مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان زوردار لڑائی ہوئی، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ان شہسواروں میں سے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد ثابت قدم رہے تھے۔ جنہوں نے موت پر آپ کی بیعت کی تھی۔ غزوۂ احد میں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ماموں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ اسی طرح عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور بہت بڑے بڑے مومن شہسوار شہید ہو گئے۔

معرکہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ مسلمانوں میں سے ستر شہید ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت قدم رکھا۔ اور آپ کے ساتھ بہادر شہسوار بھی تھے جن میں سے سیدنا ابو بکر، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت طلحہ، اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم جیسے نامی گرامی شہسوار تھے۔

مشرکین میدان احد سے واپس ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو جو رنج پہنچا سو پہنچا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ مشرکین پھر واپس پلٹ آئیں گے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "کہ ان کا پیچھا کون کرے گا تاکہ وہ جان لیں کہ ہم ابھی طاقت میں ہیں؟۔"

حضرت ابو بکر اور زبیر رضی اللہ عنہما ستر مجاہدین رضی اللہ عنہم کو لے کر قوم کے پیچھے لگ گئے۔ ان کے بارے میں سنا کہ وہ تو واپس چلے گئے تو یہ اللہ کے فضل و کرم اور اس کی خاص مہربانی سے واپس آ گئے اور انہیں کوئی گزند نہ پہنچی یہ دشمن سے نہ مل سکے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زبیر، غزوۂ احزاب اور بنو قریظہ:

غزوۂ خندق میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے قابل تعریف کارنامہ سرانجام دیا اور اس روز خوب آزمائش سے دوچار ہوئے۔ قبائل کے جتھے آئے انہوں نے مدینہ منورہ کا محاصرہ کر لیا اس روز مسلمانوں میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی آنکھیں تاڑے لگ گئیں دل کلیجے کو آنے لگے۔

ان مشکل گھڑیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دشمن کے اندرونی حالات کی آج ہمارے پاس خبر کون لائے گا؟۔''

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں!'' آپ نے ارشاد فرمایا: ''ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔''

غزوۂ خندق اور غزوہ بنی قریظہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: ''میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں تیر چلاؤ۔''

نئے مصادر میں یہ وارد ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ غزوۂ احزاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ دشمن سے لڑ رہے تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بنو قریظہ سے وہاں جا کر کون لڑے گا؟۔''

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے ہاں پہنچ کر ان سے لڑائی لڑی جب وہ واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔''

امام ذہبی رحمہ اللہ علیہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور قوت کے بارے میں تحریر کرتے ہیں۔

کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے غزوۂ خندق کے دوران عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ کی خود پر تلوار کا وار کیا جو اسے کاٹتا ہوا گھوڑے کی زین تک پہنچ گیا۔ لوگوں نے کہا: ''تیری تلوار کے کیا کہنے؟ یہ کیسی عمدہ اور تیز ہے۔'' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ناراضگی کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے: ''یہ کارنامہ تو اس ہاتھ سے سرانجام پایا نا کہ تلوار سے۔'' دراصل تلوار کی کارگردگی کا دارومدار قوت بازو پر ہوتا ہے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ باقی معرکوں میں:

امام حاکم رحمہ اللہ نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور اس نے زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں:

''اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی جنگ کے لیے روانہ ہوئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔''

ہم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے غزوۂ بدر، غزوۂ احد، غزوۂ احزاب اور غزوۂ بنی قریظہ میں حیرت انگیز کارنامے دیکھ لیے، اب ہم دوسری جنگوں میں سرانجام دینے والے کارناموں کا مشاہدہ کریں گے۔ آپ بیعت رضوان میں حاضر ہوئے اور اللہ رحمان ورحیم کی رضا کے مستحق ٹھہرے۔

پھر آپ غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے اور اس دن اس نے حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہوا یوں کہ جب مرحب یہودی کو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی تلوار سے قتل کر دیا گیا تو مرحب کا بھائی یاسر آگے بڑھا اور یہ یہودی لڑائیوں میں سب سے زیادہ سخت جان تھا۔ اس کے پاس ایک برچھا تھا جس سے وہ مسلمانوں کو خوف زدہ کیا کرتا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے مقابلے میں آئے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں آپ پر قسم ڈالتا ہوں کہ آپ میرے اور اس کے درمیان حائل نہ ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے ہی کیا۔ یاسر اپنا برچھا لے کر آگے بڑھا جس سے وہ لوگوں کو ہانکا کرتا تھا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس کے مقابلے میں آئے۔ اس کی والدہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میرا اکلوتا بیٹا قتل کر دیا جائے گا۔'' آپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: ''تسلی رکھیں بلکہ آپ کا بیٹا ہی اسے قتل کرے گا۔'' دونوں آپس میں لڑنے لگے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چچا اور خالو آپ پر قربان ہوں۔'' جب مرحب اور یاسر دونوں قتل ہو گئے۔ یاد رہے کہ مرحب یہودی خیبر کا حکمران تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خوش ہو جاؤ خیبر تمہیں خوش آمدید کہتا ہے۔، اور اب تمہارے لیے تر نوالہ بن گیا ہے۔''

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد، بہادری اور شہسواری کے سفر میں مسلسل رواں دواں رہے۔ فتح مکہ میں شریک ہوئے، اس دن آپ مکہ میں دو جھنڈوں کے ساتھ داخل ہوئے۔ یہ لشکر کے دائیں ونگ کے امیر تھے اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بائیں ونگ کے امیر تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظّمہ میں داخل ہوئے لوگوں نے سکون کا سانس لیا۔

زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہما اپنے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، اپنے کپڑے کے ساتھ ان دونوں کے چہروں سے مٹی صاف کرنے لگے اور یہ ارشاد فرمایا:

«إِنِّيْ جَعَلْتُ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَ لِلْفَارِسِ سَهْمًا فَمَنْ نَقَصَهُمَا نَقَصَهُ اللّٰهُ»

''میں نے گھوڑے کے لیے دو حصے اور شہسوار کے لیے ایک حصہ مقرر کیا ہے جو اس میں کمی کرے گا اللہ تعالیٰ اس میں کمی کرے گا۔''

غزوۂ حنین آپ کیا جانیں کہ غزوۂ حنین کیا ہے؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس دن اپنی شہسواری، بہادری اور جوانمردی کے ایسے رنگ جمائے کہ دشمن کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ مالک بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے اس کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہا: ''کہ ہم ایک دراز قد، موٹی رانوں والے شخص کو نیزہ اٹھائے ہوئے دیکھا۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مالک نے انہیں بتایا: ''یہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہے، میں تمہیں حلفاً کہتا ہوں کہ وہ تم سے ضرور نبرد آزما ہوگا تو تم ثابت قدم رہنا۔ ڈولنا نہیں جب حضرت زبیر وادی کے نشیبی علاقے میں گئے۔ قوم نے اسے دیکھ لیا آپ نے ان کی طرف رخ کیا۔ آپ نے ان پر نیزے کے لگاتار وار کیے، یہاں تک کہ انہیں وہاں سے بھگا دیا۔

خلفائے راشدین کے دور میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ وفادار مسلمان شہسواروں میں سے ایک تھے یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ان شہسواروں، بہادروں کے شانہ بشانہ تھے۔ جو مرتدین کے خلاف نبرد آزما ہوئے۔ پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فاتح لشکر کے ساتھ ایک مجاہد کے روپ میں روانہ ہوئے، جنگ یرموک میں شریک ہوئے۔ لشکر اسلام کو اس کی شرکت کا شرف حاصل ہوا اور یہ سارے لشکر میں سب سے زیادہ نمایاں تھے۔

جنگ یرموک میں اس کی چابک دستی اور بلند ہمتی قابل دید تھی، یہ دو دفعہ رومی فوج کی صفوں کو اول سے لے کر آخر تک چیرتے پھاڑتے ہوئے دوسری طرف صحیح سالم نکل گئے۔ صرف گردن کے پچھلی جانب تلوار کے دو زخم لگے۔

پھر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ مصر کی جانب غازی بن کر نکلے امیر مصر نے اسے خط لکھا کہ یہاں طاعون کی بیماری پھیلی ہوئی ہے آپ یہاں تشریف نہ لائیں۔ فرمانے لگے: ''میں تیر و تفنگ اور طاعون سے نبرد آزما ہونے کے لیے تو نکلا ہوں لہٰذا یہ کہتے ہوئے آپ مصر میں داخل ہو گئے۔ یہ اس وقت پانچ صد افراد پر مشتمل لشکر کے امیر تھے۔ انہوں نے ایک جھنڈا تھام رکھا تھا جو ان کے جتھے کی علامت تھا۔

وہ اپنا لشکر لے کر یہ عمدہ رزمیہ اشعار پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے۔

أَنَا الزُّبَيْرُ وَلَدُ العَوَّامِ
لَيْثٌ شُجَاعٌ فَارِسُ الْإِسْلَامِ
قَرْمٌ هَمَامٌ فارِسٌ هَجَّامٌ
أَقْتُلُ كُلَّ فَارِسٍ ضَرْغَامِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَ اِنَّنِي يَوْمَ الْوَغٰى صَدَّامُ

وَ نَاصِرٌ فِي حَانِهَا الإِسْلَامِ

۱۔ ''میں عوّام کا بیٹا شیر بہادر اور شہسوار اسلام ہوں۔''

۲۔ ''سردار، کر گذرنے والا، شہسوار، بہادر، ہر شیر بہادر کو میں تہہ تیغ کر دیتا ہوں۔''

۳۔ ''میں لڑائی کے دن دشمن سے ٹکر لینے والا ہوں اور اسلام کا حامی و ناصر ہوں۔''

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ مدرسہ محمدیہ کے شہسواروں میں سے ایک تھے۔ جو مسلمانوں اور اسلام کا دفاع کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور اس نے رضائے الٰہی کی خاطر اپنی جان اس کی راہ میں بیچ دینے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ تاکہ وہ سعادت مندوں کے شانہ بشانہ خود بھی سعادت حاصل کرنے میں کامیاب و کامران ہو سکیں۔''

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے واقعات و حالات:

دورِ نبوت سے لے کر مشہور و معروف صحابہ کرام کی تاریخ بلکہ اسلامی تاریخ میں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ بڑا بلند، واضح اور روشن دکھائی دیتا ہے اور ان کے بارے میں تاریخ میں بڑے دلچسپ واقعات مذکور ہیں۔

جب بھی ان کا تذکرہ چھڑتا ہے، اور جب ان کی سیرت کے صفحات کی ورق گردانی کی جاتی ہے اور جب بھی ہم ان کے فضائل و مناقب شمار کرنے لگتے ہیں تو فضا معطر ہو جاتی ہے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے روشن، درخشاں واقعات میں سے ایک یہ ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے اور یہ مقام و مرتبہ ان کے لیے بہت کافی ہے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کاتب صحابہ میں سے تھے جو آپ کے سامنے لکھا کرتے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے واقعات میں سے ایک یہ ہے کہ سرزمین حبشہ میں نجاشی نے اسے ایک بیش قیمت برچھی دی وہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کر دی۔

یہ برچھی عید کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اٹھائی جاتی تھی۔ یہ برچھی عباسی خلیفہ متوکل کے پاس پہنچی وہ اسے پا کر بہت خوش ہوا۔ متوکل نے ایک پولیس مین کو حکم دیا: ''کہ اس کے سامنے یہ برچھی اسی طرح اٹھائی جائے جس طرح یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اٹھائی جاتی تھی۔''

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار کی بھی انوکھی شان ہے اور دور نبوی میں شہسواری اور جہاد کی زندگی کے دوران اس کے ذریعے قابل قدر کارنامے سرانجام دیئے گئے۔ اس تلوار کے بارے میں شہسوار اسلام حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ بیشتر دفعہ اس تلوار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پریشانی کو دور کیا۔

اس قاطع تلوار کی عبدالملک بن مروان کی مجلس میں تین ہزار دینار قیمت لگائی گئی۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس روز عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا، عبدالملک بن مروان نے پوچھا: ''اے عروہ کیا تم حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار کو پہچانتے ہو؟۔''

میں نے کہا: ''ہاں!''

پوچھا: ''اس کی کیا نشانی ہے؟۔''

میں نے کہا: ''جنگ بدر کے دوران اس میں ایک دندانہ پڑ گیا تھا۔

اس نے اسے نیام سے باہر نکالا اس میں دیکھا اور کہا: ''واقعی لشکروں کے ساتھ ٹکرانے سے اس میں دندانے پڑ گئے ہیں۔'' پھر اس نے اسے نیام میں ڈال لیا اور وہ تلوار مجھے دے دی ہم نے اس کی قیمت تین ہزار لگائی۔ ہم میں سے ایک ساتھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے لے لی۔ میری دلی خواہش تھی کہ وہ تلوار میں حاصل کرتا۔

مصادر و مراجع حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی قاطع تلوار کی داستان ایک دوسری طرز پر بیان کرتے ہیں کہ یہ تلوار ہارون رشید کے پاس پہنچی، ایک دفعہ اس نے حکم دیا کہ اس تلوار سے ایک ملحد زندیق کی گردن اڑا دی جائے۔ تو تلوار چلنے سے پہلے ہی اس کی جان نکل گئی، لوگوں نے کہا: ''یہ تلوار یقیناً حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی ہوگی۔''

اب ہم حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی ذاتی سیرت کی طرف لوٹتے ہیں اور ان کے عمدہ اور دلنشین مناقب وفضائل کا مشاہدہ کرتے ہیں اور ان کے روشن اور دل پسند واقعات کا پتہ لگاتے ہیں۔

اس کی بیوی سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما جو ذات نطاق کے لقب سے مشہور تھی۔ فرماتی ہیں:

''کہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے پاس سے گذرے، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ انہیں شعر سنا رہے تھے۔ صحابہ کرام اشعار سننے میں کوئی دلچسپی ظاہر نہیں کر رہے تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی وہاں ان کے ساتھ بیٹھ گئے اور فرمایا: ''کیا بات ہے آپ لوگ فریعہ کے بیٹے یعنی حسان بن ثابت کے شعر غور اور دلچسپی سے نہیں سن رہے، حالانکہ یہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں شعر پڑھتے تو آپ بڑے غور سے سنا کرتے تھے۔''

آپ اسے ثواب کی دعا دیتے اور کبھی بھی بے خیالی کا اظہار نہیں کیا کرتے تھے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

أقَامَ عَلَى عَهْدِ النَبِيِّ وَهَدَيْهِ
حَوارِيْهِ وَالقَوْلُ بِالفِعْلِ يَعْدِلُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَقَامَ عَلَى مِنْهَاجِهِ وَ طَرِيقِهِ
يُوَالِي وَلِيّ الْحَقِّ وَالحَقُّ اَعْدَلُ

هُوَ الْفَارِسُ الْمَشْهُوْرُ وَالْبَطَلُ الَّذِىْ
يَصُوْلُ اِذَا مَا كَانَ يَوْمٌ مُحَجَّلٌ

وَ اِنَّ اِمْرأً كَانَتْ صَفِيةَ اُمُّهُ
وَ مِنْ أَسَدٍ فِي بَيتِهَا لِمرفَلُ

لَهُ مِن رسول اللّٰهِ قُرْبٰى قريبَةُ
وَ مِنْ نُصرَةِ الْإِسْلَامِ مَجْدٌ مُؤَثَّلُ

فَكَمْ كُرْبَةٍ ذَبَّ الزَّبِيْرُ بِسَيْفِهِ
عَنِ الْمُصْطَفٰى وَاللّٰهُ يُعْطِي فَيجزِلُ

اِذَا كَشَفَت عَنْ سَاقِهَا الْحَرْبُ حَشَّهَا
بِابْيَضَ سَبَّاقٍ اِلَى الْمَوتِ يَرقَلُ

فَمَا مِثلُهُ فِيهِمْ وَ لَا كَانَ قَبْلَهُ
وَلَيْس يَكُوْنُ الدَّهرُ مَا دَامَ يَذبَلُ

ثَناؤُکَ خَيْرٌ فَعَالِ مُعَاشِرٍ
وَ فِعْلُکَ يَابْنَ الْهَاشِمِيَّةِ أَفْضَلُ

۱۔ ''نبی کریم ﷺ کا حواری یعنی زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ آپ کے عہد اور سیرت پر گامزن رہا اور اس کا ہر قول فعل کے مطابق رہا۔''

۲۔ ''وہ نبی کریم ﷺ کے منہج اور طریقے پر قائم رہا اور حق کے دوست سے اس کی دوستی رہی اور حق زیادہ عدل وانصاف کا خوگر ہوتا ہے۔''

۳۔ ''وہ مشہور شہسوار ہے اور ایسا جری بہادر ہے کہ خوشی کے دن بھی دشمن پر حملہ آور ہوتا ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۴۔ ''وہ ایک ایسا شخص ہے جس کی والدہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا تھی اور وہ اپنے گھرانے کا ایک ایسا شیر دل بہادر تھا جو بڑے ناز سے چلتا تھا۔''

۵۔ ''وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قریبی رشتہ دار تھا اور اسلام کی نصرت کے حوالے سے اسے بڑی عظمت حاصل تھی۔''

۶۔ ''کتنی ہی مصیبتیں حضرت زبیر نے اپنی تلوار کے ذریعے سے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہٹائی، اللہ تعالیٰ ہی اس کا اجر جزیل عطا کریں گے۔''

۷۔ ''جب لڑائی اپنی پنڈلیاں کھول دیتی یعنی گھمسان کا رن پڑتا تو وہ اپنی سفید تلوار لیکر موت کی طرف تیزی سے بڑھتے۔''

۸۔ ''زبیر جیسا نہ کوئی ان میں ہے اور نہ اس سے پہلے کوئی تھا اور نہ آئندہ زمانے میں کوئی ہوگا۔''

۹۔ ''تیری تعریف تو پورے خاندان سے بھی بڑھ کر ہے اے ہاشمیہ کے فرزند تیرے کارنامے تو بڑے اعلیٰ وارفع ہیں۔''

امام عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسی خبر رقم کرتے ہیں جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بابرکت ظاہر کرتی ہے۔ فرماتے ہیں: ''کہ میں نے پانچ سو صحابہ کرام کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت علی، عثمان، طلحہ، زبیر رضی اللہ عنہم جنتی ہیں۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''درج ذیل تین اصحاب تمام صحابہ کرام میں بلند مقام پر فائز دکھائی دیتے ہیں:

''حمزہ بن عبدالمطلب، علی بن ابی طالب اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم۔''

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

''کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ دین کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔''

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: ''کہ زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس ریشم کے دو بازو بند تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیئے تھے جنہیں پہن کر یہ جہاد کیا کرتے تھے۔''

بہادر شہسوار حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی جوانمردی، بہادری کے بارے میں اس وقت ارشاد فرمایا، جب ان سے پوچھا گیا:'' کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟۔''

آپ نے فرمایا:'' وہ جو چیتے کی طرح غضبناک ہوتا ہے اور شیر کی طرح حملہ آور ہوتا ہے۔'' اور ان کا اشارہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔

حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی شجاعت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:'' کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا کہ اس کے سینے میں تیر و تفنگ سے لگے ہوئے گہرے زخم بڑے نمایاں دکھائی دیتے تھے۔ وہ زخم ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے کھلی آنکھیں ہوں۔''

معزز قارئین کرام:'' اگر ہم حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے تمام فضائل و مناقب کو شمار کرنے لگتے تو صفحات کا دامن تنگ پڑ جاتا۔ البتہ ہم نے ان کے چند ایسے مناقب و فضائل کے تذکرے پر ہی اکتفا کیا ہے جن سے ان کی شہسواری اور بہادری آشکار ہوتی ہے۔

ہم اس جملے پر بات کو ختم کرتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (۳۸) احادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اس سے اس کے بیٹوں نے احادیث روایت کیں اور وہ یہ تھے عبد اللہ، مصعب، عروہ اور جعفر، علاوہ ازیں احنف بن قیس اور عبد اللہ بن عامر کریز وغیرہ نے احادیث بیان کیں۔

اس کی روایت کردہ ۲ احادیث پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا اتفاق ہے۔ چار احادیث میں بخاری منفرد ہے اور ایک حدیث میں امام مسلم۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی مشہور احادیث میں سے ایک یہ حدیث ہے جو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ آپ فرماتے ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

«مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»

''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔''

۞ ...... ۞ ...... ۞

سدا بہار جنتوں میں:

متعدد مصادر و مراجع حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے دھوکے سے قتل کی داستان بیان کرتے ہیں اس سلسلے میں بہت سی روایات مذکور ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ۳۷ھ ہجری میں دھوکے سے قتل کر دیئے گئے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں لڑائی چھوڑ کر واپس پلٹ گئے تھے اسے گمراہوں کا ایک جتھا ملا جس میں عمرو بن جرموز تمیمی بھی تھا۔

انہوں نے بصرے کے ایک گوشے وادیٔ سباع میں دھوکے سے قتل کر دیا۔

اس کی قبر بھی وہیں ہے۔ اس کی عمر اس وقت ۶۴ سال تھی۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے موقع پر اپنے بیٹے عبداللہ کو ایک نہایت پذیر وصیت کی اس وصیت کو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

''جنگ جمل میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ قدرے ٹھہرے اور مجھے بلایا، میں آپ کے پہلو میں آ کھڑا ہوا۔ فرمایا: ''میرے بیٹے! آج جو بھی قتل ہوگا وہ ظالم ہوگا یا مظلوم لیکن میری خواہش ہے کہ مجھے مظلوم کی صورت قتل کیا جائے۔

مجھے اگر سب سے بڑا کوئی غم ہے تو وہ میرا قرضہ ہے، بیٹا آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا ہمارا قرض ہمارے مال میں سے کچھ ہمارے پاس رہنے بھی دے گا۔ مجھے قرض کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے کہنے لگے۔

میرے بیٹے! اگر تم کسی چیز سے عاجز آ جاؤ تو میرے آقا سے مدد مانگنا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہ تھا کہ مولا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے آپ کی کیا مراد ہے اور وہ کون ہے؟

میں نے پوچھا ابا جان آپکا مولا کون ہے؟

فرمایا: ''اللہ تعالیٰ۔''

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اللہ کی قسم جب بھی مجھے ابا جان کے قرض کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ یا مصیبت پیش آتی تو میں یہ کہتا:

''اے زبیر کے مولیٰ اس کی طرف سے قرض کی ادائیگی کا اہتمام کر دے تو اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ غیب سے اس کی ادائیگی کا سامان مہیا کر دیتے۔''

جب حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر اس کی بیوی عاتکہ بنت زید کو ہوئی تو اس نے غم میں یہ مرثیہ کہا:

غَدَرَ ابْنُ جَرْمُوزٍ بِفَارِسِ بُهْمَةٍ
یَوْمَ اللِّقَاءِ وَ کَانَ غَیْرُ مُصَرَّدِ

یا عمرو وَ لَوْ نَبَّهْتَهُ لَوَجَدْتَهُ
لَا طَائِشًا رَعِشَ الجَنَانِ وَ لَا الیَدِ

شَلَّتْ یَمِیْنُکَ إِن قَتَلْتَ لِمُسْلِمًا
حَلَّتْ عَلَیْکَ عَقُوْبَةَ الْمُتَعَمِّدِ

ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ هَلْ ظَفَرْتَ بِمِثْلِهِ
فِیْمَنْ مَضٰی فِیْمَا تَرُوْحُ و تَغْتَدِی

کَم غَمْرَةً قَدْ خَاضَهَا لَم یَثْنِهِ
عَنْهَا طِرَادُکَ یَابْنَ فِقْعِ القِرِدِ

۱۔ ''ابن جرموز نے مہم جو بہادر کے ساتھ غداری کی جو لڑائی کے دن پیچھے ہٹنے والا نہ تھا۔''

۲۔ ''اے عمرو اگر تو اسے آگاہ کر دیتا تو تو اسے ایسا پاتا کہ نہ تو وہ تیر کے نشانے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے خطا کرنے والا ہوتا اور نہ ہی اس کے دل اور ہاتھ میں کپکپی طاری ہوتی۔"

۳۔ "تیرا دایاں ہاتھ شل ہو جائے کہ تو نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے اور تجھ پر قتل عمد کی سزا لاگو ہو۔"

۴۔ "تیری ماں تجھے گم پائے کیا گذشتہ لیل و نہار میں تو اس جیسے کسی جوانمرد پر قابو پانے میں کامیاب ہوا ہے۔"

۵۔ "کتنی ہی لڑائیوں میں وہ جا گھسا پھر دشمن سے منہ نہیں موڑا ارے کسی کمزور کھمبی کے بیٹے۔"

جریر بن خطفی مرثیہ کہتے ہیں:

اِنَّ الرَّزِيَّةَ مَنْ تَضَمَّنَ قَبْرُهٗ
وادی السِّبَاعِ لِكُلِّ جَنْبٍ مِصْرَعٍ

لَمَّا أَتٰى خَبْرُ الزُّبَيْرِ تَوَاضَعَتْ
سُوْرُ الْمَدِيْنَةِ وَالْجِبَالِ الْخُشَّعِ

وَ بَكٰى الزُّبَيْرَ بَنَاتُهٗ فِي مَاتَمٍ
مَا ذَا يَرُدُّ بَكَاءٍ مَنْ لَا يَسْمَعُ

۱۔ "اس شخص کے المیے کی داستان (جس کی قبر وادی سباع میں ہے) ہر طرف بکھری پڑی ہے۔"

۲۔ "جب زبیر بن عوام کی موت کی خبر آئی تو مدینے کی دیواریں اور پہاڑ جھک گئے۔"

۳۔ "زبیر کی بیٹیاں غم میں رونے لگیں۔ جو سنتا نہیں وہ بھلا رونے کا جواب کیسے دے۔"

مصادر و مراجع بیان کرتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جب جنگ جمل سے پلٹے تو وہ یہ شعر کہہ رہے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَلَقَدْ عَلِمْتُ لَوْ أَنَّ عِلْمِي نَافِعِي
اَنَّ الْحَيَاةَ مِنَ الْمَمَاتِ قَرِيبٌ

''اور میں یہ حقیقت جان گیا اگر میرا علم میرے لیے نفع بخش ہو کہ زندگی موت کے قریب ہے۔''

پھر تھوڑی ہی دیر بعد ابن جرموز نے اسے قتل کر دیا اور ابن جرموز نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا سر اور تلوار کو پکڑا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پکڑا اور فرمایا: ''یہ تلوار اللہ کی قسم! کتنی ہی بار اس کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کرب وغم دور ہوا۔ لیکن اس وقت یہ بہت بڑا اچھڑ نا ہے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو وادی سباع میں دفن کر دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھی وہاں بیٹھ کر روئے۔ اور اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((بَشِّرْ قَاتِلَ ابْنِ صَفِيَّةَ بِالنَّارِ))

''حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے کے قاتل کو جہنم کی بشارت دے دو۔''

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سدا بہار جنتوں کے راہی ہوئے تا کہ وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اچھے انجام کے مستحق ٹھہرے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے ابا جان کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ میرے ابا جان زبیر بن عوام نے فرمایا: کہ طلحہ بن عبید اللہ التیمی اپنے بیٹوں کا نام انبیاء کے نام پر رکھتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا لیکن میں اپنے بیٹوں کا نام شہداء کے نام پر رکھتا ہوں۔ تا کہ یہ بھی شہادت سے سرفراز ہوں۔

- اپنے بیٹے عبد اللہ کا نام عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھا۔
- دوسرے بیٹے کا نام منذر۔ منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھا۔
- تیسرے بیٹے کا نام عروہ۔ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

- چوتھے بیٹے کا نام حمزہ۔ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھا۔
- پانچویں بیٹے کا نام جعفر۔ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھا۔
- چھٹے بیٹے کا نام مصعب۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھا۔
- ساتویں بیٹے کا نام عبیدۃ۔ عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھا۔
- آٹھویں بیٹے کا نام خالد۔ خالد بن سعید کے نام پر رکھا۔

اب ہم اس عطر بیز خبر کے ساتھ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی تذکرہ نگاری ختم کرتے ہیں۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ہم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کوفے کی مسجد میں تھے آپ وہاں لیٹے ہوئے تھے۔ ہم نے حضرت عثمان، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کے بارے میں گفتگو شروع کر دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''کیا باتیں کر رہے ہو؟ ۔'' ہم نے کہا: ''ہم عثمان، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔ ہمارا خیال تھا کہ آپ سوئے ہوئے ہیں۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنٰى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴾ [الانبیاء: ۱۰۱]

''رہے وہ لوگ جن کے لیے ہماری طرف سے بھلائی کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہو گا۔ وہ یقیناً اس سے دور رکھیں جائیں گے۔''

اس میں کون شامل ہیں۔ میں، عثمان، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم پھر فرمایا: ''میں عثمان، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم کے گروہ میں سے ہوں۔''

پھر فرمایا:

﴿ وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُتَقٰبِلِیْنَ ۝﴾

[الحجر: ٤٧]

''اور ان کے دلوں میں جو تھوڑی بہت کھوٹ کپٹ ہو گی اسے ہم نکال دیں گے وہ آپس میں بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھیں گے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ''یہ عثمان، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم ہیں اور میں عثمان، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم کے گروہ سے ہوں۔''

میری دلی خواہش تھی کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بات قدرے طویل ہوگی۔ نیک لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنا ہی حقیقی زندگی ہوتی ہے۔ اس لیے کہ ہم ان کے پاکیزہ ماحول میں منتقل ہو جاتے ہیں اور اس طرح ہم دنیائے فانی کی آلودگی سے بچ جاتے ہیں۔

میں اس کتاب کے دوسرے جزء میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسواروں میں سے ایسے شہسوار کا تذکرہ قلم بند کروں گا۔

اور اس کی زندگی کی ان نعمتوں سے مستفیض ہوں گا جس کا اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے۔

اللہ حضرت زبیر بن عوام پر راضی ہو اور ہمیں اس جماعت میں شامل کر دے۔ جو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوگی۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۱. مسند امام احمد: ۱/۱۶۴، ۱۶۷
۲. طبقات ابن سعد: ۳/۱۰۰، ۱۱۳
۳. نسب قریش: صفحہ: ۲۰، ۲۲، ۱۰۳، ۱۰۶
۴. المعارف: ۲۱۹، ۲۲۷
۵. المستدرک: ۳/۴۰۵، ۴۱۵
۶. حلیة الاولیا: ۱/۸۹، ۹۱
۷. صفة الصفوة: ۱/۱۳۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۸. جامع الأصول: ۹/۵، ۱۰
۹. مختصر تاریخ دمشق: ۹/۱۱، ۲۹
۱۰. تهذیب الاسماء واللغات: ۱/۱۹۴، ۱۹۶
۱۱. البدایة والنهایة: ۷/۲۴۹
۱۲. سیر اعلام النبلاء: ۱/۴۱، ۶۷
۱۳. مجمع الزوائد: ۹/۱۵۰، ۱۵۳
۱۴. تهذیب التهذیب: ۳/۳۱۹
۱۵. تاریخ الخمیس: ۱/۱۷۲
۱۶. کنز العمال: ۱۳/۱۰۴، ۲۱۲
۱۷. تاریخ اسلام ذهبی: صفحہ: ۱۳۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زید بن حارثہ

رضی اللہ عنہ

- غلاموں کے سردار ایمان کے سائبان تلے سب سے پہلے آنے والے نبی کریم ﷺ کے خود بھی منظور نظر اور منظور نظر صحابی کے باپ۔
- اس کا نام سورہ اُحزاب میں وضاحت کے ساتھ مذکور ہے۔
- غزوات اور جنگوں میں اس کے کارنامے مشہور ومعروف ہیں۔
- رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا: ''تو ہمارا بھائی اور مولیٰ ہے۔''
- بچپن سال کی عمر میں غزوہ موتہ میں شہید ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے تین بار اس کے حق میں مغفرت کی دعا کی۔ اور یہ کہا: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِزَيْدٍ» ''الٰہی زید کو بخش دے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

یہ اللہ کا فضل ہے:

اللہ تعالیٰ جب کسی انسان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لیے سعادت کے اسباب مہیا کر دیتا ہے۔ اور اسے ہدایت کی محبت کے چشموں پہ لے جاتا ہے۔ پھر عنایت کی آنکھیں اسے دیکھتی ہیں۔ اور وہ سعادت مندوں میں سے ہو جاتا ہے۔

یہ رسول اللہ ﷺ کے شہسواروں میں سے ایک ہے جسے نبوت کے باعزت گھرانے میں بلند درجہ نصیب ہوا۔ طویل زمانہ بیت جانے کے باوجود اسے اس درجے پر منفرد حیثیت حاصل ہوئی۔

تاکہ لوگوں میں اس کے لیے باعزت علامت بن جائے۔

ہمارا ایک جوانمرد بہادر جس نے ایمان کے مضبوط سائبان تلے آنے میں سب سے پہلے آنے کی سعادت حاصل کی۔ دلنشیں ہدایت کے میدان میں سب سے پہلے داخل ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ جس نے ایمان کے بستر پر کروٹیں لیں۔ جو عمدہ اخلاق سے آراستہ ہوا اور جس کے نصیب میں اکرم المخلوقات، سید کائنات، سیدنا حضرت محمد ﷺ کی محبت کا وافر حصہ میسر آیا۔

اسے ایمان کی دعوت دی گی تو اس نے اسے قبول کر لیا۔ اس وقت گواہی دی جبکہ ابھی غلاموں میں سے کوئی بھی انعام الٰہی کے دسترخوان کی طرف نہیں بڑھا تھا اور نہ ہی کسی نے ابھی دین حق کی معطر فضا کی طرف قدم بڑھایا تھا۔ جس دین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کے لیے پسند کر لیا تھا۔

یہ بہادر، شہسوار اگرچہ بظاہر ایک غلام تھا، مگر وہ خالص آزاد عرب کا فرد اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اعلیٰ ترین قبائل کا چشم و چراغ تھا۔ یہ ان میں سے تھا جنہیں ماں اور باپ دونوں کی طرف سے شرافت و وجاہت میسر آئی ہے۔ آیئے ہم اس عظیم شہسوار کا خاندانی پس منظر جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معروف کتاب سیر اعلام النبلاء میں اسے عظیم ترین شخصیت قرار دیا ہے۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اس کی سیرت کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

'' زید بن حارثہ بن شراحبیل بن کعب رضی اللہ عنہ امیر، دور نبوی کا شہید، سورہ اُحزاب میں جس کا نام مذکور ہے۔ ابو اسامہ کلبی، پھر غلاموں کے سردار، ان میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب نظر، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب نظر صحابی اسامہ کا والد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاکیزہ افراد سے ہی محبت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صحابہ کرام میں سے صرف زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا ہے اور اسی طرح عیسیٰ بن مریم کا نام لیا گیا۔ جو منصف حکمران بن کر نازل ہوں گے۔ اور اس کا الحاق اس امت سے ہوگا اور احکام شریعت محمدیہ کے مطابق زندگی بسر کریں گے نماز، روزہ، حج اور نکاح اسی شریعت کے مطابق سرانجام دیں گے۔

جس طرح ابو القاسم، سید الانبیاء تمام نبیوں سے افضل اور آخری نبی ہیں اسی طرح عیسی علیہ السلام نزول کے بعد اس امت میں مطلق طور پر سب سے افضل ہوں گے۔ اس کے بعد کسی کی بھی آمد نہیں ہوگی۔ بلکہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور اللہ تعالیٰ قیامت کے قرب کا حکم صادر فرمادیں گے۔

جب زید بن حارثہ مکے آئے تو ان کی عمر صرف آٹھ سال تھی وہ گرفتار ہوکر قیدیوں میں شامل ہوئے۔ اسے بیچنے کے لیے عکاظ منڈی لایا گیا تو حکیم بن حزام نے اسے چار سو درہم میں خریدا اور اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ بنت خویلد کی خدمت میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پیش کر دیا۔

البتہ حضرت زید رضی اللہ عنہ خاندان نبوت میں کیسے پہنچے وہاں کیسی سعادت کی زندگی بسر کی، باوجودیکہ اس کے گھر والے اسے لینے مکے میں آئے بھی تھے، اسے تاریخ کے کانوں نے سن کر خوب یاد کر لیا اور باوثوق مصادر و مراجع نے اپنے دامن میں سمیٹ لیا۔ آئندہ سطور میں ہم اس دلچسپ کہانی کی روئیداد دیکھیں گے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

بہتر خاندان میں:

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے مکے سے اپنے اہل خانہ کو احساسات و جذبات سے بھرپور ایک خط لکھا جس میں یہ تحریر کیا غم نہ کھانا اور نہ ہی گھبرانا، میں الحمدللہ دنیا بھر کے خاندانوں میں سب سے بہتر خاندان میں زندگی بسر کر رہا ہوں۔ یہ خاندان نسل در نسل پشت در پشت اعلیٰ اخلاقی اقدار کا وارث بنتا چلا آ رہا ہے۔ بلکہ اللہ تعالی نے اسے اعلیٰ اخلاقی اقدار کے لیے مخصوص کیا ہے۔

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے اپنے خاندان سے علیحدگی کی داستان باوثوق مصادر میں کچھ اس انداز سے بیان کی گئی ہے۔

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی والدہ سُعدیٰ بنت ثعلبہ، بنوطیؔ قبیلے کی یہ خاتون اپنے رشتہ داروں سے ملنے کے لیے گھر سے روانہ ہوئی اس کے ساتھ اس کا بیٹا زید بھی تھا۔ زمانہ جاہلیت کے دور کی بات ہے۔ کہ بنوعین بن جسر قبیلے کے ایک قافلے نے ام زید کے قبیلے بنو معن پر حملہ کیا اور زید کو اٹھا لیا۔ وہ ابھی بالڑی عمر کا لڑکا تھا۔ وہ اسے فروخت کرنے کے لیے عکاظ منڈی میں لے آئے۔ ان سے حکیم بن حزام نے چار سو درہم میں اپنی پھوپھی خدیجہ بنت خویلد کے لیے خرید لیا۔ جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شادی کی تو اسے آپ کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔

زید کے بارے میں اس کا باپ حارثہ بن شراحبیل اور اس کا پورا قبیلہ بڑا غمزدہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ انہوں نے اپنے اس پیارے اور قیمتی بیٹے کی تلاش میں زمین کا کونہ کونہ چھان مارا۔ حارثہ تو اپنے بیٹے زید رضی اللہ عنہ کے غم میں ڈھائیں مار کر روتا اور ہر دم جدائی کے شعر گنگاتا رہتا۔ اور اس کی نامعلوم گمشدگی پر آہیں بھرتا، آنسو بہاتا وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے بیٹے کا ٹھکانا کہاں ہوگا وہ کس حالت میں ہوگا۔

ابن ہشام، ابوعمر قرطبی، ابن اثیر، ابن عساکر، نے حضرت زید کے غم میں ڈوبے ہوئے اس کے باپ حارثہ کا قصیدہ لامیہ بیان کیا ہے جس میں حارثہ اپنے بیٹے زید رضی اللہ عنہ کو یاد کر کے آنسو بہاتے ہیں۔ اور وہ پوچھتے ہیں کہ میرا لخت جگر کہاں ہے۔ اشعار ملاحظہ فرمائیں:

بَکَیْتُ عَلی زَیدٍ وَ لَم أدرِ مَا فَعَلَ
أحَیُّ یُرجٰی أَمْ اتِی دُوْنَهُ اَجَل؟

فَوَاللّٰهِ مَا أدرِی وَ اِنْ کُنْتُ سَائِلاً
أَغَالَکَ سَهْلُ الْأَرْضِ اَم غَالَکَ الجَبَل؟

فَیَالَیْتَ شَعْرِی هَلْ لَکَ الدَّهْرُ رَجْعَةٌ
فَحَسْبِی مِنَ الدُّنیَا رُجُوْعُکَ لِیُ بَجَلُ

تُذَکِرِیْنَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ طُلُوْعِهَا
وَ تَعرِضُ ذِکْرَاهُ إذَا قَارَبَ الطِّفلُ

وَ اِنْ هَبّتِ الْاَرْوَاحُ هَیَّجنَ ذِکْرَه
فَیَاطُوْلُ مَا حُزْنِی عَلَیْهِ وَ یَا وَجَلْ

سَأَعْمَلُ نَصَّ العیش فِیُ الأَرْضِ جَاهِدًا
وَلَا أَسَأَمُ التَّطْوَافِ اَوْ تَسْأَمِ الْاِبِلِ

حَیَاتِی اَوْ تَأتِی عَلَیَّ مُنِیَّسِی
وَ کُلُّ أُمْرِی فَانٍ وَ إنْ غَرَّهُ الْأَمَلِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سَأُوصِي بِهِ قَيْسًا وَ عَمرًا كِلَيْهِمَا
وَ أُوصِي يَزِيْدًا ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ جَبَل

۱۔ ''میں زید کے غم میں رویا مجھے نہیں پتا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا کیا وہ زندہ ہے کہ اس کی امید رکھی جائے یا موت نے اسے آ لیا ہے۔''

۲۔ ''اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ میں کسی سے پوچھوں تجھے زمین نے ہڑپ لیا ہے یا کسی پہاڑ نے۔''

۳۔ ''کاش کہ مجھے معلوم ہوتا کہ کبھی تو لوٹ کر آئے گا، تیرا لوٹ کر آنا ہی میرے لیے کافی ہے۔''

۴۔ ''طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت تیری ہی یاد مجھے ستاتی ہے۔''

۵۔ ''جب ہوائیں چلتی ہیں تو اسی کی یاد بھڑکاتی ہیں میرے غم اور میرے خوف کی داستان کتنی طویل ہے۔''

۶۔ ''اس کی تلاش میں پوری دنیا میں تیز رفتار اونٹ پر چکر لگاؤں گا اور چکر لگانے میں کوتاہی نہیں کروں گا۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ اونٹ اکتا جائیں لیکن میں نہیں اکتاؤں گا۔''

۷۔ ''زندگی بھر میں بیٹے کی تلاش میں رہوں گا۔ یہاں تک کہ میری موت آ جائے۔ ہر آدمی کو فنا ہونا ہے اگرچہ امید اسے دھوکے میں رکھے۔''

۸۔ ''میں اپنے بعد قیس اور عمرو دونوں کو پھر یزید اور جبل کو وصیت کروں گا کہ اس کی تلاش جاری رکھیں۔''

جب حج کا موسم آیا اس کی قوم بنوکلب کے کچھ افراد حج کی غرض سے مکے آئے انہوں نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو وہاں دیکھا تو اس نے انہیں پہچان لیا اور انہوں نے بھی اسے پہچان لیا اس نے ارادہ کیا کہ اپنے والد اور رشتہ داروں کے آنسو پونچھے ان کے غم کو ہلکا کرے۔ ان کے دلوں کو اطمینان بخشے اور انہیں بتائے کہ میں زندہ سلامت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور سعادت کی زندگی بسر کر رہاں ہوں۔ میرا قیام ایک بہترین خاندان میں ہے اور بڑے ہی خوشگوار مقام میں رہائش پذیر ہوں، ان لوگوں سے کہا جنہوں نے اسے پہچان لیا تھا اور اس نے انہیں پہچان لیا تھا، میری طرف سے یہ اشعار ان تک پہنچا دینا کیونکہ مجھے پتہ چلا ہے کہ میری وجہ سے میرے خاندان کے افراد بڑے ہی غمگین ہیں۔

ان کی دلجوئی کے لیے میرے احساسات وجذبات ان تک پہنچا دینا:

أحِسُّ إلَى قَوْمِي وَ اِنْ كُنْتُ نَائِيًا

فَإنِّي قَطِيْنُ الْبَيتِ عِنْدَ الْمُشَاعِرِ

فَكُفُّوا عَنِ الوَجدِ الَّذِیْ قَدْ شُجَاكُمْ

وَلَا تَعْمَلُوا فِی الْأَرْضِ نَصَّ الْأَبَاعِرِ

فَإنِّیْ بِحَمْدِ اللّٰهِ فِی خَيْرِ اُسْرَةٍ

كِرَامُ مُعَدِّ كَابِرًا بَعدَ كَابِرِ

۱۔ ''میں اپنی قوم کو دیکھنے کا مشتاق ہوں اگرچہ میں اپنے گھر سے بہت دور ہوں۔ میں کہ میں بیت اللہ اور مسجد الحرام کے قریب خیر سے ہوں۔''

۲۔ ''اس غم کو ختم کرو جس نے تمہیں پریشان کر رکھا ہے اور میری تلاش میں تیز رفتار اونٹوں پر چکر نہ لگانا۔''

۳۔ ''میں اللہ کے فضل وکرم سے بہت بہتر خاندان میں ہوں۔ میں ایسے معزز لوگوں کی غلامی میں ہوں۔ کہ ان کی عظمت خاندانی ہے۔''

بنو کلب کے لوگ اپنی قوم کی طرف واپس گئے اس کے والد حارثہ کو بتلایا۔ مکہ میں جس جگہ رہتا ہے وہ اسے بتائی جس کے پاس رہتا ہے اس سے آگاہ کیا یہ سن کر اس کا باپ حارثہ اور اس کا چچا کعب بن شراحبیل اسے لینے کے لیے روانہ ہوئے۔ دونوں مکہ پہنچے۔ اور نبی کریم ﷺ کے بارے میں پوچھا:

''انہیں بتایا گیا کہ آپ مسجد میں ہیں۔ دونوں آپ سے ملے اور سلام عرض

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی ۔ اور کہا: ''اے ابن عبد المطلب ، اے ابن ہاشم اے اپنی قوم کے سردار کے بیٹے ۔ آپ حرم کے باشندے اور اس کے پڑوسی ہیں ۔''

آپ لوگ غلاموں کو آزاد کرتے ہو، قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہو، ہم اپنے بیٹے کے سلسلے میں آئے ہیں جو آپ کے پاس ہے ۔ از راہ کرم ہم پہ احسان کیجئے اس کا فدیہ لے کر آپ اسے ہمارے سپرد کر دیں آپ جو حکم دیں ہم اس پر عمل پیرا ہونے کے لیے تیار ہیں ۔

نبی کریم ﷺ نے پوچھا: ''وہ کون؟

دونوں نے عرض کی: ''زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ''

آپ نے ارشاد فرمایا: ''فدیے کے علاوہ میری ایک تجویز ہے ۔''

دونوں نے باادب انداز میں کہا: ''وہ کیا ۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں اسے بلاتا ہوں، اور اسے اختیار دیتا ہوں، اگر وہ آپ کے ساتھ جانا پسند کرے تو بغیر کوئی فدیہ لئے تمہارے ساتھ جانے کی اجازت دے دوں گا ۔ اور اگر وہ میرے پاس رہنا پسند کرتا ہے میں اسے اپنے سے جدا کرنا پسند نہیں کرتا ۔''

یہ سن کر دونوں نے کہا: ''آپ نے بہت ہی اچھی تجویز پیش کی ہے اور انصاف کی بات کی ہے ۔''

نبی کریم ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ''کیا تم انہیں پہچانتے ہو ۔''

زید نے کہا: ''ہاں، یہ میرے والد حارثہ ہیں اور یہ میرے چچا کعب ۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے آپ جانتے ہو تم نے میرے حسن سلوک کو بھی دیکھ لیا ہے ۔ میرے پاس رہنا پسند کرتے ہو یا ان کے ساتھ جانا پسند ہے ۔''

زید بن حارثہ نے یقین بھرا نورانی لہجہ اختیار کرتے ہوئے عطر بیز گفتگو کا انداز

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اپنایا اور یہ کہا: ''میں آپ پر کسی کو بھی ترجیح نہیں دے سکتا۔ آپ میرے لیے باپ اور چچا کی جگہ ہیں۔''

اس کے باپ اور چچا نے انگشت بدنداں ہو کر کہا: ''ارے زید بڑے افسوس کی بات ہے۔ تم آزادی پر غلامی کو ترجیح دیتے ہو۔''

ان کا یہ خیال تھا کہ زید ہمارے ساتھ جانے میں خوشی محسوس کرے گا۔ ارے زید تجھے کیا ہوا تو اپنے باپ چچا اور اہل خانہ پر پردیس میں رہنے کو ترجیح دیتے ہو۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی لطافتوں اور شفقتوں کو بڑے ہی قریب سے دیکھا تھا۔ یہ سعادت کسی اور کو نصیب نہیں ہوتی تھی یہ محمدی خاندان کے زیر سایہ نہایت عمدہ انداز میں پروان چڑھے اور خوب مزے کی زندگی بسر کی، بلکہ محمدی گھرانے میں سکون کے ساتھ رہائش اختیار کرنے کا اتنا لطف محسوس کیا کہ دنیا کی تمام نعمتیں اس کے مقابلے میں ہیچ ہیں۔

اس نے ایمان و یقین بھرے لہجے میں کہا: ''ابا جان میں نے ان میں جو چیز دیکھی ہے۔ جس شفقت اور محبت سے یہ میرے ساتھ پیش آتے ہیں جس حسن سلوک کا انہوں نے میرے ساتھ برتاؤ کیا ہے۔ میں انہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جانا چاہتا میں ان پر کسی کو بھی ترجیح نہیں دے سکتا۔

جب رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف سے یہ انداز دیکھا تو اسے اپنی گود میں لیا اور فرمایا: ''لوگو گواہ رہنا، زید میرا بیٹا ہے یہ میرا وارث ہوگا اور میں اس کا وارث ہوں گا۔''

جب اس کے باپ اور چچا نے یہ منظر دیکھا تو ان کی دلی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ وہ دونوں راضی خوشی واپس چلے گئے اس دن کے بعد اسے زید بن محمد کے نام سے پکارا جانے لگا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو متعارف کرایا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی پھوپھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی بیٹی زینب بنت جحش بن رباب الأسدیہ کے ساتھ زید کی شادی کر دی۔ اس کی والدہ کا نام امیمۃ بنت عبدالمطلب بن ہاشم تھا۔ بعد میں زید نے اسے طلاق دے دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے شادی کر لی۔ منافقین باتیں بنانے اور طعنہ زنی کرتے ہوئے کہنے لگے: ''کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے کی بیوی سے نکاح کو حرام قرار دیتے ہیں اور خود اپنے بیٹے زید کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی:

﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ﴾[الاحزاب: ٤٠]

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''

﴿ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآءِهِمْ ﴾[الاحزاب: ٥]

''انہیں ان کے باپوں کی طرف منسوب کرو۔''

اس دن سے اس کا نام زید بن حارثہ رکھا گیا، اور ہر متبنّٰی کو اپنے اصلی باپ کے نام کے ساتھ منسوب کر کے پکارا جانے لگا۔

علامہ ابن سعد رحمہ اللہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآءِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ﴾[الاحزاب: ٥]

''انہیں ان کے باپوں کی طرف منسوب کرو یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ انصاف کی بات ہے۔''

❁ ...... ❁ ...... ❁

حبیب کبریا کے محبوب نظر:

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے بالکل سچ کہا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَاِنِّیْ بِحَمْدِ اللّٰہِ فِیْ خَیْرِ اُسْرَۃٍ
کرام معدٍ کَابِرًا بَعْدَ کَابِرٍ

''میں بحمد اللہ بہت بہتر خاندان میں ہوں جن کی عزت اور شرافت خاندانی ہے۔''

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ زید بن حارثہ کی فراست وحی الٰہی کی ایک قسم ہے اور یہ انعام الٰہی کا ایک خوشگوار جھونکا ہے۔ جبکہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اہل خانہ اور قریبی رشتہ داروں پر ترجیح دی۔

اللہ کی مخلوق میں کسی کو بھی اس کے برابر قرار نہ دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو اپنے باپ اور چچا پر فضیلت دی۔ نیز آپ کو اپنے بھائیوں اور برادری کے مقابلے میں ممتاز جانا، اس طرح اس نے دنیا کے فخر اور عزت کو اپنے دامن میں سمیٹ لیا اور ایسی غنیمت اس کے نصیب میں آئی۔ کہ ہم اس کے برابر کسی چیز کو بھی نہیں مانتے، کیونکہ یہ اعزاز سب سے زیادہ قیمتی ہے۔''

اس کے بدلے میں حبیب مصطفیٰ ﷺ نے اسے بھی انوکھی محبت سے نوازا یہاں تک کہ مسلمانوں نے اسے محبوب رسول اکرم ﷺ کے نام سے پکارا۔

واقعی حضرت زید رضی اللہ عنہ کے شرف اور عظمت کے لیے یہ لقب بہت کافی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ خود بھی پاکیزہ ہیں اور پاکیزہ کو ہی پسند کرتے ہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اسے یہ کہہ کر ایک اور اعزاز بخشا۔

''کہ تو ہمارا بھائی اور مولیٰ ہے۔''

ایک دوسرے موقع پر یہ ارشاد فرمایا: ''اے زید! تو میرا مولیٰ ہے تو مجھ سے ہے اور میرے قریب تر ہے اور ساری قوم سے زیادہ مجھے محبوب ہے۔''

حاکم نے مستدرک میں قیس بن ابی حازم کے حوالے سے ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیں زید کی محبت پر ملامت نہ کرنا۔''

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حبیب مصطفیٰ ﷺ کی نگرانی میں نشو و نما پائی اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تقوی اور اخلاص کی بنیاد پر پرورش پائی اس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہر طرح کا فضل و شرف اور خیر و بھلائی کو دیکھا اور ہماری اماں جان حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کی جانب سے حقیقی نگرانی اور دیکھ بھال کا مفہوم پہچانا۔ جس نے حبیب مصطفیٰ ﷺ کا اکرام کرتے ہوئے اور آپ کی قدر و منزلت کو پہچانتے ہوئے۔ نگرانی آپ ﷺ کے سپرد کر دی۔

اس طرح رسول اللہ ﷺ اور زید بن حارثہ کے درمیان باہمی محبت اور گہرے عمدہ تعلقات کا لباس بنا گیا۔ جس کے محاسن کبھی پرانے اور بوسیدہ نہ ہوئے۔ بلکہ جوں جوں وقت گذرتا گیا اس کی رونق، خوبصورتی اور کمال میں بدستور اضافہ ہوتا چلا گیا۔

جب زید کے سامنے ام ایمن کے ساتھ شادی کی تجویز پیش کی گئی تو اس نے برضا ورغبت تسلیم کر کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی عقیدت کو بام عروج تک پہنچا دیا۔

ام ایمن تاریخ اسلام کی وہ عظیم المرتبت خاتون ہے جس نے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک پیارا، عقلمند، شریف الطبع اور لطیف مزاج کا فرزند ارجمند عطا کیا۔ جسے رسول اللہ ﷺ کے شہسواروں میں شامل ہونے کا اعزاز ملا، جسے محبوب ابن محبوب کے نام سے پکارا جاتا تھا اور معزز اور محبوب نظر بھلا اسامہ بن زید کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے محبوب نظر اور آپ ﷺ کے درمیان محبت کے سلسلے دراز ہوتے چلے گئے۔ اس لیے زید، اسامہ اور ام ایمن کو مبارک ہو، اسے مبارک ہو جس سے رسول اللہ ﷺ نے محبت کا اظہار کیا۔ اور اسے بھی مبارک ہو جس نے حبیب مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ محبت کا اظہار کیا۔ اور وہ آپ کے راستے پر چلا۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے آقا اور ہمارے محبوب رسول اللہ ﷺ زید اور اس کے بیٹے اسامہ کے درمیان گہری محبت نے بری خبریں پھیلانے والوں کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کینے کو بھڑ کا دیا تھا۔

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا رنگ سفید تھا۔ یہ یمن کا باشندہ تھا اس کی بیوی ام ایمن حبشہ کی رہنے والی تھی، اس کا رنگ سانولہ تھا ان کا بیٹا اسامہ کالے رنگ کا تھا۔ لوگوں نے اس کے بارے میں چہ میگوئیاں کرنا شروع کر دیں۔ ان کی طرف سے باتیں بنانے کا مقصد ایذاء رسانی تھی۔ وہ ایسی باتیں کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دلی کوفت ہوتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جب قیافہ شناس مجزز المدلجی نے حضرت زید اور حضرت اسامہ کے پاؤں دیکھ کر کہا کہ یہ آپس میں ملتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ بہت خوش تھے، چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔ فرمایا:

''مجزز نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ قدم ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زید کے ساتھ محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ کے پاس جو بھی تحفہ آتا اس کے برابر آپ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بھی عنایت کرتے۔

حاکم نے مستدرک میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بھائی جبلۃ بن حارثہ کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو چوغے بطور تحفہ پیش کیے گئے آپ نے ایک خود رکھ لیا اور دوسرا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

میدان رسالت میں:

ایک روز مکے میں صبح مسکرائی انوار ہدایت نے ضوفشانی کی، اللہ تعالیٰ نے جبریل امین علیہ السلام کو محمد امین صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے کا حکم دیا مکہ انوار یقین سے چمک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اٹھا۔ یہ تسبیح و توحید کی عطر بیز ہوا کے جھونکے تھے جو بیت اللہ کے قریب واقع ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ کے گھر سے ہر سو خوشبو پھیلا رہے تھے۔ جس گھر کو ہمارے آقا ہمارے محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی رہائش نے شرف و عظمت کے چار چاند لگا دیئے تھے اس مبارک گھر میں صبح و شام ذکر الٰہی کی آواز گونجنے لگی توحید کی گواہی کا اعلان ہونے لگا۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ان غلاموں میں سے سب سے پہلے نمبر پر تھا جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کی روشنی سے چمکا دیا۔ اس کا دل اللہ کے تقوی سے سرشار ہوا اور وہ فضائل و مناقب اور خوبیوں کے اعتبار سے پہل لے گیا۔

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ایمان قبول کر لیا۔ اور ذکر الٰہی سے اس کا دل مطمئن ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ اسے اپنے گھر میں رات بھر عبادت گذاری کی حالت میں دیکھتے تھے۔ کبھی سجدے میں پڑا ہوا ہے اور کبھی کھڑا اپنے رب سے مناجات کر رہا ہے۔ حاضر دلی، پختہ ارادی اور توکل علی اللہ کی کیفیت اس کے رگ و ریشے میں رچی بسی ہوئی ہے۔

دعوت کا کام دھیرے دھیرے چلنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے لگے۔ کوئی اسے قبول کر لیتا اور کوئی پہلو تہی اختیار کر جاتا۔ یہاں تک کہ آپ کو مسند رسالت پر فائز ہوئے دس سال بیت گئے۔

ابو طالب اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ وفات پا گئے۔ مشرکین رسول اللہ ﷺ سے در پے آزاد ہونے لگے۔ رسول اللہ ﷺ طائف کی طرف روانہ ہوئے آپ کے ہمراہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی تھا۔ آپ وہاں کچھ عرصہ بنو ثقیف کو اللہ کی راہ پر گامزن ہونے کی دعوت دیتے رہے۔ لیکن آپ کی دعوت کو نہ کسی نے کان لگا کر سنا اور نہ ہی کسی نے دل سے تسلیم کیا۔ ان کی عقل و شعور میں آپ کی قیمتی باتیں نہ آ سکیں۔

ان لوگوں نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ کہ وہ حق، ہدایت اور خیر و برکت سے اندھے بہرے بن کر پہلو تہی اختیار کرنے کے مرتکب ہوئے بلکہ انہوں نے اپنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غلاموں اور احمقوں کو برانگیختہ کیا وہ آپ کو گالی دینے لگے اور پتھر مارنے لگے جس سے آپ کے پاؤں مبارک زخمی ہو گئے۔

اس موقع پر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا مسلسل دفاع کرتے رہے اور اس دوران آپ کے چہرے پر گہرا زخم آیا یہ مشق ستم کچھ عرصہ جاری رہی یہاں تک آپ اور زید دونوں عتبہ اور شیبہ کے باغ میں داخل ہو گئے تب بنو ثقیف کے ناعاقبت اندیش منچلے واپس ہوئے۔

رسول اللہ ﷺ اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ انگور کی بیل تلے بیٹھ گئے وہاں زخموں سے نڈھال رسول اللہ ﷺ گریہ زاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوئے جس سے ایمان ویقین کے چشمے بہتے ہوئے دکھائی دینے لگے اور اللہ کی راہ میں آنے والی تکلیف پر اللہ کی رضا کا اظہار کرنے لگے۔ اس تاریخی موقع پر درد بھرے انداز میں یہ دعا کی:

«اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ اَشْكُوْ ضُعْفَ قُوَّتِيْ ، وَ قِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَ هَوَانِي عَلَى النَّاسِ ، يا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ـ اَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضعَفِيْنَ ـ وَ اَنْتَ رَبِّي اِلٰى مَنْ تَكِلُنِي؟ إِلٰى بَعِيْدٍ يَتَجَهَّمُنِي ـ أَمْ اِلٰى عُدُوٍّ مَلَّكْتَهُ اَمرِى؟ إِن لَمْ يَكُنْ بِكَ عَلَيَّ غَضَبٌ فَلَا اُبَالِيْ وَ لٰكِنَّ عَافِيَتُكَ اَوسَعُ لِي ، اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ ، وَ صَلُحَ عَلَيه اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ مِنْ اَنْ تَنْزِلَ بِيْ غَضَبُكَ او يَحِلُّ عَلَيَّ سُخطِكَ لَكَ العُتْبٰى حَتّٰى تَرضَى وَ لَا حَولَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ»

''الٰہی میں اپنی ضعف قوت کا شکوہ تیرے حضور کرتا ہوں اور اپنے حیلے کی کمی اور لوگوں میں اپنی کمزوری کا شکوہ بھی اے ارحم الراحمین تیرے حضور ہی کرتا ہوں، بلاشبہ تو کمزوروں کا رب ہے اور تو ہی میرا رب ہے تو مجھے جس کے بھی حوالے کرتا ہے کسی اجنبی بیگانہ کے جو مجھ سے ترش روئی سے پیش آتا ہے یا کسی دشمن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے جسے تو نے مجھ پر حاوی کر دیا ہے۔ اے اللہ اگر تو ناراض نہیں تو مجھے کسی کی پرواہ نہیں تیری حفاظت ہی مجھے بہت کافی ہے۔ میں تیرے چہرے کے اس نور کی پناہ میں آتا ہوں جس نے اندھیروں کو روشن کر دیا اور جس سے دنیا و آخرت کے سارے کام درست ہو گئے میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تیرا مجھ پر غضب ہو یا تو مجھ سے ناراض ہو۔ تیری ناراضگی کو دور کرنا اس وقت تک ضروری ہے یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے۔ نہ نیکی کرنے اور نہ ہی برائی سے بچنے کی طاقت ہے مگر اللہ کی توفیق سے''

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور آپ کا غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ واپس آ گئے۔ اور وہاں اقامت گزیں رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر جانے کا حکم دے دیا۔

لہٰذا سب مومنین ہجرت کر گئے۔ زید بن ثابت نیک دل اہل ایمان کے ساتھ رہائش پذیر رہے۔ تاکہ وہ مدرسہ نبوت کے ان ہونہار شہسواروں میں شامل ہو جائیں۔ جو آخرت کے ہمیشہ رہنے والے باشندے بنے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

شہسوار، امیر اور امین:

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے شہر مدینہ منورہ میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ہجرت کا شرف عطا کیا۔ قبل ازیں اسے رسول اللہ ﷺ کا صحابی بننے کا شرف حاصل ہوا۔ بلکہ محمدی گھرانے کے سائے تلے سکونت پذیر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا جسے نوازشات ربانیہ اور عنایات الٰہیہ نے اپنے دامن میں لے لیا اور فرشتوں کی اس کے پاس آمد و رفت ہونے لگی۔

توحید کے علمبردار مومن کچھ عرصہ مدینہ منورہ میں رہائش پذیر رہے پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے شہسوار زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو مکہ معظمہ بھیجا تاکہ آپ کے اہل خانہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو مدینہ منورہ لے آئے۔

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ گئے وہاں سے فاطمہ الزہرا، ام کلثوم، ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا اور اپنی بیوی ام ایمن رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ لے کر مدینہ منورہ واپس آئے۔

کچھ مدت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھر مکے بھیجا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی زینب کو لائے اس کی شادی ابوالعاص بن ربیع سے ہو چکی تھی۔

شہسواری کے سفر میں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے زندگی بھر اپنے زور بازو اور تیراندازی کا استعمال نہایت ماہرانہ انداز میں کیا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قابل ذکر تیراندازوں میں سے تھے۔

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر اور غزوۂ احد میں شرکت کی اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ مریسیع کے لیے روانہ ہوئے تو زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ مقرر کیا، اسی طرح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ غزوہ خندق میں شریک ہوئے اور اسے صلح حدیبیہ میں بھی شرکت کی سعادت نصیب ہوئی اس طرح یہ ان خوش نصیبوں میں شمار ہوئے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کر کے رضائے الٰہی کا اعزاز حاصل کیا۔ پھر یہ غزوۂ خیبر میں بھی شریک ہوئے۔ ان تمام غزوات میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے قابل تعریف کارنامے سرانجام دیئے۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہتھیاروں کے امین تھے۔

حضرت زید کے بھائی جبلہ بن حارثہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خود کسی غزوے میں شرکت نہ کرتے تو اپنا ہتھیار حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیتے یا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کرتے۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسے ہم پر امیر مقرر کرتے تھے:

چونکہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی نشو ونما خاندان نبوت میں ہوئی تو ضروری تھا کہ وہ شہسواری، بہادری اور جوانمردی کی دنیا میں ایک انوکھی طرز کے شہسوار و بہادر بنیں اور جہاد کی دنیا میں اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول علیہ السلام کے معیار پر پورے اتریں۔

اللہ تعالیٰ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو میدانہائے جنگ میں صبر وتحمل کا مظاہرہ کرنے کی بھرپور صلاحیت عطا کر رکھی تھی۔

وہ بہادری، پیش قدمی، فن حرب وضرب، حسن تدبیر کے اعتبار سے ایک قابل قدر مثالی شخصیت تھے۔ اسے اللہ تعالیٰ پر یہ پختہ ایمان ویقین تھا کہ مدد تو صرف اسی کی طرف سے آتی ہے اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اس پر خصوصی توجہ دی آپ اسے اپنے خاندان کا ایک فرد سمجھتے تھے۔ اس طرح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ محمدی گھرانے کا شہسوار بنا۔

رسول اللہ ﷺ اسے لشکر اسلام کا امیر بنا کر ادھر ادھر مہمات پر روانہ کیا کرتے تھے۔ وہ رسول اقدس ﷺ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے روانہ ہوتے اور کامیاب وکامران ہوکر واپس آتے۔

یہ دیکھئے شہسواروں کے سردار سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ جس نے شہسواری، بہادری اور جوانمردی کے میدان میں شہرت پائی وہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی امارت، شہسواری اور تقویٰ کے بارے میں گواہی دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بھی جنگ میں شرکت کی اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے شانہ بشانہ بھی مجھے جنگ لڑنے کا موقع میسر آیا۔ رسول اکرم ﷺ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر نامزد کیا کرتے تھے۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے واقدی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ مجھے محمد بن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حسن بن اسامہ نے ابوالحویرث کے حوالے سے بیان کیا کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سات جنگوں میں امیر کی حیثیت سے شریک ہونے کے لیے روانہ ہوئے۔

پہلی جنگ قردة تھی ایک قافلے کے درپے ہوئے اس پر قابو پالیا۔

ابوسفیان بن حرب اور قوم کے چند سرکردہ افراد روپوش ہو گئے اس روز فرات بن حیان العجلی کو گرفتار کر لیا گیا۔

اور قافلے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا آپ نے اسی میں سے خمس یعنی پانچواں حصہ نکالا۔ مختلف اقسام کے مصادر ومراجع میں منقول ہے جن میں طبقات، سیرت، تاریخ اور مغازی کی کتابیں شامل ہیں۔ کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ چند جنگوں میں امیر لشکر بن کر روانہ ہوئے۔

ابن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ محمد بن عمر الواقدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ پہلی جنگ جس کے لیے حضرت زید روانہ ہوئے اس کا نام ''قردة'' ہے پھر وہ جنگ جموم کے لیے روانہ ہوئے۔ اس کے بعد جنگ عیص میں شرکت کی یکے بعد دیگرے جنگ طرف، جنگ جسمی اور جنگ ام قرفتہ کے لیے روانہ ہوئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ موتہ کے لیے روانہ ہونے والے لشکر کا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔ اور دیگر امراء سے اسے مقدم رکھا۔

زید اور کامیاب جنگ:

آیئے اب ہم چند باتیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی زیر کمان لڑی جانے والی ایک جنگ کے بارے میں کریں یہ لشکر کشی سرزمین شام کی ایک مشہور ومعروف وادیٔ قریٰ میں رہائش پذیر ایک جنگجو خاتون ام قرفہ کی طرف کی گئی یہ واقعہ ۶ھ ہجری کا ہے۔ ام قرفہ کا اصل نام فاطمہ بنت ربیعہ بن بدر الفزاری تھا یہ خاتون اپنے پورے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علاقے میں ضرب المثل بن چکی تھی ۔ جو دفاعی اعتبار سے مضبوط اور محفوظ ہوتا تو وہ یوں کہتا کہ میں تو ام قرفہ سے بھی زیادہ محفوظ ہوں ۔ یہ اس لیے تھا کہ اس خاتون کے گھر کی حفاظت کے لیے پچاس شمشیر بردار محافظ ہر وقت چوکس رہتے تھے ۔ اور وہ سب کے سب اس کے محرم یعنی بیٹے، بھائی اور چچا وغیرہ تھے ۔ اس کی کنیت اس کے ایک قرفہ نامی بیٹے کی وجہ سے ام قرفہ تھی ۔ اس خاتون کے دس بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں ۔ یہ خاتون وادیٔ قریٰ کی ایک طرف رہائش پذیر تھی ۔ یہ جنگ رمضان المبارک ٦ھ ہجری میں وقوع پذیر ہوئی ۔

اس جنگ کا اصل سبب جو سیرت کی کتابوں میں مذکور ہے وہ یہ ہے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایک دفعہ تجارت کی غرض سے سرزمین شام کی طرف روانہ ہوئے، آپ کے پاس بعض صحابہ کرام کا سامان بھی تھا۔ جب یہ وادیٔ قریٰ میں پہنچے تو بنوفزارہ قبیلے کے کچھ لوگ ان سے ملے حضرت زید اور ان کے ساتھیوں کو مارا اور ان کے پاس جو کچھ مال تھا وہ چھین لیا حضرت زید رضی اللہ عنہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور آپ کو اس صورت حال سے آگاہ کیا ۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے بنوفزارہ سے لڑائی کرنے کی قسم کھائی تھی ۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ واپس آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا آپ نے اسے ایک لشکر کے ہمراہ ان کی طرف روانہ کیا اور جاتے وقت یہ ارشاد فرمایا، دیکھنا دن کو چھپ کر گذارنا اور رات کو سفر کرنا، حضرت زید رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی، دن کو چھپ جاتے اور رات کو سفر کرتے ان کے ساتھ بنوفزارہ کا ایک شخص راہبر کے طور پر تھا۔

بنوفزارہ کو کسی طرح اس بات کا پتہ چل گیا کہ لشکر اسلام ہماری طرف آ رہا ہے۔ انہوں نے ایک شخص کو نگرانی پر مامور کر دیا۔

صبح کے وقت وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر اس راہ کو دیکھتا جس سے لشکر اسلام کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آمد کی متوقع تھی اس کی نظر ایک دن سے قدرے کچھ زیادہ کی مسافت پر پڑتی کچھ دکھائی نہ دیتا اور نہ ہی دور دور تک لشکر کی آمد کے آثار دکھائی دیتے تو اپنے قبیلے میں آ کر اعلان کر دیتا کوئی خطرے کی بات نہیں بے فکر ہو کر اپنے مویشی چرانے کے لیے لے جاؤ۔ شام کو بھی اس نگران کا یہی معمول تھا جب اسے تسلی ہو جاتی کہ دور دور تک کسی کے آنے کے کوئی آثار دکھائی نہ دیتے تو یہ اعلان کر دیتا کوئی فکر کی بات نہیں، آرام سے میٹھی نیند سو جاؤ۔

جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی امارت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مشتمل لشکر کی منزل صرف ایک رات کی مسافت پر رہ گئی تو راستہ بتانے والا بھول گیا تو وہ لشکر کو ایک دوسرے راستے پر لے چلا اور چلتے چلتے شام پڑ گئی جب بنو فزارہ کے افراد نے دیکھا کہ لشکر غلط راہ پر پڑ گیا ہے تو انہوں نے شکر کا کلمہ پڑھا اور کہا چلو اچھا ہوا۔ لیکن لشکر اسلام رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھاتا ہوا اپنی اصل منزل کے قریب پہنچ گیا اور صبح ہوتے ہی اس نے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے بنو فزارہ پر حملہ کر دیا۔

بنو فزارہ کے افراد کو گھیرے میں لے کر قتل کر دیا اور ان کی سردار خاتون ام قرفہ کو گرفتار کر لیا۔ اس خاتون کو اپنی قوم میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے اس کی بیٹی جاریہ بنت مالک فزاریہ کو گرفتار کر لیا۔ ام قرفہ کو قتل کر دیا گیا اس لیے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی تھی۔

اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس خاتون نے اپنے تیس بیٹوں اور پوتوں کو تیار کر کے یہ حکم دیا تھا کہ جاؤ مدینے پر چڑھائی کرو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرو۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ''جنگ ام قرفۃ'' سے کامیاب و کامران ہو کر واپس آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر دستک دی۔ آپ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے۔ آپ جلدی سے اٹھے چادر گھسیٹتے ہوئے جلدی سے باہر تشریف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لائے۔ زید رضی اللہ عنہ سے آپ نے معانقہ کیا اور اسے بوسہ دیا اور اس سے صورت حال کے بارے میں دریافت کیا، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آپ کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس جنگ میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی امارت کی تعریف کی، حاکم نے مستدرکؒ میں جبیر بن مطعم کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" خَيْرُ أُمَرَآءِ السَّرَايَا زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ أَقْسَمُهُمْ بِالسَّوِيَّةِ، وَ اَعْدُلُهُمْ بِالرَّعِيَّةِ "

''زید بن حارثہ جنگی امراء میں امارت کے اعتبار سے برابر تقسیم کرنے کے لحاظ سے اور رعیت میں عدل و انصاف کے اعتبار سے سب سے بہتر ہیں۔''

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" مَا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَطُّ وَ فِيْهِمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ إِلَّا اَمَّرَهُ عَلَيْهِمْ "

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس لشکر کو بھی روانہ کرتے اگر اس میں زید بن حارثہ ہوتے تو اسے لشکر کا امیر بناتے۔''

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مسلسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ یا آپ کے حکم کے مطابق جنگوں میں شریک ہوتے رہے، یہاں تک جنگ موتہ میں شریک ہوئے اور اس میں جام شہادت نوش کیا اور اپنے اللہ سے جا ملے۔

شہادت کا منظر آپ آئندہ سطور میں ملاحظہ کریں گے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

دوڑتے ہوئے جنت میں داخل ہوئے:

۸ ہجری جمادی الأولی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ہزار افراد پر مشتمل لشکر تیار کیا تاکہ وہ مقام موتہ کی طرف روانہ ہو۔ اس لشکر میں حضرت خالد بن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ولید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ نے اس لشکر کا امیر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور یہ ارشاد فرمایا: اگر زید کو قتل کر دیا گیا تو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ امیر لشکر ہوں گے اگر جعفر کو قتل کر دیا گیا، تو امیر لشکر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ پھر ان کے لیے سفید رنگ کا جھنڈا بنایا اور یہ جھنڈا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھما دیا اور انہیں وصیت کی کہ اللہ کا نام لے کر جنگ لڑیں اور دشمن سے اللہ کے نام پر نبرد آزما ہوں۔

اور انہیں یہ وصیت کی کہ عورتوں بچوں اور بوڑھوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا۔ کوئی درخت نہ کاٹنا، اور نہ ہی کسی عمارت کو منہدم کرنا۔

لشکر اسلام روانہ ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ جھنڈا ہمارے جوانمرد بہادر کے سر پر لہرا رہا تھا۔

مسلمانوں کی دعائیں غازیوں کے کانوں میں رس گھول رہی تھیں مسلمان ان کو دعائیہ کلمات سے الوداع کہہ رہے تھے اللہ تعالیٰ تمہارا ساتھ دے۔ اللہ تمہاری طرف سے دفاع کرے۔ اللہ تم سب کو ہماری طرف صحیح سالم واپس لوٹائے۔

پھر لشکر روانہ ہوا اور سرزمین شام کی معان، جگہ پر پڑاؤ کیا۔ مسلمانوں کو یہ خبر ملی کہ ہرقل ایک لاکھ رومی فوج لے کر سرزمین شام کی معروف جگہ مآب پر پڑاؤ کر چکا ہے اور عرب قبائل لخم، جذام، تین اور بھراء وغیرہ سے مزید ایک لاکھ جنگجو افراد اس کے ساتھ آ ملے ہیں۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے مجاہدین نے اپنے قائد حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشاورت کی اور آخر کار یہ طے پایا کہ وہ ان بدکردار لوگوں کے ساتھ لڑائی کریں گے ان سے اس دین حنیف کی سربلندی کے لیے لڑیں گے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت عطا کی۔ وہ شہادت کی نیت سے تو گھروں سے روانہ ہوئے ہیں انہیں فتح مطلوب ہے یا شہادت۔

جنگ مؤتہ میں دونوں فریق آپس میں گتھم گتھا ہوئے، ایمان کی ہوا چلی اہل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایمان کے چہروں سے لگی، دو لاکھ جنگجوؤں کے حملوں کے سامنے ڈٹ گئے۔

رسول اللہ ﷺ کے محبوب نظر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے سفید جھنڈا اور میدان جنگ میں بہادری و جوانمردی کے وہ جوہر دکھلائے کہ جس کی مثال صرف ان لوگوں میں ہی مل سکتی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے شہسوار تھے جو آپ کی آنکھوں کے سامنے پروان چڑھے۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مسلسل لڑتے ہوئے قوم کے نیزوں سے چھلنی ہوگئے۔ بالآخر مالک بن رافلہ کے وار سے آپ زمین پر گر گئے اور جام شہادت نوش کر گئے۔ اس کے بعد جھنڈا حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے پکڑا وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر لشکر اسلام کا جھنڈا حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ میں لیا وہ جوانمردی سے لڑے اور وہ بھی شہید ہو گئے۔

رسول اللہ ﷺ کو زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی خبر ملی تو آپ نے اس کے حق میں دعا کی اور فرمایا: ''اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو، وہ دوڑتے ہوئے جنت میں داخل ہوا ہے۔''

علامہ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل الہمدانی کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کا پتہ چلا، تو آپ نے ان کی شان بیان کرتے ہوئے یہ دعا کی:

''الٰہی زید کو بخش۔''

''الٰہی زید کو بخش۔''

''الٰہی زید کو بخش۔''

''الٰہی جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کو بخش دے۔''

رسول اللہ ﷺ کو جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھیوں کے انجام کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پتہ چلا تو آپ کو حضرت زید رضی اللہ عنہ کی بیٹی ملی۔ آپ کے سامنے وہ ڈھائیں مار کر روئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ بھی رونے لگے یہاں تک کہ آپ کی روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔ سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ صورت حال دیکھ کر عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ہے؟۔''

آپ نے ارشاد فرمایا: ''یہ ایک حبیب کا اپنے حبیب کے لیے شوق ہے۔''

علامہ ابن الأثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب اسد الغابہ میں رقمطراز ہیں: ''کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جعفر اور زید کے قتل کی خبر ملی تو آپ رو پڑے، فرمایا:

''میرے دونوں بھائی تھے، میرے غمخوار، مجھ سے باتیں کرنے والے۔ ہم سے بچھڑ گئے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کی اطلاع دی۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اگر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے خلیفہ نامزد کرتے۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جب شہید ہوئے اس وقت اس کی عمر پچپن سال تھی۔

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور اس کی اولاد مسلمانوں کے درمیان محبت کی علامت بن گئے۔ یہ نہایت ہی مناسب ہے کہ ہم آپ کو یہ بھی بتا دیں کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

کہتے ہیں: ''کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

« بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظَّلَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ »

''اندھیروں میں مساجد کی طرف جانے والوں کو مکمل نور کی خوشخبری دے دیں جو انہیں قیامت کے روز میسر آئے گا۔''

اللہ اس سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۱.	سیر اعلام النبلآء:	۱/۲۲۰۔۲۳۰
۲.	طبقات ابن سعد:	۳/۴۰۔۴۷
۳.	المستدرک/حاکم:	۳/۲۳۵۔۲۴۱
۴.	مختصر تاریخ دمشق:	۹/۱۲۲۔۱۳۳
۵.	اسد الغابة:	۲/۱۲۹۔۱۳۲
۶.	تهذيب الاسماء واللغات:	۱/۲۰۲۔۲۰۳
۷.	البداية والنهاية:	۴/۲۵۴
۸.	العبر:	۱/۹
۹.	تاريخ الاسلام ذهبی:	مغازی
۱۰.	مجمع الزوائد:	۹/۲۷۴،۲۷۵
۱۱.	العقد الثمين:	۲/۴۵۹۔۴۷۳
۱۲.	تهذيب التهذيب:	۳/۴۰۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زید بن خطاب

رضی اللہ عنہ

- جس نے اپنے بھائی عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بڑا بھائی تھا۔
- جو بلند مرتبہ شہسوار اور بہادر صحابہ میں سے تھا۔
- جس کے مقدر میں تمام غزوات نبویہ میں حصہ لینے کا شرف لکھ دیا گیا۔
- جو ۱۲ ہجری کو جنگ یمامہ میں شہید ہوا۔
- جس کے بھائی عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں اپنے احساسات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ''جونہی باد صبا چلتی ہے تو میں زید کی خوشبو محسوس کرتا ہوں۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ

سردار، مجاہد اور متقی:

ہمارے شہسوار نے اس وقت اسلام قبول کیا، جب کہ اسلام ابھی اپنے ابتدائی مراحل میں تھا، ابھی اس کی خوشبو دنیا میں عام طور پر پھیلی نہ تھی۔

اسے اپنے بھائی امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے۔ اسلام قبول کرنے کے اعتبار سے اسے اولین سابقین میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

آپ کو بھلا کیا معلوم کہ اولین سابقین میں شامل ہونے کا کیا مقام و مرتبہ ہے؟

یہ متقی شہسوار کو اللہ تعالیٰ نے جسمانی طاقت کی فراوانی عطا کی تھی، یہ دراز قد، گندمی رنگ، بڑے بارعب اور جاہ وجلال والے تھے اس کے گندمی چہرے پر اخلاص اور احتیاط کی علامتیں نمایاں دکھائی دیتی تھیں اور دل میں صدق و وفا کی علامتیں جاگزیں تھیں۔

میرا خیال ہے کہ آپ خاندان بنو عدی کے اس شہسوار اور مجاہدین کے شیر کو پہچان چکے ہوں گے۔ یہ واقعی شہسواروں کا سرخیل تھا۔ شہسواری کی دنیا میں اس کی بڑی شہرت تھی، میدان ہائے شہسواری نے اس کی جوانمردی کے کئی رنگ دیکھے، جس نے اسے جرأت وشجاعت اور بہادری کی دنیا میں بام عروج تک پہنچا دیا۔

ہمارا یہ بہادر جوان مسیلمہ کذاب کی قیادت میں پھیلنے والے فتنہ ارتداد کے جراثیم کو ختم کرنے کے لیے میدان میں اترا اور اس دن شہادت کے زیور سے آراستگی اس کے نصیب میں آئی۔ اس روز شہادت کو مدرسہ محمدیہ کے ان تربیت یافتہ شہسواروں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے مل کر اپنے گلے لگایا، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے گئے وعدے کو سچ کر دکھلایا۔

اب ہم ابوعبدالرحمٰن زید بن خطاب بن نفیل القرشی العدوی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی سعادت حاصل کرتے ہیں، جو ایک سردار، شہید، مجاہد اور متقی انسان تھا۔

ہجرت کے سفر میں حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ اہل ایمان کی اس جماعت کے ساتھ تھے، جس میں اس کا بھائی عمر بن خطاب بھی تھا۔ جس نے اپنی ہجرت کا قریش کے سرداروں میں باقاعدہ اعلان کیا۔ وہ اس طرح کہ:

''بیت اللہ کے سات چکر لگائے۔ پھر مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کی پھر قریش کے ایک ایک حلقے کے پاس کھڑے ہو کر بآواز بلند کہا۔ تمہارے چہرے جھلس جائیں تمہاری ناک خاک آلود ہو، جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی ما، اس سے محروم ہو جائے اس کی اولاد یتیم ہو جائے یا اس کی بیوی بیوہ ہو جائے تو وہ مجھے وادی مکہ کے باہر آ کر مل لے۔ سن لو! میں ہجرت کر کے جا رہا ہوں، جس میں جرأت ہو مجھے روک کر دکھائے۔''

چند کمزور لوگوں کے علاوہ اس کے پیچھے کوئی نہ آیا، انہیں سمجھایا بجھایا اور آپ ہجرت کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ آپ کے ہمراہ اہل خانہ اور قوم کے چند افراد تھے اور بعض کمزور مسلمان بھی آپ کے ساتھ، کو غنیمت جانتے ہوئے ساتھ ہو لیے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قافلے میں تقریباً بیس سوار تھے۔ ان میں اس کے بھائی زید کے علاوہ عیاش بن ابی ربیعہ خنیس بن حذافہ السہمی یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے داماد تھے، آپ کی بیٹی حضرت حفصہ اس کی منکوحہ تھی اور حضرت سعید بن زید بن عمرو، یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی تھے، آپ کی ہمشیرہ فاطمہ بنت خطاب اس کی بیوی تھی۔

ان کے علاوہ بنو بکیر کے چار افراد، ایاس، عاقل، عامر اور خالد بھی تھے، یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سب اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور عنایت سے مدینہ منورہ کی طرف چلے۔

جب مہاجرین مدینے پہنچے تو سبھی وادی قباء میں رفاعۃ بن عبدالمنذر کے ہاں ٹھہرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن خطاب اور معن بن عدی انصاری رضی اللہ عنہما کی العجلانی کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم کیا، یہ دونوں جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

میں بھی شہادت چاہتا ہوں جس طرح تم چاہتے ہو:

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کے قتال کا حکم دیا تو زید بن خطاب رضی اللہ عنہ ان شہسواروں میں سب سے پہلے نمبر پر تھے، جنھوں نے داعی جہاد کی دعوت کو قبول کیا اور جو اللہ کی رضا، اس کی مغفرت اور اجر عظیم حاصل کرنے کی خاطر جلدی سے آگے بڑھے۔

جب غزوہ بدر بپا ہوا تو زید بن خطاب رضی اللہ عنہ مدرسہ نبویہ کے ان سپاہیوں میں شامل تھے، جو اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے لیے اور کافروں کے کلمے کو نیچا دکھلانے کے لیے اپنے گھروں سے نکلے۔

مسلمان موحدین کی کامیابی و کامرانی پر یہ معرکہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس معرکے میں زید بن خطاب رضی اللہ عنہ سعادت مندوں کی اس فہرست میں شامل تھے، جن کے لیے جنت واجب ہو چکی تھی۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہے۔

غزوۂ احد کا اعلان ہوا تو زید بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، یہ ان شہسواروں میں شامل تھے، جنھوں نے دنیا کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا تھا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس تھا وہ بہتر اور باقی رہنے والا تھا۔ کیا شہادت سے بڑھ کر بھی کوئی تمغہ ہو سکتا ہے؟

وہاں احد پہاڑ کے دامن میں وہ پہاڑ، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محبوب گردانتے تھے، وہاں زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جانی قربانی، کمال درجے کی شجاعت اور خوبصورت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انداز میں ایثار کی مثال قائم کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، نہیں نہیں بلکہ وہ اپنے قول و عمل سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اٹھے۔ اس موقع پر اس کے بھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے۔ اس کے کان میں پیار بھرے انداز سے کہا: ''اے زید! آپ میری درع لے لیں تاکہ آپ اسے پہن کر دشمن کے تیروں، نیزوں اور تلواروں سے اپنے جسم کو بچا سکیں۔''

شرابِ ایمان سے لبریز لہجے میں لطیف انداز میں مسکراتے ہوئے: زید بن خطاب نے کہا: ''اے عمر! میں بھی شہادت چاہتا ہوں جس طرح تم چاہتے ہو۔''

زید اور عمر دونوں بھائیوں نے درع کو چھوڑا اور دونوں شعلہ بار لڑائی میں کود پڑے، دونوں میں سے ہر ایک شہادت کا خواہاں تھا۔

زید رضی اللہ عنہ مسلسل جنگوں میں شریک ہوتے رہے۔ غزوۂ خندق میں شریک ہوئے۔ حدیبیہ مقام پر بیعت رضوان میں شریک ہوئے، اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر موت پر بیعت کی۔

ان خوش نصیب لوگوں کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی، جنہوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام جنگوں میں شریک ہوئے ہر معرکے میں قابل قدر کارنامے سرانجام دیئے۔

نیکی کی طرف پیش قدمی کرنے والا:

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کی گئی، تو کمینے لوگوں کی گردنیں تن گئیں۔ انہوں نے بڑے ہی مذموم کردار کو اپنانے کا ارادہ کرلیا کہ وہ مدنی سلطنت کا پٹہ اپنی گردنوں سے اتار دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے جس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گمراہی اور حماقت میں زندگی بسر کر رہے تھے؟ اسی ماحول میں پھر سے لوٹ جائیں۔

اسی لئے عرب کے بعض قبائل مرتد ہوگئے۔ نفاق کے شگوفے پھوٹ پڑے۔ یہودیت و نصرانیت پھر سے پروان چڑھنے لگی۔ مسلمانوں کے دشمن زیادہ ہو گئے۔ بعض مسلمان اپنے نبی علیہ السلام کی وفات سے خنک برساتی رات میں بھیگی بکری کی طرح بزدل ہوگئے۔

مختلف مقامات پر نبوت کا دعویٰ کرنے والے ظاہر ہوئے، انہوں نے خیال کیا کہ ان کی طرف بھی اسی طرح وحی نازل ہوتی ہے، جس طرح حضرت محمد ﷺ کی طرف وحی نازل ہوتی ہے۔ ان میں اسود عنسی، مسیلمہ بن حبیب کذاب وغیرہ منظر عام پر آئے۔ مسیلمہ کا معاملہ قدرے سنگین تھا، اس نے بڑی سرکشی اور انارکی پھیلا رکھی تھی۔ اس موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مشہور و معروف موقف اختیار کیا۔ آپ نے فتنۂ ارتداد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا فیصلہ کیا، مسیلمہ کذاب نے یمامہ میں اتنی جڑیں مضبوط کر لیں تھیں، ان جڑوں کو اکھاڑنے کے لیے بڑی قربانی کی ضرورت تھی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر اسلام یمامہ کی طرف روانہ ہوا۔ اس لشکر میں ہمارے شہسوار بہادر، حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ اس لشکر میں مہاجرین کے سپہ سالار ہونے کی حیثیت سے جھنڈا اسی کے ہاتھ میں تھا۔

یمامہ میں جنگ کا شعلہ بھڑکا، لڑائی شدت اختیار کر گئی۔ زور کا رن پڑا بہت سے شہسواران اسلام داد شجاعت دیتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے، ان میں انصار کے خطیب ثابت بن قیس بھی تھے۔ جس نے مسلمانوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

''مسلمانو! تم نے بڑی ہی ناگوار عادت کو اپنا رکھا ہے۔''

پھر اہل یمامہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ کہا:

''الٰہی جس کی یہ لوگ پوجا کرتے ہیں، میں اس سے برأت کا اعلان کرتا ہوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور مسلمانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''یہ جو کچھ کر رہے ہیں، میں اس سے بھی برأت کا اعلان کرتا ہوں پھر اس نے لڑتے ہوئے اور والہانہ انداز میں جہاد کرتے ہوئے اپنے آپ کو لڑائی میں پھینک دیا، زخموں سے چھلنی ہوئے جسم کے ہر حصے پر زخم لگے، یہاں تک کہ جام شہادت نوش کر لیا۔شہادت پا کر اپنے رب کے ہاں زندہ جاوید ہو گئے۔

اس زور کی معرکہ آرائی اور شعلہ بار لڑائی میں زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ایسی بڑی مہم سر کی، جس کا مرتدین کی حرکات کو ختم کرنے میں بڑا ہی مؤثر کردار ثابت ہوا۔

ہوا یہ کہ حضرت زید بن خطاب نے رضی اللہ عنہ اس خائن اور دھوکے باز کو قتل کر دیا جو نہار الرجال کے نام سے مشہور و معروف تھا اور بنو حنیفہ کا قائد بن کر لڑائی کے لیے روانہ ہوا تھا، زید بن خطاب کا اس سے آمنا سامنا ہوا اور اسے موت کے گھاٹ اتار دیا، اور اثم و عصیان اور فسق و فجور سے ملوث روح والے جسم کو نیست و نابود کر دیا۔

ان کٹھن گھڑیوں میں قوم جوانمرد، جرأت مند، شہسوار زید بن خطاب رضی اللہ عنہ سے باتیں کرنے لگے اور آپ سے دریافت کرنے لگے اب کیا کریں تو اس متقی پرہیزگار صاف دل شہسوار نے دوٹوک انداز میں کہا اور یہ تو ان لوگوں میں سے تھا، جو اللہ کی راہ میں شہادت تو پسند کرتے ہیں۔ اس نے کہا: ''اللہ کی قسم! میں آج اس وقت کوئی بات نہیں کروں گا، جب تک انہیں شکست نہ دے دوں یا میں اپنے اللہ سے نہ جا ملوں۔ میں تو یہی کہوں گا کہ لوگو! اپنی آنکھیں بند کر لو اور اپنی زبانیں دانتوں میں دے لو اپنے دشمن کو مارو اور آگے ہی بڑھتے جاؤ۔''

زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کافر قوم کے مقابلے میں نبرد آزما ہوئے اور انہیں تہہ تیغ کرنے لگے۔ اس کا لشکر اس کے پیچھے تھا اور وہ مہاجرین کا جھنڈا تھامے ہوئے تھے اور وہ لڑتے لڑتے جام شہادت نوش کر کے اپنے اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔ اس طرح اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا نام ہمیشہ رہنے والے اور نیکیوں کو اپنے دامن میں سمیٹتے ہوئے، جنت کی طرف سبقت لے جانے والوں کی فہرست میں شامل کر لیا گیا، جنہیں اپنے رب کے ہاں رزق دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنا فضل و کرم انہیں عطا کیا ہے اس پر وہ خوش ہیں۔ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ ماہ ربیع الاول ۱۲ھ ہجری کو شہید ہوئے۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ جنگ یمامہ میں تقریباً چھ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

اس کے بعد اے زید کیا ہے؟

زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زندگی میں چند ایسے نادر لمحات آتے ہیں، جو اس شخص کی عظمت کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور شہسواران اسلام میں اس کے مرتبے کو بلند کرتے ہیں اور اہل ایمان کے دلوں میں اس کی اہمیت کو جاگزیں کر دیتے ہیں اور خاص طور پر امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دل میں اس کا مقام اور بڑھ جاتا ہے۔

حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں اپنی زندگی کے بہت سے روشن اور دلکش پہلوؤں سے روشناس کرایا اور خاص طور پہ پہلا تمغۂ شہادت حاصل کرنے اور جام شہادت نوش کرنے کے بعد اس کی سیرت میں نمایاں دکھائی دینے لگے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دل میں اس کا خیال پیوست ہو گیا اور یہ اس کی شہادت پر بڑے غمگین ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ یہ میرا بھائی دو اچھائیوں کے حصول میں مجھ سے سبقت لے گیا۔

مجھ سے پہلے اس نے اسلام قبول کیا۔ اور مجھ سے پہلے اس نے شہادت حاصل کی۔ اور یہ اکثر فرمایا کرتے تھے:

''جب بھی بادِ صبا چلتی ہے تو مجھے زید کی خوشبو آتی ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یگانۂ روزگار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اس وقت ایک دلچسپ اور یادگار ملاقات ہوتی ہے، جب وہ جنگ یمامہ سے کارہائے نمایاں سرانجام دیتے ہوئے واپس آتے ہیں، جب اس کا والد عمر رضی اللہ عنہ اس سے ملا تو اس سے کہا: ''تم کیسے آئے زید تو ہلاک ہوگئے۔ تو نے مجھ سے اپنا چہرہ کیوں نہ چھپالیا؟۔''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک عالم، عابد اور مجاہد کے روپ میں جواب دیا:

''ابا جان میری دلی خواہش تھی ایسا ہو کہ مجھے شہادت نصیب ہو جائے۔ لیکن میں پیچھے رہ گیا، اللہ نے اسے شہادت کا شرف بخش دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا:

''اس نے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی آرزو کی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے شہادت سے سرفراز کردیا میں نے بھی کوشش کی کہ شہادت کے اعزاز سے نوازا جاؤں لیکن مجھے شہادت نصیب نہ ہوئی۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بھائی کو نہ بھولے اور کسی دن اس کا خیال ذہن سے محو نہ ہوا۔ صبح وشام اس کی یاد بدستور دل ودماغ میں رہتی۔

ان شخصیات کی سیرت میں اس نوعیت کے حیرت انگیز لمحات سے مصادر ومراجع کے صفحات بھرے پڑے ہیں اور تاریخی ورثہ ان مردان ذی وقار کی عظمت کو بڑے فخر سے بیان کرتا ہے اور عظمت اسلام کی داستان بالکل واضح ہوتی ہے۔ باوجودیکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں بہت زیادہ غمگین تھے لیکن جب ان کا اپنے بھائی کے قاتل ابومریم حنفی سے آمنا سامنا ہوا۔ تو اسے کچھ نہ کہا: '' کیونکہ وہ اسلام قبول کرچکا تھا۔''

علامہ ابن سعد نے طبقات میں کثیر بن عبداللہ المزنی سے، اس نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادے سے روایت کیا، کہتے ہیں: ''میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے سنا کہ وہ ابو مریم حنفی سے دریافت کرتے ہیں:

''کیا تو نے زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے؟ ابو مریم نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے میرے ہاتھوں عزت عطا کی اور اس کے ہاتھ سے ذلیل وخوار نہیں کیا۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''اس دن یعنی جنگ کے دوران مسلمانوں نے تمہارے کتنے افراد قتل کئے۔''

اس نے کہا: ''چودہ سے قدرے زیادہ افراد قتل کئے۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''بڑے برے تھے یہ لوگ جو قتل ہوئے۔''

ابو مریم نے کہا: ''شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھے باقی رہنے دیا۔ یہاں تک کہ میں اس دین کی طرف لوٹ آیا، جس کو اللہ نے اپنے نبی علیہ السلام اور مسلمانوں کے لیے پسند کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی بات سن کر بہت خوش ہوئے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

زید کی یادیں کتنی ہی رس بھری ہیں:

زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی یاد اپنے بھائی کے دل میں جڑ پکڑ لیتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی متمم بن نویرۃ سے مشہور و معروف ملاقات سے ادب اور مرثیے کے موضوع پر لکھی جانے والی کتابیں اٹی پڑی ہیں کہ مالک بن نویرہ کو مرتدین کے خلاف لڑی جانے والی جنگوں میں قتل کر دیا گیا۔ متمم بن نویرہ نے اپنے بھائی کے غم میں بڑے مرثیے کہے۔ جو عربی اشعار کے سرچشمے شمار ہوتے ہیں۔

ادبی کتابوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور متمم کی ملاقات اور جان پہچان کا ذکر کچھ یوں ملتا ہے کہ آپ ایک دن صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے سلام پھیرا تو ایک چھوٹے قد بھینگی آنکھوں والا، کندھے پر کمان لٹکائے اور اپنے ہاتھ میں نیزا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پکڑے ہوئے کھڑا تھا۔ آپ نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟''

پھر پہچان لیا کہ یہ متمم بن نویرہ ہے، آپ نے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ شعر سنائے جو اس نے اپنے بھائی کے غم میں کہے ہیں۔ تو اس نے ایک قصیدہ سنایا، یہاں تک کہ ان اشعار تک پہنچا۔

كُنَّا كَنَدْمَانَي جَذِيْمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّيْ وَ مَالِكًا
لِطُوْلِ اِجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعَا

۱۔ ''ہم دونوں ایک طویل زمانے سے جذیمہ کے دو شرابی دوستوں کی طرح رہتے تھے، یہاں تک کہ ہمارے بارے میں یہ کہا گیا کہ یہ دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے۔''

۲۔ ''لیکن جب میں اور مالک دونوں جدا ہوئے تو ایسے لگا جیسے ہم نے ایک رات بھی اکٹھے نہیں گزاری۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار سن کر ارشاد فرمایا: ''اللہ کی قسم اصل مرثیہ تو یہ ہے میری دلی خواہش ہے اگر مجھے عمدہ انداز میں شعر گوئی کا ذوق ہوتا تو میں اپنے بھائی کے لیے ایسا ہی مرثیہ کہتا جو تو نے اپنے بھائی کے لیے کہا ہے۔

متمم نے جواب میں کہا اگر میرا بھائی اس طرح فوت ہوتا، جس طرح تیرا بھائی فوت ہوا ہے تو میں قطعاً مرثیہ نہ کہتا کیونکہ شہادت تو سعادت کی موت ہوتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب متمم کی بات سنی تو یہ ارشاد فرمایا: ''جس طرح متمم بن نویرہ نے میرے ساتھ میرے بھائی کی تعزیت کی اس طرح کسی اور نے تعزیت نہیں کی۔

ادیبانہ انداز میں کی گئی گفتگو عمدہ پیرایہ اختیار کر لیتی ہے۔ ادب میں ایسے لمحات بھی آئے ہیں، جو دنوں کو چمکانے ہمتوں کو مہمیز کرنے اور طبیعتوں کو مہذب بنانے کا باعث بنتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ادبی دنیا میں مقام و مرتبہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں اپنے بھائی کی محبت کی سرشاری ہماری گفتگو کا موضوع بنی ہوئی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے متمم بن نویرہ سے کہا: ''تجھے اپنے بھائی کی جدائی کا کتنا غم ہے۔'' اس نے کہا: ''دیکھئے میری یہ ایک آنکھ پہلے ہی ختم ہو چکی ہے، میں نے درست آنکھ سے آنسو بہائے اور میں اس کثرت سے رویا کہ میری اندھی آنکھ سے بھی آنسو ٹپکنے لگے۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''واقعی یہ بڑا شدید غم ہے، کسی نے بھی اپنے پیارے پر اتنا غم نہیں کیا جتنا اس نے کیا ہے۔''

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ زید بن خطاب رضی اللہ عنہ پر رحم کرے، اگر میں شعر کہنے پر قادر ہوتا تو اسی طرح آہ و بکا کرتا، جس طرح تو نے اپنے بھائی کے بارے میں کی ہے۔''

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ متمم نے زید کے بارے میں بھی مرثیہ کہا: ''لیکن اس میں زیادہ غم کا اظہار نہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا:

''آپ نے زید رضی اللہ عنہ کے حق میں ایسا مرثیہ نہیں کہا جیسا مالک بن نویرہ کے بارے میں کہا ہے۔''، تو اس نے کہا: ''اللہ کی قسم! مالک کے لیے جو تحریک میرے دل میں پیدا ہوئی، وہ زید کے حق میں پیدا نہ ہو سکی۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

اُدب کے جھونکے:

ادب کے خوشگوار جھونکے اور جادو بھری سرسراہٹ ہوتی ہے، جو دلوں سے اٹھکیلیاں کرتی ہے اور دلوں کے خفیہ زاویوں کو حرکت دیتی ہے۔ یہ اٹھکیلیاں خوشگوار معانی اور عمدہ صفات کی حامل ہوتی ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہم زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے، اب اس مقام پر آ کھڑے ہوئے ہیں کہ آپ کو یہ بات بتائیں کہ شعراء نے مالک بن نویرہ اور اس کے بھائی متمم بن نویرہ کی مثالیں اپنے اشعار میں بیان کیں۔

جیسا کہ مشہور شاعر ابن حیوس کہتا ہے:

وَ فَجِيْعَةَ بَيْنَ مِثْلِ صَرعَةِ مَالِكٍ
وَ يَقْبحُ لِي اَنْ لَا أَكُوْنَ مُتَمِمَا

''مالک بن نویرہ شدید حادثے کا شکار ہوا تو میرے لیے بہت بری بات ہے کہ متمم کا کردار ادا نہ کروں۔''

ابو بکر محمد بن عیسیٰ الدانی، جو ابن اللبان کے لقب سے معروف ہے وہ اپنے قصیدے میں یہ اشعار کہتا ہے:

حَكَيْتَ وَ قَدْ فَارَقْتَ مُلْكَ مَالِكًا
وَمِنْ وَ لَهِي أَحْكِي عَلَيْكَ مُتَمِمًا

''تو نے اپنا ملک چھوڑ کر مالک بن نویرہ کی یاد تازہ کر دی اور میں وفورِ غم سے متمم کی طرح تجھ پر مرثیہ کہوں گا۔''

اسی طرح ابن مجاور دمشقی کہتا ہے:

أيَا مَالِكِي فِي الْقَلْبِ مِنْكَ نُوَيْرَةٌ
وَ إِنسانَ عَيْنِي فِي هَوَاكَ مُتَمِمِ

''اے مالک میرے دل میں تیری محبت اس طرح ہے جس طرح نویرہ کے دل میں تھی اور میری آنکھ تیرے غم میں متمم کی طرح رو رہی ہے۔''

اسی طرح قاضی ابن سناء الملک کا کہنا ہے:

بَكَيْتُ بَكِلْتا مَقْلَتَيَّ كَأَنَّنِي
أُتَمِمُ مَا قَدْ فَاتَ عَيْنُ مُتَمِمِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''میں اپنی دونوں آنکھوں سے رویا گویا کہ میں متمم بن نویرہ کے رونے کی کمی پوری کرتا ہوں۔''

یہ متمم بن نویرہ کا اپنے بھائی کے بارے میں مرثیہ ہے، جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی عمدہ قرار دیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی متمم بن نویرہ سے ملتے تو اس سے اپنے بھائی کے بارے میں لکھے گئے قصیدے کے اشعار سنتے تو متمم آپ کو وہ قصیدہ سناتا۔ یہ قصیدہ عربی اشعار کا سرچشمہ تصور کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں الفاظ کی ترتیب، معانی کی موافقت خیالات کی باریکی اور کلمات کا چناؤ بہت ہی عمدہ انداز میں کیا گیا ہے۔ اس قصیدے کا پہلا شعر ملاحظہ فرمائیں:

لَعَمْرِی وَ مَا عُمْرِی بِتَأْبِیْنِ هَالِكٍ
وَلَا جَزْعًا مِمَّا أَصَابُ فَاَوجَعَا

''مجھے اپنے زندگی کی قسم میری عادت کسی کے مرنے یا ہلاک ہونے پر جزع فزع کرنے کی نہیں۔''

اور اس قصیدے کے باقی مشہور و معروف اشعار یہ ہیں:

وَ كُنَّا كَنَدْمَانِیْ جَذِیْمَةَ حَقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتی قِیْلَ لَنْ یَتَصَدَّعَا
وَ عِشْنَا بِخَیْرٍ فِی الْحَیَاةِ وَقَبْلَنَا
أَصَابُ الْمَنَایَا رَهْطُ كِسْرىٰ وَ تُبَّعاً
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّی وَ مَالِكًا
لِطُوْلِ اِجْتِمَاعٍ لَم نَبِتْ لَیْلَةً مَعًا

۱۔ ''ہم جذیمہ کے دو دوستوں کی طرح طویل عرصہ تک ایک ساتھ رہے یہاں تک کہ یہ کہا جانے لگا کہ یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۔ ’’ہم نے اپنی زندگی خیر و عافیت سے بسر کی اور ہم سے پہلے موت کسریٰ اور تبع پر وارد ہوتی رہی۔‘‘

۳۔ ’’جب میں اور مالک بن نویرہ جدا ہوتے تو اتنی دیر اکٹھا رہنے کے باوجود یوں لگا جیسے ہم ایک رات بھی اکٹھے نہیں رہے۔

یہ قصیدہ بڑا طویل ہے جو مفضلیات، الأغانی اور دیگر ادب کی کتابوں میں مذکور ہے۔

ہم نے تھوڑا سا وقت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی سیرت نگاری میں صرف کیا اور اس کی زندگی کے حیرت انگیز کارناموں سے لطف اندوز ہوئے اور اس کی سیرت کی مہک سے شاد کام ہوئے۔ ہمارا یہ سفر ادب کی دنیا میں ایک انوکھا سفر تھا۔ کہ ہم نے چند لمحات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسواروں کے محاسن بیان کرنے میں گزارے۔

زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کے محاسن میں سے ذرا یہ خوبی بھی ذہن نشین کر لیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرنے کی سعادت حاصل کی اور اس سے اس کے بیٹے عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں بیان کیں۔ اور اس سے اس کے بھائی کے بیٹے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مشہور و معروف یہ حدیث بیان کی۔ جس میں گھروں میں پالتو جانوروں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ بخاری، مسلم، سنن ابی داؤد اور ترمذی میں مذکور ہے۔

اللہ زید بن خطاب رضی اللہ عنہ پر راضی ہو۔ اسے جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسواروں کی سیرت سے نفع حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے۔

ہم اپنے شہسوار زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کو الوداع کہتے ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زید کے بارے میں کہی باتوں کا تذکرہ کرنے میں خوشی محسوس کریں گے۔ وہ فرماتے ہیں: ’’مجھے زید کی خوشبو آتی ہے۔ اللہ میرے بھائی زید پر رحم فرمائے، وہ مجھ سے دو خوبیوں میں سبقت لے گیا، مجھ سے پہلے اس نے اسلام قبول کیا اور مجھ سے پہلے اس نے شہادت پائی۔‘‘

❁ ...... ❁ ...... ❁

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۱. طبقات ابن سعد: ۳/۳۷۶.۳۷۸
۲. نسب قریش: صفحہ:۳۴۷،۳۴۸
۳. حلیة الاولیا: ۱/۳٦۷
۴. الاستیعاب: ۱/۵۲۲.۵۲۵
۵. تهذیب الاسماء واللغات: ۱/۲۰۳،۲۰۴
٦. البدایة والنهایة: ٦/۳۳٦
۷. العبر: ۱/۱۴
۸. سیر اعلام النبلاء: ۱/۲۹۷.۲۹۹
۹. العقد الثمین: ۴/۴۷۳.۴۷٦
۱۰. الاصابة: ۱/۵۴۷،۵۴۸

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زید بن سہل رضی اللہ عنہ

- جوانمرد، بہادر، تیر انداز، بلند بانگ جہاد اور شہسواری کا دلدادہ اور سخاوت کے حوالے سے اس کے بیشتر کارنامے زبان زد عام ہیں۔
- اس کے اسلام قبول کرنے کی داستان بھی بڑی دلچسپ ہے اور وہ ام سلیم بنت ملحان کا شوہر نامدار ہے۔
- وہ تمام جنگوں میں شریک ہوا اور غزوہ احد میں تو اس نے بڑا ہی کریمانہ موقف اختیار کیا۔
- اس کی شجاعت مثالی تھی، اس نے غزوہ حنین میں بیس مشرک قتل کئے۔
- اس نے (۹۲) اُحادیث روایت کیں، جب وفات پائی تو اس کی عمر ۷۰ سال تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زید بن سہل ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

بہادری کے رنگ:

اس میں بہادری کی تمام خوبیاں پائی جاتی تھیں، جنھوں نے اسے رسول اللہ ﷺ کے ان شہسواروں میں لا کھڑا کیا تھا، جن پر کٹھن گھڑیوں، مشکل معاملات اور شدید مصائب کے اوقات میں اعتماد کیا جاتا ہے۔

وہ بڑا بہادر، شہسوار، تیر انداز، دلیر، بلند بانگ، درمیانہ قد، گندمی رنگ، حافظ، حدیث کا راوی، معزز، سخی، غرضیکہ ہر قسم کی خوبیوں کا سنگم تھا۔

شیر دل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ جری شیر ظاہر ہوتا ہے۔ تا کہ رسول اللہ ﷺ کے غزوات میں اپنا دائرہ بنائے، غزوہ احد اور غزوہ حنین میں اس نے کمال کر دیا۔

علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب اسد الغابہ میں اس کی تعریف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ یہ قابل ذکر بہادر صحابہ کرام میں سے تھا۔ اور مشہور تیر اندازوں میں اس کا شمار ہوتا تھا۔ غزوہ احد میں تو اس نے کمال کر دکھایا، نبی کریم ﷺ کو بچانے کی خاطر تیر اپنے جسم پر سہتے رہے۔

جس طرف سے بھی تیر آتا آگے بڑھ کر اپنا سینہ تان دیتے۔ تا کہ رسول اللہ ﷺ کو اس تیر سے بچا لیں:

اور یہ کہہ رہے تھے یا رسول اللہ ﷺ آپ کے سینے سے پہلے میرا سینہ اور آپ کی جان سے پہلے میری جان میں آپ پہ قربان۔

یہ بہادران شہسواروں میں سے تھا، جن کے دلوں میں اس وقت سے جہاد کی محبت جاگزیں ہو چکی تھی، جب سے انہوں نے اسلام کو پہچان لیا تھا اور جب سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایمان جھونکے ان کے دلوں کی گہرائیوں کو چھو چکے تھے اور ان کا یہ شعار ہمارے رب تعالیٰ کا یہ فرمان بن چکا تھا۔

﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَ ثِقَالًا وَ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذَالِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ [التوبة=٩:٤١]

''نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔''

ہمارے اس بہادر شہسوار نے اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال کا نظرانہ پیش کیا، کیا اس نے اپنی تجارت میں خوب نفع کمایا؟

ہاں ہاں! یہ بہت عمدہ و اعلیٰ تجارت تھی، یہ بہت اچھا راستہ تھا، جس پر وہ چلا اور کامیاب رہا۔ بہت خوب راہ اپنائی۔

اب ہم اس ہونہار شہسوار کی جان پہچان کے لیے میدان میں آتے ہیں۔

تمام مصادر اور تاریخی کتابوں میں متفقہ طور پر اس کی کنیت اور نام یہ لکھا گیا ہے۔

ابو طلحہ زید بن سہل بن الاسود انصاری النجاری الخزرجی المدنی۔ صحابی رسول علیہ السلام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں زاد تھے۔ اور مشہور و معروف بدری تھے۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اور اسلام:

ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کی داستان بھی بڑی دلچسپ و دلفریب ہے۔ ہوا یہ کہ ام سلیم بنت ملحان پہلے یہ انس رضی اللہ عنہ کے والد مالک کی بیوی تھی۔ مالک نے اپنی اس بیوی سے کہا یہ شخص یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب کو حرام قرار دے رہا ہے۔ وہ مکے سے چلا اور شام پہنچ گیا اور وہاں حالت شرک میں ہی قتل ہو گیا۔

ابو طلحہ انصاری کو جب اس صورت حال کا علم ہوا، اس نے ام سلیم کو شادی ک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پیغام دیا۔ یہ دائرہ ایمان میں داخل ہو چکی تھی اور ابوطلحہ کے اسلام قبول کرنے کا سبب بنی۔ اس نے پیغام ملنے پر کہا: ''تجھ جیسے کو مسترد تو نہیں کیا جاتا لیکن تم کافر مرد ہو اور میں مسلمان خاتون ہوں۔

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''مجھے کیا کرنا ہوگا؟۔''

اس نے کہا: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دیں۔'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہو گیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے پاس ابوطلحہ آیا ہے۔ اسلام کی چمک اس کی آنکھوں کے درمیان واضح دکھائی دے رہی ہے۔''

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا، اسلام ہی ام سلیم کا مہر قرار پایا۔ ثابت بن اسلم البنانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم نے ام سلیم سے عمدہ مہر کسی کا نہ دیکھا ہے نہ سنا۔ دونوں میاں بیوی سے ایمان و اسلام کی تاریخ میں بڑے حیرت انگیز اور دلچسپ و دلفریب موقف اختیار کیے۔

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جس دن سے اسلام قبول کیا، وہ حبیب اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں قائم مدرسہ نبوت کے شہسواروں میں شامل ہو گئے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بہادری:

ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان شہسواروں میں سے ایک تھے، جو غزوہ بدر، احد، خندق، بیعت رضوان اور دیگر تمام جنگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور ان جنگوں میں انہوں نے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے، جب بنونجار کے شہسواروں کا تذکرہ کیا جاتا تو ابوطلحہ ان میں سرفہرست دکھائی دیتے ہیں اور جب مشہور و معروف تیر انداز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ ہوتا ہے تو ابو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طلحہ رضی اللہ عنہ پیش پیش دکھائی دیتے ہیں۔

غزوۂ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے سامنے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بہادری اور صبر واستقامت کا نہایت ہی عمدہ پیرائے میں مظاہرہ کیا۔

مردانگی کی جملہ خوبیوں کو اپنے اندر جذب کرتے ہوئے شجاعت کے ایسے رنگ دکھلائے کہ دشمن کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔

ایمانی بہادری کی جملہ خصوصیات اس میں ایک ساتھ جمع ہو گئیں، جس سے نفسیاتی طور پر شجاعت میں بے پناہ اضافہ ہو گیا اور جسمانی طاقت بھی سر چند دکھائی دینے لگی، جس سے یہ ان شہسواروں میں شامل ہو گئے۔ جو قتال کے دوران سخت جان ہوئے ہیں اور وہ تیروں کی جھنکار میں صبر کا مظاہرہ کرنے والے اور بلا خوف وخطر بہادر، شہسواروں کے حملوں کے دوران ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنے والے ہوتے ہیں۔

ہم یہ امتیازی خصوصیات ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت میں دیکھتے ہیں جو غزوہ احد کے دوران کھل کر اس وقت سامنے آئیں جب مجاہدین اسلام شکست خوردہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیٹھ پھیر کر بھاگے، پہاڑی درے میں متعین تیرانداز بھی مال غنیمت اکٹھا کرنے کے لالچ میں درہ خالی چھوڑ کر نیچے اتر گئے۔ اللہ نے جنگ کا پانسہ ہی پلٹ دیا مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔

مشرکین اور مسلمان میدان میں خلط ملط ہو گئے، نوبت بایں جارسید کہ مسلمان لاشعوری طور پر مسلمان کو ہی مارنے لگا۔ شیطان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی افواہ پھیلا دی۔ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیرے میں لے لیا اور آپ پر تلواروں اور نیزوں کی بوچھاڑ کر دی۔ آپ ثابت قدمی سے اپنا دفاع کرتے رہے اور ایک بالشت بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کی تلواروں اور نیزوں کا دفاع کر رہے تھے۔ ان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر اپنی کمان سے تیر پھینک رہے تھے آپ نے اپنے دست مبارک سے انہیں دھتکارے رکھا۔ اس کٹھن مرحلے اور مشکل گھڑی میں ہمارے جوانمرد فدائی، شہسوار اور بہادر ابوطلحہ زید بن سہل انصاری دکھائی دیتے ہیں کہ وہ دشمن کی تلواروں کے وار آگے بڑھ کر اپنے اوپر سہہ رہے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے دفاع میں دیوار بن کر کھڑے ہیں تاکہ آپ کو دشمنوں کے تیروں سے بچالیں۔ تیر موسلا دھار بارش کی طرح برس رہے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مسند میں روایت کرتے ہیں کہ ابوطلحہ غزوۂ اُحد میں رسول اللہ ﷺ کے روبرو تیراندازی کررہے تھے۔

نبی کریم ﷺ اس کے پیچھے تھے اور یہ آپ کے لیے ڈھال بنے ہوئے تھے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تیرانداز تھے، جب یہ تیر پھینکتے اپنا سینہ قدرے اونچا کرتے تو یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کرتے: ''یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کہیں کوئی تیر آپ کو نہ لگ جائے۔ میرا سینہ آپ کے سینے کے بچاؤ کے لیے حاضر ہے۔'' ابوطلحہ رسول اللہ ﷺ کے دفاع کی خاطر دیوار بن جاتے تھے اور یہ عرض کرتے یا رسول اللہ ﷺ میں مضبوط ہوں، طاقت ور ہوں، اپنی ضروریات کے لیے مجھے بھیجا کیجیے، آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں میں آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہوں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، جس سے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بہادری اور صبر واستقامت کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

جب لوگ شکست کھا کر نبی کریم ﷺ سے چھٹ گئے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ باقاعدہ اپنی لاٹھی لئے آپ کے دفاع کی خاطر سرگرم عمل رہے۔

حضرت ابوطلحہ بڑے ماہر تیرانداز تھے، غزوۂ احد کے دوران اس نے دو یا تین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کمانیں توڑیں۔

ایک شخص گزر رہا تھا، اس کے پاس تیروں کی ترکش تھی۔ رسول اللہ ﷺ سے فرمانے لگے:

''یہ ترکش ابوطلحہ کے حوالے کر دو۔''

نبی کریم ﷺ لوگوں کو دیکھنے لگے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے عرض کرنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ دیکھیں نہیں کہیں کسی کا تیر آپ کو نہ لگ جائے۔ آپ کے سینے کی حفاظت اور بچاؤ کے لیے میرا سینہ حاضر ہے۔ میں نے عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ دونوں اپنی پیٹھ پر مشکیزے اٹھائے ہوئے مجاہدین کو پانی پلا رہی تھیں۔

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار زمین پر گری۔

اب ہم اس واقعے کا مفہوم جاننا چاہیں گے کہ حضرت ابوطلحہ پر اس وقت اونگھ طاری ہوئی جبکہ لڑائی پورے زوروں پر تھی اور آپ کے ہاتھ سے ایک سے زائد مرتبہ تلوار زمین پر گری۔

ہمیں تو یہ دکھائی دیتا ہے کہ زوردار لڑائی کے دوران حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے تلوار کا گرنا، اس کی شجاعت اور دل کی مضبوطی کی علامت ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے روایت کیا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''کہ غزوۂ احد میں اونگھ کے دوران میرے ہاتھ سے کئی بار تلوار گری۔ تلوار گرتی میں اسے پکڑ لیتا پھر زمین پر گرتی تو میں اسے پکڑ لیتا۔''

میرا نقطۂ نگاہ تو یہ ہے کہ ابوطلحہ کا اپنے بارے میں یہ بیان تحدیث نعمت کے زمرے میں آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم کے شکر کرنے کا یہ ایک انداز ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ دوران جنگ اہل ایمان کی مضبوط دلی کا یہ عالم ہے کہ وہ تازہ دم ہونے کے لیے نیند سے بھی لطف اندوز ہو لیتے ہیں۔ لڑائی کے دوران نیند کا آنا یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور اس کا احسان ہے۔ یہ حیرت انگیز انداز اس لیے اپنایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی اس کی تصدیق کرتا ہے

﴿ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَائِفَةً مِّنْكُمْ وَ طَائِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَ لِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَ لِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝﴾ [آل عمران:١٥٤]

''اس غم کے بعد پھر اللہ نے تم میں سے کچھ لوگوں پر ایسی اطمینان کی سی حالت طاری کردی کہ وہ اونگھنے لگے۔ مگر ایک دوسرا گروہ جس کے لیے ساری اہمیت بس اپنی ذات ہی کی تھی۔ اللہ کے متعلق طرح طرح کے جاہلانہ گمان کرنے لگا، جو سراسر خلاف حق تھے، یہ لوگ اب کہتے ہیں کہ اس کام کے چلانے میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہے۔ ان سے کہو، کسی کا کوئی حصہ نہیں، اس کام کے سارے اختیارات اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ دراصل یہ لوگ اپنے دلوں میں جو بات چھپائے ہوئے ہیں۔ اسے تم پر ظاہر نہیں کرتے وہ کہتے ہیں اگر قیادت کے اختیارات میں ہمارا کچھ حصہ ہوتا تو یہاں ہم نہ مارے جاتے۔ ان سے کہہ دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن لوگوں کی موت لکھی ہوتی تھی، وہ خود اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل آتے اور یہ معاملہ جو پیش آیا یہ تو اس لیے تھا کہ جو کچھ تمہارے سینوں میں پوشیدہ ہے، اللہ اسے آزمالے اور جو کھوٹ تمہارے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دلوں میں ہے، اسے چھانٹ دے، اللہ دلوں کا حال خوب جانتا ہے۔"

لڑائی کے دوران اونگھ بہادری، اطمینان، صبر، ثابت قدمی، ایمان راسخ اور ایسے یقین کامل کی علامت ہوتی ہے، جس میں کسی گھبراہٹ اور بے چینی کی مداخلت نہیں ہوتی۔

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اونگھ اہل یقین کے اطمینان اور دلی سکون کی خاطر اتاری تھی، وہ سوئے ہیں گویا انہیں کوئی خوف نہیں۔ جبکہ منافقین انتہائی خوف وخطر میں مبتلا ہیں۔

شعلہ بار، معرکہ آرائی میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لڑائی کے ہر پہلو پہ نگاہ جمائے ہوئے ہیں، انہیں یہ اندیشہ ہے کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی معمولی سی بھی تکلیف نہ پہنچ جائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "لشکر میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی آواز پوری جماعت پر بھاری ہے۔"

جب یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتے تو آپ کے سامنے جم کر کھڑے ہو جاتے اور یہ عرض کرتے، میری جان آپ پر قربان اور میرا چہرہ آپ کے چہرے کی ڈھال یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

ایک دوسری روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَصَوْتُ اَبِیْ طَلْحَةَ فِی الْجَیْشِ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ رَجُلٍ"

"لشکر میں ابوطلحہ کی آواز ہزار آدمیوں پر بھی بھاری ہے۔"

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی ترکش میں پچاس تیر تھے۔ وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈھیر کرتے ہوئے، پورے جوش و ولولے سے کہنے لگے:

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری جان آپ پہ قربان پھر ایک ایک کرکے تیر چلانے لگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے سر اور کندھے کے درمیان سے دیکھتے کہ نشانہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہاں لگا ہے یہاں تک کہ سب تیر ختم ہو گئے اور وہ بڑے جذب وشوق سے یہ کہے جا رہے تھے، میرا سینہ آپ کے سینے کے بچاؤ کے لیے۔ اللہ نے مجھے آپ پہ فدا ہونے کے لیے بنایا۔ نبی کریم ﷺ کو اگر زمین پر کوئی لکڑی پڑی ملتی، وہ اٹھا کر ابو طلحہ کو پکڑاتے اور ارشاد فرماتے ابو طلحہ اسے دشمن پہ پھینکو تو وہ اس لکڑی سے بھی عمدہ تیر کا کام لیتے۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اور شہسواری:

ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تمام غزوات میں بھر پور حصہ لیا، ہر غزوے میں بہادری کے آسمان پر ستارہ بن کر چمکتے رہے۔ اور خاص طور پر مشکل اوقات میں جبکہ گھمسان کا رن پڑتا۔ میدان گرم ہوتا اور تلواروں کی دھاروں سے شرارے اڑنے لگتے۔

غزوہ حنین میں ابو طلحہ نے بہادری، جوانمردی اور جرأت وشجاعت کی مثال قائم کر دی اس روز اس کی بیوی، ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا بھی اس کے شانہ بشانہ میدان کارزار میں برسر پیکار تھی۔

غزوۂ حنین میں ابو طلحہ نے پہاڑوں جیسی مضبوطی کا مظاہرہ کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین کے دوران یہ اعلان فرمایا تھا:

"مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ"

''جس نے کسی کافر کو قتل کیا اس سے حاصل کردہ اشیاء اس کی ہوں گی۔''

ابو طلحہ نے اس روز دشمن کے بیس افراد تہہ تیغ کیے، اس طرح یہ سب کے مال کے مستحق ٹھہرے۔

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی بہادری اور جرأت مندی میں اس سے کسی طرح بھی کم نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ صحیح بخاری میں مذکور ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے ملے، اس کے پاس خنجر تھا اس نے پوچھا ام سلیم یہ تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: ''اللہ کی قسم میرا یہ ارادہ ہے اگر کوئی دشمن میرے قریب آیا تو میں اس خنجر سے اس کا پیٹ پھاڑ دوں گی۔ ابو طلحہ نے یہ بات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی۔[بحواله مسلم كتاب الجهاد والسير، حديث: ۱۸۹۰]

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ شہسواری کے سفر پر مسلسل گامزن رہے۔ تمام غزوات نبویہ میں شریک ہوئے، ان کا یہ مبارک سفر خلفائے راشدین کے ہمراہ بھی جاری و ساری رہا۔

اور خاص طور پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جہاد، بہادری اور شہسواری کا سفر مسلسل جاری رہا، یہاں تک اس کے بیٹوں نے اس سے کہا: ''ابا جان آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے شانہ بشانہ غزوات میں بھرپور حصہ لیا۔ اب ہم آپ کی طرف سے جنگ لڑیں گے آپ آرام کریں۔ لیکن اس شہسوار اور غیرت مند بہادر نے دوٹوک انداز میں کہا: ''ایسا نہیں ہوسکتا اور ساتھ ہی قرآن حکیم کی یہ آیت پڑھی:

﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَ ثِقَالًا وَ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ [التوبة=۹:۴۱]

''نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔''

آیت پڑھنے کے بعد فرمانے لگے: ''میری رائے یہ ہے کہ میرا رب مجھ سے اپنی راہ میں نکلنے کا مطالبہ کر رہا ہے، خواہ میں جوان ہوں یا بوڑھا۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنی زندگی کی آخری سانس تک جہاد کرتے رہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی عزت افزائی کیا کرتے تھے۔ اورانہیں بعض ایسے اعزازات عطا فرماتے، جن سے ان کی عزت وتوقیر کو چار چاند لگ جاتے۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوتے۔ تو گھوڑا بڑی تیزی سے دوڑنے لگا۔ لمبی سانس سے دیر تک دوڑنے والا بن گیا۔ اس کا مقابلہ نہ ہوسکتا تھا۔ جبکہ پہلے ایسے نہ تھا، رسول اللہ ﷺ کی سواری کی برکت سے وہ تیز رفتار عمدہ گھوڑا بن گیا۔

صحیح بخاری میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سب لوگوں سے بڑھ کر حسین وجمیل اور بہادر تھے، ایک رات اہالیان مدینہ گھبرائے اور خوف زدہ ہوئے آواز کی سمت وہ باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ سامنے سے نبی کریم ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر بغیر زین کے سوار تشریف لا رہے ہیں اور آپ کی گردن میں تلوار لٹک رہی ہے۔

آپ فرمانے لگے: ''گھبراؤ نہیں۔ گھبراؤ نہیں۔''

پھر فرمایا یہ آواز تو سمندری لہروں کی ہے یا یوں فرمایا: ''یہ سمندر کی آواز ہے۔''

یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی شجاعت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ آپ تمام لوگوں سے پہلے دشمن کی طرف آگے بڑھے۔

جب آواز کی حقیقت معلوم ہوئی تو آپ لوگوں کے پہنچنے سے پہلے واپس آ گئے، اور یہ حدیث ابوطلحہ کی خصوصیت پر بھی دلالت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس کے گھوڑے پر سوار ہوئے تو وہ چاق وچوبند ہوگیا۔ دوسرے گھوڑوں کی نسبت زیادہ تیز دوڑنے لگا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معززسخی اور روشن خبریں:

ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں جود و سخا کے حوالے سے بڑے روشن اور عمدہ واقعات مشہور و معروف ہیں، جس طرح ابوطلحہ رضی اللہ عنہ شجاعت و بہادری کے آسمان پر دائرہ بناتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، اسی طرح آپ جود و سخا کے میدان میں سرگرم عمل دکھائی دیتے ہیں۔ سخاوت کے حوالے سے آپ نے ایسے دلچسپ، دلفریب اور حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے کہ دیکھنے والوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے جود و کرم کا ایک واقعہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مذکور ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ تمام انصار میں زیادہ مالدار تھے۔ مدینے میں اس کے کھجوروں کے باغات تھے، انہیں بیرحا نخلستان سب سے زیادہ محبوب تھا۔ یہ باغ مسجد کے سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ باغ میں تشریف لاتے اور ٹھنڈا میٹھا پانی پیتے۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝﴾ [آل عمران:۹۲]

''تم ہرگز نیکی کو نہیں پاسکو گے یہاں تک کہ تم وہ کچھ خرچ کرو، جو تم پسند کرتے ہو......۔''

یہ آیت کریمہ سنتے ہی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اٹھے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ......﴾

مجھے سب سے زیادہ محبوب مال میرا بیرحا کا نخلستان ہے یہ میں اللہ کی راہ میں صدقہ دیتا ہوں، میں اس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ہاں سے لینا چاہتا ہوں۔ یارسول

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ آپ اس کو جہاں چاہیں صرف کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ٹھہرو! یہ بڑا نفع بخش مال ہے۔، جو تم نے کہا، میں نے سن لیا۔ آپ اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کریں۔ ابوطلحہ نے کہا: ''یارسول اللہ ﷺ میں ایسے ہی کروں گا۔''

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا یہ باغ اپنے رشتہ داروں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی سخاوت کا دوسرا واقعہ یہ ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ۝﴾ [آل عمران:۹۲]

''تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکو گے یہاں تک کہ تم وہ کچھ خرچ کرو، جو تم پسند کرتے ہو۔.................''

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''یارسول اللہ ﷺ ہمارا رب ہم سے عمدہ مال کا مطالبہ کرتا ہے، میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اَریحا مقام پر اپنی تمام اراضی اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کر دی۔، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس اراضی کو تم اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کرو۔'' راوی بیان کرتا ہے کہ اس نے یہ اراضی ابی بن کعب اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما کے درمیان تقسیم کر دی۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جود و سخا کے اعتبار سے بڑے ہی عمدہ و اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے کھانے میں ایسی برکت عطا کر رکھی تھی کہ جتنے مہمانوں کو بھی وہ مدعو کرتے سبھی سیر ہو کر جاتے۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے حالات کا جائزہ لیتے رہتے تھے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔ ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ انہوں نے محسوس کیا کہ آپ ﷺ کو بھوک لگی ہوئی ہے تو انہوں نے آپ کو کھانے پر مدعو کیا۔ تو وہاں ایک ہنگامی صورت حال پیدا ہوگئی کیا یہ ہنگامی صورت حال سے آپ آگاہ ہونا پسند کریں گے۔

جلیل القدر صحابہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔ کہتے ہیں: ''کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی بڑی کمزور تھی، مجھے یوں لگا کہ آپ کو بھوک لگی ہوئی ہے، کیا تیرے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا: ''ہاں'' اس نے جو کی روٹیاں تیار کیں پھر انہیں اپنے دوپٹے میں لپیٹ کر میرے کپڑے کے نیچے رکھ دیا۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس پیغام دینے کے لیے بھیجا میں گیا، رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں وہاں جا کر کھڑا ہوگیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا آپ کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا: ''ہاں۔''

آپ نے فرمایا: ''کھانے کے لیے بلایا ہے؟۔''

میں نے عرض کی: ''جی ہاں۔''

رسول اللہ ﷺ کے پاس جتنے لوگ تھے، آپ نے ان سے فرمایا:

'' چلو ابوطلحہ کی طرف سے دعوت ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں انکے پاس سے روانہ ہوا اور پہلے ہی جا کر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو صورت حال سے آگاہ کر دیا۔

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: '' اے ام سلیم رسول اللہ ﷺ لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس انہیں کھلانے کے لیے کھانا نہیں ہے۔ اب کیا ہوگا؟۔

ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: '' گھبرانے کی کیا بات اللہ اور رسول مقبول بہتر جانتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں، تبھی تو ساتھ لا رہے ہیں۔'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے رسول اللہ ﷺ سے ملے پھر دونوں ہستیاں گھر میں داخل ہوئیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام سلیم! جو کچھ تیرے پاس ہے لے آیئے۔'' اس نے موجود روٹیاں آپ کی خدمت میں پیش کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو روٹیوں سے کپڑا ہٹایا گیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان پر گھی کا مٹکا نچوڑا اور اس سے روٹیاں چپڑیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دس افراد کو اندر بھیجیں، انہیں کھانے کے لیے کہا، تو انہوں نے کھایا یہاں تک کہ خوب سیر ہو گئے۔''

پھر وہ کھانا کھا کر باہر چل گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''دس اور کو بھیج دو، انہوں نے بھی کھانا خوب سیر ہو کر کھایا اور باہر چلے گئے۔ یہاں تک کہ سب لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا یہ ستر یا اسی افراد تھے۔''

ایک دوسری روایت میں انس رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ ابوطلحہ، ام سلیم اور میں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔ کھانا پھر بھی بچ گیا، جو ہم نے پڑوسیوں کو بطور تحفہ دیا۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی سعادت میں تقوے کی بھی آمیزش پائی جاتی تھی۔ ایک دفعہ یہ نماز میں بھول گئے تو پورا باغ اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک خوبصورت سرخ اور سیاہ رنگ کی چڑیا باغ سے نکلنے کا راستہ تلاش کرنے لگی۔ کھجوروں کے گھنے جھنڈ کی وجہ سے اسے کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا۔ یہ منظر انہیں بہت پسند آیا، کچھ دیر کے لیے نماز کے دوران ہی اسے دیکھتے رہے پھر جب نماز کی طرف رجوع کیا تو بھول گئے کہ کتنی نماز ادا کی جا چکی ہے۔ افسوس سے کہنے لگے میرے مال نے مجھے فتنے میں مبتلا کر دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں اپنا یہ باغ اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ آپ اللہ کے حکم کے مطابق جہاں چاہیں اسے صرف کرلیں۔

جمہور مفسرین اور محدثین کی یہ رائے ہے کہ درج ذیل آیت کریم حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انصار کی یہ خوبی بیان کی ہے:

﴿ وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ [الحشر:۹]

''اور یہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ اپنی جگہ خود محتاج ہوں۔''

....

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے ساتھ سفر:

ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب ایسے عمدہ، انوکھے اور اعلیٰ پیرائے کے ہیں کہ تاریخ کے صفحات ان سے آراستہ ہو کر خوبصورت دکھائی دیتے ہیں اور ان کے مطالعے سے دلوں کو چمکایا جاتا ہے۔ اس کی عطر بیز سیرت سے ایسے فضائل ومناقب سنائی دیتے ہیں، جن کے حسین وجمیل تذکرے سے کام لطف اندوز ہوتے ہیں اور ان کے کمال سے دل مانوس ہوتے ہیں۔

اس کے خوبصورت، دلآویز اور دلنشین فضائل ومناقب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ ان شہسوار، حافظ، عالم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہے، جنہوں نے احادیث نبویہ علیہ السلام کو روایت کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بانوے (۹۲) احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا، جن میں سے دو پر امام بخاری رحمہ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمہ اللہ علیہ کا اتفاق ہے۔ ایک حدیث میں امام بخاری رحمہ اللہ علیہ منفرد ہیں اور دوسری میں امام مسلم رحمہ اللہ علیہ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت نے حدیث روایت کی۔ ان میں سے عبداللہ بن عباس، انس بن مالک رضی اللہ عنہم وغیرہ قابل ذکر ہیں اور تابعین کی ایک جماعت نے بھی ان سے روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی مرویات میں سے ایک یہ ہے، فرماتے ہیں:

" سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَ لَا صُوْرَةٌ "

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کوئی تصویر ہو۔"

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیائے فانی سے کوچ کر جانے کے بعد روزانہ روزہ رکھتے تھے صرف عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ چھوڑتے تھے۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تقریباً بیس سال سے کچھ زیادہ عرصہ زندہ رہے اور روزانہ روزہ رکھتے تھے۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے لیے یہ بھی باعث فخر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے بالوں کا کچھ حصہ عطا کیا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن جمرے پر کنکر پھینکی پھر واپس آئے اونٹ قربان کیا، پھر تشریف لائے حجام بیٹھا ہوا تھا۔ آپ بھی بیٹھ گئے پھر آپ نے اپنے سر کی دائیں جانب کے بال اپنے ہاتھ میں پکڑے اور حجام سے کہا کہ یہ بال کاٹ دو تو اس نے اس جانب کے بال کاٹ دیئے۔ پھر آپ نے فرمایا: یہاں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ہے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اٹھے۔ آپ نے وہ بال اسے دے دیئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں جو مسلمان فوت ہو جاتے ان کے دفن کے لیے قبروں کی لحد تیار کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔ جیسا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوطلحہ نے طویل زندگی پائی، یہاں تک کہ یہ ستر سال کے ہو گئے ۳۴ھ ہجری میں موت کی مدہوشی نے آلیا اور ابوطلحہ اپنے رفیق اعلیٰ یعنی اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور مدینہ منورہ کے قبرستان بقیع میں دفن کیے گئے۔

کیا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بات ختم ہوگئی؟ جو کچھ ہم نے اس کے بارے میں لکھا یہ تو اس کے پر بہار باغ کی ایک خوشبودار کلی تھی۔

کیا کوئی لکھنے والا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس شہسوار کے تمام حالات زندگی کا احاطہ کر سکتا ہے؟

ہمارا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ مختصر سا سفر رہا، جس میں ہم نے اس شہسوار، بہادر، شریف الطبع اور ہونہار جلیل القدر صحابی کے فضائل و مناقب کو پہچانا۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اپنے اللہ سے راضی ہوئے۔

درود و سلام ہو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے دنیا کو اس طرح شہسوار، بہادر اور جرأت مند افراد کا تحفہ دیا۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

حضرت زید بن سہل ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۱۔ مسند امام احمد: ۲۸/۴

۲۔ طبقات ابن سعد: ۵۰۷.۵۰۴/۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۳. المعرفة والتاريخ: ۳۰۰/۱

۴. المستدرک: ۳۹۸،۳۹۵/۳

۵. الاستبصار: صفحہ: ۵۰،۴۹

۶. الاستيعاب: ۵۳۱،۵۳۰/۱

۷. مختصر تاريخ دمشق: ۱۴۱،۱۳۴/۹

۸. جامع الاصول: ۷۷،۷۳/۹

۹. تهذيب الاسماء واللغات: ۲۴۶،۲۴۵/۲

۱۰. سير اعلام النبلا: ۳۴،۲۷/۲

۱۱. فتح الباری: ۱۶۰/۷

۱۲. مجمع الزوائد: ۳۱۲/۹

۱۳. تهذيب التهذيب: ۴۱۵،۴۱۴/۳

۱۴. الاصابة: ۵۵۰،۵۴۹/۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سعد بن ابی وقاص

رضی اللہ عنہ

- حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بارے میں کہتے ہیں: ''کہ میں اپنے آپ کو اسلام کا ایک تہائی سمجھتا ہوں۔''
- ان کو اسلام کا شہسوار کہا جاتا تھا، ان کے حق میں قرآن نازل ہوا جس کی تلاوت کی جاتی ہے۔
- تاریخ میں وہ پہلا جوانمرد، جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں یہ دعا کی: ''الٰہی سعد کی دعا کو قبول فرما۔''
- ان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیر پھینکو! تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔''
- فتوحات اسلامیہ کے شیر دل بہادر، جس نے بہت سے شہروں اور ملکوں کو فتح کیا۔ جنگ قادسیہ کے بہادر یہی تھے۔
- جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دینے کا اعزاز حاصل کیا۔ آپ نے ان کو جنت کی بشارت دی۔ ۵۵ ھ ہجری کو وفات پائی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

اسلام کا تہائی حصہ:

- کیا آپ کو اس شہسوار امیر لشکر کی خبر پہنچی ہے؟
- کیا آپ کو اس نوجوان کی خبر پہنچی ہے، جس نے مدرسہ محمدیہ میں پرورش پائی اور اس مدرسے کے ہونہار طلبہ میں سے تھا، جو ان دس صحابہ کرام میں سے ہے، جنہیں جنت کی بشارت دی گئی اور یہ اہل شوریٰ میں سے ایک تھا۔
- یہ ہونہار شہسوار اپنے بارے میں کہتا ہے، جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا: ''میں اپنے آپ کو اسلام کا ایک تہائی گردانتا ہوں۔''
- ایک دوسری روایت میں ہے یہ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں: ''میں سات دن ٹھہرا اور اسلام کا ایک تہائی ہوں۔ یہ پیش قدمی کرنے والے جوانمرد اسے اسلام کا شہسوار کہا جاتا ہے۔''
- پہلے نمبر میں شمار ہونے والوں کے میدان میں ان کا نام چمکتا ہے تاکہ اسے روشن اور سنہری حروف میں لکھا جائے۔
- یہ وہ پہلی شخصیت ہے، جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر پھینکنے کا اعزاز حاصل کیا۔
- یہ پہلا انسان ہے، جس نے اللہ کی راہ میں خون بہایا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو اسلام کا ایک تہائی حصہ قرار دیا اس کی خود ہی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں اسلام قبول کرنے کے حوالے سے ان سابقین اولین میں سے تھا۔ جن کی اللہ تعالیٰ نے آنکھیں کھول دیں۔ اور ان کے دل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نورِ ایمان سے روشن کر دیئے اور جلدی سے ایمان کے وسیع صحن میں داخل ہو گئے۔

انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو ان کی عمر سترہ سال تھی۔ یہ غزوات کے دوران رسول اللہ ﷺ کے پہرے دار ہوا کرتے تھے۔ ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ میرا ماموں ہے اس جیسا کسی کا ماموں ہو تو دکھلائے۔''

ہاں یہ رسول اللہ ﷺ کے ماموں لگتے تھے کیونکہ یہ بنی زہرہ میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ بھی بنو زہرہ میں سے تھی اور وہ تھیں، آمنہ بنت وہب بن عبد مناف اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں کہا: ''یہ میرا ماموں ہے، کیا تم اس معزز ماموں اور پیش قدمی کرنے والے شہسوار کو جانتے ہو؟

یہ ہیں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ابو وقاص کا نام مالک بن اھیب ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی کنیت اور نسبتیں کچھ اسطرح ہیں: 'ابو اسحاق القرشی الزہری المکی المدنی''

یہ نبی کریم ﷺ کے شہسوار مجاہدین کے سرخیل اور ان شہسواروں میں سے ایک تھے، جنہوں نے قتال و جہاد کے میدان میں حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے۔

ہم رسول اللہ ﷺ کے سعادت مند، خوش بخت، جنگجو اور رسول اللہ ﷺ کے ایک شہسوار کا تذکرہ کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

سعد رضی اللہ عنہ اس کی والدہ اور اسلام:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی سیرت میں بڑے خوشگوار لمحات آتے ہیں، جو اس توفیق کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اسے خاص طور پر نوازا ہے اور وہ لمحات ان اعلیٰ اخلاقی قدروں کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ذات میں جمع ہو گئی ہیں اور جن کی وجہ سے ایک یگانہ روزگار شخصیت بن گئے۔ جو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں کے سامنے پروان چڑھے۔ اور اعلیٰ اخلاق کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اعتبار سے سردار بنے اور یہ خوبیاں ساری زندگی ان کے ساتھ منسلک رہیں۔

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بہت عمدہ، احسن اور درست انداز میں اس کی خوبیاں بیان کرتے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے روبرو کہا: ''اور وہ حضرت سعد کی حکمرانی کے اوصاف بیان کر رہے تھے۔

سعد رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے بڑھ کر طاقت ور، سب سے کم سستی کا اظہار کرنے والے، قسمت کے دھنی، کامیابی و کامرانی سے سرفرز ہونے والے، لڑائی کے وقت سب لوگوں سے بڑھ کر سخت جان اور لوگوں میں سب قریشیوں سے زیادہ محبوب نظر۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی یہ بھی خوش بختی ہے کہ وہ اپنے اسلام لانے کی داستان از خود بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''اسلام قبول کرنے کے تین دن پہلے میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک اتھاہ اندھیرے میں ہوں، جس میں مجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اچانک میرے لیے چاند روشن ہوا۔ میں اس کی طرف ہولیا، اب میں ان لوگوں کو دیکھ رہا ہوں، جو مجھ سے پہلے چاند کی طرف گامزن ہو چکے ہیں۔ میں اب وہاں زید بن حارثہ، علی بن ابی طالب اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم کو دیکھ رہا ہوں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ لوگ یہاں کب پہنچے، انہوں نے کہا کوئی ایک گھنٹہ پہلے۔

مجھے یہ پتہ چلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفیہ طور پر اسلام کی دعوت دے رہے ہیں۔ میں آپ سے محلّہ جیاد کی گھاٹیوں میں ملا، آپ نماز عصر ادا کر چکے تھے۔ میں نے عرض کی: ''کہ آپ کس چیز کی دعوت دے رہے ہیں۔''

آپ نے فرمایا: ''کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔''

میں نے اسی وقت یہ کہا:

'' اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّکَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ ''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔''

ان تینوں کے علاوہ مجھ سے کوئی پیش قدمی کرنے والا نہ تھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اسلام و ایمان سے آراستہ ہوکر سعادت بھری خوشگوار زندگی بسر کرنے لگے۔

جب اس کی والدہ حمنۃ بنت سفیان بن امیہ بن عبد مناف کو اس کے اسلام قبول کرنے کا علم ہوا وہ پیچ و تاب کھانے لگی اور بہت زیادہ ناراض ہوئی۔

اس نے یہ قسم کھالی کہ اس وقت تک نہ کچھ کھائے گی نہ پیئے گی اور نہ سائے میں بیٹھے گی، جب تک میرا بیٹا سعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان سے دستبردار نہ ہو جائے۔

لیکن شہسوار سردار حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا دامنِ خیالات کھینچتے دکھائی نہیں دیتے۔ اور نہ نازک خیالات کی آہٹ کو کوئی اہمیت ہی دیتے ہیں۔

اللہ پر ایمان وہ خیالات کی آندھیوں سے کہیں زیادہ مضبوط ہوتا ہے بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کی رضا پیش نظر ہو۔

ہمارے یہ شہسوار بہادر حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے اسلام لانے اور اپنی والدہ کے ناراض ہونے کی داستان کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

''کہ میں اپنی والدہ کا بڑا فرمانبردار تھا، جب میں نے اسلام قبول کرلیا تو اس نے کہا اے سعد: ''یہ کون سا دین تو نے اختیار کرلیا ہے۔ یہ دین چھوڑ دو ورنہ میں نہ کچھ کھاؤں گی اور نہ پیوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں گی۔ لوگ تجھے یہ طعنہ دیا کریں گے کہ یہ اپنی ماں کا قاتل ہے۔

میں نے کہا: ''اماں جان! آپ ایسے نہ کریں، میں کسی صورت بھی اپنے اس دین کو نہیں چھوڑوں گا۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس نے ایک دن رات نہ کچھ کھایا نہ پیا وہ قدرے نڈھال ہوئی پھر دوسرے دن بھی کچھ کھایا پیا نہیں اور وہ مزید نڈھال ہوگئی، جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں نے صاف صاف کہہ دیا، اماں جان! اگر تیری سو جان ہو اور وہ ایک ایک کر کے نکل جائے تب بھی میں اس دین کو چھوڑوں گا نہیں، تم چاہو کچھ کھاؤ نہ کھاؤ یہ میرا قطعی فیصلہ ہے جب اماں جان نے میرے اس عزم کو دیکھا تو اس نے کھانا شروع کر دیا اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ وَ وَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَ إِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○﴾ [العنکبوت:۸]

''ہم نے انسان کو ہدایت کی کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے لیکن اگر وہ تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے معبود کو شریک ٹھہرائے جسے تو میرے شریک کی حیثیت سے نہیں جانتا تو ان کی اطاعت نہ کر میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے پھر میں تم کو خبر دوں گا اس کی جو تم عمل کرتے رہے ہو۔''

جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا موقف اس کی بہادری، کامل ایمان عزیمت کی صداقت اور اپنے دین اور رسول علیہ السلام کے ساتھ وفاداری کی طرف اشارہ کرتا ہے، خیالات کے سامنے اس میں کچھ لچک پیدا نہیں ہوتی، اور نہ ہی قرابت داری کے سامنے اس کی شخصیت ڈانواں ڈول ہوتی ہے۔ اس نے تو اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کی خوشنودی کو اپنا مطمع النظر بنایا ہوا ہے۔

یہ جلیل القدر صحابی وہ ہے، جو اپنی والدہ کی رغبت اور فرمائش کے آگے ڈٹ گیا۔ اس کی بیٹی عائشہ بنت سعد اپنے ابا جان کی شخصیت کے آثار بیان کرتی ہوئی کہتی ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''میرے ابا جان چھوٹے قد، فربہ جسم، طاقت ور، بڑے سر والے، موٹی انگلیوں والے، گھنے بالوں والے تھے اور بالوں کو خضاب لگایا کرتے تھے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

سعد کی بہادری پر چند روشن کرنیں:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تجربہ کار شہسواروں کی مانند پروان چڑھے انہیں تیر بنانے کا بڑا تجربہ تھا۔ یہ عہد رسالت کے بہت بڑے اور مشہور و معروف تیر انداز تھے۔ جب ایمان نے اس کے دل کے تمام پہلوؤں کو روشن کیا تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسواروں میں شامل ہوئے۔ اور ان لوگوں میں سے جو ہر حال میں اسلام کا دفاع کرتے ہیں، اس نے دعوت اسلامی کے ابتدائی ایام میں ہی ایک مشرک کو زخمی کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ میں چھپ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

ایک روز حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مکے کی ایک گھاٹی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ساتھ تھے، مشرکین نے انہیں گھیرے میں لے لیا۔ ان کے سامنے فخر و مباہات کا اظہار کرنے لگے اور ان کے دین کو برا بھلا کہنے لگے۔ یہاں تک کہ وہ لڑ پڑے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک مشرک کو اونٹ کی ہڈی دے ماری، جس سے وہ بری طرح زخمی ہو گیا۔ یہ پہلا خون تھاں جو اسلام کی خاطر بہایا گیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے دشمن سے مقابلہ کرنے کا سفر جاری رکھا۔ اس نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت اختیار کی۔ وہاں اپنا مقام و مرتبہ بنایا اور مدرسہ نبویہ کے بہادر اور شہسواروں کے ساتھ مل کر اپنی بہادری و شہسواری کے سفر کا آغاز کیا۔ غزوۂ بدر سے پہلے بہت سی لڑائیوں میں شرکت کی، عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شامل ہوئے، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رابغ مقام کی طرف بھیجا تھا۔ اس روز

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی اپنی ماہرانہ تیراندازی سے حفاظت کی تھی اور یہ تاریخ اسلام کی پہلی جنگ تھی اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص تھے، جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا تھا۔

اس سلسلے میں اس نے یہ شعر بھی پڑھے۔

اَلَا هَلْ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنِّیْ
حَمِیْتُ صَحَابَتِیْ بِصُدُوْرِ نَبْلِیْ
فَمَا یَعْتَدُّ رَامٍ مِنْ مُعِدِّ
بِسَهْمٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَبْلِیْ

۱۔ ''کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی ہے کہ میں نے اپنے تیروں کے ذریعے اپنے ساتھیوں کی حفاظت کی ہے۔''

۲۔ ''مجھ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں کوئی قابل ذکر ماہر تیرانداز نہیں ہوا۔''

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنگ نخلہ میں بھی شریک ہوئے یہ جنگ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لڑی گئی اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے ماتحت مجاہدین سے ایک تھے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

سعد رضی اللہ عنہ اور جنگ بدر میں اس کی شجاعت:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے، اس روز حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یوں تیراندازی کرتے کہ اپنا تیر کمان میں رکھ کر یہ دعا پڑھتے الٰہی ان کے قدم ڈگمگا دے، ان کے دلوں میں رعب طاری کر دے، ان سے نپٹ لے اور انہیں تہس نہس کر دے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے الٰہی سعد رضی اللہ عنہ کی دعا کو قبول فرما۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جنگ بدر میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کے جوہر دکھلائے گھمسان کی لڑائی میں جا کودے۔ اس دن انہوں نے بہادرانہ اور جرأتمندانہ انداز میں لڑائی لڑی اس روز یہ دو قیدی بھی اپنے قبضے میں لے کر آئے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر میں سعد، عمار اور میں شریک ہوئے ہم مال غنیمت تک پہنچے تو ضرور لیکن سعد رضی اللہ عنہ نے دو قیدی اپنے قابو میں لے لیے مجھے اور عمر کو کوئی چیز بھی ہاتھ نہ لگی۔

یہ بات یہاں قابل ذکر ہے کہ جو محمد بن حنفیہ کے حوالے سے مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو عاص بن سعید کی تلوار مال غنیمت میں سے عنایت کی۔

جنگ بدر میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نہایت ہی ماہرانہ انداز میں تیراندازی کی اور قوم کے سرداروں کو تیروں سے چھلنی کر دیا۔ لیکن اس موقع پر فیصلہ کیا ہوا؟

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جنگ بدر میں سہیل بن عمرو کو تیر مارا، جس سے اس کے عرق النساء یعنی ران کی رگ کٹ گئی، اس نے دوڑ لگا دی میں خون کے نشانات دیکھتا ہوا اس کے پیچھے لگ گیا اور اسے جا لیا لیکن صورت حال یہ تھی مالک بن دخشم نے اسے پیشانی سے پکڑ رکھا تھا اور اسے گھسیٹتے لے جا رہا تھا، میں نے کہا اس پر میرا حق ہے، اس نے کہا یہ میرے قبضے میں ہے لہٰذا ہم نے یہ قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا۔ اس نے اسلام قبول کر لیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بھائی عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی نوعمری کے باوجود جوانمردی، بہادری اور شہسوار کی دنیا میں ایک نادر اور انوکھی مثال قائم کر کے دیکھنے والوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ وہ ابھی شہسواری کی عمر کو نہیں پہنچے تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں اپنے بھائی عمیر کی بہادری اور شہادت کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بارے میں بیان کرتے ہیں:

''کہ میں نے جنگ بدر کے دوران اپنے بھائی عمیر کو دیکھا کہ وہ چھپ رہا ہے میری اس پر نظر پڑی تو میں نے کہا میرے بھائی تجھے کیا ہوا ہے تم لوگوں سے کیوں چھپ رہے ہو۔

اس نے بڑے ہی معصومانہ انداز میں کہا، مجھے اندیشہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے دیکھ لیں گے اور مجھے چھوٹا جان کر واپس کر دیں گے اور میں جنگ میں شریک ہونا چاہتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت عطا کر دے۔

عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے اسے ابھی چھوٹا جان کر حکم دیا کہ آپ واپس چلے جائیں تو عمیر نے رونا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی آہ و بکا اور جذبہ اور ولولہ دیکھتے ہوئے جنگ میں شریک ہونے کی اجازت دے دی۔

میں نے اپنے ہاتھوں سے تلوار اس کے کندھے پر لٹکائی وہ ابھی بالڑی عمر کا تھا، اس نے میدان بدر میں سولہ سال کی عمر میں شہادت پائی۔ عمرو بن عبدود نے اسے قتل کیا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

اسلام کا شہسوار اور جنگ احد:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جس طرح غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے، اسی طرح غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ غزوۂ احد کے دوران لوگ چھٹ گئے تو یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ڈٹ کر کھڑے رہے پھر یہ غزوۂ خندق میں شریک ہوئے، اسی طرح اسے صلح حدیبیہ میں شرکت کا موقع ملا اور درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی، اللہ اس پر اور ان تمام مومنوں پر راضی ہو گیا۔ جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کرنے کا اعزاز حاصل کیا اللہ انہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اجر وثواب اور عزت وتکریم سے نوازا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر میں شریک ہوئے، فتح مکہ میں اس کے پاس مہاجرین کا جھنڈا تھا غرضیکہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام جنگوں میں شرکت کرنے کی سعادت حاصل کی، یہ ان مشہور ومعروف تیراندازوں میں سے تھے، جن کی زوردار تیراندازی ماہرانہ انداز میں تیر چلانے اور ہدف پر لگانے کے اعتبار سے یہ ضرب المثل بن چکے تھے۔ انہیں اسلام کا شہسوار کہا جاتا تھا۔

غزوہ احد میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس جنگ میں بڑے خوشگوار نشانات چھوڑے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے خبیث کو طیب سے جدا کر دیا اور دیگر بہت سے کارنامے سرانجام دیئے، جن سے مشرکین کو تکلیف میں مبتلا کیا۔ اور انہیں اپنی ماہرانہ تیراندازی سے انہیں بھسم کر کے رکھ دیا۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ''ایک مشرک نے مسلمانوں کو آگ سے جلایا۔''

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوان پر تیر چلائیں۔ میں نے ایک تیر پکڑا جس کا بھالا نہ تھا۔ اور اس کی پیشانی کا نشانہ لیا اور سیدھا اس کی آنکھوں کے درمیان جا لگا وہ گرا اور برہنہ ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ منظر دیکھ کر ایسا ہنسے کہ آپ کی داڑھیں دکھائی دینے لگیں۔

اسی لیے اس کی بیٹی عائشہ بنت سعد فخر کا اظہار کرتی ہوئی کہتی ہے، میں اس مہاجر کی بیٹی ہوں، جس کے بارے میں جنگ احد کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بڑے عمدہ اور ماہر تیرانداز تھے۔ ابواسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں چار سب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے بڑے بہادر اور سخت جان تھے۔ عمر، علی، زبیر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ احد میں ایک فرشتے نے اس کی مدد کی وہ اس طرح کہ میں جنگ احد میں تیر چلا رہا تھا، میں نے دیکھا کہ ایک سفید رنگ حسین وجمیل چہرے والا مجھے تیر پکڑا رہا تھا، میں اسے جانتا نہیں تھا کہ وہ کون تھے میرا خیال ہے کہ وہ فرشتہ تھا۔

بخاری شریف میں مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو فرشتے کھڑے دیکھے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے شانہ بشانہ دو آدمی لڑ رہے ہیں اور انہوں نے سفید رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ لڑائی اتنے زوردار انداز میں کر رہے تھے کہ میں نے ان دونوں کو نہ پہلے دیکھا تھا اور نہ بعد میں۔

محمد بن شہاب الزہری رحمہ اللہ نے غزوہ احد میں مسلمان شہسواروں اور بہادروں کی جماعت کے ساتھ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دشمنوں کے خلاف برسر پیکار دیکھتے ہوئے کہا: ''کہ جنگ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع چھ افراد کے علاوہ تمام لوگوں پر مخفی رہی۔ اور وہ چھ افراد یہ تھے: زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ، سعد بن ابی وقاص، کعب بن مالک انصاری، ابو دجانہ انصاری، اور سھل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہم۔

غزوۂ احد کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ دعا کی:

« اَللّٰھُمَّ سَدِّدْ رَمْیَتَہٗ وَ أَجِبْ دَعْوَتَہٗ »

''الٰہی اس کے تیر کو سیدھا رکھ، اور اس کی دعا کو شرف قبولیت عطا کر۔''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں:

''کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ سعد رضی اللہ عنہ کے حق میں فرماتے ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اَللّٰھُمَّ سَدِّدْ سَھْمَہٗ وَ اَجِبْ دَعْوَتَہٗ وَحَبِّبْہُ اِلٰی عِبَادِكَ"

"الٰہی اس کے تیر کو سیدھا رکھ۔ اس کی دعا کو قبول فرما اور اسے اپنے بندوں کا محبوب نظر بنا دے۔"

تمام غزوات میں:

میدانہائے جہاد نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے اعلیٰ و ارفع مقام پر فائز ہونے کی شہادت دی، نئی نسل نے اس کی بہادری کا تذکرہ کرتے ہوئے اسے دیومالائی شخصیت قرار دیا اور غزوہ خندق میں اس کی شرکت کو انسانی فلاح و بہبود کا پیش خیمہ قرار دیا۔

بات کو ذرا آگے بڑھائیے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے درخت کے نیچے ہونے والی بیعت میں شرکت کی اور ان مسلمان شہسواروں سے مل کر خیبر کے قلعوں کی اینٹ سے اینٹ بجائی، جنہوں نے مدرسہ محمدیہ سے تعلیم و تربیت حاصل کی تھی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلتے ہوئے مسجد حرام میں پرامن طریقے سے داخل ہوئے۔

غزوہ حنین آپ کیا جانیں کہ غزوہ حنین کیا ہے؟

یہ ان سو صبر کرنے والے مجاہدین میں سے تھے، جن کے رزق اور پھر ان کی اولاد کے جنت میں رزق کا کفیل بنا یہ زندگی بھر ایک ایمان دار سپاہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شہسوار بنا رہا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

فتوحات کا شیر:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ امامت و امارت کے اہل تھے۔ یہ عظیم الشان، فصیح اللسان، کریم الصفات اور بڑے طاقت ور تیر انداز تھے، اس نے مدرسہ نبوت میں پرورش پائی اور نمایاں حیثیت حاصل کی فضائل کے اور شہسواری کے میدان میں یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہلی حیثیت حاصل کرنے والوں میں سے تھے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص ایک بہادر شہسوار تھا، اور ان صحابہ کرام میں سے تھا، جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر لشکر قرار دیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اسے عزیم المرتبت اور جلیل القدر کی حیثیت حاصل رہی۔

فتوحات اسلامیہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بڑے روشن دلکش اور حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں لشکر اسامہ میں شامل ہو کر سر زمین شام میں دائع بلقاء مقام پر جنگ میں شریک ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایرانیوں کی طاقت روز بروز بڑھتی جا رہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ عزم کیا کہ وہ خود جنگ میں شریک ہوں، مدینہ منورہ کے باہر تک لشکر اسلام کے ساتھ آئے۔ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مشورہ کرنے کے لیے ایک مجلس منعقد کی اور اپنا ارادہ ان کے سامنے پیش کیا اور ان سے مشورہ طلب کیا۔ تمام صحابہ کرام نے عراق پہنچ کر فارسیوں سے نبرد آزما ہونے پر اتفاق رائے کا اظہار کیا۔ لیکن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک ایسی بات کہی جو ان کی سمجھداری کی طرف اشارہ کرتی ہے فرمانے لگے امیر المومنین مجھے اندیشہ ہے اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو پورے خطہ ارض پر محصور مسلمان کمزور ہو جائیں گے، سب کے حوصلے ٹوٹ جائیں گے، میری رائے یہ ہے کہ آپ اپنا نمائندہ اس جنگ میں شریک ہونے کے لیے بھیجیں اور خود مدینہ منورہ ہی میں رہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی رائے کو درست جانا اور پھر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اس کی تائید کی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور مسکراہٹ ان کی حسین و جمیل چہرے پر پھیلی ہوئی تھی امیر المومنین مجھے مل گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تعجب سے پوچھا:

''اے ابو محمد یہ عبدالرحمٰن بن عوف کی کنیت تھی ۔ تجھے کیا مل گیا؟''

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کامیابی و کامرانی کے خوشگوار احساسات سے جھوم رہے تھے فرمانے لگے:

'' امیرالمومنین! وہ اپنے کچھار میں بیٹھا ہوا شیر، اسلام کا شہسوار صحابی رسول ﷺ ہر دلعزیز سردار، بہادر شخص، متقی پرہیزگار، نیک دل، صاف ستھری طبیعت والا، سعد بن مالک الزہری رضی اللہ عنہ واہ واہ! آپ کی نیابت کے لیے کتنا عمدہ انتخاب ہے۔

واقعی شیر جیسا مشہور و معروف شہسوار جس کی بہادری اور شہسواری کی گواہی غزوات نے دی اور عمدہ اعلیٰ نسل کے گھوڑوں نے اس کے عسکری فنون کی گواہی دی۔

کیا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب سے امیر لشکر ہوگا؟

واہ سبحان اللہ! کیسا عمدہ چناؤ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی رائے کو بہت عمدہ قرار دیا اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا اور اسے عراق جانے والے لشکر اسلام کا امیر نامزد کر دیا اور اسے وہ تاریخی وصیت کی، جس سے دنیا کے کانوں میں گونج پیدا ہوئی اور شہسواروں کے کانوں میں رس گھول دیا، جو وصیت کی دنیا میں ایک انوکھی اور منفرد حیثیت رکھتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا:

''اے سعد خیال رکھنا کہیں اللہ تعالیٰ کو اس بنا پر بھلا نہ دینا کہ تمہیں یہ کہا جائے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے خالو اور اس کے جلیل القدر صحابی ہیں۔ یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

برائی سے برائی کو نہیں مٹاتا، ہمیشہ اللہ برائی کو نیکی سے مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اور کسی شخص کے درمیان خاندانی وجہ تقرب نہیں ہوتا وجہ تقرب تو صرف اور صرف اطاعت ہوتی ہے چوہدری اور کمزور لوگ اللہ کی نگاہ میں برابر ہوتے ہیں اللہ ان سب کا رب ہے اور وہ اس کے بندے ہیں نیکی کے ذریعے وہ آپس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں اور اطاعت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے اسے حاصل کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے لے کر ہمیں داغ مفارقت دینے تک جو تم نے انہیں کرتے دیکھا بس انہی کے اعمال و افکار کو لازم پکڑے رکھنا یہی حکم ہے اور یہی مجھے خاص طور پر آپ کو وصیت ہے اگر تم نے اسے چھوڑ دیا اور اس سے بے رغبتی اختیار کی تو تیرا سارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تو خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا۔

جنگ قادسیہ شروع ہوتی ہے، یہ ایک ایسی بڑی لڑائی تھی کہ اس سے زیادہ حیرت انگیز لڑائی عراق میں پہلے نہیں لڑی گئی تھی اس روز امیر لشکر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر انہیں خطاب کیا، جو نصیحت آموز بھی تھا اور ولولہ انگیز بھی، مجاہدین کو جہاد کے لیے انگیخت کیا، جہاد کی آیات اور سورتیں پڑھ کر بتائیں پھر چار مرتبہ نعرہ تکبیر بلند کیا اور ایرانیوں پر حملہ آور ہو گئے، ایرانی فوج میں بہت سے ہاتھی تھے، یہ لڑائی چند دن تک جاری رہی، شہسوار صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہاتھیوں اور ان کے سواروں کا قلع قمع کیا اور ہاتھیوں کی آنکھیں اپنے نیزوں کی انیوں سے نکال دیں۔ لشکر اسلام کے شہسواروں نے اس جنگ میں حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے۔ مسلمانوں نے ایرانی فوج کے جرنیل رستم کو قتل کر دیا، اسی طرح جنگ قادسیہ میں ایرانی فوج کے کمانڈر جالینوس کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا، اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت مسلمانوں کا مقدر بنا دی۔ ایرانی فوج شکست سے دوچار ہوئی۔ مسلمانوں کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جنگ قادسیہ میں اتنا زیادہ مال اور اسلحہ ہاتھ لگا کہ کیا بتائیں۔

مسلمانوں کو شہسوار اسلام، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی قیادت میں فتح نصیب ہوئی۔ اس نے امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فتح ونصرت کی خوشخبری دینے کے لیے ایک تفصیلی خط لکھا، جس میں معرکہ آرائی کی تفصیلات اور اللہ تعالیٰ نے کیسے فتح یاب کیا؛ اس کی کیفیت درج تھی۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا خط دربار خلافت میں پہنچتا ہے۔

اما بعد:

''اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایرانیوں پر فتح عنایت کی، بڑی طویل لڑائی اور شدید ٹکراؤ کے بعد ہم نے انہیں ان کے پیش روؤں کی طرح پسپا کیا۔ مسلمانوں کو اس معرکے سے اتنا مال غنیمت ہاتھ لگا کہ کبھی کسی نے دیکھا نہ ہوگا۔ اللہ نے اس مال و دولت سے انہیں فائدہ حاصل کرنے نہ دیا بلکہ یہ مال ان سے چھین لیا گیا اور اسے مسلمانوں کی طرف منتقل کر دیا، مسلمانوں نے ان کا دریاؤں، پہاڑوں اور کھلے راستوں پہ تعاقب کیا۔ لشکر اسلام سے سعد بن عبید، عالم دین فلاں فلاں ساتھی اور دیگر مجاہدین جنہیں اللہ ہی جانتا ہے۔ جام شہادت نوش کر گئے۔ یہ رات کے وقت قرآن کریم کی تلاوت یوں کرتے سنائی دیتے، جس طرح شہد کی مکھیاں بھنبھناتی ہیں، وہ دن میں شیروں کی طرح ہوتے بلکہ شیر بھی ان کا مقابلہ نہ کر سکتے اور جو ان میں سے باقی رہ گئے ہیں، وہ شہادت پانے سے ہی انکے مقام و مرتبے کو پہنچ سکتے ہیں۔''

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مبارک فتوحات کے سفر پر مسلسل گامزن رہے۔

جلولاء ذی القعدہ ۱۶ھ ہجری کو ان کی قیادت میں فتح ہوا۔ اس میں بھی مسلمانوں کو بہت زیادہ مال غنیمت ہاتھ لگا۔ جلولاء کی فتح کو فتوحات کی سردار قرار دیا گیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس لیے کہ مسلمانوں کو اس فتح سے کثرت سے مال و دولت ہاتھ لگا اور ایرانیوں اور مجوسیوں کی جماعتیں ہل گئیں اور حوادثات زمانہ کا شکار ہوگئیں۔

شہسوار اسلام حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فتوحات اسلامیہ میں بڑے عظیم کارنامے ہیں، جن میں سے چند ایک کارنامے بطور نمونہ ہم نے پیش کیے ہیں۔ تاکہ شہسوار اسلام فاتح ممالک، فاتح ایران، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی سیرت کی چند جھلکیاں واضح طور پر دیکھی جاسکیں۔

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خنجر مارا گیا تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان چھ اصحاب شوریٰ میں سے ایک تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت کی تھی اگر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ خلیفہ نہ بنے تو جو بھی خلیفہ منتخب ہو وہ اس سے تعاون ضرور حاصل کرے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بعد ایسے ہی ہوا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے انوار اخلاقیات کے بحر بے کراں سے چند قطرے:

اگر ہم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے اخلاق و فضائل کو شمار کرنے لگیں تو ان کے فضائل و مناقب ہمیں اپنے دامن میں ڈھانپ لیں گے۔ اس کی سیرت نگاری کے لیے تو سینکڑوں صفحات بھی ناکافی ہوں گے لیکن میں ان کی سیرت کے چند نمایاں پہلوؤں کا انتخاب کروں گا تاکہ وہ ہماری زندگی کے لیے نمونہ بن سکیں، اور ہمارے دل ان عظیم المرتبت شخصیات کی محبت سے معمور ہوسکیں۔ جو تاریخ میں زندہ جاوید ہوئے اور جنہوں نے عزت کی دنیا میں بڑا نام پایا۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ عراق فتح کرنے میں امیر لشکر جسے امیر لمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نامزد کیا۔ مدائن کسریٰ کے فاتح وہ جنگ قادسیہ کے یہی ہیرو تھے۔ آپ کو کیا معلوم کہ جنگ قادسیہ کیا ہے؟

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کوفے کو آباد کیا۔ عجمیوں کو وہاں سے نکالا۔ حضرت عمر اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی خلافت میں یہ کوفے کے گورنر رہے۔ سردار، بارعب اور ہر دلعزیز تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے مسلمانوں کو فائدہ دیا اور مشرکین کو ذلیل کیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مشہور ومعروف عالم، فاضل اور ان فقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے، جنہوں نے علم وفقہ اور معرفت اسلامیہ میں بڑا نام پایا۔

بلکہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان مشہور ومعروف علماء صحابہ میں سے تھے، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو زبانی یاد کیا۔

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سو ستر احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا، ان میں سے بخاری اور مسلم میں ۱۳۸ احادیث مذکور ہیں۔

ان میں سے ۱۱۵ احادیث ایسی ہیں، جن پر بخاری اور مسلم کا اتفاق ہے۔ پانچ احادیث میں امام بخاری منفرد ہیں اور ۱۸ میں امام مسلم رحمہ اللہ منفرد ہیں، ان سے مروی احادیث صحیح، مسانید اور سنن اربعہ میں بکھری ہوئی مذکور ہیں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے عالی قدر علماء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے احادیث روایت کرنے کا اعزاز حاصل کیا، ان میں سے عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس اور حضرت عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم قابل ذکر ہیں۔

اور ان سے ان کے بیٹوں نے بھی حدیث بیان کرنے کی سعادت حاصل کی جن میں عامر، عمر، محمد، مصعب، ابراہیم اور عائشہ کے نام قابل ذکر ہیں اور ان سے متعدد عالی مرتبت علماء تابعین نے بھی حدیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ جن میں سعید بن مسیّب، احنف بن قیس، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف، عروہ بن زبیر، اور چند دیگر تابعین کے نام لیے جا سکتے ہیں، ان کی سیرت میں ان کی مرویات کے چند نمونے گذر چکے ہیں۔

شجاعت کے میدان میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اتنے دلکش واقعات ہیں کہ انہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شمار نہیں کیا جا سکتا اور اتباع سنت، زہد و تقویٰ، قبولیت دعا، تواضع انکساری، صدق و وفا اور صدقہ و خیرات کے حوالے سے تو اتنی مثالیں ہیں کہ جن کو احاطہ شمار میں نہیں لایا جا سکتا۔ یہاں یہ ہم صرف ایک مثال پیش کرتے ہیں تا کہ صورت حال بالکل واضح اور روشن ہو سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نیکی کی شہادت دی تھی۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات بڑے تھکے ماندے تھے، آپ نے فرمایا: ''کاش آج کوئی نیک شخص اس رات میرا پہرہ دے۔'' فرماتی ہیں کہ ہم نے ہتھیار کی آواز سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟''

عرض کی: ''سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کا پہرہ دوں گا۔''

فرماتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے میں نے آپ کے خراٹے سنے۔''

اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کے سامنے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حق میں جنت میں جانے کی گواہی دی جبکہ ان سے یہ کہا:

''اب اس دروازے سے تمہارے سامنے وہ شخص داخل ہوگا، جو اہل جنت میں سے ہوگا، آپ نے یہ بات تین دفعہ دہرائی تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے۔

شاید کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے دلآویز فضائل و مناقب اور کامل ترین دلفریب شہرت یہ ہے کہ ان کا سینہ اور دل بالکل پاک صاف تھا، دل تو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ سے لگا ہوا تھا۔ دل میں کسی بھی مسلمان کے بارے میں ذرہ برابر بھی کوئی برا خیال نہیں پایا جاتا تھا، مخلوق کے بارے میں کوئی بری نیت بھی نہیں رکھتے تھے۔ زبان سے ہمیشہ اچھی بات ہی بولتے، وہ فضل و شرف کے اعتبار سے بڑے بلند مقام پر فائز تھے۔

عالی مرتبت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی عادت پر رشک کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ دعا کی:

" اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ الْبَأْسَ، اِلٰهَ النَّاسِ۔ مَلِكِ النَّاسِ ، اَنْتَ الشَّافِي ۔ لَا شَافِي لَهٗ اِلَّا اَنْتَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ حَسَدٍ وَ عَيْنٍ اَللّٰهُمَّ اَصِحَّ قَلْبَهٗ وَ جِسْمَهٗ وَ اكْشِفْ سُقْمَهٗ وَ اَجِبْ دَعْوَتَهٗ "

[البداية و النهاية: ٨/ ٧٥]

''الٰہی اس کی بیماری کو ختم کردے۔ لوگوں کے معبود حقیقی، لوگوں کے مالک تو ہی شفا دینے والا ہے، اسے تیرے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں ہے۔ میں اللہ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو حسد یا آنکھ لگنے کی صورت میں تجھے تکلیف دیتی ہے۔ الٰہی اس کے دل اور جسم کو صحیح کردے اور اس بیماری کو ختم کردے اور اس کی دعا کو شرف قبولیت عطا فرما۔''

حضرت سعد رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوات تھے، جو دعا بھی کرتے اللہ تعالیٰ اسے جلد ہی شرف قبولیت عطا کرتے۔

حوالے کی کتابوں میں اس سلسلے میں بہت سے واقعات مذکور ہیں، اس کا تعلق بھی دلائل نبوت سے ہے کیونکہ حبیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں مستجاب الدعوات ہونے کی دعا کی تھی اور وہ ایسے ہی ہوئے۔

صلاح الدین صفدی اپنی کتاب'' **نُكَتِ هِمْيَانه** '' میں رقمطراز ہیں۔

''کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو جنگ قادسیہ کے دوران ایک گہرا زخم لگا جس کی وجہ سے فتح کے وقت وہ حصہ نہ سکے۔ اس موقع پر پھبتی کستے ہوئے بنوبُجَیلۃ کے ایک شخص نے یہ شعر کہے:

أَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَظْهَرَ دِيْنَهٗ
وَ سَعْدٌ بِبَابِ الْقَادِسِيَة مُعْصَمُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَأُبْنَا وَقَدْ آمَتْ نِسَآءٌ كَثِيْرَةٌ
وَ نِسْوَةُ سَعْدٍ فِيْهِنَّ أَيِّمُ

۱۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کر دیا اور سعد قادسیہ کے دروازے پر زخموں پہ پٹی باندھے پڑا رہا۔''

۲۔ ''ہم اس حال میں لوٹے کہ بہت سی عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ لیکن سعد کی عورتوں میں سے کوئی بھی بیوہ نہ ہوئی۔''

''یہ ایک قسم کی پھبتی تھی، جس سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بڑے کبیدہ خاطر ہوئے۔ الٰہی اس کے ہاتھ اور زبان سے ہمیں بچا لیجئے۔ اچانک ایک تیر اس کے ہاتھ کو لگا، جس سے اس کا سارا ہاتھ سوکھ گیا۔

اس کی دعا کی قبولیت کا ایک یہ واقعہ بھی مذکور ہے۔

''ہوا یہ کہ ایک شخص نے حضرت علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم کو گالی دی، آپ نے سن لیا، اسے منع کیا کہ ان بزرگ ہستیوں کو گالی نہ دو وہ باز نہ آیا آگے سے کہنے لگا تم تو مجھے نبی کی طرح ڈانٹ پلا رہے ہو۔

یہ سن کر حضرت سعد نے کہا: ''الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ اس نے ایسے لوگوں کو گالی دی ہے، جن کی نیکیاں تیرے پاس پہنچ چکی ہیں اور انہیں گالی دینا تیری ناراضگی کا باعث تو اسے آج ایسا سبق سکھا، جو دنیا والوں کے لیے ایک عبرت کا نشان بن جائے، ایک بلبلاتی اور چھنگھاڑتی ہوئی اونٹنی آئی اور اس نے اسے اچک لیا اور خوب جھنجھوڑا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب میں یہ بھی شامل ہے، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد لوگوں میں اختلافات پیدا ہو گئے تو یہ گوشہ نشین ہو گئے۔ بلکہ انہوں نے اپنے اہل خانہ کو حکم دیا کہ ایسے لوگوں کے بارے میں کچھ نہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بتانا جب تک کہ امت ایک امام پر متفق نہیں ہو جاتی وہ فرمایا کرتے تھے، ان حالات میں میرے خیال میں مجھ سے بڑھ کر خلافت کا کوئی حق دار نہیں۔ میں نے اس وقت جہاد کیا جب میں جہاد کا حقیقی مفہوم جانتا تھا، اگر کوئی شخص مجھ سے بہتر ہے تو اپنے آپ کو ہلاکت میں نہیں ڈالوں گا۔

میں اس وقت تک اب نہیں لڑوں گا۔ جب تک تم میرے پاس کوئی ایسی تلوار نہیں لا دو گے۔ جس کی دو آنکھیں ہوں، ایک زبان ہو اور اس کے دو ہونٹ ہوں اور وہ بول کر یہ کہے یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی تعریف کی جبکہ ان دونوں نے فتنے کے دور میں گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سعد بن مالک اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک مقام و مرتبہ عطا کیا۔

اگر ان کی یہ گوشہ نشینی گناہ ہے تو یہ ایک ایسا صغیرہ گناہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور اگر یہ نیکی ہے تو بڑے قابل قدر نیکی ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بڑے مشہور و معروف اور عالی مرتبت زاہدوں میں سے تھے اور یہ ان لوگوں میں سے تھے، جنہوں نے قناعت کے معانی کو پہچانا، جنہوں نے دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی۔

ذرا وہ دل آویز، دلکش حسین و جمیل کلمات سنیئے، جن سے اپنے بیٹے مصعب کو وصیت کی تھی۔ اسے یہ وصیت کی:

"میرے بیٹے جس کسی چیز کا مطالبہ کریں تو قناعت کے ساتھ مطالبہ کرنا، جس میں قناعت نہ ہو وہ مال انسان کو غنی نہیں کرتا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

واللہ یہ حکمت و دانائی تو قرآن حکیم ایسے میٹھے چشمے اور نور نبوت کے فیض اور فصاحت نبویہ کی خوشہ چینی ہے۔

اولیاء اور متقین کے کشادہ صحن میں:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے مسلسل جدو جہد کی۔ نور الٰہی سے ہمیشہ جڑے رہے۔ خلفائے راشدین کے زیر سایہ قابل تعریف زندگی بسر کی یہ حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت تک زندہ رہے۔

۵۵ ھ ہجری میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے وفات پائی۔ آپ نے ایک پرانا اون کا بنا ہوا جبہ منگوایا اور فرمایا: ''مجھے یہ کفن پہنانا، میں نے جنگ بدر میں یہ جبہ پہن کر مشرکین سے لڑائی لڑی تھی اور میں نے اس دن کے لیے اسے چھپا کر رکھا تھا۔''

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ . اَللّٰہُ اَکْبَرُ

مصعب بن سعد اپنے باپ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی زندگی کے آخری لمحات کی روئیداد بیان کرتے ہیں: ''کہ میرے ابا جان کا سر میری گود میں تھا، وہ اپنا وقت پورا کر رہے تھے اور میں رو رہا تھا، مجھے دیکھ کر فرمایا: ''میرے بیٹے روتے کیوں ہو؟''

اللہ کی قسم! اللہ مجھے قطعاً عذاب نہیں دے گا۔ میں اہل جنت میں سے ہوں۔

اللہ اپنے مومن بندوں کو جزاء عطا کرے گا۔ اللہ کے لیے عمل کرو۔

کافروں کو ان کی حسنات کی وجہ سے عذاب میں قدرے تخفیف ضرور ہوتی ہے جب ان حسنات کا بدلہ ختم ہو جاتا ہے تو ان سے کہا جاتا ہے ہر عمل کرنے والا اپنے عمل کا ثواب اس سے لے جس کے لیے اس نے یہ عمل کیا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ۵۵ ھ ہجری میں مدینے کے باہر محلہ عقیق میں واقع اپنے محل میں وفات پائی۔ انہیں کندھوں پہ اٹھا کر مدینہ منورہ لایا گیا۔ مروان بن حکم نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نماز جنازہ پڑھائی۔ امہات المومنین نے بھی نماز جنازہ پڑھی۔

شہسوار اسلام حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے جسد خاکی کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا وفات کے وقت ان کی عمر ۸۰ برس تھی۔ علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم میں سب سے بعد وفات پائی۔

علی المدینی کے علاوہ دیگر مؤرخین کا کہنا ہے کہ مہاجرین میں سب کے بعد وفات پانے والے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں۔

میرے عزیز! ہم نے شہسوار اسلام حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی سنے اور ان سے مستفیض ہوئے اور ان کے ساتھ چند سعادت کی گھڑیاں گزاریں۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے سعادت مندوں میں شامل کیا۔ الحمد للہ رب العالمین

❁ ...... ❁ ...... ❁

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۱. تهذيب الاسماء واللغات: ۱/۲۱۳
۲. الاوائل: صفحہ: ۱۴۷
۳. مسند امام احمد: ۱/۱۶۸۔۱۸۷
۴. طبقات ابن سعد: ۳/۱۳۷۔۱۴۹
۵. فضائل صحابه امام احمد بن حنبل: ۲/۷۴۸
۶. مسند ابی يعلى: ۲/۴۹۔۱۴۵
۷. حلية الاولیا: ۱/۹۲۔۹۵
۸. تاريخ بغداد: ۱/۱۴۴۔۱۴۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۹ . مختصر تاریخ دمشق:	۹/ ۲۵۰. ۲۷۲
۱۰ . جامع الاصول:	۹/ ۱۰. ۱۸
۱۱ . تاریخ الاسلام ذهبی عهد معاوية:	صفحہ: ۲۱۲ـ۲۲۱
۱۲ . نكت الهميان:	صفحہ: ۱۵۵. ۱۵۶
۱۳ . مجمع الزوائد:	۹/ ۱۵۳. ۱۶۰
۱۴ . العقد الثمين:	۴/ ۵۳۷. ۵۴۷
۱۵ . تهذيب التهذيب:	۳/ ۴۸۳. ۴۸۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سعید بن زید رضی اللہ عنہ

- شہسوار، صحابی، اسلام میں سبقت لے جانے والا، تیز دوڑنے والا، جس کے فضائل ومناقب پانی کے قطرات کی طرح چھن چھن کر سامنے آتے ہیں اور اس کی عطر بیز سیرت، اعلیٰ وارفع اخلاقیات کے اعتبار سے ماحول میں چار سو مہک پھیلاتی ہے۔
- ان کا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے میں بڑا عمل دخل ہے اور یہ مستجاب الدعوات بھی تھے۔
- یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔
- انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ۴۸ احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا اور یہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جنہیں جنت کی بشارت دی گئی۔
- یہ سرزمین شام میں بپا ہونے والی جنگ یرموک میں شریک ہوئے اور اس میں قابل تعریف کارنامے سرانجام دیئے اور یہ ۵۱ ہجری میں فوت ہوئے اور مدینہ منورہ میں دفن کئے گئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

مخلصین کی تعریف وتوصیف:

مخلص، معزز شخصیت نے جب سے زندگی کی حقیقت کو جانا فضائل ومناقب نے اسے پہچان لیا اور اس نے فضائل ومناقب کی اہمیت کو جان لیا۔

ان کی پرورش ام القریٰ مکہ معظمہ میں ہوئی وہاں وہ متضاد نوعیت کے مناظر دیکھا کرتے تھے۔ اور وہ وہاں اوہام پرستی کا بچشم خود مشاہدہ کرتے جس نے لوگوں کو پاگل بنا رکھا تھا۔ لوگ یوں بدحواسی کا مظاہرہ کرتے جیسے کوئی اندھی اونٹنی بدحواس ہوجاتی ہے۔ وہ بتوں کو کعبہ کے اردگرد اور ہر جگہ بکھرے ہوئے دیکھتے کہ وہ نہ کوئی نقصان دیتے ہیں اور نہ نفع۔

لیکن یہ شریف الطبع، ہونہار، اور ذہین وفطین نوجوان ان تمام عادات سے کنارہ کش تھا اس کا دل بتوں سے نفرت کرتا تھا۔

شاید اس کی یہ دلی کیفیت اس لیے تھی کہ وہ اپنے والدگرامی کو قریب سے دیکھتے تھے کہ اس کا دل مشرکین کی حماقتوں سے بیزار تھا۔

اس کی دلی خواہش یہ تھی کہ دین حق کو تلاش کرے۔ اس نے مختلف علاقوں کا سفر محض اس غرض سے کیا کہ دین قیم کی جستجو کرے۔ اس نے نصاریٰ اور یہود کو قریب سے دیکھا لیکن ان کے دین کو ناپسند کیا اور کہا الٰہی میں دین ابراہیم پر کاربند رہنا چاہتا ہوں۔

لیکن یہ دانشمند باپ شریعت ابراہیم علیہ السلام کو کما حقہ حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوسکا اور نہ ہی اسے کوئی ایسا شخص ملا جو دین ابراہیمی کے بارے میں مکمل معلومات بہم پہنچا سکے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وہ تو اہل نجات میں سے ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں یہ گواہی دی کہ وہ ایک امت کی حیثیت سے اٹھائے جائیں گے۔

حضرت سعید کے والد گرامی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے چچا کے بیٹے تھے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو ہے لیکن آپ کے مسند رسالت پر فائز ہونے سے پہلے ہی وہ فوت ہو گئے ان کا نام زید بن عمر بن نفیل ہے۔

اس کا بیٹا ان صفحات کا شہسوار ہمارا مہمان ہے بلکہ ہم اس کے مہمان ہیں اور وہ ہے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جس کی کنیت اور نسبتیں یہ ہیں: ''ابو الأعور القرشی، العدوی المکی المدنی رضی اللہ عنہ۔'' یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی کا بیٹا تھا۔

قبل اس کے کہ ہم حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی سیرت کے مطالعے کی سعادت حاصل کریں ہم اس کے والد زید بن عمرو کی سیرت پر روشنی ڈالیں گے تاکہ سعید بن زید کی صورت کھل کر سامنے آ سکے۔

زید بن عمرو نبوت سے پہلے دور میں دین ابراہیم علیہ السلام کے مطابق عبادت کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کے قائل تھے اور قریش جو آستانوں پر ذبح کیا کرتے تھے وہ اسے دلی طور پر معیوب جانتے تھے اور جو جانور بھی کسی آستانے پر ذبح کیا جاتا اس کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ جب یہ کعبہ میں داخل ہوتے تو یہ الفاظ کہتے:

لَبَّیْکَ حَقًّا حَقًّا تَعَبُّدًا وَ رِقًّا

عُذْتُ بِمَا عَاذَ بِهِ إِبْرَاهِیْمُ

''الٰہی میں حقیقتاً عبادت گذار اور غلام بن کر تیرے دربار میں حاضر ہوں میں اسی کی پناہ میں آتا ہوں جس کی پناہ میں ابراہیم علیہ السلام آئے۔''

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما زید بن عمرو کے بارے ایک بہت اچھی اور عمدہ خبر بیان کرتی ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''کہ میں نے زید بن عمرو کو ایک دن کعبہ کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا دیکھا اور وہ یہ کہہ رہا تھا: '' اے خاندان قریش! اللہ کی قسم تم میں کوئی بھی میرے علاوہ دین ابراہیمی پر قائم نہیں ہے۔ وہ زندہ درگور کی جانے والی بچی کو بچالیا کرتے تھے وہ اس طرح کہ جب کوئی شخص اپنی بیٹی کو قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو یہ آگے بڑھ کر اسے کہتے اسے قتل نہ کرو، میں اس کے اخراجات کا ذمے دار ہوں۔ اس طرح وہ اسے اپنی تحویل میں لے لیتے تھے جب وہ جوان ہو جاتی تو اس کے باپ سے کہتے اگر آپ چاہیں تو میں اسے آپ کے سپرد کر دیتا ہوں اور اگر چاہیں تو میں اب بھی اس کے اخراجات کی ذمے داری لینے کے لیے تیار ہوں۔

اور وہ یہ بھی کہا کرتے تھے:

'' اے قریش! زنا سے بچو یہ جرم فقر و فاقے کا باعث بنتا ہے۔'' ایک روایت میں یہ ہے کہ سود سے بچو یہ فقر و فاقے کا باعث بنتا ہے۔

یہ قریش پر یہ عیب لگاتے ہوئے کہتے دیکھ بکری کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اس کے پینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا۔ اور چرنے کے لیے زمین سے چارا اگایا پھر تم اسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ حیف ہے تمہاری عقل پر۔

زید بن عمرو نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے فوت ہو گئے۔

ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ ورقہ بن نوفل نے زید بن عمرو کی تعزیت میں یہ شعر کہے ہیں:

رَشَدْتَّ وَ اَنْعَمْتَ ابْنَ عَمْرٍو وَ اِنَّمَا
تَجَنَّتَ تَنُوْرًا مِنَ النَّارِ حَامِيَا
بِدِيْنِكَ رَبًّا لَيْسَ رَبٌّ كَمِثْلِهِ
وَ تَرْكِكَ اَوْثَانَ الطَّوَاغِي كَمَا هِيَا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَاِدْرَاکِکَ الدِّيْنَ الَّذِیْ قَدْ طَلَبْتَهٗ
وَ لَمْ تَکُ عَنْ تَوْحِيْدِ رَبِّکَ سَاهِيَا

فَاَصْبَحْتَ فِي دَارٍ کَرِيْمٍ مُّقَامُهَا
تَعَلَّلَ فِيْهَا بِالْکَرَامَةِ لَاهِيَا

وَقَدْ تُدْرِکَ الْاِنْسَانَ رحمةُ رَبِّهٖ
وَ لَوْ کَانَ تَحْتَ الْأَرْضِ سَبْعِيْنَ وَادِيًا

۱۔ ’’اے عمرو تجھے ہدایت مل گئی اور تجھ پر انعام ہوا اور تو دہکتی ہوئی آگ کے تنور سے بچ گیا۔‘‘

۲۔ ’’اور تو نے ایسے ربّ کا دین اختیار کیا جس رب کی کوئی مثال نہیں اور تو نے بے ہودہ بتوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا۔‘‘

۳۔ ’’اور تو نے اس دین کو اپنا لیا جس کا تو طالب تھا اور تو اپنے ربّ کی توحید سے غافل نہ تھا۔‘‘

۴۔ ’’اور تو ایسے گھر میں چلا گیا جہاں کا رہنا سہنا بہت ہی اچھا ہے اور وہ عزت سے چلتا پھرتا ہے۔‘‘

۵۔ ’’انسان کو اس کے ربّ کی رحمت پہنچ کر ہی رہتی ہے۔ اگر چہ وہ سات زمینوں کے نیچے کسی وادی میں رہتا ہو۔‘‘

زید بن عمرو کے درج ذیل اشعار دیکھیں جو اس عقیدے اور توحید کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

أَرَبٌّ ، وَّاحِدٌ اَمْ اَلْفُ رَبٍّ
أَدِيْنُ اِذَا تَقَسَّمَتِ الْاُمُوْرُ

عَزَلْتُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰی جَمِيْعًا
کَذَالِکَ يَفعَلُ الجَلْدُ الصَّبُوْرُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَلَا الْعُزّٰى اَدِيْنُ وَ لَا ابْنَتَيْهَا

وَلَا صَنَمَى بَنِىْ عَمْرٍو اَدِيْرُ

۱۔ ''کیا ایک رب بہتر ہے یا ہزاروں رب کیا یہ بھی کوئی دین ہے کہ جس میں معاملات بٹ جائیں۔''

۲۔ ''میں نے لات اور عزّیٰ کو یکسر چھوڑ دیا ہے۔ دانشور اور صابر انسان ایسا ہی کرتا ہے۔''

۳۔ ''نہ میں عزّیٰ کی عبادت کرتا ہوں اور نہ اس کی بیٹیوں کی اور نہ ہی میں بنو عمرو کے بتوں کے گرد چکر لگاتا ہوں۔''

❁ ...... ❁ ...... ❁

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ مجھے زید بن عمرو بن نفیل نے کہا ''میں نے اپنی قوم کی مخالفت کی، میں نے ملت ابراہیم واسماعیل کی پیروی کی اور جس کی وہ دونوں عبادت کیا کرتے تھے میں بھی اسی کی عبادت کرتا ہوں۔ وہ دونوں اسی قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز ادا کیا کرتے ہیں۔ میں اسی پر ایمان لاتا ہوں اور میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ نبی ہیں۔ اگر تجھے طویل زندگی میسر آئے تو میرا انہیں سلام کہنا۔

حضرت عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں نے اسلام قبول کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع دی۔ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور اس پر شفقت کا اظہار کیا اور فرمایا کہ میں نے اسے جنت میں دیکھا کہ وہ اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے چلے جا رہے تھے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سعید اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا اسلام لانا:

سعید بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان شہسواروں میں سے تھے جنہوں نے اسلام کی دعوت کو اس وقت قبول کیا جب نورِ اسلام کی کرنوں نے وادی ام القریٰ مکہ معظّمہ کو جگمگا دیا تھا اور یہ سابقین اوّلین میں سے تھے اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جن پر اللہ راضی ہوا اور وہ اپنے اللہ پر راضی ہوئے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ پہلے قافلے کے ساتھ ہی مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں داخل ہو کر دعوت کا کام کرنے سے پہلے ہی اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔

حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی شادی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بہن فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا سے ہو چکی تھی۔ وہ اور اس کا خاوند سعید دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے اور یہ دونوں حضرت عمر کے اسلام قبول کرنے کا سبب بنے اور یہ اس وقت ہوا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بہن کے گھر میں کچھ قرآن کریم سنا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے پہلے اپنے ان رشتہ داروں کو بہت تکالیف دیا کرتے تھے جو اسلام سے دلچسپی رکھتے تھے اسی طرح اس نے اپنی بہنوئی حضرت سعید کو بھی ظلم وستم کا نشانہ بنایا تاکہ وہ اسلام سے باز آ جائے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب صحیح بخاری میں قیس بن ابی حازم کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

«قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِيْ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَ إِنَّ عُمَرَ لَمُوْثِقِيْ عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ عُمَرُ»

”کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے کوفے کی مسجد میں سنا فرماتے ہیں، اللہ کی قسم حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے پہلے مجھے مسلمان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہونے کی وجہ سے باندھ دیا کرتے تھے۔''

حضرت سعید بن زید اور حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہما شروع شروع میں اپنے اسلام لانے کو خفیہ رکھے ہوئے تھے۔ جلیل القدر صحابی حضرت خبیب بن ارت رضی اللہ عنہ گاہے بگاہے ان کے پاس تشریف لاتے اور ان دونوں میاں بیوی کو قرآن حکیم پڑھایا کرتے تھے۔

ایک مبارک گھڑی ایسی آئی جس میں اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے بہنوئی سعید بن زید کے گھر میں حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کی داستان بڑی مشہور ہے۔ ہم اسے مستند تاریخی کتابوں کے حوالے سے یہاں نہایت اختصار سے بیان کرتے ہیں۔

ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ شمشیر برہنہ ہاتھ میں پکڑے گھر سے باہر نکلے ارادہ یہ تھا کہ مسلمانوں سے دو دو ہاتھ کئے جائیں۔ انہیں راستے میں نعیم بن عبداللہ النحام ملے۔ اس نے بھی اسلام قبول کرنے کو خفیہ رکھا ہوا تھا اس نے حضرت عمر سے کہا:

''کہاں کے ارادے ہیں؟۔''

انہوں نے بڑے ہی طمطراق سے یہ کہا: ''میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے جا رہا ہوں جس نے قریش کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ اور ان کے دین کو معیوب قرار دے دیا ہے میں آج اسے تہہ تیغ کر دوں گا۔''

نعیم نے اسے کہا:

''اے عمر کیا خیال ہے کہ کیا بنو عبد مناف تجھے زندہ رہنے دیں گے کہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر کے زمین پر چلتا پھرتا رہے؟ جاؤ پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میرے گھر والوں کو کیا ہوا ہے؟''

نعیم نے کہا: '' تیرے چچا زاد بھائی کا بیٹا اور تیری بہن فاطمہ دونوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہو چکے ہیں۔''

عمر اپنے بہنوئی سعید اور اپنی بہن فاطمہ کی طرف لوٹا، اس روز ان کے ہاں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ سورہ طٰہٰ کی ابتدائی آیات کی تلاوت کر رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی آواز سنی، غضبناک انداز میں اندر آئے اس آواز کے بارے میں پوچھا جو اس نے سنی تھی۔ حضرت سعید اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''نہیں یہاں تو کوئی آواز نہیں تھی تجھے مغالطہ ہوا ہے۔''

عمر نے کہا: ''مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم دونوں دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار بن گئے ہو۔'' پھر عمر نے اپنے بہنوئی سعید رضی اللہ عنہ کو پکڑا اسے زمین پر گرایا اور اس کے سینے پر بیٹھ گیا حضرت فاطمہ اٹھی آگے بڑھی تاکہ اپنے خاوند سعید کو چھڑائے عمر نے اسے زوردار تھپڑ مارا جس سے وہ زخمی ہوگئی اور خون بہنے لگا۔

جب عمر نے یہ کچھ کر دکھلایا تو دونوں نے کہا: ''اے عمر ہم نے اسلام قبول کرلیا۔''
ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے ہیں، اب کرلو جو کچھ کرنا ہے۔

جب عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن فاطمہ کے چہرے سے خون بہتا دیکھا تو رقت طاری ہوگئی اعضاء ڈھیلے پڑ گئے۔ دل نرم ہوگیا اور وہ قرآن طلب کیا جس کی تلاوت کرتے ہوئے انہیں سنا تھا دونوں نے قرآن حکیم اس کے ہاتھ میں تھمانے سے انکار کرتے ہوئے کہا: ''جب تک آپ غسل نہیں کرتے یہ پاکیزہ کلام کا نسخہ آپ کے ہاتھ میں نہیں دیا جا سکتا۔''

عمر نے غسل کیا تو انہوں نے اسے قرآن حکیم دے دیا۔ عمر کی نظر ان آیات پر پڑی۔

﴿ طٰهٰ ○ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى ○ ......اِلٰى قَوْلِهٖ...... اِنَّنِىْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِىْ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ ○ ﴾ [طٰهٰ: ۱۔۱۴]

''طٰہٰ۔ ہم نے یہ قرآن تم پر اس لیے نازل نہیں کیا کہ تم مصیبت میں پڑ جاؤ۔ (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک) میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود حقیقی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں پس تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیات پڑھ کر کہا، جس کا یہ فرمان ہے، حقیقت میں وہی عبادت کے لائق ہے یہ کس قدر عمدہ، اچھا اور نفیس کلام ہے۔

پھر عمر رضی اللہ عنہ نے صفا کے نزدیک واقع دار ارقم کی طرف رخ کیا اور وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اپنے اسلام کا اعلان کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور آپ کے ساتھ مل کر دوسرے مسلمانوں نے بھی اللہ اکبر کہا، جس سے اہل مکہ کو پتہ چل گیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو شہسوار نابغہ روزگار عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کی دلی خوشی ہوئی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صراط مستقیم کی راہنمائی عطا کر دی۔

اس موقع پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا ہی عمدہ اور خوبصورت بات کہی: ''جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو ہمیں غلبہ نصیب ہوا۔''

سعید، حصہ اور ثواب:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے مکہ معظمہ میں مشرکین قریش کے ہاتھوں تکلیفیں اٹھائیں اور اس نے دیگر اہل ایمان شرفاء کی طرح صبر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر جانے کا حکم دیا۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ بھی دیگر مہاجرین کے ساتھ ہجرت کر گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن زید اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخات یعنی بھائی چارے کا رشتہ قائم کیا۔

جب جہاد کا سفر شروع ہوا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ مدرسہ نبویہ کے ان سرخیل شہسواروں میں سے تھے، جنہوں نے جہاد میں حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے۔

غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک مہم سونپی گئی جیسا کہ تاریخی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتابوں میں مذکور ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو جب شام کی طرف سے آنے والے قریش کے تجارتی قافلے کا پتہ چلا تو آپ رضی اللہ عنہ نے طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ دونوں قافلے کی نہایت خوش اسلوبی سے خبر لائیں اور یہ آپ کے مدینہ منورہ سے روانگی کے دس روز پہلے کی بات ہے۔ قافلے نے پکڑے جانے کے اندیشے سے ساحل سمندر کا راستہ اختیار کیا اور تیز رفتاری سے چلا۔ حضرت طلحہ اور سعید رضی اللہ عنہما وہاں سے واپس روانہ ہوئے تاکہ مدینہ پہنچ کر رسول اللہ ﷺ کو قافلے کی اطلاع کریں۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کی مدینے سے روانگی کا علم نہیں تھا۔ وہ دونوں اس دن مدینے پہنچے، جس دن رسول اللہ ﷺ کا قریش کے قافلے کے ساتھ بدر میں آمنا سامنا ہوا، وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہونے کے لیے مدینے سے روانہ ہوئے۔ لیکن ان دونوں کی آپ سے ملاقات اس حال میں ہوئی کہ آپ جنگ بدر واپس تشریف لا رہے تھے۔

اس طرح سعید بن زید اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما جنگ بدر میں شریک نہیں ہو سکے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کے مال غنیمت سے انہیں حصہ دیا اور اس کے اجر وثواب میں ان کو شریک گردانہ یہ دونوں ان کی طرح تھے، جو جنگ بدر میں شریک ہوئے انہیں اہل بدر سے شمار کیا گیا۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ جنگ احد، خندق، حدیبیہ اور دیگر تمام جنگوں میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے اور ان جنگوں میں یہ نمایاں شہسواروں میں سے تھے۔

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ اس بات کی تائید کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے آگے ہوتے اور نماز میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صف میں ہوتے مہاجرین وانصار میں کوئی بھی ان کے ہم پلہ نہ تھا، خواہ وہ غائب ہو یا حاضر۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سعید بن زید کی شہسواری کی تاریخ میں قابل تعریف کارنامے:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے دور نبوت میں جہاد کی تاریخ میں بڑے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ غزوۂ بنی قریظہ میں شریک ہوئے۔اور یہ ان شہسواروں میں سے تھے، جنہوں نے یہودیوں کا پچیس دن تک محاصرہ کیا، وہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے حکم پر قلعوں سے نیچے اتر آئے۔ان کا فیصلہ حضرت سعید بن معاذ انصاری نے سنایا، جس کا فیصلہ ساتوں آسمانوں کے اوپر رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے مطابق تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ کے اموال خمس نکالنے کے بعد تقسیم کر دیا اور شہسوار کو تین حصے دیئے، دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ سوار کا یا پیدل کا اس دن چھتیس گھوڑے تھے۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اسے حکم دیا کہ وہ بنو قریظہ سے گرفتار کئے گئے، اپنے قیدیوں کو نجد کی طرف لے جائے۔تاکہ وہاں سے گھوڑے اور اسلحہ خرید لائے۔تاکہ مسلمانوں کی جنگی قوت میں اضافہ ہو۔حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا نبی کریم ﷺ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے نجد کی طرف گئے اور وہاں سے گھوڑے اور اسلحہ خریدا، اور مدینہ منورہ کی طرف واپس آئے، اس طرح انہیں اللہ تعالیٰ اور رسول اقدس ﷺ کی خوشنودی حاصل ہوئی۔

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے دور میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میدان جہاد میں بڑے قابل قدر کارنامے سرانجام دیئے یہ معرکہ یرموک میں شریک ہوئے اور اس دن ڈٹ گئے اور یرموک میں یہ امرائے لشکر میں سے تھے اور یہ لشکرِ اسلام کے قلب کے امیر تھے۔

خالد بن ولید نے ابوعبیدہ بن جراح کو معرکہ یرموک کے لیے فوج کو منظم کرنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے دوران یہ کہا کہ میرا خیال ہے کہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ آپ کی جگہ بیٹھ جائیں اور ان کے پیچھے اور بالمقابل دو یا تین سو مجاہد کھڑے ہوں، جو بوقت ضرورت کام آئیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی تجویز کو عملی جامہ پہنا دیا گیا۔ جب دونوں لشکر آمنے سامنے آئے دونوں فریق مقابلے میں آنے کے لیے تیار ہو گئے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ مسلمانوں کو وعظ ونصیحت کرتے ہوئے فرمانے لگے:

''اللہ کے بندو! تم اللہ کی عبادت کرو! وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدمی عطا کرے گا۔، اے مسلمانو! صبر کرو، صبر ناشکری سے نجات دینے والا ہے اور رب تعالیٰ کی رضا کا باعث بنتا ہے اور عار کو مٹا دینے والا ہے۔''

پھر فرمایا: ''خاموشی کو لازم پکڑو مگر اپنے دلوں میں ذکر الٰہی کرتے رہو۔ یہاں تک کہ ان شاء اللہ میں تمہیں کوئی حکم دوں۔''

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنی جماعت کے ساتھ رومی فوج سے لڑنے کا چیلنج کیا تو وہ پہاڑوں کی طرح ڈٹ گئے۔ ابن عساکر اپنی تاریخ کی کتاب میں رقمطراز ہیں۔

جب سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے روم کی طرف دیکھا تو خوف محسوس کیا اور زمین کی طرف جھکے اور اپنے گھٹنوں کے بل جم گئے یہاں تک کہ جب رومی قریب ہوئے تو آپ اپنے جھنڈے سے دشمن قوم کے پہلے آدمی کو نشانہ بنایا پھر ان کے سامنے ولولہ انگیز انداز میں بھڑک پڑے اور لڑائی لڑنے لگے۔ یہ سب لوگوں سے زیادہ ثابت قدم رہے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا کی، حضرت سعید رضی اللہ عنہ اس بڑی فتح میں شامل ہوئے پھر اس کے بعد دمشق کے محاصر میں شریک ہوئے اور فتحیاب ہوئے یہ حضرت ابوعبیدہ بن ابی جراح رضی اللہ عنہ کی مصاحبت میں رہے۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اسے دمشق کا گورنر بنا دیا یہ پہلی شخصیت ہیں، جس نے اس کی دمشق میں نیابت کی۔

صلاح الدین الصفدی رحمہ اللہ علیہ اپنی کتاب ''تحفۃ ذوی الألباب'' میں رقمطراز

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ کہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے دمشق کا گورنر بنا دیا اور اس کا تذکرہ اپنے قصیدے کے ایک شعر میں اس طرح کہا:

وَ قَدْ تَوَلَّاهُ سَعِيْدُ الْعَدَوِى
وَ هُوَ عَلَى الْفَضْلِ الْمُبِيْنِ الْمُحْتَوِى

''اور اس نے سعید العدوی کا دمشق کا گورنر بنا دیا اور واضح فضل و شرف کا مالک ہے۔''

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے جب سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو دمشق کا گورنر بنا دیا تو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھی مجاہدین کو لے کر جہاد کے لیے روانہ ہو گئے۔ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا۔ امابعد......!

میں آپ کو آپ کے ساتھیوں کو جہاد کے حوالے سے اپنے اوپر ترجیح نہیں دے سکتا چونکہ میرے نزدیک جہاد اللہ کی رضا کا باعث ہے۔ جب میرا یہ خط آپ کو ملے آپ اس گورنری کے منصب کے لیے اسے بھیج دیں جسے اس کے حصول کی دلی رغبت ہو، میں عنقریب آپ کے پاس ان شاء اللہ آنے والا ہوں۔ والسلام

اس طرح مدرسہ محمدیہ کے تربیت یافتہ شہسوار نے دمشق کی گورنری کو چھوڑا اور اس نے تیروں اور نیزوں کے درمیان مجاہدین کی صفوں میں آ کھڑا ہونا پسند کیا۔

سعید بن زید جہاد اور شہسواری کو بھلا کیوں پسند نہ کرتے، انہوں نے تو یہ قسم کھا رکھی تھی۔

'' وَاللّٰهِ لَمَشْهَدٌ شَهِدَهُ رَجُلٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَغْبَرُّ فِيْهِ وَجْهُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ وَلَوْ عُمِّرَ عُمْرَ نُوْحٍ ''

''اللہ کی قسم ایک جنگ جس میں کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوتا ہے اور اس کا چہرہ غبار آلود ہو جاتا ہے وہ تمہارے ایک کے اس عمل سے افضل ہوتا ہے جسے اعمال صالحہ کے لیے عمر نوح مل گئی ہو۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سعید اور قبولیت دعا:

سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مشہور تھی کہ اس کا صحیح معنوں میں دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگا ہوا تھا، عبادت کے علاوہ انہوں نے دنیا کی ہر چیز سے منہ موڑ رکھا تھا۔ وہ ہر گھڑی اس راہ میں پیش قدمی کرتے جاتے تھے اس لیے ان کے بارے میں یہ بھی مشہور تھا کہ وہ مستجاب الدّعوات ہیں، جو دعا بھی کرتے ہیں اسے شرف قبولیت حاصل ہو جاتا ہے۔

حدیث، سوانح اور سیرت کی کتابوں میں ایک قصہ مذکور ہے جو ان کی قبولیت دعا کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

قصہ کچھ یوں ہے کہ اُروی بنت اُویس نے یہ دعویٰ کو کیا کہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اس کی کچھ زمین پر قبضہ کر لیا ہے وہ یہ جھگڑا مدینے کے گورنر مروان بن الحکم کے پاس لے گئی۔

حضرت سعید بن زید نے کہا: ''بھلا میں اس کی زمین پر قبضہ کیسے کر سکتا ہوں۔ جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں:

((مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ طَوَّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرْضِيْنَ))

''جو زمین کے کچھ حصے پر ناجائز قابض ہو جاتا ہے۔ اللہ اس کے گلے میں سات زمینوں کا طوق ڈال دیتے ہیں۔''

مروان نے کہا: ''میں اس کے بعد آپ سے کوئی دلیل نہیں پوچھوں گا۔''

سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا:

''الٰہی اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کو اندھی کر دے۔ اور اسے اس کی زمین میں ہی موت دینا۔''

لہٰذا یہ اندھی ہو کر مری، یہ اپنی زمین میں چلی جا رہی تھی کہ گڑھے میں گر گئی اور مر گئی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابن سید الناس رحمۃ اللہ علیہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی اَرْوٰی بنت اویس کے بارے میں بددعا کا تذکرہ اس شعر میں کرتے ہیں:

وَ دَعَا عَلَی اَرْوٰی سَعِیْدٌ بِالْعُمٰی
یَا وَیْحَ اَرْوٰی مِنْ دُعَاءِ الأَرْوَعِ

''سعید نے اَرْوٰی کے اندھے ہو جانے کے بارے میں دعا کی اروٰی تجھ پر بڑا افسوس کہ ایک متقی اور پرہیزگار نے تجھے بددعا دی۔''

بعض مصادر میں یہ اشارہ ملتا ہے کہ اروٰی بنت اویس نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے التجا کی کہ وہ اس کے حق میں دعا کریں اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میں نے آپ پر ظلم کیا ہے۔

تو آپ نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے، میں نہیں چاہتا کہ میں اسے مسترد کروں۔''

اہل مدینہ میں سے جب کوئی کسی کو بددعا دیتا تو یہ کہتا:

''تجھے اللہ اروٰی کی طرح اندھا کرے اور اس سے مراد ان کی اروٰی بنت اویس ہوتی۔''

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے حقیقت کو ظاہر کر دیا اور وہ جان گئے کہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ سچے تھے انہوں نے اروٰی کا کوئی حق نہیں مارا تھا اور نہ ہی اس پر کوئی ظلم کیا تھا۔

اور وہ یہ فرمایا کرتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ اَظْھِر مِنْ حَقِّیْ نُوْرًا بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنِّیْ لَمْ اَظْلِمْھَا''

''الٰہی میرے حق میں مسلمانوں کے درمیان نور کو ظاہر کر دے کہ میں نے اس پر ظلم نہیں کیا۔''

ابھی یہ دعا کی ہی تھی کہ وادیٔ عقیق میں ایسا زوردار سیلاب آیا کہ اس سے کبھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایسا سیلاب نہیں آیا تھا۔اس سے وہ حد بندی ظاہر ہوگئی،جس میں دونوں کا اختلاف تھا ،حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سچے تھے۔تھوڑی ہی دیر مزید گذری کہ اروی اندھی ہوگئی اورلوگ حقیقت حال کو پہچان گئے۔

⊛ ..... ⊛ ..... ⊛

سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور روایت حدیث:

سعید بن زید رضی اللہ عنہ ان شہسوار صحابہ میں سے ایک تھے۔جنہوں نے میدانہائے جہاد میں اپنا ایک حلقہ بنایا اورانہوں نے علم اور روایت حدیث نبوی کے میدان میں عمدہ کارکردگی دکھلائی۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ۴۸ احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔جن میں سے دو حدیثیں متفق علیہ ہیں اور ایک حدیث میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں۔

حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حدیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ان میں سے عبداللہ بن عمر،ابوالطفیل اورعمرو بن حریث رضی اللہ عنہم قابل ذکر ہیں۔

اسی طرح بہت سے تابعین نے ان سے حدیث روایت کرنے کا اعزاز حاصل کیا،جن میں سے زر بن حُبیش،عروۃ بن الزبیر،عبداللہ بن ظالم اورابوسلمہ بن عبدالرحمٰن قابل ذکر ہیں۔

اس کی مرویات میں سے ایک وہ مشہور حدیث ہے،جو صحیح بخاری اور سنن کی کتابوں میں مروی ہے۔

عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اس نے کہا کہ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَ مَا ؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''کھمبی از قسم مَن ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے۔''

ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ زاد المعاد میں فرماتے ہیں:

''کہ کھمبی دراصل نقصانات سے مبرا پیدا کی گئی ہے۔ کھمبی حقیقت میں مفید ہے کیونکہ اس کا ایک خاص وصف یہ ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی مرویات میں سے ایک یہ حدیث ہے، جس کو اس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

"ما تركت بعدي في الناس فتنة اضر على الرجال من النساء"

''میں نے اپنے بعد لوگوں میں کوئی ایسا فتنہ نہیں چھوڑا جو عورتوں سے بڑھ کر مردوں کے لیے نقصان دہ ہو۔''

....

حضرت سعید رضی اللہ عنہ اور جنت کی بشارت پانے والے:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ ان دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، جنہیں جنت کی بشارت دی گئی۔

اور وہ قریش میں سب سے افضل، سابقین مہاجرین میں سب سے افضل، بدریوں میں سب سے افضل، شجری صحابہ میں سب سے افضل اور اس امت کے دنیا و آخرت میں سردار اور بہادران اسلام تھے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنت کی بشارت دی گئی وہ دس ہیں۔ اس حدیث کے راوی سعید بن زید رضی اللہ عنہ ہیں۔

کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَشَرَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْجَنَّةِ، أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ، وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَالزُّبَيْرُ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ جَرَّاحٍ "

''قریش کے دس افراد جنتی ہیں: ''ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن مالک، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم۔''

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عَشَرَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْجَنَّةِ، اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَ عُمَرُ، فِي الْجَنَّةِ وَ عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَ عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَ طَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ وَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِي الْجَنَّةِ وَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ جَرَّاحٍ فِي الْجَنَّةِ "

''دس افراد جنتی ہیں: ''ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں، سعد بن مالک جنتی ہیں، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جنتی ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہیں رضی اللہ عنہم۔''

ہمارا مبارک تاریخی ورثہ دلپسند خوشبو سے مہک اٹھا کہ جس میں ان معزز دس جنتی افراد کی سوانح حیات بیان کئے گئے علماء وشعراء اور ادیبوں نے ان کے محاسن اشعار، نثر اور خطابت کے ذریعے بیان کئے۔ علاوہ ازیں ان قدسی صفات ہستیوں کے تذکرے میں اسلوب کلام اور فن بلاغت کا استعمال کیا گیا۔

بہت شاعر علماء نے ان دس نیک معزز اور دیگر ہر دلعزیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ اپنے اشعار میں کیا۔

ایک شاعر تمام صحابہ کرام کا تذکرہ کچھ اس انداز میں کرتا ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

هُمُو صَحَابَةُ خَيْرِ الْخَلْقِ اَيَّدَهُمْ
رَبُّ السَّمآءِ بِتَوْفِيْقٍ وَ اِيْثَارِ
فَحُبُّهُمْ وَاجِبٌ يَشْفِي السَّقِيْمُ بِهِ
فَمَنْ اَحَبَّهُمْ يَنْجُوْ مِنَ النَّارِ

۱۔ ''وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔ آسمان کے رب نے توفیق و ایثار کے ساتھ ان کی تائید کی۔''

۲۔ ''ان کی محبت واجب ہے۔ بیمار اس سے شفا پاتا ہے، جو ان سے محبت کرتا ہے وہ جہنم سے نجات پا جائے گا۔''

ایک دوسرے شاعر نے کہا اور بہت عمدہ اور بہتر کہا:

حُبُّ النَّبِيِّ عَلَى الْاِنْسَانِ مُفْتَرِضٌ
وَ حُبُّ اَصْحَابِهِ نُوْرٌ بِبُرْهَانِ
فَهُمْ صَحَابَةٌ خَيْرَ الْخَلْقِ خَصَّهُمْ
رَبُّ الْعِبَادِ بِجَنَّاتٍ وَ رِضْوَانِ

۱۔ ''انسان پر نبی علیہ السلام کی محبت فرض ہے اور اس کے صحابہ کی محبت تو نور ہے برہان کے ساتھ۔''

۲۔ ''وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ساری مخلوق میں بہتر ہیں۔ بندوں کے رب نے انہیں جنتوں اور اپنی خوشنودی سے نوازا ہے۔''

فَمَنْ اَحَبَّهُمْ قَدْ نَالَ مَنْزِلَةً
عِنْدَ الْاِلٰهِ وَ جَازَاهُ بِاِحْسَانٍ
عَلَيْهِمْ مِن سَلَامِ اللّٰهِ اَطْيَبُهُ
مَانَاحَتِ الْوَرْقُ فِيْ اَوْرَاقِ أَغْصَانِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ''جس نے ان سے محبت کی اس نے اللہ کے ہاں مرتبہ پالیا اور اس نے اسے اچھا بدلہ دیا۔''

۲۔ ''ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمدہ سلامتی ہو جب تک پتہ ٹہنیوں کے پتوں میں جھولتا رہے۔''

یہ منظوم کلام تو بہت زیادہ ہے اگر اس سارے کلام کو یکجا کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب معرض وجود میں آ جائے گی لیکن ہمارے پیش نظر وہ دس صحابہ کرام ہیں، جن کا تذکرہ ایک ہی حدیث میں وارد ہوا ہے۔

علماء اور شعراء نے ان کے اسمائے گرامی کو نہایت ہی خوبصورت انداز میں اشعار اور قطعوں میں ذکر کیا ہے۔ جس سے ان دس صحابہ کرام کی شان تمام جلیل القدر صحابہ کرام میں نمایاں ہو جاتی ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس کتاب میں اس سلسلے کے چند ادبی شہ پارے بیان کر دوں تا کہ ان عظیم المرتبت صحابہ کرام کی سیرت کے مطالعے سے ہم اپنے ایمانی احساسات وجذبات کی تجدید کر سکیں اس طرح ہم ان کے نقش قدم پر چل سکیں گے اور ان کی سیرت سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

جب میں نے اس میدان میں ادبی شہ پاروں کی تلاش میں امہات الکتب کی ورق گردانی شروع کی تو مجھے یہ اندازہ ہوا کہ ان تمام کا احاطہ ممکن نہیں، تاریخی کتب کی ورق گردانی میں میری نظر شعراء اور فاضل علماء کے دلکش، دلآویز اور دلنشین کلام پر پڑی جو خاص طور پر ان صحابہ کرام کے فضائل ومناقب کے حوالے سے کہا گیا تھا۔

میری نظر ابن جابر اندلسی کے اس دلکش قصیدے پر پڑی جو مقریؒ کی کتاب ''نفح الطیب'' میں درج تھا۔

یہ قصیدہ واقعی فن شعری کا شاہکار تھا اور ایک دلآویز ادب پارہ تھا۔ اس قصیدے کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قرآن حکیم کی تمام سورتوں کو ان کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترتیب نزولی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا تھا۔ اور اس میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی دلکش انداز میں تعریف کی گئی تھی۔ ان اشعار کا مطلع ملاحظہ کریں۔

وَ فِیْ كُلِّ فَاتِحَةٍ لِلْقَولِ مُعْتَبَرَةٍ
حَقَّ الثَّنَاءُ عَلَی الْمَبْعُوْثِ بِالْبَقَرَه
فِی آلِ عِمْرَانَ قِدْمًا شَاعَ مَبْعَثُهُ
رِجَالُهُمْ وَالنِّسَآءُ اِسْتَوْضَحُوا خَبَرَهُ

۱۔ ''تمام سورہ فاتحہ میں قابل اعتبار بات درج ہے۔ سچی اور برحق تعریف ہے نبی علیہ السلام کی جو مبعوث ہوئے سورۂ بقرہ لے کر۔''

۲۔ ''آل عمران میں بھی زمانہ قدیم سے اس کی بعثت کی بشارت دی گئی ان کے مردوں اور عورتوں سب پر یہ خبر واضح ہے۔''

پھر قرآن کی تمام سورتیں جن کی تعداد ۱۱۴ ہے۔ ترتیب کے ساتھ اشعار میں بیان کی گئیں پھر ان دس صحابہ کرام کا تذکرہ کیا گیا، جن کو جنت کی بشارت دی گئی۔ ان کی تعریف میں خاص اسلوب اختیار کیا گیا اور ان کے نام لئے گئے۔ شاعر کہتا ہے:

أَزْكٰى صَلَاتِی عَلَی الْهَادِی وَ عِتْرَتِه
وَ صَحْبِه وَ خُصُوْصًا مِنْهُمْ عَشَرَةٌ
صَدِيْقُهُمْ عُمَر الفَارُوْقُ أَحْزَمُهُمْ
عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِیٌّ مُهْلِكِ الْكَفَرَةِ
سَعْدٌ ، سَعِيْدٌ ، زُبَيْرٌ، طَلْحَةُ وَ اَبُو عُبَيْدَةُ
وَابْنُ عَوْفٍ عَاشِرُ العَشْرَةِ

۱۔ ''ھادی برحق اور اس کی آل اور صحابہ پر عمدہ درود و سلام ہوں اور خاص طور پر ان میں سے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۔ ''ان میں سے ہیں، صدیق اکبر، عمر فاروق، رضی اللہ عنہما سب سے زیادہ محتاط، عثمان غنی رضی اللہ عنہ پھر کافروں کو ہلاک کرنے والے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔''

۳۔ ''سعد بن مالک، سعید بن زید، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ، ابو عبیدۃ بن جراح، اور دسویں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم۔''

پھر اس نے اپنے قصیدے کو اس شعر پر ختم کیا:

أَقْسَمْتُ لَا زِلْتُ أَهْدِيْهِمْ شَذَا مَدْحِي
كَالرَّوْضِ يُنْشِرُ مِنْ أَكْمَامِهِ زَهْرَةً

''مجھے قسم ہے میں ہمیشہ اپنی تعریف کی خوشبوانہیں ہدیہ کرتا رہوں گا۔ اس باغ کی طرح جو اپنی کوکھ سے کلیاں بکھیرتا رہتا ہے۔''

بہت سے علماء نے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام نظم میں بیان کئے ہیں۔

لَقَدْ بُشِّرَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
بِجَنَّةِ عَدْنٍ زُمْرَةٌ سُعَدَاءُ
سَعِيْدٌ وَ سَعْدٌ وَ الزُّبَيْرُ وَ عَامِرٌ
وَطَلْحَةُ وَالزُّهْرِى وَالْخُلَفَاءُ

۱۔ ''نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سعادت مند جماعت کو سدا بہار جنت کی بشارت دی گئی۔''

۲۔ ''بشارت پانے والے تھے۔ سعید بن زید، سعد بن ابی وقاص، زبیر بن عوام، عامر، طلحہ، زہری اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم۔''

جنت کی بشارت پانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سب سے زیادہ خوبصورت اور دلکش انداز میں منظوم تذکرہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا، اشعار ملاحظہ کریں:

وُجُوْهُ اَصْحَابِهِ كَالدُّمَى مُشْرِقَةٌ
اِذَا رَأَيْتَ اِمْرَءً عَنْ هَدْيِهِمْ حَرَفَا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نَالُوْا السَّيَادَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَالسَّبَقَ وَالْفَضْلَ وَالتَّقْدِيْمَ وَالشَّرَفَا

وَ بِالرِّضَا خُصَّ مِنْهُمْ عَشَرَةٌ زُهْرٌ
يَا وَيْحُ مَنْ فِیْ مَوَالَاةِ لَهُمْ وَقَفَا

سعدٌ ، سَعِيْدٌ ، زُبَيْرٌ طَلْحَةُ اَبُوْ
عُبَيْدَةُ وَابْنُ عَوْفٍ قَبْلَهُ الْخُلَفَاءُ

لَا تَسْأَلَنَّ الْقَوافِی عَنْ مَآثَرِهِمْ
اِنْ شِئْتَ فَاسْتَنْطِقْ الْقُرْآنَ وَالصُّحُفَا

۱۔ ''اصحاب نبی ﷺ کے چہرے موتیوں کی طرح چمکنے والے ہیں، جب دیکھتا ہے تو کسی شخص کو جو ان کے راستے سے روگردانی کرنے والا ہے۔''

۲۔ ''انہوں نے دنیا و آخرت میں سرداری، سبقت فضل و شرف اور ترقی حاصل کی۔''

۳۔ ''ان میں سے ریاض رسول کی دس کلیاں رضائے الٰہی کے اعتبار سے مخصوص ہیں افسوس ہے اس پر جو ان کی محبت کا دم نہ بھرے۔''

۴۔ ''سعد، سعید، زبیر، طلحہ، ابوعبیدہ اور ان سے پہلے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم ہیں۔''

۵۔ ''ان کے کارنامے شعروں میں تلاش نہ کرو اگر ہو سکے تو ان کے اوصاف قرآن اور صحیفوں میں ڈھونڈو۔''

ابوالولید بن الشحنۃ عشرہ مبشرہ کے بارے میں شعر کہتے ہیں:

اَسْمَآءُ عَشْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ بَشَّرَهُمْ
بِجَنَّةِ الْخُلْدِ عَمَّنْ زَانَهَا وَ عُمَر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سَعْدٌ، سَعِيْدٌ ، عَلِيٌّ ، عُثْمَانُ، طَلْحَةُ اَبُوْ

بَكْرٍ، ابْنُ عَوْفٍ ، اِبْنُ جَرَّاحٍ ، الزُّبَيْرُ، وَعُمَر

''دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی اور انہوں نے جنت کو زینت بخشی اور اسے آباد کیا۔ ان کے نام یہ ہیں، سعد، سعید، علی، عثمان، طلحہ، ابوبکر، عبدالرحمٰن بن عوف، ابوعبیدہ بن جراح، زبیر بن عوام اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم۔''

یہ بیان بڑا طویل ہے اور جتنا طویل ہے، اتنا ہی دلچسپ و دلفریب بھی ہے لیکن مجھے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی سیرت اور بقیہ وہ تمام صحابہ کرام کی سیرت جن سے ہم محبت کرتے ہیں اور انہیں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان عظیم ہستیوں کے گلشنِ سب رنگ سے گزرنے والی بادِ نسیم کی مسحور کن لہریں محسوس ہوتی ہیں، تو دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

آخرت کا ارادہ کیا اور اس کے لیے کوشاں ہوئے:

خلافت راشدہ کے زیر سایہ، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے زندگی بسر کی اور وہ مسلسل جہاد کے سفر پر گامزن رہے اور اس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی کامیابی پیش نظر رہی لہٰذا اس کے حصول کے لیے مقدور بھر کوشاں رہے تاکہ سعادت مندوں میں شامل ہوں۔

اپنے نسبتی برادر، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انہیں قابل قدر مقام و مرتبہ حاصل تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے بڑی محبت کیا کرتے تھے اور انہیں بڑی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور وہ جانتے تھے کہ اسے اسلام قبول کرنے کے اعتبار سے سبقت اور افضلیت کا مقام حاصل ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ تاریخی لمحات ذرا ذرا یاد تھے، جب اس کے گھر میں ایمان کی خوشگوار ہوا چلی تھی اور اس کا دل ایمانی فضا کے حوالے سے بہار آشنا ہو گیا تھا۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نماز فجر کے دوران خنجر مارا گیا اور ابولؤلؤ مجوسی نے غداری کی۔ تو آپ نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو اہل شوریٰ میں شامل نہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ چند اسباب کی بناء پر کیا تھا۔

ان میں سے ایک سبب یہ تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کنبہ پروری کا ذرا برابر بھی شبہ نہ کیا جائے کیونکہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اس کے بہنوئی تھے اور اس کے چچازاد بھائی کے بیٹے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو بھی اہل شوریٰ میں شامل نہ کیا۔ اور نہ ہی اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے کسی کو شوریٰ میں شامل کیا۔ واللہ یہی تو ان کا اخلاص تھا۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بہت روئے اور انہیں رونا چاہئے بھی تھا کسی کہنے والے نے کہا:

''سعید اتنا کیوں روتے ہو۔''

فرمایا: ''میں اسلام پر روتا ہوں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موت سے اسلام میں ایک ایسا شگاف پڑ گیا ہے جو قیامت تک پر نہیں ہوگا۔''

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک زندہ رہے اور وہ ۵۱ھ ہجری میں فوت ہوئے جبکہ ان کی عمر ستر برس تھی ان کا رنگ گندمی اور قد دراز تھا۔

حضرت سعید رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن دوپہر سے پہلے تقریباً چاشت کے وقت فوت ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان کے ہاں وادی عقیق میں آئے اور مسجد نبوی میں جمعہ ادا نہ کر سکے۔

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ام سعید نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کیا تم اسے کستوری لگاؤ گے۔"

تو انہوں نے کہا: " بھلا کستوری سے بھی بہتر کوئی اور خوشبو ہے، لاؤ مجھے کستوری دو۔ میں نے اس کی والدہ سے کستوری لے لی۔"

محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ وادی عقیق میں فوت ہوئے اور اسے مدینہ منورہ میں دفن کیا گیا اور اس کے جنازے میں سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابی، اہل خانہ، بیٹا اور قوم کے افراد شامل تھے۔ ان کی قبر میں عبد اللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اترے۔

اللہ تعالیٰ شہسوار اور زاہد وشب زندہ دار، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر راضی ہوا۔ اور انکی سیرت کے مطالعے نے ہمیں بے حد فائدہ پہنچایا۔ اللہ اس سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۱.	مسند امام احمد:	۱/۱۸۷
۲.	طبقات ابن سعد:	۳/۳۷۹.۳۸۵
۳.	نسب قریش:	۴۳۳
۴.	المعارف:	صفحہ: ۲۴۵.۲۴۶
۵.	مسند ابی یعلی:	۲/۲۴۷.۲۶۱
۶.	الاستیعاب:	۲/۲.۸
۷.	المستدرک:	۳/۴۹۵.۴۹۸
۸.	مختصر تاریخ دمشق:	۹/۲۹۸.۳۰۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۹. تہذیب الاسماء واللغات: ۱/۲۱۷، ۲۱۸

۱۰. البدایة والنہایة: ۸/۵۷

۱۱. سیر اعلام النبلاء: ۱/۱۲۴، ۱۴۴

۱۲. العقد الثمین: ۴/۵۵۹، ۵۶۴

۱۳. تہذیب التہذیب: ۴/۳۴

۱۴. الاصابة: ۳/۴۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سلمۃ بن الاکوع
رضی اللہ عنہ

- ⊙ شہسوار، تیز رفتار، جس نے حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر تین بیعتیں کیں۔
- ⊙ جو بہادر، تیرانداز، محسن، سخی، مخیّر، عالم فاضل تھے اور دوڑ میں گھوڑے سے بھی آگے نکل جاتے تھے۔
- ⊙ رسول اللہ ﷺ نے جس کی تعریف ان الفاظ سے کی: ''سلمہ ہمارے پیادہ مجاہدین میں سب سے بہتر ہیں۔''
- ⊙ جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نو غزوات میں حصہ لیا۔
- ⊙ جس نے (۷۷) احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ یہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے، جنہوں نے لمبی عمر پائی، یہ ۷۴ھ ہجری میں فوت ہوئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ

کیا خیال ہے اگر ہم پیدل دوڑنے والے شہسوار کی جوانمردی کا مشاہدہ کریں تو کیسا رہے گا؟ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں حصہ لیا اور ایک دن میں تین بیعتیں کرنے کا شرف حاصل کیا۔

یہ پیدل جوانمرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مجالس کے بہت قریب تھا۔ یہ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ اس نے محض اللہ اور اس کے رسول مقبول علیہ السلام کی رضا کے لیے اپنا گھر مال اور خاندان چھوڑ کر ہجرت کا راستہ اختیار کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اس کا کیا مقام و مرتبہ تھا۔ وہ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں:

"اَرْدَفَنِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِرَارًا وَ مَسَحَ عَلٰی وَجْھِی مِرَارًا وَ اسْتَغْفَرَلِی مِرَارًا، عَدَّدَ مَا فِی یَدِیْ مِنَ الْاَصَابِعِ"

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دفعہ مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا، میرے چہرے کو کئی مرتبہ آپ نے تھپکی دی، میرے لیے کئی مرتبہ مغفرت کی دعا کی اور کئی دفعہ میرے ہاتھ کی انگلیاں آپ نے گنیں۔''

یہ بہادر شہسوار ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک تھے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دیا کرتے تھے اور یہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جو مدینہ منورہ میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ اور ان کا تعلق ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھا، جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اپنی زندگی کے آخری لمحات تک حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے رہے یعنی محدِث کی مسند پر فائز رہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیا تم نے اس شہسوار صحابی کو پہچان لیا؟ کیا تم اس تیز رفتار صحابی کو جان گئے؟

علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

«كَانَ شُجَاعًا، رَامِيًا، مُحْسِنًا، سَخِيًّا خَيِّرًا، فَاضِلًا»

"یہ بہادر، تیرانداز، محسن، سخی، مخیر اور عالم فاضل تھے۔"

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

«كَانَ مِنَ الشُّجْعَانِ وَ يَسْبِقُ الْفَرَسَ عَدْوًا»

"یہ بہادروں میں سے تھے اور دوڑ میں گھوڑے سے آگے بڑھ جاتے تھے۔"

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بہادری کی دنیا میں انوکھی طرز کے بہادر اور شہسوار تھے۔ اس نے اکیلے ہی ایک مرتبہ پورے لشکر کو شکست دے دی تھی۔

آیئے اب ہم اس جلیل القدر صحابی کی شخصیت کو جاننے کی سعادت حاصل کریں۔ یہ صحابی سلمہ بن عمرو بن الاکوع رضی اللہ عنہ ہے۔ اکوع کا نام سنان بن عبد اللہ ہے۔ اس کی کنیت ابو عامر اور ابو مسلم ہے۔ اسے أبو ایاس الاسلمی، الحجازی المدنی بھی کہا جاتا ہے۔

یہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، جنہوں نے بیعت رضوان میں حصہ لیا۔ آپ کو کیا معلوم کہ بیعت رضوان والے کون ہیں؟

....

سلمہ اور تین بیعتیں:

سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ ان نامی گرامی شہسوار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں حصہ لیا اور حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے۔

امام بخاری، امام مسلم اور علامہ محمد بن سعد نے یزید بن ابی عبیدۃ کے حوالے سے اور اس نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا۔

فرماتے ہیں: "کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات جنگوں میں شریک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ پھر حدیبیہ، خیبر، حنین اور جنگ قرد کا ذکر کیا یزید کہتے ہیں کہ بقیہ جنگوں کے نام میں بھول گیا۔''

اب ہم صلح حدیبیہ کے دن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہیں جبکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت پر بیعت کی۔ یہ اس وقت ہوا جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو بیعت کے لیے بلایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت نے موت پر بیعت کی اور یہ اعلان کیا کہ ہم میدان سے راہ فرار اختیار نہیں کریں گے۔ سب سے پہلے ابوسنان اسدی رضی اللہ عنہ نے بیعت کی اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ بیعت کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

ایاس بن سلمہ اپنے باپ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بیعت رضوان کے حوالے سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں۔ جس میں یہ الفاظ مذکور ہیں:

''پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بیعت کے لیے بلایا۔ تو میں نے سب لوگوں سے پہلے آپ کی بیعت کی۔ پھر دوسرے لوگوں نے یکے بعد دیگرے بیعت کی پھر درمیان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے سلمہ تم بھی میری بیعت کرو۔''

میں نے عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو آپ کی بیعت کر لی۔''

آپ نے فرمایا: ''پھر بھی بیعت کرو۔''

پھر آپ نے بیعت لینا شروع کی یہاں تک کہ جب آخر میں پہنچے تو آپ نے پھر ارشاد فرمایا: ''کیا تم بیعت نہیں کرو گے۔''

میں نے عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے سب لوگوں سے پہلے بیعت کی پھر درمیان میں بیعت کی۔''

آپ نے فرمایا: ''ایسے ہی پھر بیعت کرو۔'' تو میں نے تیسری مرتبہ بیعت کی سعادت حاصل کی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان تینوں بیعتوں میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے لیے فضل و شرف اور تکریم و تعظیم کا رنگ نمایاں ہوتا ہے، جس نے موت کے معاہدے پر بیعت کی۔ بایں صورت کہ درخت کے نیچے بیعت کا اعزاز حاصل کرنے والوں کے حق میں قرآن کریم نازل ہوا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ﴾ [الفتح: ۱۸]

''اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جبکہ وہ درخت کے نیچے آپ کی بیعت کر رہے تھے۔''

سلمہ رضی اللہ عنہ ہمارے پیادہ مجاہدین میں سب سے بہتر ہیں:

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے نصیب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے عزت اور شرف حاصل ہوا جبکہ آپ نے اس کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا: ''کہ وہ ان پیادہ مجاہدین میں سب سے بہتر تھے جنہوں نے غزوۂ ذی قرد میں مقدور بھر کوشش کی۔

حقیقت میں حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے جنگ ذی قرد میں بہادری اور شہسواری کے جوہر دکھلائے، جس سے جوانمردی کے میدان میں اس کا مرتبہ بہت بلند ہو گیا۔

غزوۂ ذی قرد کے بارے میں حدیث کے راویوں اور سیرت نگاروں کی متفقہ رائے ہے کہ یہ صلح حدیبیہ سے پہلے ۶ ہجری میں واقع ہوا البتہ کس مہینے میں ہوا اس میں اختلاف ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کا پختہ خیال یہ ہے کہ غزوہ ذی قرد خیبر سے تین روز پہلے وقوع پذیر ہو جیسا کہ اس کے نزدیک صحیح حدیث سے یہی ثابت ہے، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ دونوں اسی موقف کو ترجیح دیتے ہیں جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس غزوے کی داستان کچھ یوں شروع ہوتی ہے کہ عبدالرحمٰن بن عیینہ بن حصن الفزاری نے اپنی قوم کی جماعت سے مل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر جنگل میں حملہ کیا۔صورت حال یہ تھی کہ ان اونٹوں پر بنوغفار قبیلے کا ایک مرد اور اس کی بیوی سوار تھے۔انہوں نے مرد کو قتل کر دیا۔اونٹوں کو ہانک کر وہ اپنے ہمراہ لے گئے اور عورت کو اپنی تحویل میں لے لیا۔

یہ بات سب سے پہلے ہماری اس داستان کے ہیرو سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی آیئے ہم انہی کے زبان سے اس کی تفصیل معلوم کرتے ہیں۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جیسا کہ بخاری شریف میں مذکور ہے:

''میں فجر کی اذان سے پہلے باہر نکلا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں ذی قِرد مقام پر گھاس چر رہی تھی۔ مجھے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام ملا۔ اس نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑی گئی ہیں۔

میں نے پوچھا کس نے پکڑی ہیں؟ اس نے کہا قبیلہ بنوغطفان نے۔ میں نے تین مرتبہ چیختے ہوئے بآواز بلند کہا لوگو! خطرے سے آگاہ ہو جاؤ! میں نے اپنی آواز پورے مدینے میں پہنچا دی پھر میں نے سیدھے منہ دوڑ لگا دی اور انہیں جا لیا وہ پانی پی رہے تھے۔ میں نے ان پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی اور میں ماہر تیرانداز تھا، تیراندازی کرتے ہوئے میں کہہ رہا تھا: ''میں اکوع کا فرزند ہوں۔ آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے۔'' میں یہ رجز یہ جملے مسلسل کہتا رہا یہاں تک کہ میں نے ان سے اونٹنیاں چھڑا لیں اور تیس چادریں چھین لیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ لوگ بھی آپ کے ہمراہ پہنچ گئے۔ میں نے عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے قوم کے افراد کو پانی کے چشمے پر گھیر لیا وہ بڑے پیاسے تھے کچھ دیر کے لیے ان کی طرف آپ اپنے ساتھیوں کو بھیجیں۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا: ''اے ابن اکوع رضی اللہ عنہ جب آپ نے قابو پالیا تو اب جانے دیجئے۔'' پھر ہم واپس آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا۔ یہاں تک کہ ہم مدینے پہنچ گئے۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عصباء نامی اونٹنی پر بیٹھے مدینہ منورہ کی طرف واپس آ رہے تھے۔ وہ اپنی جوانمردی وبہادری اور قوم کو شکست سے دوچار کرنے پر بڑے خوش تھے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو دشمن کے قبضے سے چھڑا لیا تھا۔

جب وہ مدینے کے قریب پہنچے تو مسلمانوں میں سے ایک انصاری شخص جو بہت تیز دوڑتا تھا۔ آواز دینے لگا کوئی ہے میرے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کرنے والا کوئی ہے جو مدینے تک میرے ساتھ دوڑ لگائے۔ وہ بار بار یہ چیلنج دہرا رہا تھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا سن رہا تھا۔

میں نے کہا: ''کیا تجھے کسی کی عزت کا خیال نہیں؟ کیا تجھے کسی شریف آدمی کا ڈر نہیں؟۔''

اس نے کہا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ مجھے کسی کا ڈر نہیں۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ مجھے اس شخص سے دوڑ کا مقابلہ کرنے کی اجازت دیجئے۔'' آپ نے فرمایا: ''اگر تیرا دل چاہتا ہے تو اس سے مقابلہ کر دیکھو۔'' میں نے عرض کیا اب میں اس شخص کے پاس جاتا ہوں۔'' یہ کہتے ہوئے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ چھلانگ لگا کر اونٹنی سے نیچے اتر آئے۔ پھر میں ایک دوجست لگا کر اس شخص کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے اس کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا: ''اللہ کی قسم! میں تجھ سے آگے نکل جاؤں گا۔ اس نے کہا: ''میرا بھی یہی خیال ہے۔'' پھر میں اس سے آگے نکل گیا اور ہم مدینے پہنچ گئے۔ اس روز رسول

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی بہادری و جوانمردی کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

" خَيْرُ فُرْسَانِنَا اَبُوْ قَتَادَةَ وَ خَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ "

''ابوقتادہ ہمارا بہترین شہسوار ہے اور سلمہ ہمارا بہترین پیادہ سپاہی ہے۔''

صحیح بخاری میں مذکور ہے:

''کہ شہسوار کے لیے تین حصے ہیں۔ ایک حصہ اس کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے اور پیادہ کے لیے ایک حصہ ہے۔ اور یہ نبی کریم ﷺ کا فرمان صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

درج ذیل واقعہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے دور کے میدان میں سب رنگ جوہر کی نشاندہی کرتا ہے۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بذات خود اپنے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ مشرکین کی جانب سے ایک جاسوس رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف آیا۔ دوران سفر ان سے ملا ان کے ساتھ کھانا کھایا، پھر چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے جا ملو اور قتل کر دو۔''

حضرت سلمہ گھوڑے سے بھی زیادہ تیز دوڑتے تھے وہ اسے جا ملے۔ اس کی اونٹنی کی لگام پکڑی اور اسے قتل کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کی اونٹنی اور اس سے چھینا ہوا مال لے آیا۔

آپ نے وہ مال سلمہ رضی اللہ عنہ کو ہی دے دیا۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے دیگر معرکوں کی جھلکیاں:

دور نبوت کے زیر سایہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بڑے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سات جنگوں میں شریک ہوا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نو غزوات میں شریک ہوا۔ رسول اللہ ﷺ اسے امیر لشکر نامزد کرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جو جنگیں لڑیں، ان میں غزوۂ خیبر بھی تھا۔ اسی روز حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بڑے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے۔

یہ فتح خیبر کے دن حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھے۔ اس روز اس کی پنڈلی پر تلوار کا وار ہوا اور اس کا اثر فوت ہونے تک باقی رہا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یزید بن ابی عبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''کہ میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ پنڈلی میں تلوار کے وار کا اثر بچشم خود دیکھا میں نے پوچھا: ''اے ابو مسلم یہ وار کب اور کیسے لگا۔''

فرمایا: ''یہ وار مجھے جنگ خیبر کے دوران لگا۔''

وار ایسا خطرناک تھا کہ لوگوں نے کہا کہ سلمہ کو قتل کر دیا گیا ہے۔

میں زخمی حالت میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے تین مرتبہ دم کر کے پھونک ماری مجھے کوئی تکلیف باقی نہ رہی یہاں تک یہ وقت آن پہنچا۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ساتھ مغازی غزوات اور شہسواری کا سفر بڑا ہی خوشگوار گزرا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امارت میں لڑی گئی ایک جنگ میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے حصے میں ایک کنیز آئی، جو اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیح مسلم اور سنن ابو داؤد اور ابن ماجہ میں مذکور ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امارت میں بنوفزارہ کی طرف ایک لشکر روانہ کیا۔ میں بھی اس لشکر میں شامل تھا۔ ایک پانی کے چشمے کے پاس ہم نے پڑاؤ کیا۔ وہاں ہم نے رات گذاری، صبح کے وقت ہمیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دشمن پر حملے کا حکم ملا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس جنگ میں کئی دشمن تہہ تیغ کیے میں نے دشمن کے کچھ لوگوں کو پہاڑ کی جانب قدم بڑھاتے دیکھا تو تیروں کی بوچھاڑ کردی یہ صورت حال دیکھ کر ان کی پہاڑ کی طرف پیش قدمی رک گئی۔ میں نے میدان جنگ سے دشمن کے جن افراد کو گرفتار کیا، ان میں ایک خاتون بھی تھی، جس کے ساتھ اس کی حسین و جمیل ایک بیٹی بھی تھی۔ میں نے قیدی امیر لشکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ مال غنیمت کی تقسیم ہوئی تو اس خاتون کی بیٹی میرے حصے میں آئی۔

ہم مدینہ طیبہ آ گئے تو وہ کنیز میں نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تحویل میں دے دی اور آپ نے اس کنیز کے بدلے مکہ میں بہت سے گرفتار مسلمانوں کو آزاد کرایا۔

جنگ مؤتہ میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی امارت میں حصہ لیا اور اس میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے وہ سرزمین شام کے اس غازی لشکر میں شریک ہونے والے مجاہدین میں سے ایک تھے۔

سلمہ رضی اللہ عنہ اور اس کے ذاتی فضائل و مناقب:

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی شخصیت میں بہت سی محبوب نظر اور قابل قدر خوبیاں جمع ہوگئیں تھی، جو ان کی بلند ہمتی اور جہانِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں اعلیٰ مقام و مرتبہ کی طرف نشاندہی کرتی ہیں۔ سب سے بڑھ کر اس میں یہ خوبی تھی کہ وہ ہر دم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کی پیروی کرنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کے لیے کوشاں رہے۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ مشہور تھا کہ وہ سچائی کو پسند کرتے ہیں اور جھوٹ سے ان کو نفرت تھی کیونکہ سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھلاتی ہے۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا بیٹا ایاس بن سلمہ اپنے باپ کے فضائل و مناقب بیان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے بعد اپنے باپ کے بارے میں روایت کرتا ہے کہ میرے باپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ یہ ان کی بلند اخلاقی ہے جبکہ جھوٹ وہ راستہ ہے کہ کسی مسلمان کے لیے ممکن ہی نہیں کہ وہ اس راستے پر چلے یا وہ جھوٹ سے متصف ہو۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ جود وسخا کے بھی پیکر تھے۔ کوئی بھی اگر ان سے اللہ کے نام پر سوال کرتا تو وہ اسے ضرور دے دیتے۔ وہ فرمایا کرتے تھے اگر اللہ کے نام پر نہ دیا جائے تو پھر کس کے نام پر دیا جائے؟

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے دیہات میں زندگی گزارنے کو ترجیح دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے دیہات میں زندگی گذارنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اس کی بہادری اور شہسواری کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے بخوشی اجازت دے دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کی اقدار کو پہچانتے تھے اور آپ یہ بھی جانتے تھے کہ ان کے دین اور دنیا کے حوالے سے ان کے لیے کیا بہتر ہوگا۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کافی عرصہ دیہات میں رہے۔ ایک روز مدینہ منورہ میں آئے۔ بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ اس سے ملے اور اس سے کہا:

''اے سلمہ کیا تو نے ہجرت سے روگردانی اختیار کر لی ہے؟۔''

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا: ''معاذ اللہ! اے ابوعبداللہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے ماتحت ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں:

«أُبْدُوْا يَا أَسْلَمَ فَتَنَسَّمُوْا الرِّيَاحَ وَاسْكُنُوْا الشِّعَابَ»

''اے بنو اسلم دیہاتی زندگی بسر کرو۔ وہاں کھلی ہواؤں میں سانس لو اور پہاڑی گھاٹیوں میں سکونت اختیار کرو۔''

انہوں نے کہا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں ہماری ہجرت میں کوئی نقصان واقع نہ ہو جائے یعنی ہجرت کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہو جائے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ نے ارشاد فرمایا:

''تم جہاں بھی جاؤ مہاجر ہی رہو گے۔''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«أَنْتُمْ أَهْلُ بَدْوِنَا وَ نَحْنُ أَهْلِ حَضَرِكُمْ»

''تم ہمارے دیہات والے ہو اور ہم تمہارے شہر والے ہیں۔''

۞ ...... ۞ ...... ۞

حافظِ حدیث و ماہرِ علم:

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آپ کی علمی زندگی میں بڑا مقام و مرتبہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بڑا قوی حافظہ عطا کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات سنتے اسی وقت اسے زبانی یاد کرلیا کرتے تھے۔ اسی لیے وہ حافظ راویوں میں سے تھے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ سے احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ ان سے مروی احادیث کی تعداد (۷۷) ہے جن میں سولہ احادیث متفق علیہ ہیں۔ پانچ احادیث میں امام بخاری رحمہ اللہ منفرد ہیں اور نو میں مسلم رحمہ اللہ منفرد ہیں۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے اس کے بیٹے ایاس اور غلام یزید بن ابی عبید، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حسن بن محمد بن الحنفیہ اور دیگر صحابہ و تابعین نے احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث صحیح، سنن، مسانید اور دیگر حدیث کی کتابوں میں بکھری پڑی ہیں۔

اس کی مرویات میں سے ایک روایت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے یزید بن ابی عبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں کہ مجھے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔

"قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِنْ اَسْلَمَ وَ هُمْ يَتَنَاضَلُوْنَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوْا يَا بَنِي اِسْمَاعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوْا وَ اَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا اَيْدِيَهُمْ فَقَالَ ارْمُوْا. قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ نَرْمِي وَ اَنْتَ مَعَ بَنِي فُلَانٍ؟ قَالَ ارْمُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ"

"کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنو اسلم قوم کی طرف نکلے وہ بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے آپ نے فرمایا اے بنی اسماعیل! تیر اندازی کرو! تمہارا باپ تیر انداز تھا۔ تیر اندازی کرو میں دو فریقوں میں سے ایک فریق بنو فلاں کی طرف ہوں۔ انہوں نے اپنے ہاتھ روک لیے، آپ نے فرمایا تیر پھینکو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم کس طرح تیر پھینکیں آپ تو بنو فلاں کے ساتھ ہیں۔" آپ نے فرمایا: "بھئی تیری اندازی کرو، میں تم سب کے ساتھ ہوں۔"

وہ مشہور و معروف احادیث جو سلمہ بن اکوع رحمہ اللہ علیہ نے روایت کیں۔ ان میں سے ایک چھینک کے جواب دینے کے حوالے سے حدیث ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سنت نبوی اور ادب نبوی کو بہت زیادہ پیش نظر رکھتے تھے۔ چھینک کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا یہ طریقہ ابو داؤد اور ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

کہ رسول اللہ ﷺ کو جب چھینک آتی تھی تو اپنا ہاتھ یا کپڑا اپنے منہ پر رکھ لیتے تھے اور اس سے آپ کی آواز پست ہو جاتی تھی۔

اس سلسلے میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک روز رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص کو چھینک آ گئی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((یَرْحَمُکَ اللّٰہُ)) ''اللہ تجھ پر رحم کرے۔''
پھر اسے دوسری چھینک آئی ایک روایت میں آیا دوسری، پھر تیسری چھینک آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کو زکام ہے۔''

یہ اور اس قسم کی بہت سے احادیث حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں، جو کتب حدیث میں بکھری پڑی ہیں اور ان میں بعض احادیث کا ہم نے تذکرہ کیا بھی ہے۔

طویل عمر پانے والوں سے:

شہسوار صحابی سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، جنہوں نے طویل عمر پائی اور وہ نوے سال تک پہنچے اور حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنی ساری عمر حصول علم، جہاد اور روایت حدیث کی خدمات سرانجام دینے میں گذاری۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے اپنی عمر کا کچھ حصہ تو مدینہ منورہ میں گزارا اور وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جس جماعت میں تھے۔ اس میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ابو ہریرہ، جابر بن عبداللہ، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم کے نام قابل ذکر ہیں۔ یہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، جن سے مدینہ منورہ کے لوگ فتوی لیا کرتے تھے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے لے کر اپنی وفات تک یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث رسول کو بیان کرنے کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا تو حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ربذہ مقام کی طرف نکل گئے اور وہاں رہائش پذیر ہو گئے، وہاں ایک عورت سے شادی کی اور چند بچے ہوئے۔

عبدالرحمٰن بن کرزین بیان کرتے ہیں کہ وہ ربذہ میں اترے اس نے اور اس کے دیگر ساتھیوں نے حج کا ارادہ کیا۔ ان سے کہا گیا۔ یہاں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی موجود ہیں، عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ہم اس کے پاس گئے۔ ہم نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسے سلام کیا پھر ان سے سوالات کئے تو فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ پر اپنے اس ہاتھ سے بیعت کی یہ کہتے ہوئے اپنی صحت مند ہتھیلی باہر نکالی۔ عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ ہم نے اس کی دونوں ہتھیلیاں چوم لیں۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ربذہ میں رہائش پذیر رہے۔ وفات سے چند دن پہلے مدینہ منورہ منتقل ہوئے۔ اور وہاں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ اس نے ۷۴ھ ہجری میں وفات پائی۔ اس کی عمر تقریباً ۹۰ سال تھی۔

ہم نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی تذکرہ نگاری میں بہت فائدہ اٹھایا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ قیامت کے دن ہمیں اللہ تعالیٰ ان نیک لوگوں کے ساتھ اٹھائے گا اور ہم پر اپنی رحمت کی برکھا برسائے گا۔

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

❀......❀......❀

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

۱۔ طبقات ابن سعد: ۴/۳۰۵۔۳۰۸
۲۔ المحبر: صفحہ: ۱۱۹۔۲۸۹
۳۔ المعارف: صفحہ: ۳۲۳
۴۔ المستدرک: ۳/۵۶۹
۵۔ الاستیعاب: ۲/۸۵۔۸۷
۶۔ مختصر تاریخ دمشق: ۱۰/۸۳۔۸۹
۷۔ تہذیب الاسماء واللغات: ۱/۲۲۹
۸۔ سیر اعلام النبلاء: ۳/۳۲۶۔۳۳۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۹. تاریخ الاسلام ذہبی: المغازی فہرست دیکھئے

۱۰. البدایة والنهایة: ٦/٩

۱۱. الإصابة: ٦٥/٢

۱۲. مجمع الزوائد: ٣٦٣/٩

۱۳. تهذيب التهذيب: ١٥٠/٤

۱۴. الفتوحات الربانيه: ٦٩.٦٨/٥

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سلمہ بن ہشام

رضی اللہ عنہ

- جو بہت پہلے اسلام قبول کرنے والے، اور عالم فاضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔
- جس نے حبشہ کی طرف فی سبیل اللہ ہجرت اختیار کی۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں یہ دعا کی: «اَللّٰھُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنِ هِشَّامٍ» ''الٰہی سلمہ بن ہشام کو نجات دیدے۔''
- جو زید بن حارثہ کے ساتھ جنگ مؤتہ میں شریک ہوئے۔
- جسے ۱۴ ہجری میں سرزمین شام شہادت پا کر کامیابی وکامرانی نصیب ہوئی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ

حق کی آواز اور سلامتی کی لہر:

تاریخ اسلام شاہد ہے کہ چند عظیم المرتبت افراد حق کے داعی تھے اور سرکشی کے سامنے صبر وتحمل کا مظاہرہ کرنے والے تھے۔ انہوں نے حق کی آواز کو قبول کرنے میں اور اسلام وسلامتی کی لہر کو اپنے دامن میں سمیٹنے کے لیے بڑی سرعت دکھلائی، جس کی ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے دعوت دی تھی۔

ان سرخیل شہسواروں میں سلمہ بن ہشام بن مغیرہ المخزومی القرشی رضی اللہ عنہ ہے یہ ابوجہل عمرو بن ہشام کا بھائی تھا اور خالد بن ولید مخزومی کے چچا کا بیٹا تھا اور اس کی کنیت ابو ہاشم تھی۔

سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے مکہ میں بہت پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کیا، اس نے بہت پہلے قافلہ اول کے ساتھ اسلام قبول کر لیا تھا اور یہ عالم فاضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔

ابوجہل گاہے بگاہے رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا، آپ سے قرآن حکیم سنتا اور پھر چلا جاتا نہ وہ ایمان لاتا نہ اطاعت اختیار کرتا، نہ ادب واحترام کو ملحوظ خاطر رکھتا اور نہ کوئی خوف وخطر محسوس کرتا بلکہ بسا اوقات ایسی بات کہہ دیتا، جس سے رسول اللہ ﷺ کو دلی کوفت ہوتی پھر وہ اکڑفوں کرتا ہوا چلا جاتا اور اپنی شر پسندیوں پر پھولا نہ سماتا۔ شرارت کا ارتکاب کرنے کے بعد وہ اپنے تئیں یوں خیال کرتا جیسے کوئی اہم قابل ذکر کارنامہ سرانجام دیا ہو۔

ابوجہل اپنی گمراہی میں مدہوش رہا، بدبختی میں وہ آگے بڑھتا ہی چلا گیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ وہ اہل جہنم کا ساتھی بن گیا۔

جب ابو جہل کو پتہ چلتا کہ کوئی شخص مسلمان ہو گیا ہے۔ اگر وہ شخص معاشرتی اعتبار سے معزز اور باوقار ہوتا تو اسے ڈانٹ ڈپٹ کرتا اسے برا بھلا کہتا اور اسے مال و عزت میں ناقابل تلافی نقصان سے ڈراتا۔ اور اگر اسلام قبول کرنے والا کوئی کمزور شخص ہوتا تو اسے مارتا اور سر بازار رسوا کرتا۔

جب ابو جہل کو پتہ چلا کہ اس کا حسب و نسب والا سردار بھائی سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گیا ہے تو اس نے اسے ڈرایا دھمکایا اور اذیت دینے لگا نہ اسے کسی کی عزت کا خیال تھا اور نہ رشتہ داری کا، وہ تو بہت بڑا مجرم تھا بلکہ وہ حق و حقیقت اور دعوت محمدیہ کے خلاف برسر پیکار ہونے والا بہت بڑا جھگڑالو دشمن تھا۔

حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں کی فہرست میں سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ بھی تھا اس کے بیشتر رشتہ دار بھی سفر ہجرت پر روانہ ہوئے تھے پھر یہ کچھ عرصے بعد مکہ معظمہ لوٹ آیا تھا۔ اسے یہ معلوم ہوا تھا کہ مکے میں حالات بہتر ہو گئے ہیں۔ اسے یہ بھی پتہ چلا تھا کہ قریش نے حق کی آواز کو قبول کر لیا ہے۔

لیکن وہاں معاملہ اسی طرح جوں کا توں تھا۔ قریش اپنی ڈگر پر چل رہے تھے مہاجرین نے جس طرح گمان کیا تھا۔ وہ ایسے نہ تھے۔ بلکہ مشرکین نے ان اہل ایمان پر حملہ کیا، ان پر حالات تنگ کر دیئے اور انہیں پابند سلاسل کر دیا۔ سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کو مکے میں روک لیا گیا۔ ابو جہل نے اسے حبس بے جا میں رکھا۔ اسے بھوکا پیاسا رکھا اور اسے اللہ کی راہ میں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا اور کافروں نے اسے مہاجرین کے ساتھ مل کر مدینہ منورہ ہجرت پر روانہ نہ ہونے دیا۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الٰہی سلمہ بن ہشام کو نجات دیدے:

سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ ایک طویل عرصہ تک ، ظالموں ، فاسقوں اور فاجروں کی حراست میں رہے۔ کئی سال تک مشق ستم بنے رہے لیکن سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے کافروں ، فاجروں کی ترغیبات کے چیلنج میں ایک مثالی کردار ادا کیا۔ اور اپنے قریشی رشتہ داروں کے احمقانہ رویے اور اذیت پر صبر کیا۔ انہوں نے اسے دین سے منحرف کرنے پر ہر حربہ استعمال کیا لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے اور نہ انہیں اپنی کامیابی کا کوئی راستہ دکھائی دیا۔ انہوں نے بسا اوقات اسے مختلف صورتوں میں لالچ دیا لیکن سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے صاف انکار کر دیا اور اپنے موقف پر مضبوطی سے ڈٹے رہے۔

سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کے صبر و تحمل کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے اور آپ کے ساتھ دیگر کمزور اہل ایمان نے اس کے حق میں دعا کرنا شروع کی۔

بخاری اور مسلم شریف میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حق میں اور دیگر کمزور مسلمانوں کے حق میں دعائے قنوت میں ان کے نام لے کر دعا کیا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں پورا مہینہ قنوت نازلہ پڑھی۔ آپ اپنی دعا میں یہ کہا کرتے تھے:

" اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنِ هِشَامٍ، اَللّٰهُمَّ اَنْجِ اَيَاسَ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ، اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطَأتَكَ عَلٰى مُضَرَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيِّ يُوْسُفَ "

" الٰہی ولید بن ولید کو نجات دے، الٰہی سلمہ بن ہشام کو نجات دے، الٰہی ایاس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بن ابی ربیعہ کو نجات دے، الٰہی کمزور اہل ایمان کو نجات دے، الٰہی مضر کی طنابیں کس دے، الٰہی انہیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کر دے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے دور میں قحط سالی آئی تھی۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ نے نماز میں قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی اور دعا نہ پڑھنے کا سبب پوچھا تو آپ نے کہا: ''آپ نے دیکھا نہیں وہ آ گئے ہیں۔''

❀ ...... ❀ ...... ❀

سلمہ رضی اللہ عنہ نے کب ہجرت کی؟

حضرت سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے والوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ غزوۂ خندق کے بعد اس نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت اختیار کی یہ عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قید سے بھاگ نکلے۔ ان کے ساتھ ولید بن ولید بن مغیرہ رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کر کے مدینے آئے۔ قریش کو پتہ چلا کہ یہ قید سے بھاگ نکلے ہیں۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کے چند افراد کے ساتھ تعاقب کیا یہ عسفان بستی تک پہنچے لیکن ان کا کہیں نام و نشان نہیں ملا۔ یہ لوگ مدینے کی طرف اس راستے پر چلے، جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چل کر مدینہ منورہ پہنچے تھے۔

جب ام سلمہ بنت ہشام رضی اللہ عنہا کو اس کے دشمنوں کے نرغے سے بھاگ نکلنے اور ہجرت اختیار کرنے کا علم ہوا تو برجستہ یہ شعر کہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْكَعْبَةِ الْمُسَلَّمَةَ
أَظْهِرْ عَلٰى كُلِّ عَدوِّ سَلَمَةَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَهُ يَدَانِ فِيْ الْأُمُوْرِ الْمُبْهَمَةِ

كَفٌّ بِهَا يُعْطِي وَ كَفٌّ مُنْعِمَةَ

''اے کعبہ مسلمہ معظمہ کے رب سلمۃ بن ہشام کو ہر دشمن پر غالب کر دے۔ مشکل معاملات میں اس کے دونوں ہاتھ استعمال ہوتے ہیں۔ ایک ہاتھ سے سخاوت کرتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے احسان کرتا ہے۔''

مدینہ منورہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے بھائی سلمہ بن ہشام مخزومی رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا۔ اور سلمہ اپنے نقصان کی تلافی میں لگ گئے۔ تعلیم اور تفقہ فی الدین میں حصہ لینے لگے۔ س طرح یہ عالم فاضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہم پلہ ہو گئے اور مسلمانوں کے کاموں اور غزوات وعبادات وغیرہ میں شریک ہونے لگے۔

قرآن کریم نے سلمہ بن ہشام اور ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف کی جنہوں نے ظلم وستم کے دوران صبر وتحمل کا دامن تھامے رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جَاهَدُوْا وَ صَبَرُوْا اِنَّ رَبَّکَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝﴾ [النحل: ۱۱۰]

''بخلاف اس کے جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب ایمان لانے کی وجہ سے وہ ستائے گئے تو انہوں نے گھر بار چھوڑ دیئے، ہجرت کی اللہ کی راہ میں سختیاں جھیلیں اور صبر سے کام لیا۔ ان کے لیے یقیناً تیرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔''

طبری رحمہ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر کے ضمن میں لکھا ہے کہ ان میں صبر کرنے والے مہاجرین میں سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ، ولید بن ولید اور چند دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے۔

اللہ تعالیٰ نے سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ایک دوسری جگہ پر بھی کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا آمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝﴾ [العنکبوت: ۲]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

’’کیا لوگوں نے خیال کر رکھا ہے کہ انہیں چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ کہتے ہیں، ہم ایمان لائے اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا۔‘‘

بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے مراد سلمہ بن ہشام، ولید بن ولید، عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ یہ مکہ سے ہجرت کی غرض سے روانہ ہوئے، مشرکین نے انہیں روک لیا اور طرح طرح کی اذیتیں دیں یہ لوگ پھر روانہ ہوئے تو انہوں نے ان سے لڑائی کی ان میں سے بعض شہید کر دیئے گئے اور بعض زندہ سلامت رہے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

اللہ کی راہ میں بار بار حملہ کرنے والا:

جمادی الاولیٰ ۸ھ ہجری کو زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی امارت میں لشکر اسلام مدینہ منورہ سے مقام موتہ کی طرف روانہ ہوا۔ یہ غازی لشکر تین ہزار مہاجرین و انصار پر مشتمل تھا۔ ان میں حضرت سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ مسلمانوں نے انہیں ان الفاظ کے ساتھ الوداع کیا۔

« صَحِبَكُمُ اللّٰهُ وَ دَفَعَ عَنكُمْ وَ رَدَّكُم اِلَيْنَا سَالِمِيْنَ »

’’جاؤ اللہ تمہارا ساتھ دے۔ تمہاری طرف سے دفاع کرے اور تمہیں ہماری طرف صحیح سالم واپس لائے۔‘‘

یہ لشکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے روانہ ہوا، جس وصیت میں انسانیت کا پیغام پنہاں تھا۔

مسلمان مقام موتہ پر پہنچے، دشمن سے نبرد آزما ہوئے، لشکر کے تمام قائدین یکے بعد دیگرے جام شہادت نوش کر گئے اور وہ تھے زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم مسلمانوں کو اس جنگ میں بڑی آزمائش کا سامنا کرنا پڑا۔

اس جنگ میں شہسوار بہادر، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عسکری تاریخ میں قابل تعریف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کارنامہ سرانجام دیا۔

اس کی بابرکت عسکری قیادت میں یہ ممکن ہوا کہ وہ مختصر سے لشکر اسلام کو دشمن کے دو لاکھ افراد پر مشتمل لشکر سے بچا کر واپس لانے میں کامیابی و کامرانی حاصل ہوئی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے عسکری تجربے سے یہ کارنامہ معرض وجود میں آیا اتنی بڑی تعداد پر مشتمل لشکر سے مقابلہ اور پھر صرف بارہ مجاہدین کی شہادت اور دوسرے سارے لشکر اسلام کو بحفاظت واپس لے آنا واقعی یہ جنگی تاریخ کا ایک حیرت انگیز واقعہ ہے۔

یہ غازی لشکر مدینہ منورہ پہنچا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مسلمان اس کے استقبال کے لیے مدینہ سے باہر آئے۔ لشکر پر مسلمانوں نے مٹی پھینکنی شروع کر دی اور ساتھ ہی وہ یہ کہہ رہے تھے۔ آ گئے راہ فرار اختیار کرنے والے آ گئے اللہ کی راہ میں بھاگنے والے۔

لیکن حبیب مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ مومنوں کے ساتھ بڑے ہی شفقت سے پیش آنے والے ہیں اور شہسوار مجاہدین پر بڑے مہربان ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے معاملات کی حقیقت سے آگاہ کیا ہے۔ غازی لشکر کا جائزہ لیتے ہوئے آپ نے کہا:

سنو! اس لشکر کے افراد راہ فرار اختیار کرنے والے نہیں بلکہ یہ اللہ کے حکم سے بار بار حملہ کرنے والے ہیں۔

حضرت سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ لوگوں سے کنارہ کش ہو گئے۔ یہ بھاری اور ناگوار بات سننے سے انہیں شرم محسوس ہوتی تھی اس بات سے ان کے دل اور کانوں پر ناگوار اثرات پڑتے تھے کہ یہ شہسوار بہادر اور اسے یہ کہا جائے۔ کہ یہ بھگوڑا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو تعریفی کلمات سے نوازا ہو۔

مستند مصادر میں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کی بیوی ام المومنین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی۔ تو زوجہ رسول اللہ ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس سے پوچھا کیا بات ہے، آج کل سلمہ بن ہشام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں نماز نہیں پڑھتا کیا بیمار ہے؟

سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا: نہیں بیمار تو نہیں البتہ وہ باہر نکلنے کی سکت نہیں رکھتا۔ جب بھی وہ گھر سے باہر نکلتا ہے۔ لوگ اسے اور اس کے ساتھیوں کو طعنے دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: ''ارے بھگوڑے! کیا تم اللہ کی راہ میں بھاگ نکل آئے؟

اس وجہ سے وہ گھر میں ہی رہتے ہیں، باہر نہیں نکلتے۔ یہ بات حضرت ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: ''وہ تو اللہ کی راہ میں حملہ کرنے والا ہے۔ وہ بھگوڑا تو نہیں اسے گھر سے باہر آنا چاہئے یہ مژدہ جانفزا سن کر حضرت سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ باہر آئے۔

یہ واقعہ اسلامی اخلاق کے نقطہ عروج، شجاعت و بہادری سے دلی محبت اور فرار کی نسبت اللہ کی راہ میں شہادت کو ترجیح دینے، نامناسب فیصلوں پر عمل پیرا ہونے سے اجتناب کرنے اور اخلاقی و ادبی اقدار کو اپنانے کے حوالے سے بہت بڑی ایک دلیل ہے۔

اسی سے ہم حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کے بلند مقام و مرتبہ کا اندازہ لگاتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دنیا میں اس کے اخلاق کریمانہ کو دیکھتے ہیں۔

سلمۃ بن ہشام رضی اللہ عنہ ان شہسوار صحابہ کرام میں سے تھے، جو رسول اللہ ﷺ کی بزم اور رزم میں ہمیشہ شریک رہے یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ اپنے رفیق اعلیٰ اللہ تعالیٰ سے جا ملے اور آپ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ پر آخر دم تک راضی خوشی تھے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

❀ ...... ❀ ...... ❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وہ اللہ کی راہ میں شہادت پا کر کامیاب رہا:

شور ختم ہوا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی گئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جہاد روم کے لیے لشکر روانہ کیا۔ اس میں حضرت سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اور یہ ان بہادر شہسواروں کے زمرے میں تھے، جو اعلائے کلمۃ اللہ کو بلند کرنے کے لیے سرزمین شام کی طرف روانہ ہوئے تھے۔

سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سرزمین شام کی جانب ایک مجاہد کے روپ میں روانہ ہوئے۔ یہ بعض مقامات پر رومی فوج سے نبرد آزما ہوئے اور مقام مرج الصغر میں تو سلمہ بن ہشام نے دشمن کے ساتھ خوب لڑائی لڑی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا گیا، وعدہ سچ کر دکھلایا اور اس روز جام شہادت نوش کر کے شہدا کی صف میں شامل ہو گئے۔

سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کی شہادت ماہ محرم ۱۴ھ ہجری حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے ابتدائی دنوں میں ہوئی۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان بہادر شہسواروں میں سے تھے، جن کے پاکیزہ خون سے شام کی زمین سیراب ہوئی اور جو صرف اللہ کی رحمت کے امیدوار اور اس کے فضل و کرم کے متلاشی تھے۔

اللہ سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے راضی ہوا اور اسے ان لوگوں میں شامل کیا جن پر اس نے انعامات کئے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی انہی کی جماعت میں قیامت کے روز اٹھائے بلاشبہ وہ کریم بھی ہے اور حلیم بھی ہے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

حضرت سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں:

۱۔ طبقات ابن سعد: ۴/۱۳۰۔۱۳۱

۲۔ الاستیعاب: ۲/۸۳۔۸۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۳. المستدرک: ۲۸۱/۳

۴. الانساب الأشراف: ۱/ ۱۹۷۔۲۰۸۔۲۱۰۔۲۶۰

۵. مختصر تاریخ دمشق: ۱۰/۹۴.۹۶

۶. تایخ اسلام ذھبی: الخلفاء الراشدون صفحہ: ۸۳، ۹۳، ۱۳۲

۷. تھذیب الاسماء واللغات: ۱/ ۲۳۰

۸. الاصابة: ۲/ ۶۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سماک بن خرشہ

رضی اللہ عنہ

- ایک نڈر، بہادر اور شاعر تھا، جس نے جنگوں میں قابل تعریف کارنامے سرانجام دیئے۔ لڑائی میں وہ بہت عمدہ، دلکش اور دلفریب چال چلتے تھے۔
- جو سرخ پٹی سے پہچانے جاتے تھے، جس نے جنگ احد میں تلوار زنی کا حق ادا کر دیا۔ اس سے مشرکین کی کھوپڑیاں اڑائیں۔
- تمام غزوات نبویہ میں حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے۔
- وہ صاف دل تھے، کسی کے حق میں کوئی برا خیال دل میں پوشیدہ نہ تھا۔
- جنگ یمامہ دس مرتدوں کو تہہ تیغ کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت سماک بن خرشہ ابودجانہ الانصاری رضی اللہ عنہ

اگر ہمارے ذمہ یہ کام سونپا جائے کہ ہم انصاری بہادروں اور شہسواروں کو شمار کریں تو یہ بطلِ جلیل شجاعت و بسالت اور شرافت والے شہسواروں کی فہرست میں نظر آئیں گے۔

اس بطلِ جلیل شہسوار کی جوانمردی، جرأتِ پیش قدمی کی گواہی اس کے بہادر ساتھیوں نے بھی دی۔ ان کے لیے یہی بات بڑے فخر اور قدر و منزلت کی ہے کہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے جو کہ خود بھی شہسوار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے، نے بھی ہمارے اس بطل جلیل کے بارے میں کمال درجے کی بہادری، پرشکوہ جوانمردی اور زبردست جنگجو ہونے کی گواہی دی ہے۔

جب میں اس شہسوار اور پیش قدمی کرنے والے کے واقعات کا مطالعہ کرتا ہوں، تو میں اسے ان لوگوں کی فہرست میں شامل پاتا ہوں۔ جس کی اعلیٰ درجے کی بہادری کے چرچے چہار سو پھیلے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جس کی بہادری اور جوانمردی کی لوگوں نے گواہی دی۔

ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ علیہ اس کی سیرت نگاری کے آغاز میں اس کی بہادری کی گواہی دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

" كَانَ بَطَلًا شُجَاعًا ، بُهمَةٌ مِنَ البُهُم لَهُ الْمَقَامَاتُ الْمَحْمُوْدَةُ فِي مَغَازِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ الصَفَّيْنِ يَخْتَالُ فِيْ مَشْيَتِهِ سَجِيَّةٌ "

"یہ بڑے جوانمرد، دلیر، نڈر بہادر تھے۔ غزوات رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قابل ستائش کارنامے سرانجام دیئے اور دو صفوں کے درمیان بڑے ہی فاخرانہ انداز میں چلا کرتے تھے۔ ایسے مواقع پر اس کی چال بڑی نپی تلی ہوتی تھی۔''

امام نووی رحمہ اللہ اپنی کتاب تہذیب میں آج کے شہسوار کے بارے میں لکھتے ہیں:

" کَانَ مِنَ الْأَبْطَالِ الشُّجْعَانِ الْمَعْرُوْفِیْنَ "

'' کہ وہ مشہور و معروف بہادروں میں سے تھے۔''

ابوالفتح ابن سید النّاس نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا:

" مِنْ اَکْبَارِ الْاَنْصَارِ وَ کَانَ اَحَدُ الشُّجْعَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَهٗ مَقَامَاتٌ مَحْمُوْدَةٌ فِیْ مَغَازِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "

'' کہ یہ انصار کے سرداروں میں سے تھے، یہ بہادروں میں سے ایک تھے رسول اللہ ﷺ کے غزوات میں انہوں نے بڑے قابل ستائش کارنامے سرانجام دیئے۔''

علامہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی تاریخ کی کتاب میں ہمارے اس شہسوار کے بارے میں کچھ یوں بیان فرماتے ہیں:

" شَهِدَ بَدْرًا وَ اَبْلٰی یَوْمَ اُحُدٍ وَ قَاتَلَ قِتَالًا شَدِیْدًا وَ اَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَوْمَئِذٍ سَیْفًا فَأَعْطَاهُ حَقَّهٗ وَ کَانَ یَتَبَخْتَرُ عِنْدَ الْحَرْبِ "

'' یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے جنگ احد میں حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے اور شدید لڑائی لڑی۔ اس روز رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک تلوار مہیا کی اور اس نے اس تلوار کا حق ادا کر دیا اور وہ لڑائی کے وقت بڑے فخر کا اظہار کیا کرتے تھے۔''

اس آگے بڑھ کر حملہ کرنے والے شہسوار کی پہچان یہ تھی کہ یہ لڑائی کے دوران سرخ پٹی باندھ لیا کرتا تھا یہ اس کی شجاعت بہادری اور جوانمردی کا شعار تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس کے حق میں یہ گواہی دی کہ یہ واقعی دشمن پر شمشیر زنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے صدق وصفا کا پیکر دکھائی دیتا ہے۔ یہ دشمن سے سچ مچ کی لڑائی کا بھرپور مظاہرہ کرتا ہے۔

میرا خیال ہے کہ آپ اس مشہور ومعروف شہسوار کو جان گئے ہوں گے۔ یہ اپنی کنیت کے حوالے سے مشہور ہوا میرا خیال ہے کہ اکثر لوگ اس کا نام نہیں جانتے ہوں گے۔

اور یہ تھے ابو دجانہ سماک بن خرشہ بن لوذان الانصاری الخزرجی الساعدی رضی اللہ عنہ یہ سعد بن عبادہ الخزرجی کے خاندان میں سے تھے۔

ابو سعد رحمۃ اللہ علیہ نے ''الطبقات'' میں لکھا ہے: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو دجانہ اور عتبہ بن غزوان کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم کیا۔''

❁ ...... ❁ ...... ❁

سرخ پٹی والے:

شہسوار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی میں بہادری اور شہسواری کے اعتبار سے بڑے انوکھے، دلچسپ، دلفریب اور دلنشیں واقعات پائے جاتے ہیں، جن سے ان کی شخصیت اپنے ساتھیوں کے درمیان اعلیٰ، ارفع اور ممتاز دکھائی دینے لگتی ہے اور ان کا نام زندہ جاوید ہو جاتا ہے اور ان کے تذکرے صدیاں بیت جانے کے باوجود آج بھی اسی طرح ہو رہے ہیں جیسے کل کی بات ہو۔

ابو دجانہ بطل جلیل افراد سے ہیں، جو شجاعت کے حوالے سے پہچانے گئے۔ خاص طور پر جب لڑائی سر پر آ پہنچے تو ان کی شجاعت کے رنگ دیدنی ہوتے ہیں۔

ابو دجانہ کی سوانح حیات کے مطالعے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ کوتاہ قد اور دبلے جسم کے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں ایسی قوت پیدا کر دی تھی جس کی وجہ سے وہ عظیم المرتبت بہادروں کی صف شامل سمجھے جاتے تھے، جس کی بناء پر اسے قابل رشک نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ بدر میں یہ واقعہ پیش آیا۔

امیہ بن خلف نے جو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ہاتھ گرفتار تھا ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا یہ طاقت ور کوتاہ قد اور سرخ پٹی والا شخص کون ہے؟

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: ''یہ انصاری ہے اور اس کا نام سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چار افراد ایسے تھے، جو جنگ کے دوران اپنی مخصوص نشانیوں کی بناء پر صاف پہچانے جاتے ہیں۔ ان میں ایک ابو دجانہ تھے، جو جنگ کے دوران سرخ پٹی باندھ لیتے تھے اور قوم یہ جانتی تھی کہ جب یہ سرخ پٹی باندھ لیتا ہے تو خوب اچھی طرح لڑائی کرتا ہے اس کا جوش و جذبہ دیدنی ہوتا ہے۔
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جنگ کے دوران سفید اون کی پٹی باندھتے۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ زرد رنگ کی پٹی سے پہچانے جاتے اور حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ شتر مرغ کا پر بطور علامت استعمال کرتے اور جنگ کے دوران سے پہچانے جاتے۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

میں اس تلوار کا حق ادا کروں گا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تربیت کے حوالے سے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خوب اچھی طرح جانتے تھے۔ ایک ایک فرد پر آپ کی نگاہ تھی کہ کس میں کیا خوبی پائی جاتی ہے۔ اس خصوصی تربیت کا شاخسانہ تھا کہ دوران جنگ ان کی شجاعت بہادری اور جوانمردی مختلف رنگوں میں کھل کر سامنے آتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم و تربیت کے دوران ہر صحابی رضی اللہ عنہ کو اس کی صلاحیت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق علمی راہنمائی کرتے تا کہ کارہائے حیات میں وہ بھرپور انداز سے اپنا کردار ادا کر سکے اور حالات زمانہ اسے پسپا نہ کر سکیں۔

ابو دجانہ معرکہ بدر میں شریک ہوئے اور حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا اور یہ جنگ بدر کی اہم شخصیت کے طور پر پہچانے گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو دجانہ کی پیش قدمی اور شجاعت کو پہچان لیا تھا، یہی وجہ ہے کہ جنگ احد میں ابو دجانہ کو بڑی اہمیت دی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک بابرکت تلوار دی۔ جس نے غزوہ احد کے دوران دشمن کا صفایا کرنے میں کمال کر دکھلایا۔

ابو دجانہ بہادری کے حوالے سے بھی عزت وتوقیر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے، ابن راھویہ اور البزار نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہتے ہیں:

"عَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا يَوْمَ اُحُدٍ فَأَخَذَهُ رِجَالٌ فَجَعَلُوْا يَنظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَ يَبْسُطُوْنَ اَيْدِيَهُمْ رَغْبَةً فِيْ اَخْذِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْخُذَهُ بِحَقِّهٖ ؟ فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ رِجَالٌ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ ، وَ عُمَرُ وَ عَلِيٌّ وَ الزُّبَيْرُ فَاَمْسَكَهُ عَنْهُمْ حَتّٰى قَامَ اِلَيْهِ اَبُوْ دَجَانَةَ فَقَالَ: وَ مَا حَقُّهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَضْرِبَ بِهٖ وَجْهَ الْعَدُوِّ حَتّٰى يَنْحَنِيَ وَ لَا تَقْتُلَ بِهٖ مُسْلِمًا وَ لَا تَفِرَّ بِهٖ عَنْ كَافِرٍ فَقَالَ اَبُوْ دَجَانَةَ اَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ لَهُ "

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن تلوار پیش کی چند آدمیوں نے وہ پکڑی اور اسے دیکھنے لگے اور وہ اس امید میں ہاتھ پھیلانے لگے کہ اسے حاصل کر لیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا حق کون ادا کرے گا؟'' قوم رک گئی پھر اس کے بعد کچھ افراد کھڑے ہوئے جن میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے بھی روک لی۔ پھر اس کی طرف ابودجانہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ اس کا حق کیا ہے؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ اس کا وار دشمن کے چہرے پر کرے اور وہ ڈھیر ہو جائے۔'' اس سے کسی مسلمان پر وار نہ کرنا اور نہ اسے لے کر کافر کے مقابلے سے فرار اختیار کرنا۔ ابودجانہ نے کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ اس کا حق میں ادا کروں گا تو آپ ﷺ نے یہ تلوار اسے دے دی۔''

ابودجانہ ایک بہادر عسکری شخص تھے۔ وہ موت سے نہیں ڈرتے تھے۔ لڑائی کے دوران قابل قدر کارنامے سرانجام دیئے۔ جب لڑائی میں قدم رکھتے تو بڑے فاخرانہ انداز سے چلتے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب اس کی اس فاخرانہ چال کو دیکھا تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس چال کو صرف میدان جنگ کے دوران ہی پسند کرتا ہے۔''

⊛ ...... ⊛ ...... ⊛

ابودجانہ رضی اللہ عنہ اور نبی ﷺ کی تلوار:

ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے تلوار لی اور اس کا حق ادا کرنے کا وعدہ کیا اور اسے لے کر فاخرانہ انداز میں چلے تاکہ رسول اللہ ﷺ نے کیا گیا وعدہ پورا کرے۔

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ جو اسلام کے سرداروں اور شہسواروں میں سے تھے، انہوں نے ارادہ کیا کہ ابودجانہ کو دیکھیں کہ وہ تلوار کس کس طرح استعمال کرتے ہیں اور ابودجانہ کی بہادری کا اندازہ دیکھیں۔

زبیر بن عوام بیان کرتے ہیں: ''میرے دل میں خیال آیا کہ میں نے رسول

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ سے تلوار کا مطالبہ کیا تھا تو آپ نے مجھے یہ تلوار نہیں دی اور یہ ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کو دے دی۔،، میں نے کہا: ''میں آپ کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کا بیٹا ہوں، میں قبل ازیں آپ کی خدمت میں کھڑا ہوا تلوار کا مطالبہ کیا۔ آپ نے ابو دجانہ کو یہ تلوار دے دی اور مجھے نظر انداز کر دیا۔

میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں یہ ضرور دیکھوں تا کہ ابو دجانہ کیا کرتا ہے۔ میں اس کے پیچھے لگا۔ ابو دجانہ نے ایک سرخ رنگ کی پٹی لی اور اسے اپنے سر سے باندھ لیا انصار نے کہا: ''کہ ابو دجانہ نے موت کی پٹی نکال لی ہے۔ انصار یہ بات اس وقت کہا کرتے تھے، جب وہ اپنے سر پر سرخ پٹی باندھا کرتے تھے۔ وہ روانہ ہوئے، جو بھی مشرک سامنے آتا اسے موت کے گھاٹ اتار دیتے۔

مسلم شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت مذکور ہے کہ ابو دجانہ نے مشرکین کی کھوپڑیاں اڑا دیں۔

مشرکین میں سے ایک شخص تھا، جو کسی مسلمان زخمی کے پاس سے گذرتا تو اسے ٹھوکر مارتا۔

ابو دجانہ کا اس سے آمنا سامنا ہوا دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کے قریب ہوا۔ میں نے اللہ سے دعا کی کہ یہ دونوں آپس میں گتھم گتھا ہو جائیں وہ دونوں آپس میں بھڑ گئے۔ ایک دوسرے پر تلوار کا وار کیا مشرک نے ابو دجانہ رضی اللہ عنہ پر اپنے خنجر کا وار کیا، جو اس کی تلوار سے ٹکرایا ابو دجانہ نے اس پر وار کیا اور اسے چشم زدن میں موت کے گھاٹ اتا دیا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے تلوار دیکھی، جو ہند بنت عتبہ کے سر پر لٹک رہی تھی۔ آپ نے اس سے تلوار ہٹا لی۔ وہ لوگوں کو بھڑکا رہی تھی اور انہیں جنگ پر ابھار رہی تھی اور مقتولین بدر کا بدلہ لینے کے لیے انہیں انگیخت کر رہی تھی۔ جب ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کرنا چاہا تو وہ فریاد کرتی ہوئی پیٹھ پھیر کر بھاگی، ابو دجانہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے کہا: ''میں رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی عزت و تکریم کو پیش نظر رکھتے ہوئے، اس عورت پر تلوار کا وار نہیں کروں گا۔''

معزز قارئین کرام! آیئے اب ہم اس روایت کے گلشن میں تھوڑی سی چہل قدمی کر لیں، اس سے چند کلیاں چنیں، ان کی خوشبو سے ذرا شاد کام ہوں۔ اس کے سبق آموز نشانات سے استفادہ کریں تا کہ اس راز تک پہنچ سکیں، جس کی طرف رسول اللہ ﷺ نے ابودجانہ کے حوالے سے اشارہ کیا تھا، جسے اس پیش قدمی کرنے والے شہسوار ابودجانہ رضی اللہ عنہ میں آپ نے پہچان لیا تھا۔

ابودجانہ رضی اللہ عنہ دلی اور جسمانی اعتبار سے بڑے بہادر تھے۔ جرأت و شجاعت اس کے رگ و ریشے میں رچ بس چکی تھی۔ اس شجاعت و بہادری کی وجہ سے اپنی قوم انصار ہیں وہ مشہور و معروف تھے بلکہ تمام مسلمانوں میں ان کا شہرہ تھا۔

یہ دلکش شجاعت خودداری اور غیرت سے آراستہ تھی۔ ابودجانہ رضی اللہ عنہ اپنی شمشیر مرداں کے شعلے کسی ایسے کمزور و ناتواں پر نہیں گراتے تھے۔ جس کا کوئی مددگار و پرسان حال نہ ہو جبکہ اس کا یہ ہتھیار بابرکت شجاعت سے آراستہ و پیراستہ تھا۔ تمام بہادروں، جوانمردوں اور اسلام کے شہسواروں میں اسے خصوصیت حاصل تھی۔ اسی لیے اس کی بہادرانہ غیرت اور وفادارانہ جوانمردی نے گوارا ہی نہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار سے ایک ایسی عورت کو قتل کرے، جو بے بس و لاچار ہے، جو مدد کے لیے دہائی دیتی ہے لیکن کوئی اس کی مدد کے لیے آگے بڑھنے کو تیار ہی نہیں جبکہ وہاں دوسری طرف صورت حال یہ ہے۔ کہ یہ غیور، بہادر، نڈر، شہسوار میدان جنگ میں رسول اللہ ﷺ کی عطا کردہ تلوار سے دشمنوں کی کھوپڑیاں اڑا رہے ہیں۔ دشمن کے جس جتھے کو ملتے اسے کاٹ کر رکھ دیتے دشمن کا کوئی بہادر سامنے آتا تو اس کا کام چشم زدن میں تمام کر دیتے ایسے معلوم ہوتا جیسے اس کا کوئی نام و نشان ہی نہ ہے۔ اسے دیکھتے ہی قبر کے باشندوں میں شامل کر دیتے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے شہسوار ابو دجانہ کی بہادری کی کریمانہ صفات کو خوب اچھی طرح جانتے پہنچاتے تھے۔ آپ کی نگاہ میں اس کی قدر و منزلت تھی، جب جنگ احد نے بہادروں کو چیلنج کیا اور شیروں کو مقابلے میں آنے کے لیے پکارا تو رسول اللہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار کو پیش کیا۔ مدرسہ نبویہ کے تربیت یافتہ شہسواروں میں سے ابو بکر، عمر اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم نے تلوار حاصل کرنے کا مطالبہ کیا۔ آپ نے وہ تلوار ابو دجانہ کے حوالے کر دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن یہ پوچھتے ہیں کہ اس بابرکت اور پر اسرار تلوار کا حق کون ادا کرے گا۔ جب آپ سے یہ پوچھا گیا کہ اس تلوار کا حق کیا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا اس کا حق یہ ہے کہ اس سے دشمن کو تہہ تیغ کیا جائے۔

ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے اس تلوار کا واقعی حق ادا کیا، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکابر صحابہ کرام کی بجائے خاص طور پر یہ تلوار ابو دجانہ کے حوالے کی تھی۔ اس امتیاز سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ابو دجانہ رضی اللہ عنہ اکابر صحابہ کرام یعنی حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سے زیادہ افضل ہو گئے ہیں۔

البتہ اس سے یہ ضرور ثابت ہوتا کہ ابو دجانہ رضی اللہ عنہ بڑے فضل و شرف والے تھے میدانہائے جنگ اور سرزمین کارزار میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے والے ایک عظیم الشان اور جلیل القدر شہسوار صحابی تھے۔

ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جنگ احد میں سرانجام دیا جانے والا کارنامہ ثابت ہے۔

کہ ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے جنگ احد کے دوران اپنے جسم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈھال بنا دیا۔ دشمن کی جانب سے جو بھی تیر آتا یہ اپنے جسم پر اسے سہہ لیتے جس کی وجہ سے اس کا جسم زخموں سے چھلنی ہو گیا۔ اس کے باوجود جنگ احد میں اس نے اپنی تلوار سے مشرکین کے بڑے بڑے بہادروں کو قتل کیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میرے عزیز قاری! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس نے جنگ احد کے دوران ایک شخص پر تلوار سے وار کیا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ آیئے یہ واقعہ ذرا دل تھام کر سنیں:

کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی ان مجاہدین میں شامل تھا جو جہاد کے لیے روانہ ہوئے، جب میں نے یہ منظر دیکھا کہ مشرکین نے شہدائے اسلام کی لاشوں کا مثلہ کیا ہے یعنی ان کے ناک کان کاٹ دیئے ہیں۔

میں اٹھا آگے بڑھا، میں نے دیکھا کہ ایک مشرک میدان سے اسلحہ اکٹھا کر رہا ہے اور وہ یہ کہہ رہا ہے ان مسلمانوں کو آج بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کرو۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص اپنے چہرے کو کپڑے سے چھپائے ہوئے اس کے انتظار میں تھے میں چلا اور اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔ میں وہاں کھڑا رہا مسلمان اور کافر میری نگاہ میں تھے۔ مسلمان نے کافر کی گردن پر ایک زوردار وار کیا تلوار اس کے جسم کو کاٹتی ہوئی کمر کے نچلے حصے تک پہنچ گئی، اس کا جسم دو حصوں میں بٹ گیا پھر مسلمان نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور کہا کہ: ''اے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کیسا رہا۔ میں ابو دجانہ رضی اللہ عنہ ہوں واہ سبحان اللہ۔''

ابو دجانہ رضی اللہ عنہ اللہ کی راہ میں قتال و جہاد میں بہت عمدہ کردار ادا کرتے تھے اور اس کی شہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دی۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جنگ احد میں خون سے لت پت تلوار لے کر گھر آئے اور حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو دی اور فرمایا یہ لو اور اسے دھو ڈالو یہ تلوار قابل قدر ہے۔ اور یہ شعر پڑھے۔

أَفَاطِمُ هَاكَ السَّيْفَ غَيْرَ زَمِيمٍ
فَلَسْتُ بِرِعْدِيدٍ وَ لَا ظَلِيمٍ
لَعَمْرِی لَقَدْ أَبْلَيْتُ فِيْ نَصْرِ اَحْمَدَ
وَ مَرْضَاةِ رَبٍّ بِالْعِبَادِ عَلِيمٍ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اے فاطمہ یہ تلوار لو جس میں کوئی عیب نہیں نہ کسی کو خوف کی وجہ سے مجھے کپکپی طاری ہوتی ہے مجھے قسم ہے کہ میں نے اسے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور رب تعالیٰ کی رضا کے لیے اسے استعمال کیا ہے جو اپنے بندوں کے بارے میں خوب جانتا ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اگر آپ نے اچھے انداز میں جنگ لڑی ہے تو یاد رکھئے سہل بن حنیف اور ابو دجانہ سماک بن حرشہ رضی اللہ عنہم نے بھی جنگ کے دوران بڑے اچھے اور عمدہ جوہر دکھلائے ہیں۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کی دیگر جنگیں اور غزوات:

حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ تمام غزوات نبویہ میں شریک ہوئے۔ ربیع الاول ۴ھ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو نضیر کے یہودیوں کے ساتھ جنگ کرنے کی تیار کا حکم دیا ابو دجانہ رضی اللہ عنہ یہودیوں سے لڑنے کے لیے روانہ ہوئے۔ یہودی قلعوں میں بند ہو گئے مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کرلیا۔ بنو نضیر کے دلوں پر رعب طاری ہو گیا انہیں یقین ہو گیا کہ ان کے قلعے انہیں برے انجام سے بچا نہیں سکیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جلاوطنی کی شرط پر مصالحت کرلی وہ مدینے سے نکل گئے اور مسلمانوں کے لیے بہت سا مال غنیمت، اسلحہ زمین اور گھر چھوڑ گئے۔

مسلمانوں نے صلح کی بنیاد پر مال غنیمت حاصل کیا۔ اس موقع پر لڑائی تو ہوئی نہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مال غنیمت میں مکمل تصرف حاصل تھا، جس طرح چاہیں اس کو تقسیم کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مال غنیمت مہاجرین میں تقسیم کیا انصار کو نہ دیا گیا۔ اس سے مہاجرین مالدار ہو گئے۔ ان کا فقر و فاقہ جاتا رہا۔ انصار میں سے صرف ابو دجانہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما کو اس مال غنیمت میں سے حصہ دیا گیا چونکہ انہوں نے تنگی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حالات کی شکایت کی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھی مال و دولت سے نوازا۔

غزوۂ خیبر میں ابو دجانہ نے حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا۔ ایک یہودی شہسوار میدان میں نکلا، جس کا نام غزال تھا۔ اس نے اپنے مقابلے میں آنے کے لیے چیلنج کیا اس کا مقابلہ کرنے کے لیے حباب بن منذر رضی اللہ عنہ میدان میں اترے یہودی کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا۔ ایک دوسرا یہودی میدان میں نکلا۔ اس نے چیختے ہوئے مقابلے کا چیلنج کیا کہ میرے مقابلے میں کون آتا ہے؟ اس کے مقابلے میں ایک مسلمان مجاہد میدان میں اترا یہودی کے ہاتھوں وہ جام شہادت نوش کر گیا۔ یہودی نے اسی جگہ کھڑے ہو کر کسی دوسرے کو مقابلے میں آنے کی دعوت دی۔ اب اس موقع پر انصار کا شہسوار ابو دجانہ رضی اللہ عنہ مقابلے میں آیا۔ اس نے خود کے اوپر سر پر سرخ پٹی باندھ رکھی تھی اور بڑے فاخرانہ انداز میں چل رہا تھا۔ ابو دجانہ نے اس پر وار کیا اور اسے چشم زدن میں قتل کر دیا۔ اس کا سامان، درع اور تلوار اپنے قبضے میں لے لی اور ابو دجانہ نے ساز وسامان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے یہ سارا سامان ابو دجانہ کو مال غنیمت کے طور پر عطا کر دیا۔

یہودی مقابلے کے لیے چیلنج دینے سے رک گئے۔ مسلمانوں نے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے قلعے پر حملہ کر دیا۔ اس میں داخل ہو گئے سب کے آگے ابو دجانہ رضی اللہ عنہ تھے۔ قلعے میں سے بہت زیادہ ساز وسامان، بکریاں اور غلہ مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ اور یہودی سب کچھ چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔

غزوہ حنین میں حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے ناقابل فراموش کارنامے سرانجام دیئے۔ بنو ہوازن کا ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار تھا۔ اس کے پاس ایک لمبا نیزا تھا جس سے اس نے بہت سے مسلمان قتل کئے تھے۔

ابو دجانہ نے اس کا رخ کیا اور اس کے اونٹ کی ٹانگیں کاٹ دیں، شہسوار اسلام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے مشرک کا ایک ہاتھ کاٹ دیا اور ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے دوسرا ہاتھ کاٹ دیا پھر دونوں نے مل کر اسے قتل کر دیا اور اس کا نام و نشان مٹا دیا۔

حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ مدرسہ نبویہ کے شہسواروں میں سے تھے۔ وہ اپنی تلوار سے جہاد کرتے یہاں تک کہ انہوں نے دور نبوت میں بہادری، جوانمردی اور شہسواری کی تاریخ میں روشن نشانات چھوڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے سامنے غزوات نبویہ میں شہسواری کے جوہر دکھلائے۔

⊛ ...... ⊛ ...... ⊛

ابودجانہ رضی اللہ عنہ کے دلکش اوصاف:

ابودجانہ رضی اللہ عنہ کا ایک نمایاں اعزاز یہ تھا کہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حجۃ الوداع کے لیے تشریف لے گئے تو مدینہ منورہ میں ابودجانہ کو اپنا نائب مقرر کیا۔ اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دنیا میں حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کے اعلیٰ مقام و مرتبے کا پتہ چلتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب بھی آپ کسی جنگ پر تشریف لے جاتے تو مدینہ منورہ مسند حکومت پر کسی نہ کسی صحابی کو بٹھانے کے لیے نامزد کرتے۔

ابودجانہ انصاری رضی اللہ عنہ کی نمایاں خوبی یہ تھی کہ وہ سلیم القلب، پاکیزہ دل تھے اور کسی مسلمان کے بارے میں دل میں کوئی کدورت نہیں رکھتے تھے۔ چہرے پر ہر وقت نورانی مسکراہٹ پھیلی رہتی تھی۔

ابن سعد رحمہ اللہ اپنی کتاب طبقات میں زید بن اسلم کے حوالے سے رقمطراز ہیں کہ ابودجانہ کے پاس حاضری دی وہ بیمار تھے اس کا چہرہ چمک رہا تھا۔ ان سے پوچھا گی آپ کا چہرہ اتنا کیوں پررونق کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میرے دو معمولات ہیں جن کی میں باقاعدہ پابندی کرتا ہوں ایک تو میں کوئی فضول بات نہیں کرتا اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسری یہ ہے کہ میں کسی بھی مسلمان کے بارے میں کوئی کدورت نہیں رکھتا۔

قافلہ شہداء میں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اعلیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف کوچ کر جانے کے بعد تحریک ارتداد ظہور پذیر ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان بدبختوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے لشکر تیار کئے۔ ابودجانہ رضی اللہ عنہ مسیلمہ کذاب سے لڑنے کے لیے یمامہ کی طرف روانہ ہوئے یہ واقعہ ۱۲ ہجری کا ہے۔

قبیلہ بنو حنیفہ کی سرزمین میں ابودجانہ معرکہ یمامہ میں شریک ہوئے اور اس میں حیرت انگیز اپنی بہادری اور شہسواری کے جوہر دکھلائے یہ اپنے دائیں بائیں اور سامنے مرتدین کو تہہ تیغ کرنے لگے۔ جو بھی سامنے آتا اسے موت کے گھاٹ اتار دیتے اور زبان سے کوئی بات نہیں کرتے تھے۔ ایک موقع ایسا آیا کہ لوگ آپ سے قدرے دور ہٹ گئے۔ آپ نے مسلمانوں کو آواز دی اللہ کے بندو! میری طرف آؤ! تو مجاہدین یکبارگی اس کی طرف پلٹے اور انہوں نے بنو حنیفہ کو باغ میں محصور ہونے پر مجبور کر دیا۔

ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اٹھا کر دیوار کے اوپر سے باغ کے اندر پھینک دو۔ ساتھیوں نے اسے اٹھا کر اندر پھینک دیا۔ اس سے اس کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی لیکن اسی حالت میں ان سے لڑتے ہوئے باغ کا دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو گئے۔ مسلمان باغ کے اندر داخل ہوئے۔ ابودجانہ اس دن لڑتے ہوئے اور داد شجاعت دیتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے۔ ابودجانہ نے وحشی بن حرب سے مل کر مسیلمہ بن کذاب کو قتل کیا۔ وحشی نے اپنا برچھا مارا اور ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار سے وار کیا۔

وحشی بن حرب کہتا ہے: ”کہ اللہ ہی جانتا ہے کہ ہم دونوں میں سے کس نے مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وہاں یمامہ میں قافلہ شہداء کے ساتھ شہید اسلام ابو دجانہ کا جسد اطہر بھی دفن ہے۔ ابو دجانہ ان شہداء میں شامل ہیں۔ جنہوں نے یمامہ کی زمین کو اپنے خون سے سیراب اس لیے کیا تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے۔ اور کافروں کا کلمہ ہیچ ہو جائے۔

ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کو قافلہ شہداء میں شریک ہونا مبارک ہو۔

اللہ اس سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

حضرت ابو دجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں:

١. طبقات ابن سعد: ٣/٥٥٦.٥٥٧
٢. المعارف بن قتيبه: صفحہ: ٢٧١
٣. المستدرک: ٣/٢٥٥.٢٥٦
٤. الاستبصار: صفحہ: ١٠١.١٠٣
٥. تهذيب الاسماء واللغات: ٢/٢٢٧.٢٢٨
٦. البداية والنهاية: ٦/٣٣٧
٧. العبر: ١/١٤
٨. سير اعلام النلاء: ١/٢٤٣.٢٤٥
٩. منح المدح ابن سيد الناس: صفحہ: ١٢١.١٢٣
١٠. كنز العمال: ١٣/٢٦٠
١١. حياة الصحابة: ١/٤٢٣،٥٣٦،٥٤٢،٥٥٦،٥٥٧،٥٥٩

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شماس بن عثمان

رضی اللہ عنہ

- دو ہجرتوں کا شرف حاصل کرنے والے۔
- نبی کریم ﷺ نے اس کے اور غسیل الملائکہ حنظلہ بن ابی عامر کے درمیان مؤاخات قائم کی۔
- رسول اللہ ﷺ نے اس کی شجاعت کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا: کہ شماس بن عثمان تو مجھے ڈھال کی مانند مضبوط دکھلائی دیتا ہے۔
- غزوہ احد میں جام شہادت نوش کیا اور شہداء کے ساتھ دفن ہوئے۔
- شہادت کے دن ان کی عمر ۳۴ سال تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت شماس بن عثمان رضی اللہ عنہ

عطر بیز پاکیزہ سیرت:

حسن و جمال کا پیکر پروان چڑھا۔ مکہ معظّمہ نے اس سے زیادہ خوبصورت کوئی نوجوان نہ دیکھا تھا۔ اس کے حسن کو دیکھ کر لوگ اس کا اصلی نام بھول گئے اور شماس کے نام سے پکارنے لگے اس کا اصلی نام، عثمان بن عثمان بن الشرید، القرشی المخزومی تھا۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ شماس کا نام عثمان تھا۔ اس کا شماس رضی اللہ عنہ نام اس کی خوبصورتی کی وجہ سے پڑا اور اس کے اصل نام پر غالب آ گیا۔

شماس کی والدہ کا نام صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس تھا یہ عتبہ بن ربیعہ العبشمی کی ہمشیرہ تھی۔ شماس مکہ معظّمہ میں مشرکین کے ایک سردار عتبہ بن ربیعہ کی ہمشیرہ کا بیٹا تھا۔

شماس کی بیوی ام حبیب بنت سعید المخزومیہ تھی اور اس کا ایک بیٹا عبداللہ شماس بن عثمان تھا۔

ام القریٰ مکہ معظّمہ میں شماس نے قبیلہ بنو مخزوم میں مال، عزت، ناز و نعمت اور خوشحال کے ماحول میں زندگی بسر کی۔ شماس کو فرزندِ ساقی شہد کے نام سے جانا پہچانا جاتا تھا کیونکہ اس کے آباؤ و اجداد میں سے ایک شخص ھرمی بن عامر المخزومی مکہ معظّمہ میں لوگوں کو شہد پلایا کرتا تھا۔

لیکن جب شماس کا دل نورِ ایمان اور نورِ یقین سے منور ہوا تو ان ظاہری چیزوں کی اس کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہ رہی، وہ جلد ہی دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا اور وہ مسلسل رعنا جوانوں کی مانند دکھائی دیتا، یوں محسوس ہوتا کہ یہ ابھی عنفوان شباب میں ہی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چہرے کی رونق روحانی اخلاص کی غمازی کرتی تھی، یہ بڑے خلوص دل سے استقامت کے راستے پر گامزن ہے۔ فضائل و مناقب، اعلیٰ اخلاق اقدار، قابل تعریف کردار، سخاوت، شرافت اور مساکین سے ہمدردی کے حوالے سے بڑے مشہور ومعروف تھے۔ اس کے ساتھ عمدہ رائے اور حسن کلام اور بہت سی دلآویز خوبیوں سے آراستہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نے شماس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا تاکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے شہسواروں سے ہو اور اس کی عطر بیز سیرت حال کا ماضی سے ملاپ کراتی ہو۔ اور دلوں کو معطر اور تازہ فضا سے بہلاتی ہو اس کی سیرت کی عمدہ، دلفریب خوشبو عرصہ دراز سے دلوں میں خوشگوار فضا پیدا کر رہی ہے۔

....

مہاجرین کی لڑی میں:

جب مہاجر مومنوں کے گروہ دوسری ہجرت میں حبشہ کی طرف رواں دواں ہوئے۔ شماس بن عثمان ان لوگوں میں سے تھے، جنہوں نے اپنی ہجرت کو تاریخ کے صفحات میں درج کرایا۔ اس سفر میں حضرت شماس رضی اللہ عنہ کی بیوی ام حبیب بنت سعید المخزومیہ بھی اس کے ہمراہ تھی۔ ایک عرصے تک حبشہ میں رہ کر مکہ معظّمہ کی طرف واپس ہوئے۔

پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور اس کی بیوی کو دو ہجرتوں کی سعادت حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

شماس رضی اللہ عنہ نے اپنی بچپن کی یادیں، خاندان اور رشتہ دار مکہ میں چھوڑے اور اللہ کی راہ میں ہجرت کی تاکہ مجاہدین ومہاجرین کا اجر وثواب حاصل کر سکے۔

مدینہ منورہ میں انصار کے ایک معزز اور سخی شخص مبشر بن عبدالمنذر نے اس کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

استقبال کیا اور اسے اپنے پاس مہمان ٹھہرایا اور اسے اپنے سے زیادہ ترجیح دی اور اچھا ٹھکانہ مہیا کیا، رسول اللہ ﷺ نے شماس رضی اللہ عنہ اور غسیل الملائکہ حنظلہ بن ابی عامر انصاری کے دینی بھائی چارے کا رشتہ قائم کیا۔

عجیب وغریب اتفاقات دیکھئے کہ یہ دونوں معزز شہسوار جن کے درمیان نبی کریم ﷺ نے مواخات قائم کی وہ جہاد اور شہسواری کے میدان میں بھائی بھائی بنے رہے بلکہ ان کی باہمی اخوت ایک دوسرے سے لازم وملزوم رہی بلکہ وہ دونوں ایک ساتھ شہید ہوئے۔

اس طرح مواخات کا رشتہ یہاں بھی قائم و دائم رہا۔ یہ دونوں ایک ہی غزوے یعنی غزوہ احد میں شہادت پا کر اپنے اللہ سے جا ملے۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

بلکہ وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں:

جہاد کے داعی نے ایسی جنت کی طرف دعوت دی، جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، شماس رضی اللہ عنہ جواں ہوئے، کوشش کرنے لگے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ان شہسواروں میں شامل ہوں، جنہیں آپ نے اللہ کے ایک خاص اور بابرکت دن یعنی یوم بدر کے لیے تیار کر رکھا ہے۔

حضرت شماس رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور ان کا نام ان اہل بدر میں لکھا گیا، جو روئے زمین میں سب سے اعلیٰ، ارفع اور بہتر کہلائے اور انہوں نے ایسا اجر وثواب حاصل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سعادت مندوں میں شامل کر دیا۔

جنگ بدر میں ان کے دو خالو ربیعہ کے بیٹے عتبہ اور شیبہ قتل کر دیئے گئے۔ اسی طرح اس کے خالو ولید بن عتبہ کا بیٹا بھی قتل کر دیا گیا لیکن ان کے دل پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس لیے کہ وہ دونوں حالت شرک میں قتل کیے گئے بلکہ انہیں اپنے خالو کے مومن بیٹے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابو حذیفہ بن عتبہ کی حالت پر بڑا ترس آیا کیونکہ وہ اپنے باپ کے قتل پر بڑا کبیدہ خاطر تھا رسول اللہ ﷺ نے اسے بڑا افسردہ دیکھا کہ اس کا رنگ بدلا ہوا ہے۔

آپ نے فرمایا: ''شاید آپ اپنے باپ کے قتل ہونے پر اتنے غمزدہ ہیں۔''

عرض کی: ''نہیں، میں اپنے باپ کے بارے میں کسی شک وشبہ کا شکار نہیں، اس کے انجام میں بھی کوئی شک نہیں۔ البتہ اس کے بارے میں یہ جانتا ہوں کہ وہ بڑا صاحب رائے اور بردبار شخص تھا۔ میری دلی خواہش یہ تھی کہ وہ مسلمان ہو جائے۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ حالت کفر میں فوت ہو گیا تو مجھے دلی غم ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے اسکے حق میں دعا کی اور اسے بہتر کلام سے نوازا۔

غزوہ احد بپا ہوا۔ شماس مجاہدین کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے روانہ ہوا جب گھمسان کا رن پڑا۔ لڑائی گرم ہوئی تو یہ مشرکین کی صفوں میں جا گھسے اور جہاد کرنے لگے اور اس روز انہوں نے قابل قدر جہادی خدمات سرانجام دیں، جب دوران جنگ مشرکین رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوئے تو شماس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے قریب کھڑے ہو کر دشمن کے تیروں کو اپنے جسم پر سہتے رہے اور اپنی ذات کو قربان کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اپنے آپ کو ڈھال بنا دیا، جو حفاظت کے کام آتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا:

'' شماس نے تو میرے لیے ڈھال کا کام دیا ہے۔ غزوۂ احد کے دوران حضرت شماس رضی اللہ عنہ اپنی تلوار کے ساتھ مسلسل رسول اللہ ﷺ کی مدافعت کرتے رہے انہوں نے اپنے جسم کو رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کے لیے ڈھال بنا دیا جیسا کہ وہ اپنی ذات کی حفاظت کرتے تھے۔ لڑائی کے دوران وہ بالکل خاموش رہتے۔ آواز کو بلند نہیں کرتے تھے اور نہ ہی کسی کو پکارتے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ دائیں بائیں نہیں جھانکتے، بلکہ سیدھے شماس کی طرف دیکھتے رہے۔ جو اپنی تلوار کے ساتھ دفاع کرنے کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ پر غشی طاری ہوگئی تو شماس رضی اللہ عنہ نے اپنے جسم کو رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کے لیے ڈھال بنائے رکھا۔ یہاں تک کہ اسے قتل کردیا گیا، نا ہنجار شقی القلب بد بخت الق بن خلف نے اسے قتل کیا۔

شماس رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ اٹھا کر لایا گیا، ابھی کچھ سانس باقی تھے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں رکھا گیا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''میرے چچا کا بیٹا ہے میرا زیادہ حق ہے کہ اس کے زخموں سے چور لاشے کو میرے گھر لایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں اٹھاؤ اور ام سلمہ کے حجرے میں لے چلو تو اسے وہاں سے اٹھایا پورا ایک دن اور رات انہوں نے کچھ نہیں کھایا پیا اور اس کے پاس ہی وہ فوت ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

ان کی روح اپنے رب کی طرف راضی خوشی پرواز کرگئی تاکہ باغات اور نہروں کے خوشگوار ماحول میں نیک لوگوں کے ہمراہ رہائش پذیر ہو، اپنے صاحب اقتدار رب کے ہاں۔

رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس شہسوار، نڈر، بہادر شماس بن عثمان رضی اللہ عنہ کے فوت ہوجانے کی خبر ملی۔ آپ نے حکم دیا کہ انہیں میدان احد کی طرف لوٹایا جائے اور ان شہداء کے ساتھ دفن کیا جائے، جنہوں نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی، انہوں نے اپنے اللہ سے کئے گئے وعدے پورے کر دکھلائے۔ اور یہ مدرسہ محمدیہ کے شہسوار تھے۔

شماس رضی اللہ عنہ شہدائے اسلام کے ساتھ اپنے انہی کپڑوں میں دفن کئے گئے، جن میں وہ شہید ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے نہ تو ان کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ ہی انہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غسل دیا گیا تھا بلکہ ان کے لہو رنگ جسموں کے ساتھ ہی دفن کر دیا، جن زخموں سے قیامت کے دن جو خون ٹپکے گا اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا لیکن اس سے خوشبو کستوری کی آرہی ہوگی۔

حضرت شماس رضی اللہ عنہ کی عمر شہادت کے وقت صرف ۳۴ سال کی تھی۔ لیکن شہداء تو اپنے رب کے ہاں زندہ ہوتے ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

....

شماس رضی اللہ عنہ تاریخ کے حافظے میں:

شماس بن عثمان رضی اللہ عنہ کا نام شہداء کی فہرست میں لکھا گیا۔ تاریخ نے اس کی وفا شعاری کو اپنے اوراق میں محفوظ کر لیا، جس طرح کہ ان کے اہل خانہ نے اس کی یادوں کو ہمیشہ یاد رکھا ان کی بیوی ام حبیب بنت سعید ابن اسحاق نے اس کا نام نعم رکھا۔ اور روتے ہوئے یہ کہا:

يا عَيْنُ جُوْدِی بَفَيْضٍ غَيْرِ اِبْسَاسِ
عَلٰی كَرِيْمٍ مِنَ الْفِتْيَانِ أَبَّاسِ

صَعبِ البَدِيْهَةِ مَيْمُوْنٍ نُقَيْبَتُهٗ
حَمَّالِ أَلوِيَةٍ رَكَّابِ اَفْرَاسِ

اقول لَما اتَی الناعی لَه جَزَّعًا
اُودِی الجواد وَ أودی المطعم الكاسی

وَ قُلْتُ لَهٗ لَمَّا خَلَتْ مِنْهُ مَجَالِسُهٗ
لَا يَبْعَدُ اللّٰهُ عَنَّا قُرْبَ شَمَّاسِ

۱۔ ''اے میری آنکھ آنسو بہا بغیر کسی رکاوٹ کے اس شخص پر جو بہادر اور سخی تھا۔''

۲۔ '' جو بڑا سخت جان اور اچھی عادات والا تھا جھنڈے اٹھانے والا، اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شہسواروں کا سرخیل تھا۔''

۳۔ ''جب اس کی موت کی خبر پہنچی تو میں نے ازراہ افسوس کہا آج لوگوں کو کھانا کھلانے والا اور کپڑے پہنانے والا چل بسا۔''

۴۔ ''جب اس سے ہماری مجالس ختم ہوئیں تو میں نے کہا اللہ شماس کے قرب کو ہم سے دور نہ کرے''

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس سے تعزیت کی۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے شماس کی بیوی سے اس کے بھائی ابوالحکم بن سعید نے بھی تعزیت کی اور اسے یاد دلایا کہ دیکھئے سید الشہداء حمزہ بن عبدالمطلب شیر خدا بھی تو جام شہادت نوش کرتے ہوئے اپنے اللہ سے جا ملے ہیں۔

أَقْنِي حَيَائَكِ فِيْ سَتْرٍ وَ فِيْ كَرَمٍ
فَاِنَّمَا كَانَ شَمَّاسٌ مِنَ النَّاسِ
لَا تَقْتُلِي النَّفْسَ اِذْ حَانَتْ مَنِيَّتُهُ
فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الرَّوْعِ وَالْبَاْسِ
قَدْ كَانَ حَمْزَةُ لَيْثُ اللّٰهِ فَاصْطَبِرِيْ
فَذَاقَ يَوْمَئِذٍ مِنْ كَأْسِ شَمَّاسِ

۱۔ ''حیاء کو لازم پکڑ وظاہر میں بھی اور باطن میں، شماس بھی لوگوں میں سے ایک فرد تھا۔''

۲۔ ''جبکہ اس کی موت آ گئی اب تو اپنے آپ کو ہلکان نہ کر کیونکہ اس کی موت اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے دوران جنگ آئی ہے۔''

۳۔ ''حمزہ بھی تو اللہ کا شیر تھا صبر سے کام لو اس نے بھی لڑائی کے دن جام شہادت نوش کیا تھا۔''

اب ہم شماس بن عثمان رضی اللہ عنہ کو الوداع کہتے ہیں تمہیں اور تمام شہداء صالحین کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سلام عقیدت قبول ہو۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔

❀ ...... ❀ ...... ❀

حضرت شماس بن عثمان رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات زندگی معلوم کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

١. طبقات ابن سعد: ٣/٢٤٥. ٢٤٦
٢. السيرة النبوية: ٢/١٢٢، ١٦٧، ١٦٨
٣. المحبر: صفحہ: ٧٣. ٤٣٣
٤. الاستيعاب: ٢/١٥٣. ١٥٥
٥. انساب الاشراف: ١/٢٠٧، ٣٢٨. ٣٣٦
٦. تاريخ اسلام ذهبى: المغازى: صفحه ٢٠٠، ٢٠١
٧. الاصابة: ٢/١٥٢

www.KitaboSunnat.com

گھوڑوں کی باگیں تھامے ہوئے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”لوگوں میں سے بہترین زندگی والا شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام کو اللہ کی راہ میں تھامے ہوئے ہے۔ جب بھی کسی شور وشغب یا گھبراہٹ کی آواز سنتا ہے تو اس کی پیٹھ پر اڑ کر پہنچتا ہے۔ وہ قتل اور موت کو موت کی گھاٹیوں سے تلاش کرتا ہے“

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الجہاد والرباط)

دار الاندلس

4-لیک روڈ چوبرجی لاہور
+92-42-37230549

6-غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
+92-42-37242314

Head Office : +92-42-35062910 Cell: +92-322-4006412 Fax: +92-42-37150407